اطلاع - یہ کتاب خاص مذہب اثنا عشری کی ہے اہل سنت ملاحظہ نکریں -

جلد دہم دفتر ماتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳

[illegible]

[illegible]

۴۴

[illegible]

[illegible]

۴۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۷۹

میں ہون وہ تشنہ لب کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ تشنہ لب کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ تشنہ لب کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

۸۰

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

۸۱

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

۸۲

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

۸۳

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے واسطے
بہتا تھا نہر پر سے دریا فرات کا

۸۴

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

میں ہون وہ بیکس کہ جسکے سر پہ تھی
ردا نہ بی بی کی نہ بیٹی کی نہ ماں کی

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۲۵

ماشا جو ہر آزار سے گنجینگا رکھا تھا بیر
گر نیک تھا میرا تھا جو ماسی تھا تو میرا
تم لوگون نے ملک سے مہمان کو بھیجا
دل مجھ سے ہے باشی جانبار کا بھیجا

۲۶

روتا ہوا داور کو پکارا رضا نے آج
اور جا کے گر از سر مولا کے نذر کیا
کیا تھا خطا جو بخش سری بے گناہ کی
نذر بریلی کے قابل ہون بھیجا

۲۷

دنیا مین تو زوار ہو مدینے کی کرشنا
اور حشر مین لطف و عطا بصد جاہ
جب خلد کو تم جاؤ تو ہو غلمان و حور
زوار و غزا دار بھی جنت کے ہو راہی

اب لوگ کہین گے نجف و کرب و بلا کے
زوار سنا یا گیا رضی مین رضا کے

واللہ تو مقبول شہنشاہ امم ہے
زوار تجھے شاہ خراسان کی قسم ہے

غل ہوگا کہ تھامے ہو۔ دست شہ دین کے
شبیر کے سب ہاتھ سے چھین خلد برین کے

۲۸

کس نام سے اوصاف ترے لکھے کوئی ہمدم
جاکر ترے در سے نہ پھرے کوئی دوست کا
بخشاں ہو بے تقصیر تو زوار ہے بخشش
تا ہو بخشش مین وہ گلا کرتے ہین کوئی

۲۹

بخشش کا ترے در سے ہے ملتا نہ کنارا
ہو جائے گا بیڑا مرا بے شک و شبہ
ہے نام ترا ہی در و دیوار پہ منقش
لیتا لیا ہے نام ترا جس نے رضا کا

۳۰

شکوہ جو کرے گا وہ مرا شیر خدا سے
پھر نزد علی جاؤ گا کیونکر مین حیا سے

فرمایا کہ الفت کا ترے مجھکو یقین ہے
پر کہہ کہ تجھے ابتو گلا مجھسے نہین ہے

۳۱

اے تیرہ بلا نے سے بچانے والے
تو کعبہ کے بگڑے ہوئے بنانے والے
خود تیرے سگون سے ہے کرتے ہین پیار
اک زائر مغفرون سے کرتے ہین پیار

جانا ترا در رضے سے مجھے شاق ہے بھائی
آ شاہ خراسان ترا مشتاق ہے بھائی

وہ سنج کہان ابتو یہ دولت ہوئی حاصل
رخسارہ زیبا کی زیارت ہوئی حاصل

۳۲

ہاتھ اپنا رضا سے ہے بنانے والے
اک بار تو فردوس مین جانے والے
ہو بھاگ کہ وہ ملک ترے در کے ہون دربان
اے نام خدا تو مرے مولا کے ہو مہمان

چلائینگے تدبی کہ سواری ہو رضا کی
آمد ہے یہ مظلوم غریب الغربا کی

۳۳

ناقے سے اتر جائینگے سلطان حرم کے
ہو لات بعدن جائینگے ہی بیت الشرف کے
فردوس مین جائینگے ہی بیت الشرف کے

جنت مین ہے اول شا برا ہون داخل
مین پہلے چلون اور مرے زوار ہون داخل

۳۳۴

جو تم کہو تو بہن بھی تمہاری بھیجدیں
نقد و جنس کا بھی تمہارے ہے سلوم
مظلوم سے تب تو بولا ہو بے سلوم
میں غریب ہون اور یہ ہے غربت کا موسم

۳۳۵

بھائی نے بھی اسکی بیقراری دیکھکر
ظالم نے بھی آل نبی پر ظلم جو جو ڈھائے تھے
بولا نہ بہن ظلم جو ہو جائے تھے
بیکس ہون بیکسون کا ہے اللہ حامی

۳۳۶

بیٹے بھی اسکے دونون تھے ناموس پر فدا
جسوقت کربلا مین ہوئے شاہ سے جدا
کہا ہمکو رونگے مظلومی شاہ شہدا پر

پر آپ کے بیشوہین غریب الغربا ہون
مظلومی غربت مین ہین حضرت سے سوا ہون

ناموس بھی بیٹا بھی تمہارا تھا وطن مین
اور سر تو کٹا تھا گر فتار رسن مین

شیعہ کو ہوگا قلق حال رضا پر
وہ روئینگے مظلومی شاہ شہدا پر

۳۳۷

فرمانے لگے تب سید مظلوم کہ بیشک
تم قتل ہوئے ظلم سے ہو ہمراہ میرے سب
تم قتل ہوئے ہو جو ستم ہے ہمپر اب

۳۳۸

بولے کہ برابر تو کسی درجے مین کب ہون
اب اپنی غریبی پہ ہین انصاف طلب ہون

۳۳۹

تم دونون کے زائر بھی اسطرح سے آئین
یک مرتبہ سب داخل گلزار جنان ہون

تگرگے ترا دل زہر سے دلدار ہوا ہے
قاتل تو زمین سینے پر اسوار ہوا ہے

۳۴۰

ہمارے مرے کیا پوچھتے ہو حال ہمارا
سرکٹ گیا اور لٹ ہوا بامال ہمارا

۳۴۱

اب فیصلہ جو ہم کرین راضی ہو اسپر
فوراً ہو رضا حق کی ہو اسکے ہو مقدر

۳۴۲

ارشاد ہوا ہے شہ والا کہ ہمارے
اور سب بھی ہون ہونگے فدا ہمپہ ہمارے
ہے کرب و بلا ہی لطف و عطا کے

اُٹھا نہ تو ہے یہ کہ میں ذاکر ہوں تمہارا
انجام ہو کیا خوب جو نائر ہوں تمہارا

باندھی ہے جو کمر بہر خدا بت شکنی پر
معراج ہو کی دوش رسولِ مدنی پر

ہو سنگ زدہ تا نہ فن یا نور اگے
رگ رگ میں بھرا ہے بخار انور اگے

کعبہ میں ولادت ہے تو مسجد میں آمنہ
آغاز بھی انجام بھی کیا نام خدا ہے

ہو اُسکی سزا کون رسولِ عربی کا
یارو بھی ہے در بھی ہے برادر بھی نبی کا

والفجر نہیں آئینہ رو کے ملی ہے
واللیل نہیں سایۂ گیسو کے ملی ہے

دو ٹکڑے ہوا ماہ جو انگشت نبی سے
دو بار ہوئے زیبت خورشید علی سے

پھر لیل ابین کا تو بھلا مرتبہ کیا ہے
پروانہ چندر دل محبوب خدا ہے

مشہور ہیں اس صاحب اعجاز کی باتیں
کرتی تھی بیان اس سے زمین ساکی باتیں

۹۷

جبریل یہ آکے ہفت دبستان سنائے گا
فرزند کو حضرت کی ولایت سکھائے گا
اور لوح بھی اک نظر دکھائے گا

۹۸

اس تربیت پہ کچھ نہ ذرا شفقت
آنے میں مجھ سے پہلے خود تربیت
ہوتی اگر وہاں کہیں اعمال عبدیت
تھے میں جواب آپ کہ ان کو حضرت

۹۹

کھا کر یہ جام جام کی جرأت
سادات کی بچانے کی ہمت ہوا نہ تھی
اول فدا حضرت پہ کیا گھر کا گھر نثار
پھر کس نے ان کی دست نگر کی طرف نظر

۱۰۰

کیا مرتبہ پایا ہے جناب احدی نے
زندہ ہی بسا دم جان بخش علی سے

ہر خلق میں اظہار دوستی نکہت گل کی
تعریف یہ جز ہے کہ مدد کرتے ہیں کل کی

آرام ملا اونکو وطن میں نہ سفر میں
پنہاں ہوئے اک مرد سخن دیدہ ور میں

۱۰۱

جب دیکھا کہ یوسف کو بہت حسن ملا ہے
ہر زندہ و مردہ نے بیان فرق کیا ہے
جس نے تیرے کیا وقت
سولہ برس کا ہو دوسرا تھا

۱۰۲

اولاد علی نے نہ کیا آرام سے بیٹھا
کیا حادثہ اس گروہ پر ظلم سے بیٹھا
سادات کا خون

۱۰۳

پیرے ہوئے سب خلق سے کہتے تھے سو سے خدا
خود قبلۂ اسلام تھے خود قبلہ نما تھے

کفار نے بدنام کیا دین نبی کو
جن جن کے تہ تیغ کیا آل نبی کو

کہتا تھا کہ طالع مرے اب اوج پہ آئے
صد شکر کہ مولا کے قدم میرے گھر آئے

۱۰۴

اس نام پہ بھی کیا نہ خدا عقدہ کشا ہے
دشمن کے لیے جنکو یہ دشمن کو عصا ہے
ثابت کے فی سبیل اللہ بھی ان کی دعا ہے
پھر کس کی خاطر ہی تعدی شعار ہے

۱۰۵

جبریل کی گرد شاہ خوش انجام سے حل ہے
کونین کی مشکل اسی نام سے حل ہے

ڈرتے تھے ستمگر نہ پیمبر نہ خدا سے
سادات کے سر کاٹتے تھے تیغ جفا سے

کہتے تھے ستمگار کہ باقر کو بلا دے
یہ کہتا تھا اللہ اس آفت سے بچا دے

۴۱۹

کہتا تھا کہ ظلم ہے مجھپر تو بجا ہے
سجاد کا بازو بھی تو رسی سے بندھا ہے

۴۲۰

مان باپ کی توقیر ہو درگاہ خدا مین
باقر کی عوض ہونگین خدا راہ خدا مین

۴۲۱

فتحار ہے جو اسپہ ہو منظور جفا کر
مجبوس کر اسکو کہ تہ تیغ جفا کر

۴۲۲

یہ کہتا تھا یہ ظلم ہو مجھپر تو روا ہے
شبیر کا بھی حلق تو خنجر سے کٹا ہے

۴۲۳

شہزادہ اگر زیر تیغ جفا ہو
افسوس کر آتا پہ یہ فدی نہ خدا ہو

۴۲۴

زندہ اسے اب خاک پر دیکھین چھپا دین

۴۲۵

مارا جو طمانچہ اُسے اک اہل جفا نے
سر پیٹ لیا قبر مین مجبوب خدا نے

۴۲۶

مگر حیدر کرار کا غربت مین لٹا ہے
باکون سے تو صفدر مہ مینے کا چھپا ہے

۳۲
ایسا ہو بلائک کو جو ہو اعلم الٰہی
آئی نظر اسے دیدۂ بینا کی گواہی
ہے کون سا گوشہ جو نہیں اپنا گوشہ
یہ دیدۂ گریاں ہمہ دامان و گلشن نظر آتی

۳۳
بیٹی کی محبت تھی جو اس تشنہ جگر کو
پھر پھر کے نظر کرتا تھا وہ قبر پسر کو
اور خاک بسر بیٹھ کے یہ کہتا تھا زباں پر

۳۴
اس کوکب نورس کو جو دیکھا سوئے مادر
خفت سے پسینہ ہوا وہ ماہ منور
اس کوکب نورس کو جو حضرت نے بلایا

۳۵
ایسا ہو کوئی گر کچھ پسر صاحب دیں کو
ہم قبضۂ قدرت سے اولٹ دینگے زمیں کو
ہر چند مٹاتا ہے یہ اقبال و ستم کو
ہر اسکو گوارا یہ گوارا نہیں ہم کو

۳۶
ایسا نہوئی قبر میں اس رشک قمر کو
حیدر نے کیا گود میں مونس پسر کو
ظلمت سے نہ ڈر نا یہیں خوف کی جا ہے
میں تجھ پہ فدا تو مرے پوتے پہ فدا ہے

۳۷
حیدر کا مکان دوش سوا و سر اٹھا
وہ حیدر کرار کے کاندھے پہ چڑھا تھا
مادر کو تسلی تھی نہ کچھ ہوش پدر کو
بیتاب ہو سنتے ہی آواز پسر کو

۳۳۵

دیکھا کہ دروازہ جو کھلا اور کھلا اور کھلا

۳۳۶

اک بار دشمنا سے جو حیدر صفدر

۳۳۷

ہنستا ہوا آغوش پدر میں پسر آیا

اللہ بڑے صاحب شمشیر کو مارا

۳۳۸

اول جو بڑھا ان کے مقابل میں دلاور

۳۳۹

الطاف و کرم کا میں کہوں حال کہاں تک

جب سے کہ نہاں خاک میں وہ شاہ نجف ہے

۳۴۰

اگر جو طیلسان کہلائے ہوئے تیرستم کو

اعجاز حکومت شہ دیکھا دے نے پائی

۳۴۱

سب جشن میں مسرور تھے شادی کی گھڑی تھی

۳۴۲

ناگاہ وہ طیلسان کہ جو دم مارے

۳۴۳

مشتاق جو آئے تھے وہ تعلیم کے حسن سے

۳۴۴

ہاں داخل اسلام ہو کھل مدعی ہو

۵۴

راتون کو جی نہ چاہے نہ دن کو کھانا
نہلیں تھی تکبیر تھی توصیف خدا تھی

۵۵

دن آیکو گذرنا ہی عجب رنج و محن مین
کچھ کھایے کھانا بھی کراہت نہین تن مین

۵۶

کیا کھانا کہین کھانا کہ ہون مہمان فرشتے
مشتاق مرا دل ہی ملاقات نہ آئے

۵۷

درویش کو کھانا وہ عطا کرتے تھے اکثر
راتون کو جبھی فاقے سے رہا کرتے تھے اکثر

۵۸

دل نعمت دنیا سے لگانا نہین اچھا
ہم نمک شیر کا کھانا نہین اچھا

۵۹

تھی یہ تمنا سے عرشاد نجف
اٹھ اٹھ کے نظر کرتے تھے گردو

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

شعر

پلٹا ہے کشتیوں سے شفق آپکا سر ہے
چھوٹا ہے تیموں کی بھی حضرت کو خبر ہے

شعر

لاؤ تو مرے سامنے بلوم کہ بسر کو
جیسا ہے تمہارا کہ دیکھوں دیدۂ تر کو

شعر

تا چار گیا اونکو یہ بلوا کے وطن سے
باندھے کفنِ زینبؑ و کلثومؑ رسن سے

شعر

کچھ پتہ تو مرنیکا نہیں ہمکو الم ہے
پر بیکسیٔ زینبؑ و کلثومؑ کا غم ہے

شعر

رنج اُنکا جو دیکھا نہ گیا شاہِ زمن سے
کہکر دیا دستہ باقر اُنکے شہِ دیں نے

شعر

انسوس کہ گذرانہ میسر سنسان کی
اور نامہ بالخیر ہوا شاہِ زمان کا

۱۱ [illegible]	۱۲ [illegible]	۱۳ [illegible]
۱۴ [illegible]	۱۵ [illegible]	۱۶ [illegible]
۱۷ [illegible]	۱۸ [illegible]	۱۹ [illegible]
۲۰ [illegible]	۲۱ [illegible]	۲۲ [illegible]

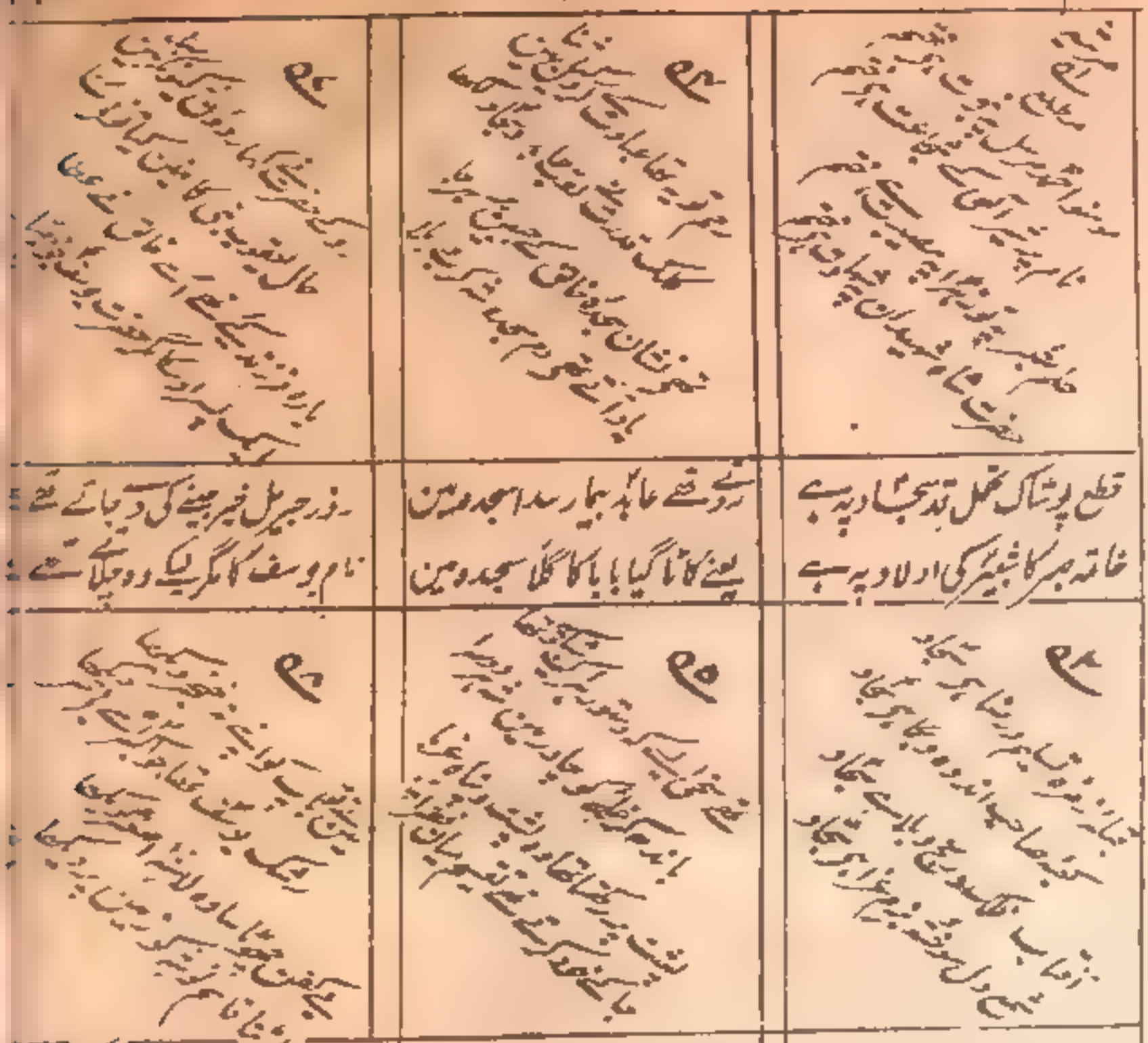

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

بہتری ہیں کچھ ای مادر ناشاد نہیں
طوق زنجیر کے صدمے تجھے کیا یاد نہیں

قید کر نیکو تمہیں لشکر شام آ پہونچا
آج زینب کی قضا کا یہ پیام آ پہونچا

پھر طوافِ لحد ختم رسالت کر لوں
طوق پہنے ہوئے نانا کی زیارت کر لوں

پھر دوبارہ اُسے مجبور کیا آنے میں
بیڑیاں پاؤں میں اور طوق پڑا گردن میں

کربلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤنگی میں
بھائی کی قبر پہ وہاں سوگ بپا کرونگی میں

سفر شام کا پھر حکم یہ پیام آیا ہے
طوق و زنجیر پہن کر یہ سلام آیا ہے

۱۹
کہی یہ بات جو رخصت ہوا وہ بیمار
زینب حزیں سے چلا سیدانی کا لال
دفن کفن سے ہوں فارغ تو محمل میں بٹھا
دیکھا تماشا کرنے لگے سر بانی

۲۰
کہا سکینہ نے بابا سے جا کے ہنس ہنس کر
روئیے باپ سے جو جو ستم ہوئے ہم پر
سنا یہ حال تو بولے شہ زمن رو کر
ہوا ہے ظلم بہت روز کربلا میں مجھ پر

۲۱
بولن اماں سے یہ زینب کہ اے بہو میری
شام کو آئے جو بھیا تو کہیو یہ بات
دفن کر آئے جو بیٹی کو اپنی وہ بیتاب
سر کو کھینچ کے رونے لگے بہو میری

۲۲
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۳
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۴
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۵
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۶
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۷
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۸
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۲۹
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

۳۰
کہا امام نے بہن سے کہ اے بہن میری
ہوئی ہے کیا تجھے بیٹی کی یاد آج بہت
کہا کہ بھائی مجھے یاد آئی ہے بیٹی
کہ جس کے ماتم میں روتی ہے آج بیٹی تیری

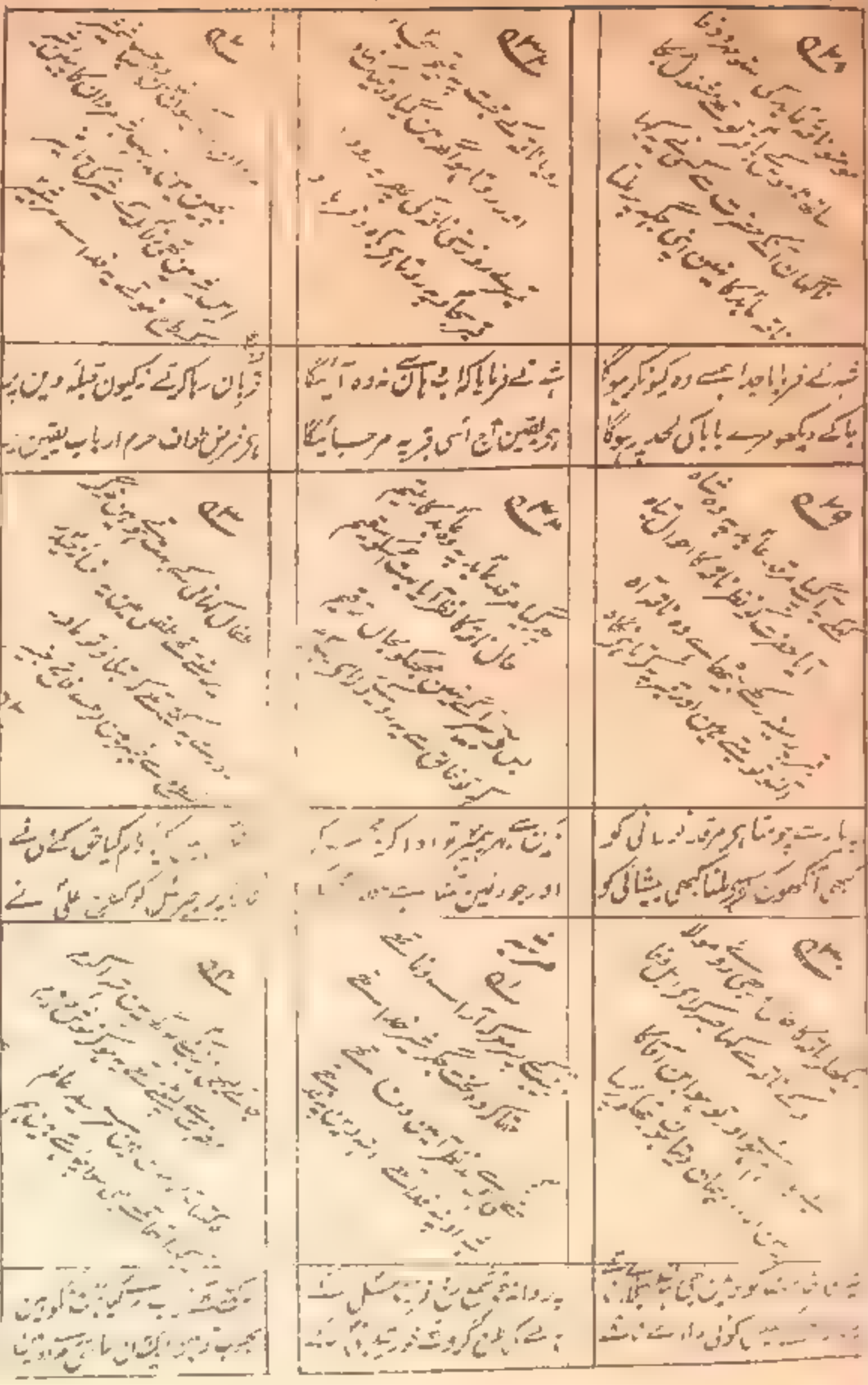

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

اکبر سے بھی جاؤنگی فرزند کی غم مین
پر صبر نہین آئیگا بھائی کے الم مین

اکبر سے بھی جاؤنگی فرزند کی غم مین
پر صبر نہین آئیگا بھائی کے الم مین

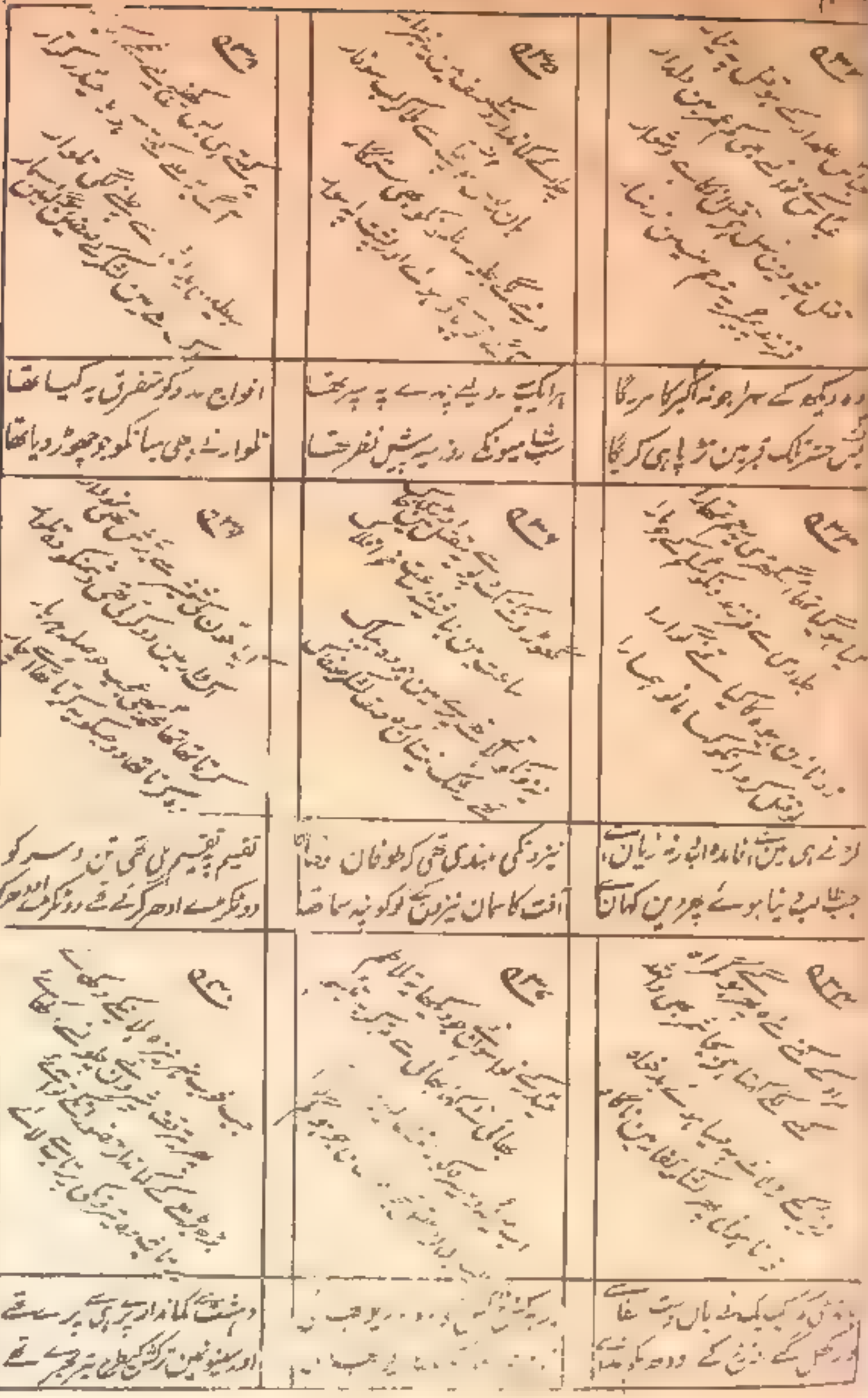

۱۴۱

پھولے نہ سمائے ہیں زمانے میں خوشی سے
دنیا کے ہیں بادشاہ خدا کی ہیں پناہ
پھر زندگی میں ہم بھی نہ دیکھیں گے جاؤ

۱۴۲

کہتے تو کیا ہیں ہم سے یہ ہنس کے بہ پیار سے
اگر ہے کیا آرام سے فرزند خوش اوقات
ہنی بھی ہیں ایمان کی کہتے ہیں بہ بات

۱۴۳

ہاں اگر ہیں دین پر ہیں ہم
اور ہوں گے ہم پہ ہیں ہم
ہم ہیں ہم ہیں ہم ہیں ہم

۱۴۴

تم نے تو اور دھرنا تمہارے کیے ہیں
ہم سے تم اِدھر لانے کے ابنا کیے ہیں
فرزند یہاں لڑتے ہیں کس غش میں پڑی ہو
تم بھی تو در خیمہ پہ آ کے کھڑی ہو
جب جب تجھے بھوکھے بلاتے تھے جد

۱۴۵

کہتے تھے تجھ کو ماں کی قسم بیٹھ جا یہاں
تھا غائبانہ یہ تجھ میں فریاد کا مزا
جب سن کی صدا اس نے کہا کون ہے بولا
آئی تھی صدا ہم یہیں حاضر ہیں چچا

۱۴۶

ہر اک جو یہ جھانستی تھی قتل کے بن میں
وہ آ کے زا سو نہ تصدق ہو کے رہیں
اپنی ہمیں کچھ فکر ہے ہم قتل ابھی ہوں
یہ حال پریشان نہ کہیں دیکھ رہی ہو

۱۴۷

ہمشیر سے اب نکلوں میں فرزندی میں لوں گا
جب ہونگے بڑے تیغ علی کی لہ دوں گا
یہ فاطمہ نالت ہے بلاتی ہیں فلک کو
فرزند کو ملتی ہیں نہ سو کی کمک کو

۱۵۹

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

۱۶۱

[illegible]

۱۶۲

[illegible]

۱۶۳

[illegible]

۱۶۴

[illegible]

۱۶۵

[illegible]

۱۶۶

[illegible]

۱۶۷

[illegible]

۱۶۸

[illegible]

فرزند ہیں کیا بھائی بھتیجے نہیں اپنا	کیا ذکر ہے کچھ ذکر نہیں اہل حرم میں	کیا پھر کوئی آفت ہے حسینؑ ابن علیؑ پر
کیا شمر کو بھی ہاتھ لگائیں گے ستم گر	اللہ تمھیں صبر دے اولاد کے غم میں	صدمہ تو کر دے چکے مجھ سے سوا تم پر
کیا سانحہ پیش آئے گا اب دیکھیے کیا ہو	اب اپنی کمانوں کو لگی مارنے کفار	کیا ذکر ہے اکبرؑ کا جو تھا سب سے دلارا

۱۰۷

ان لاشوں کو صدمے سے کرے زین پہ غلطاں
بچے لیے لاشے دیے جاتے ہیں بیاباں
گرتے ہیں بہ بیدادِ زمیں ہر کے پہ لاشے

۱۰۸

ہے بانو کے گرد ان کا ہجوم
بچے ہیں بگولوں کی طرح سے پیچاں
خاطر ہے پریشان بہ تفکر ہے پریشان

۱۰۹

ہے بانو کے گرد ان کا ہجوم
بچے ہیں بگولوں کی طرح سے پیچاں
خاطر ہے پریشان بہ تفکر ہے پریشان

پر یوں نہ تو یہ لاشے ہیں خدا کے نہ کرو تم
رونے لگی تو انھیں تسکین سے پھر دو گے

بالفرض یہ صدمے ہر نہ وسواس کرو تم
ان لاشوں کو ہیں لایا ہوں یہ پاس کرو تم

اکبر دے حسینا ہیں چلاتی تھی زینب
سب پوچھتے تھے اور نہ بتلاتی تھی زینب

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

کچھ سنتی ہو مادر سے جو بچے ہیں یہ کہتا
ان لاشوں کی ہمراہ ہو آتی ہے جو بہنا

یہ بچے یہاں کیوں نہیں جس سے میں رہیں گے
وہ بات سوا اس کے کسی سے نہ کہیں گے

وہ بات نہیں ہے کہ مری روح حزیں ہے
وہ درد ہے دل میں کہ دوا جس کی نہیں ہے

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

زندہ ہوں تو جاؤں نہ لحد میں نہ کفن میں
گر مر گئے ہوں ان سے یہ کہتا ہے حسین

سکتے نے ان کا کیا ہے نجف خستہ جگر کو
اب جاگ نہ دینا شہ مظلوم کو گھر سے

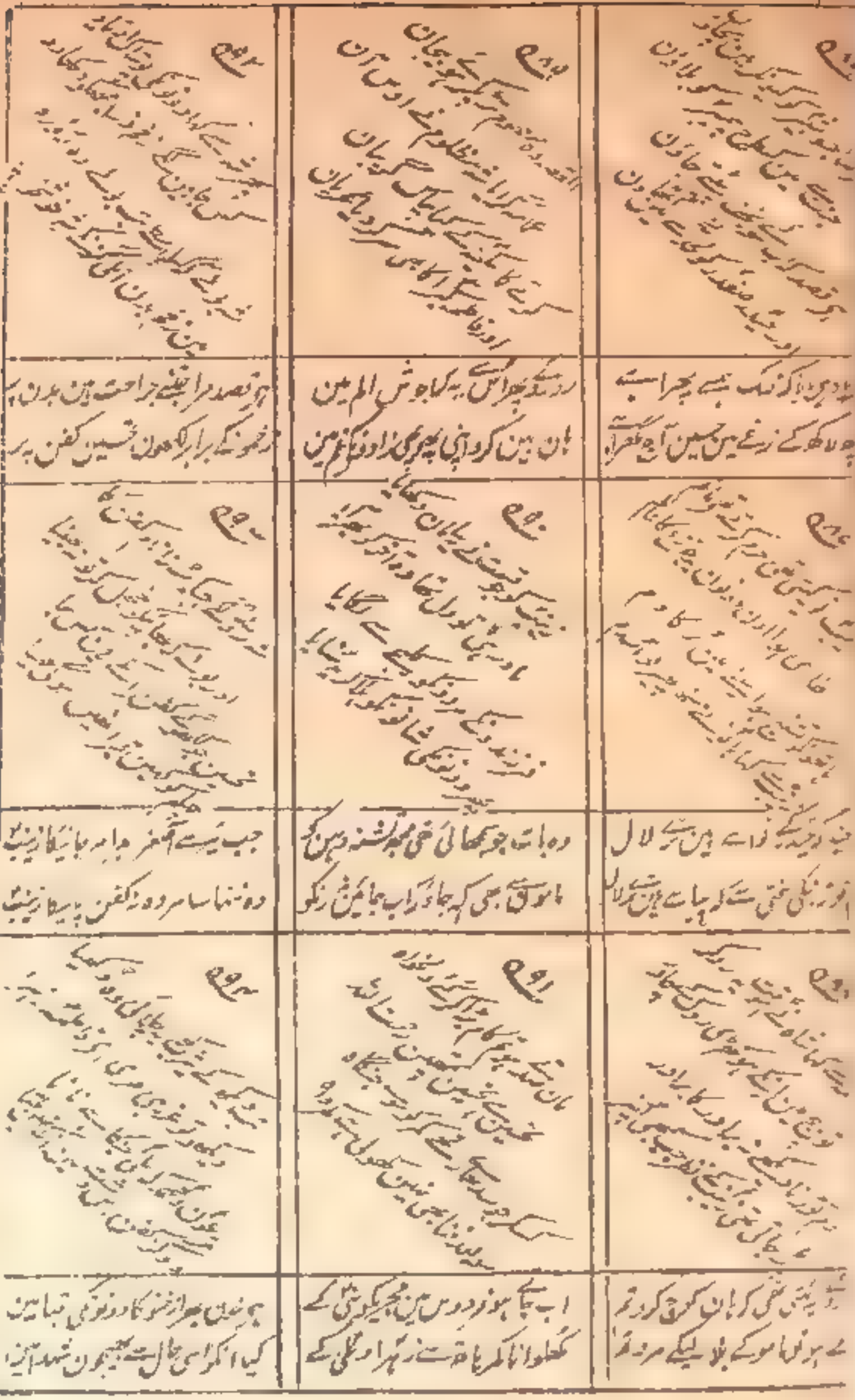

۵۵

ہے نام شہ دین پہ فدا جو کیا ہے
ظلمت پہ تجھین فاطمہ زہرا نے دیا ہے

۵۶

ہے نام شہ دین پہ فدا جو کیا ہے
ظلمت پہ تجھین فاطمہ زہرا نے دیا ہے

۵۷

ہے نام شہ دین پہ فدا جو کیا ہے
ظلمت پہ تجھین فاطمہ زہرا نے دیا ہے

۵۸

ہے نام شہ دین پہ فدا جو کیا ہے
ظلمت پہ تجھین فاطمہ زہرا نے دیا ہے

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

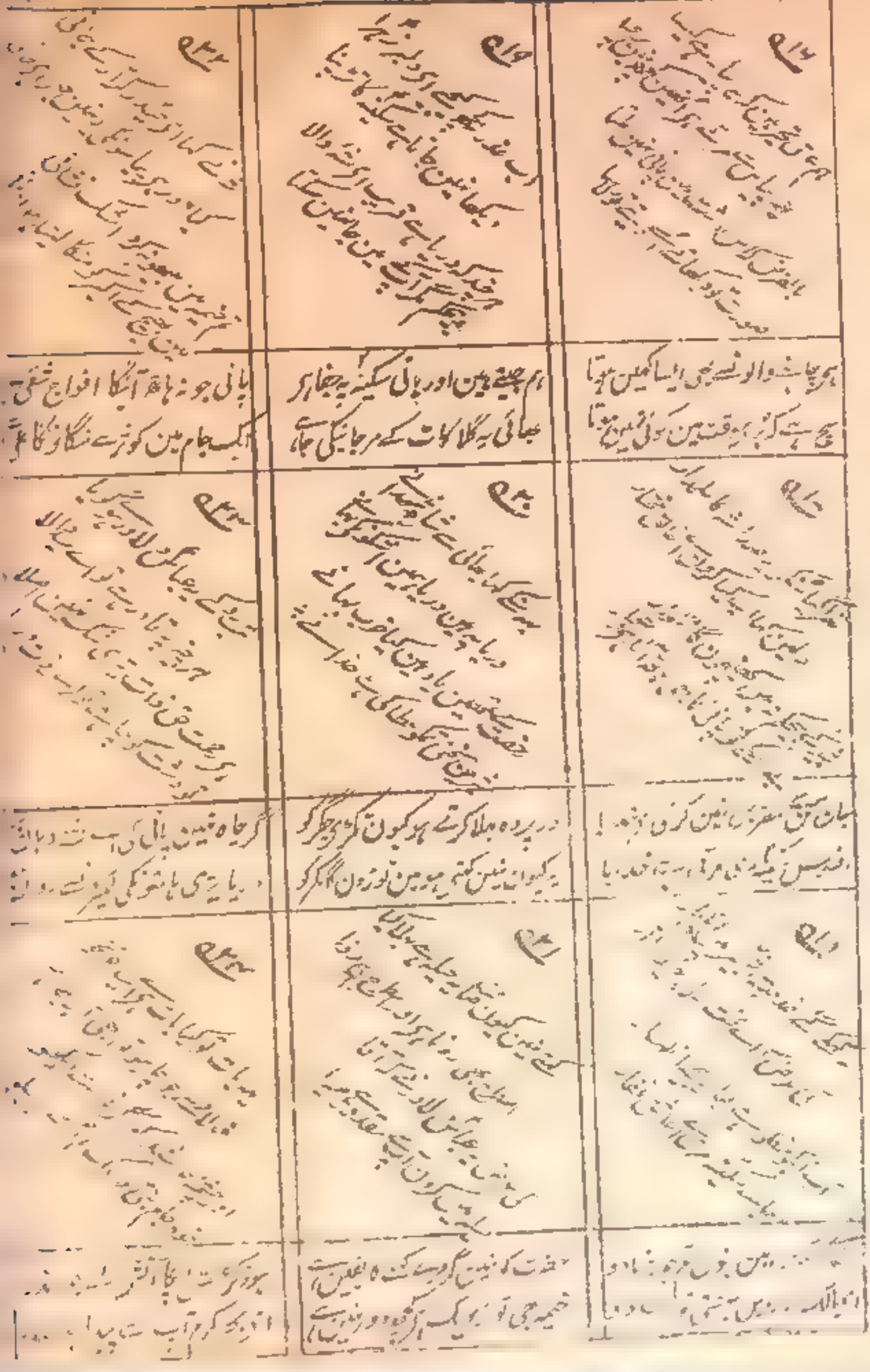

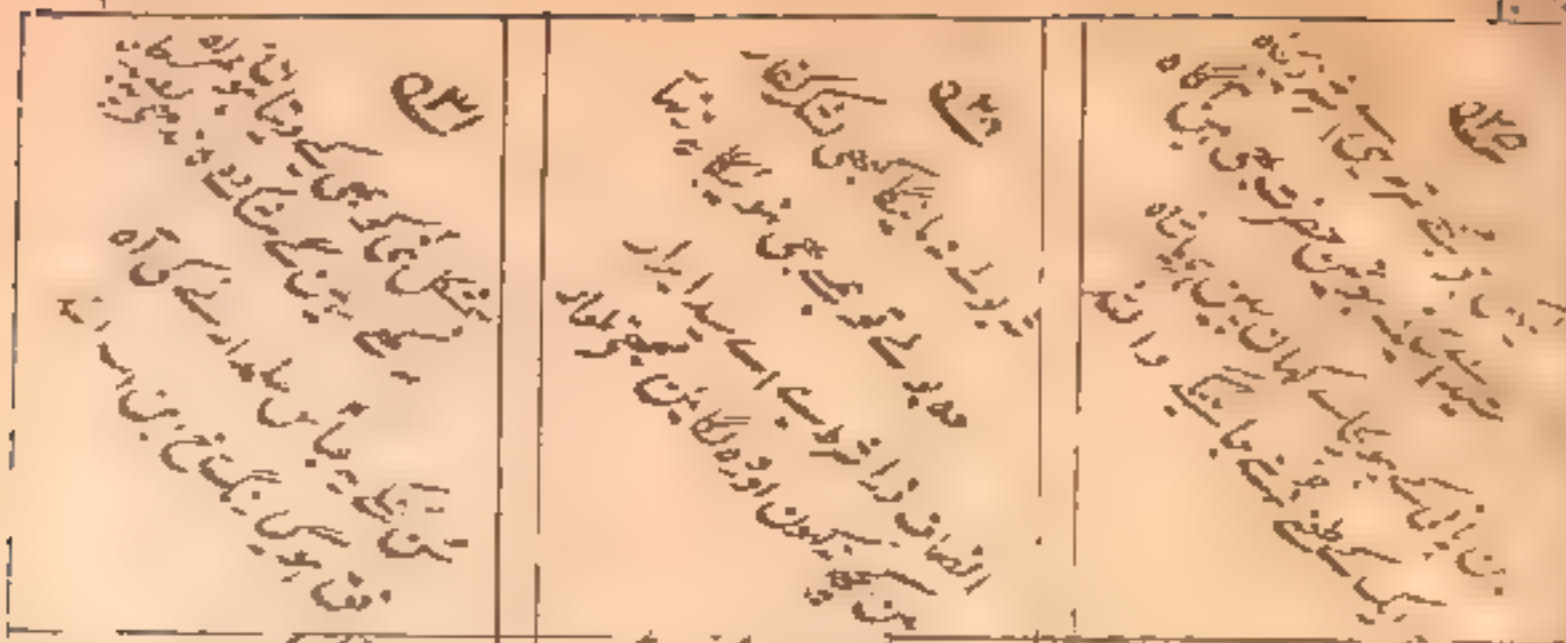

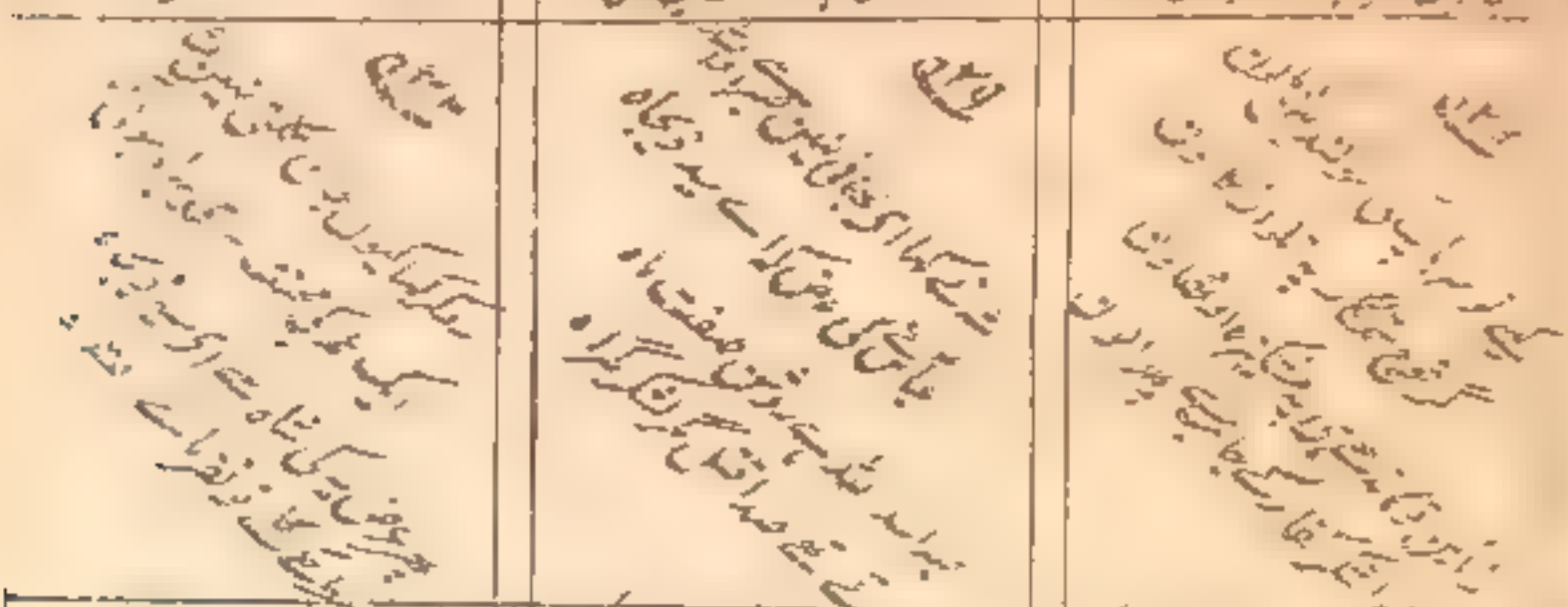

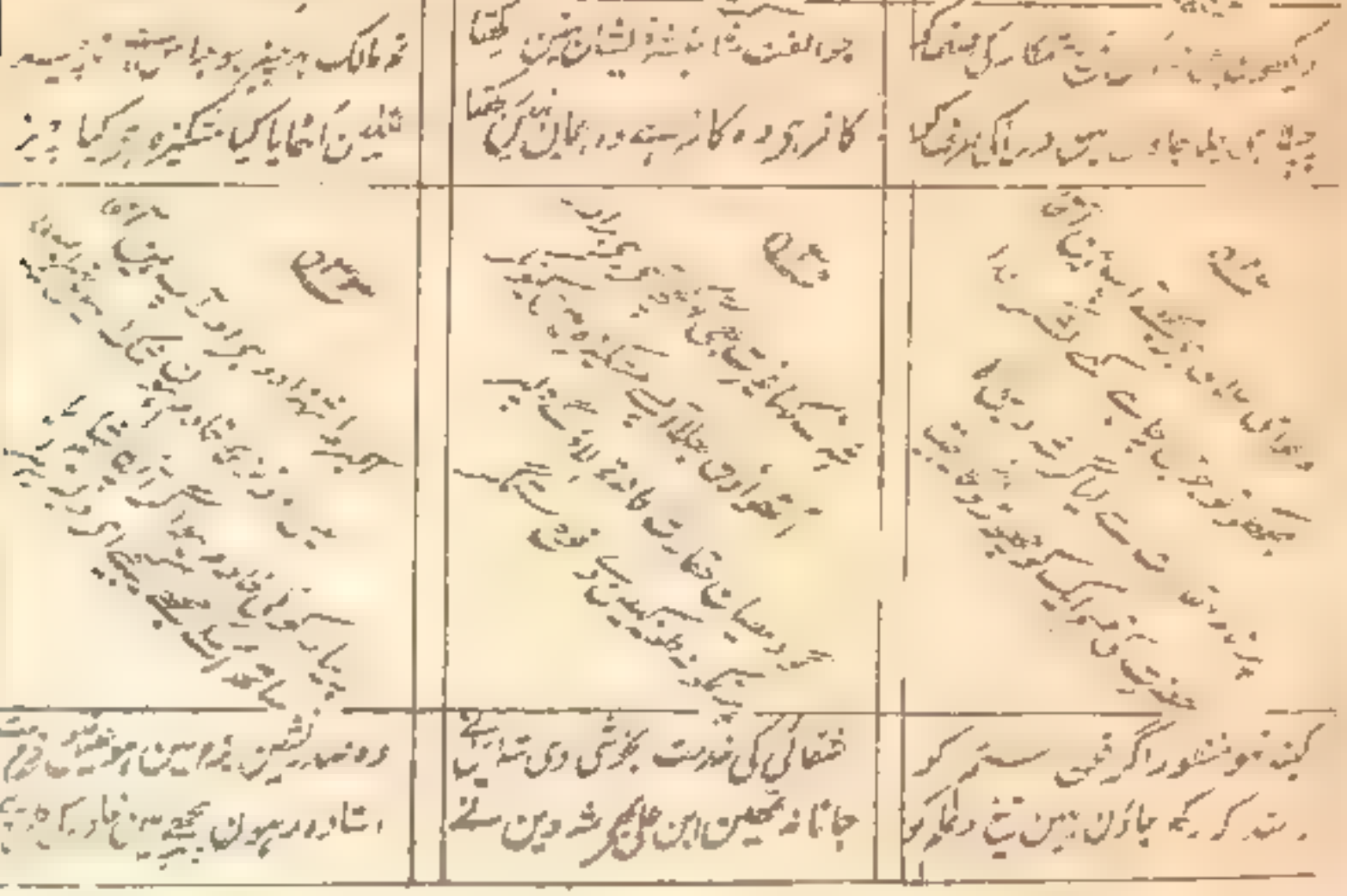

۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
سایہ ہر حرف پر کیا دامان عسلم کا سو کس لیے خادم تھا شہنشاہ امم کا	احد اکو نظر روے اجل ہر طرف آیا سن بولا وہ لختِ دل شاہ نجف آیا	بینی سے اور ابرو سے یہ مضمون کھلا ہے یہ مُہر سلیمانی ہے وہ موسیٰ کا عصا ہے
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
عقبے کے لیے عشق ہے شاہِ شہدا سے دنیا سے غرض کیا مجھے مطلب ہے خدا سے	سرسبز ذرا نخل سخن کو مرے کر دو دامان تمنا گلِ تعریف سے بھر دو	اس بات کی اب دھوم میان جزو کل ہے کوثر ہے اور عرش اور دھوم بیچ میں آئی
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
منکر ہو خالی جو یہ کاذبی سے بہشت اشک آنکھوں میں عبا میں اور سے بھر شت	شہہ رخ غازی کا طلب کر رخصتِ رخنہ فوج یکیں جیش سے ملک میں تک	ہر گوشہ تجلی میں ہے از بدو الی الختم ہر لوحہ تماشا ہے ورق تا ورق

۱۵

۱۴

۱۳

۱۲

۱۱

۱۰

۹

۸

۷

۶

۵

۴

۳

۲

۱

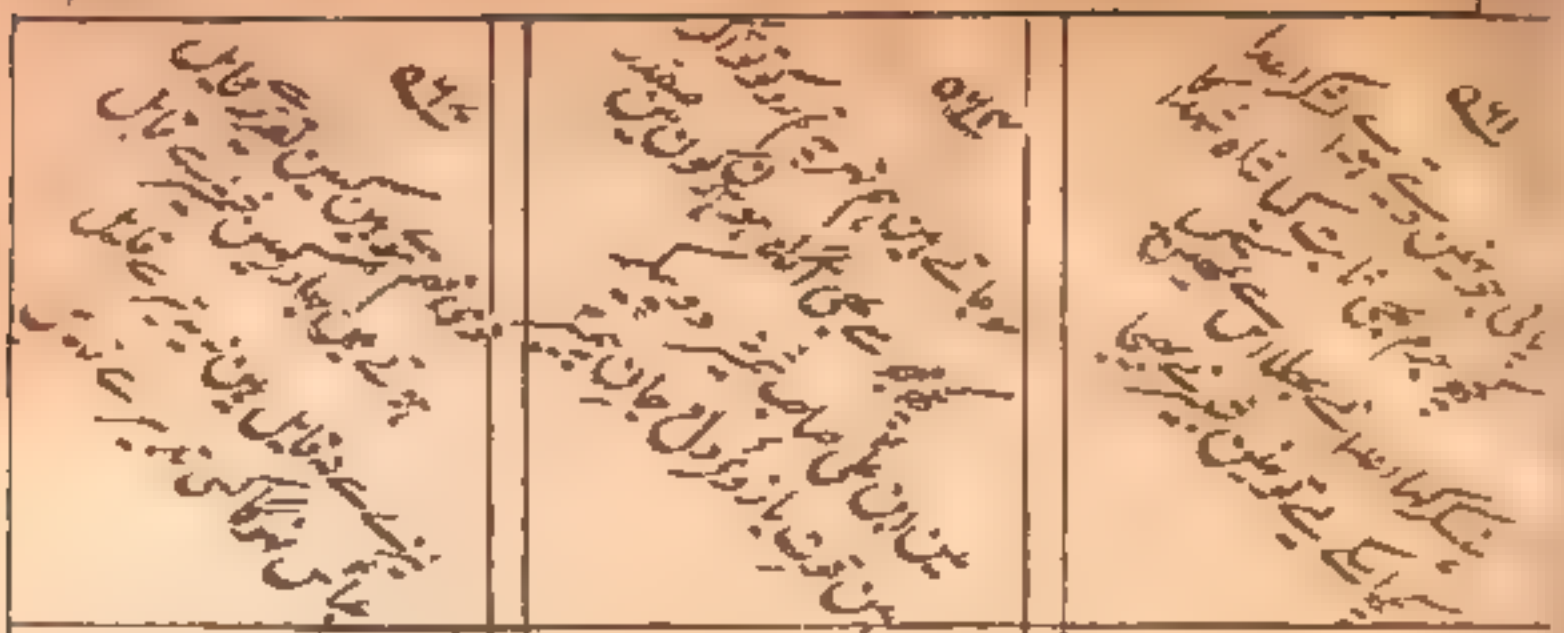

پانی کے لیے آئے ہو لیجائے تو لیجاؤ
ورنہ ہمیں سر تیغ سے خود کاٹ کے لیجاؤ

عباسؑ جو نام ہے شمشیر خدا ہوں
شمشیر خدا ہوں پسر شیر خدا ہوں

انسے کسی سرکش کا نہیں زور سے چلنا
جلاد فلک رات کو ہے جھپکے سکتا

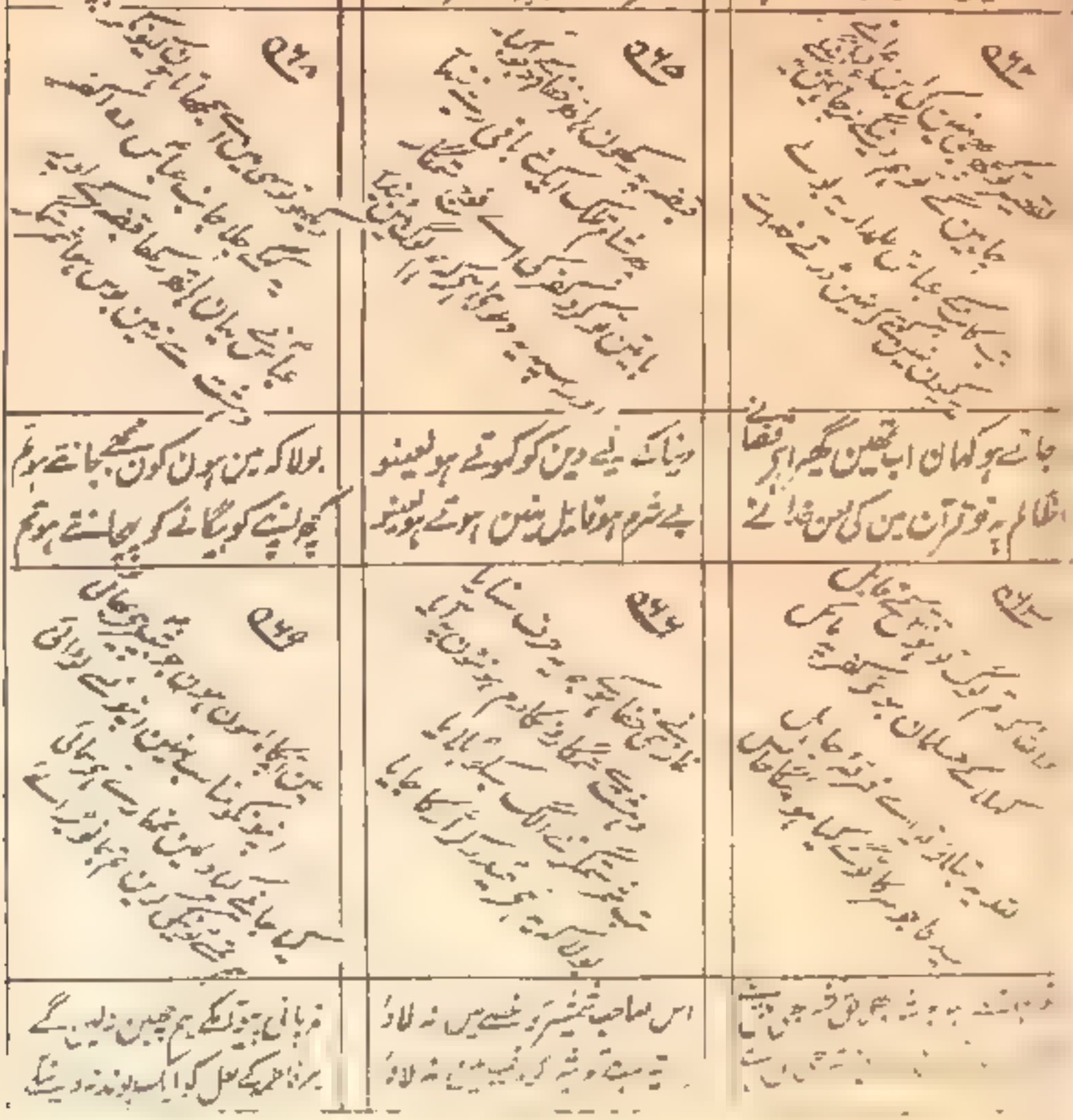

جاتے ہو کہاں اب تمہیں گھیرا ہی قضا نے
اظلم یہ تو قرآن میں کی ہمسن خدا نے

دنیا کے لیے دین کو کھوتے ہو لعینو
بے شرم ہو قاتل نہیں ہوتے ہو لعینو

بولا کہ میں ہوں کون مجھے جانتے ہو تم
کچھ اپنے کو بیگانے کو پہچانتے ہو تم

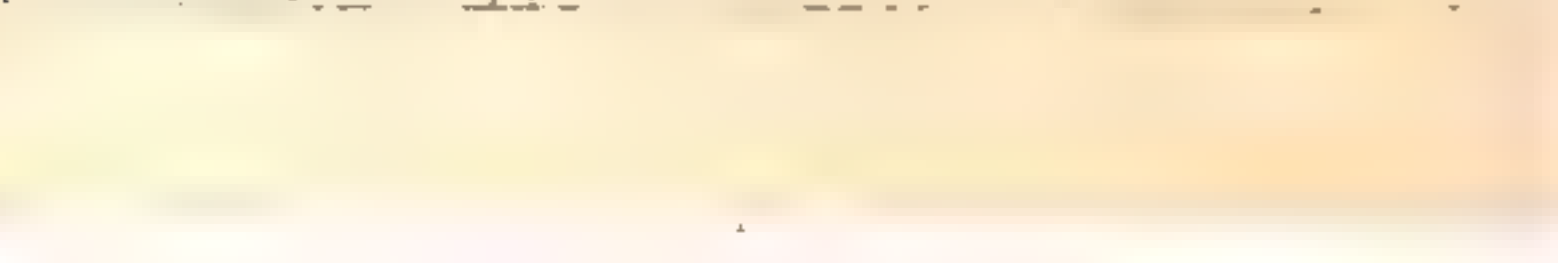

اس صاحب شمشیر کو غصے میں نہ لاؤ
تیغ سبط نبی کو نہیں میں نہ لاؤ

فرمائی ہے تو یہ کہ ہم چین نہ لیں گے
سر فاطمہ کے لعل کو ایسا نہ دینگے

ہمان یہہ تو کرین ساغر لرز کو لاکر	پیسے گولی کر شل خنا بکو ستم سے	غل تھا کہ بڑا صاحب شیرت بکا
گھوڑونکو بلا دین دہین صفر کو دیکھکر	پر ہم بھی کہین پھنسنے مین آفاکر قدم سے	اللہ کرے خیر کہ یہ شیر ہے بگڑا
یہان آکر جو ہر بات مین آخر خجالت بھی زرا ہے	اللہ مجھے تشنہ دہانی ہو مبارک	اک شیر کی صورت کبھی یان نظر آئی
وہ بولے کہ یہ بھی تو کوئی خلد مین گھر ہے	پر میری سکینہ کو یہ پانی ہو مبارک	لشکر کو بنائے ہوئے خیمہ کو رمان سے
مرکر مین اگر خاک بھی ہو جاؤن تو فقیرو	شہر شہدہ تعین ہونا ہے شہزادے کا	جہان کی پکارے ترے جینے مین ضرر ہے
چھوڑون نہ کبھی دامن شاہ شہدا سے	تدبیر کرین جانتے ہے تقدیر کے آگے	وہ بولے یہ حضرت کی غلامی کا ہے صدقہ

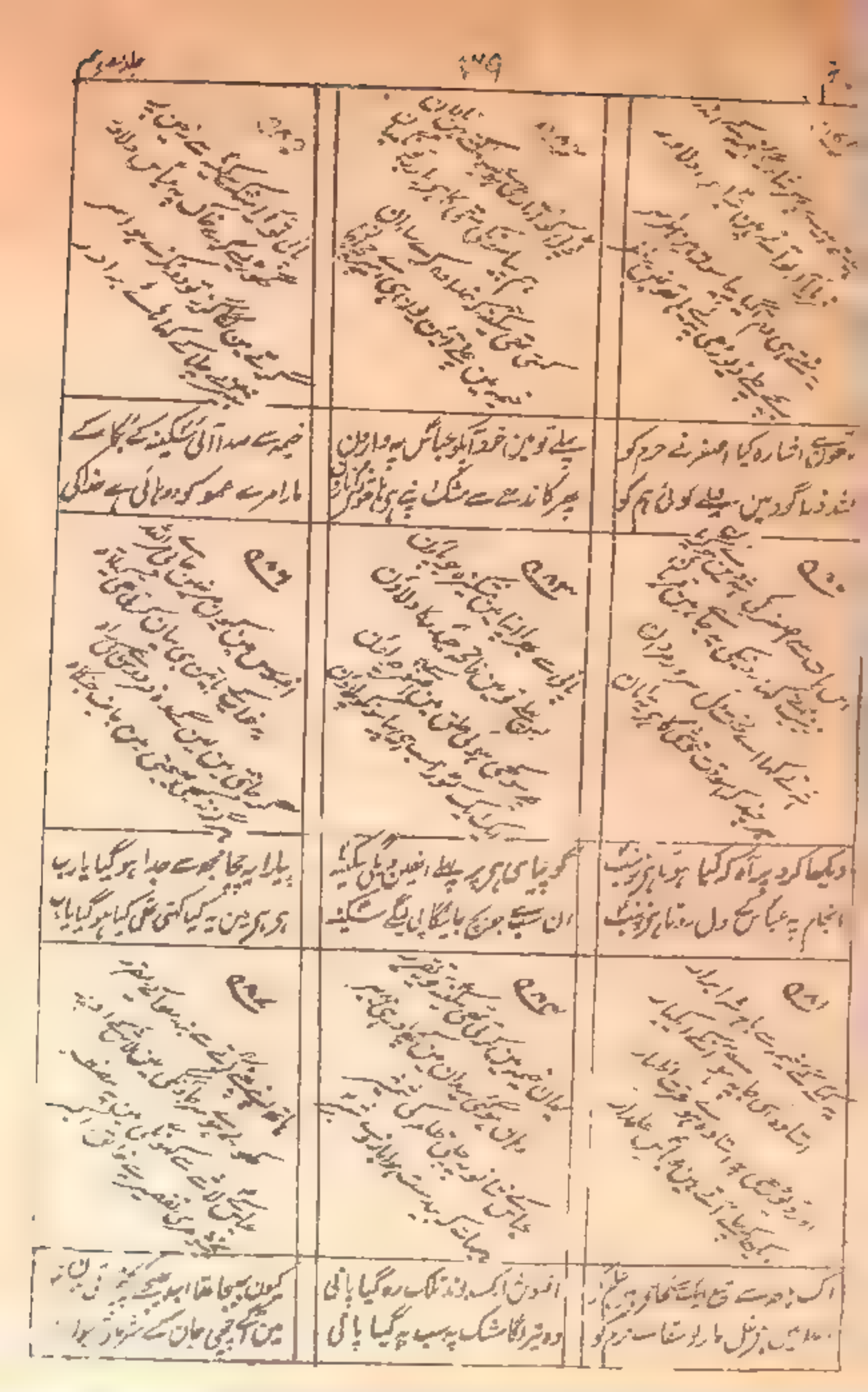

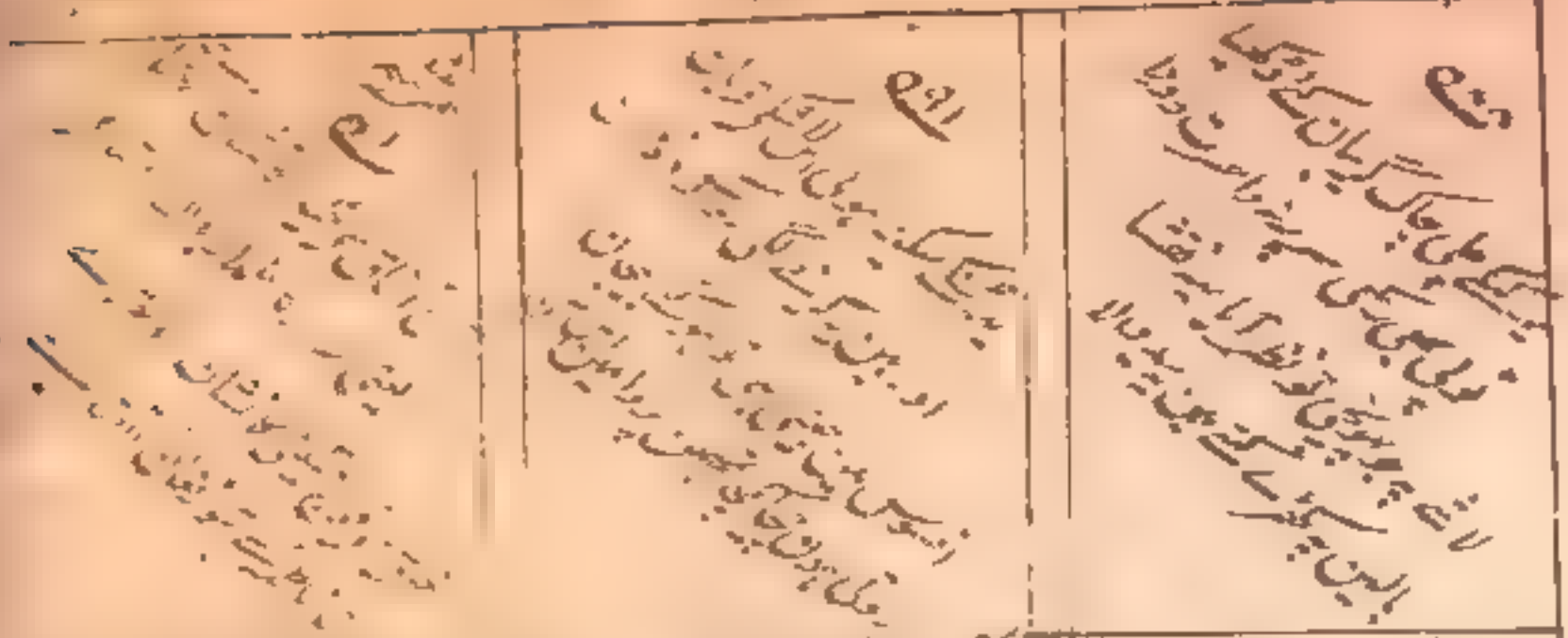

تو عزم سفر کردے و رفتی زبرکن
ببستی کمر خویش مشکستی کمر من

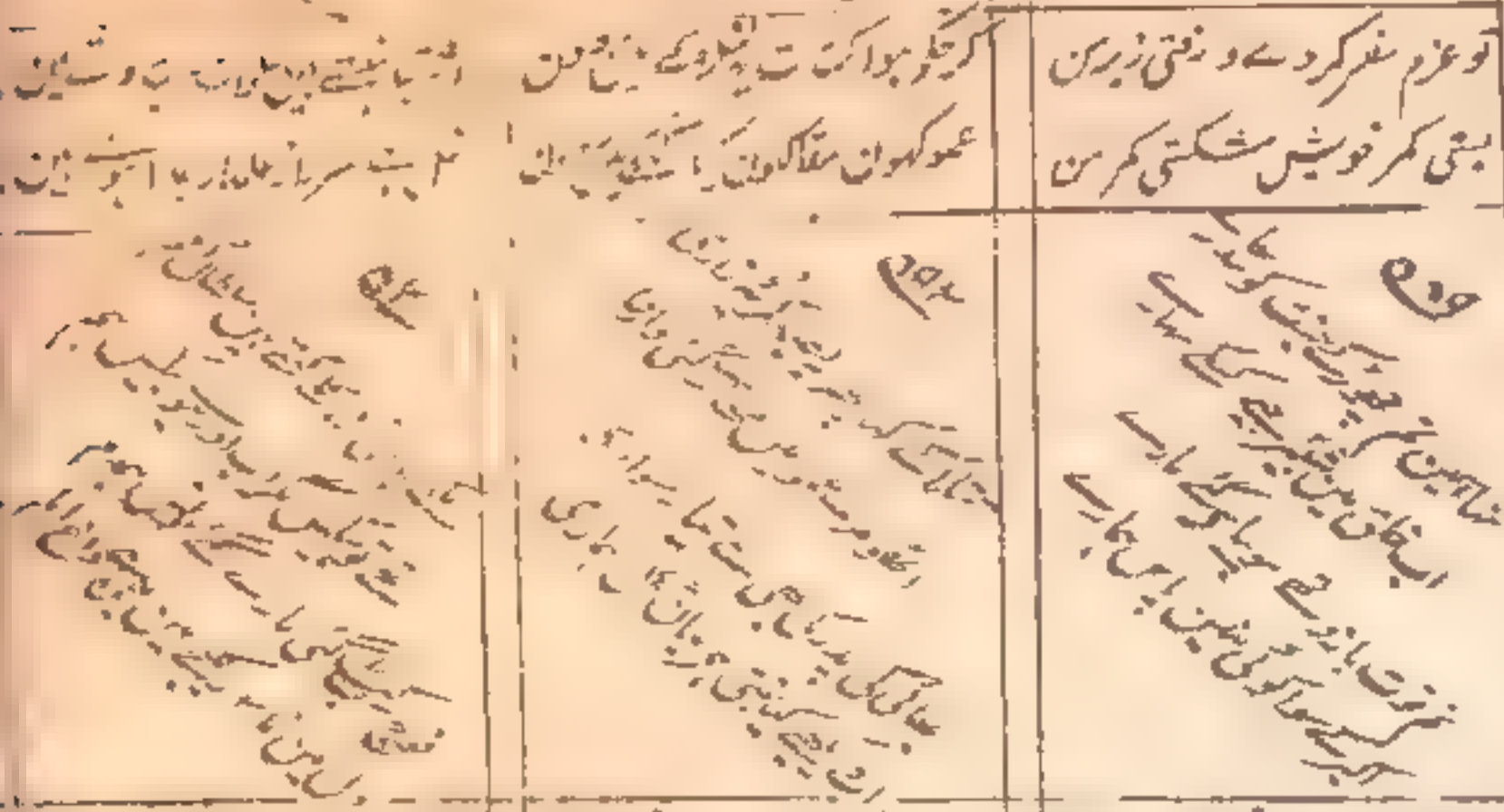

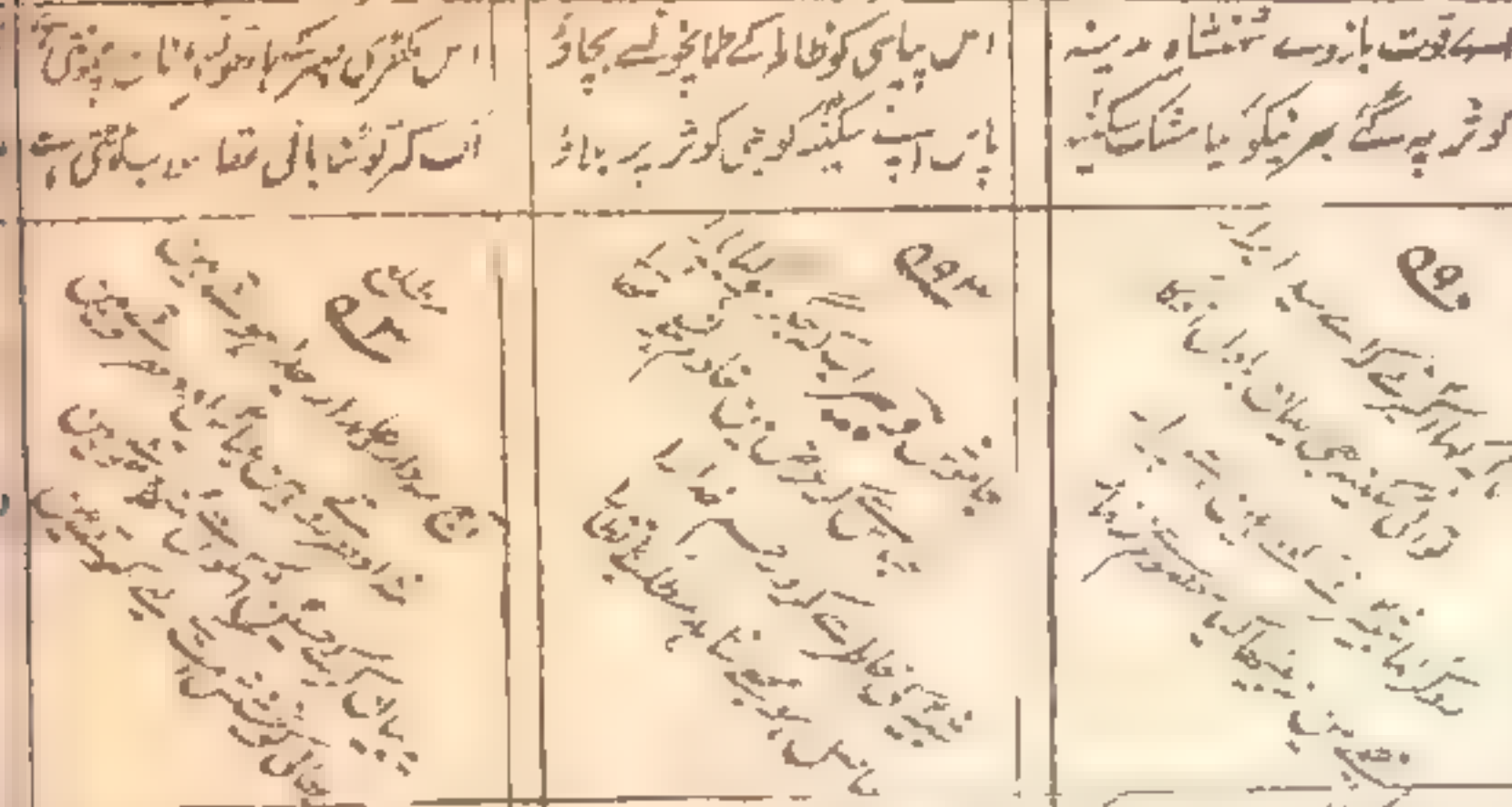

۹

[illegible]

۱۰

[illegible]

۱۱

[illegible]

۱۲

[illegible]

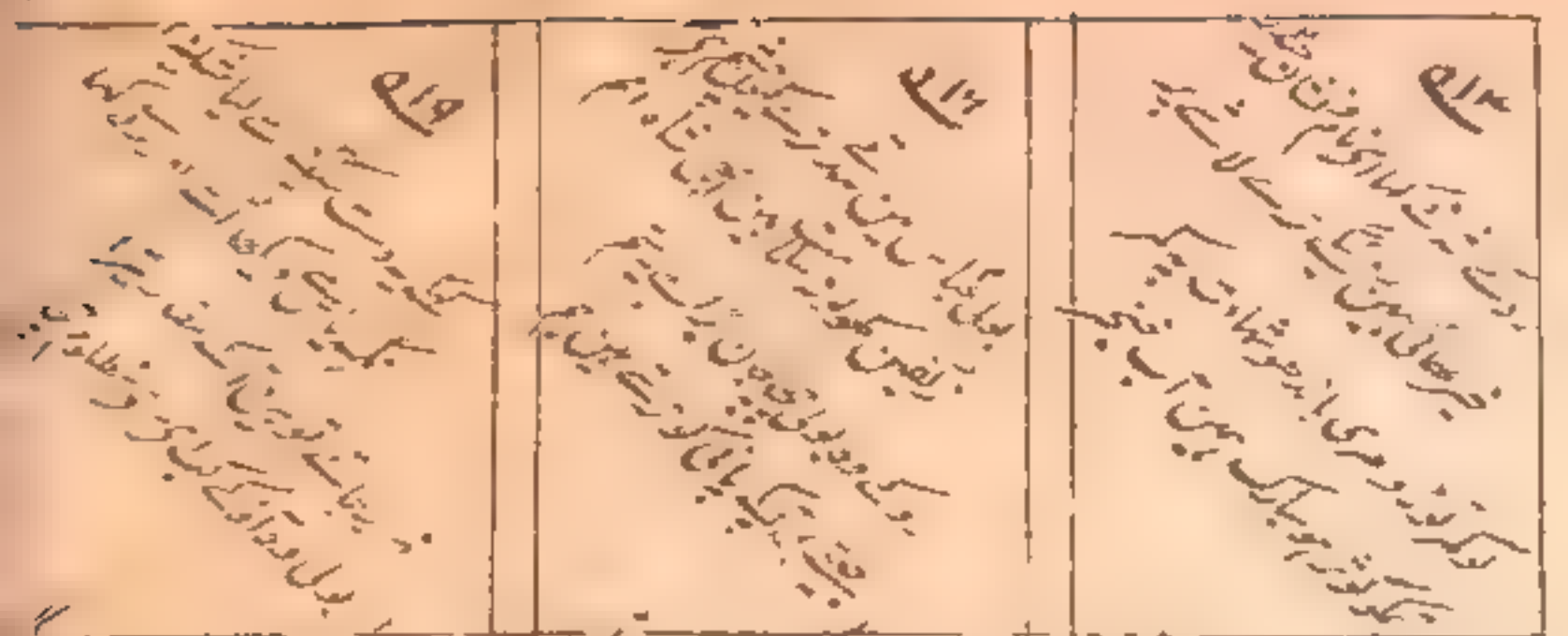

ایسی آفت میں جہاں سے جدا جاتی ہو
کیا کرو تم جو مرے بخت میں تنہائی ہو

سر پہ جن بچوں کے ماں باپ نہیں ہوتے ہیں
آن پڑے بس تو ہم اونکی طرح سوتے ہیں

اب ہمیں کب ہے خوشی اور کسی کی زینہار
بولے عباس علی جبکہ قیامت ہو گی

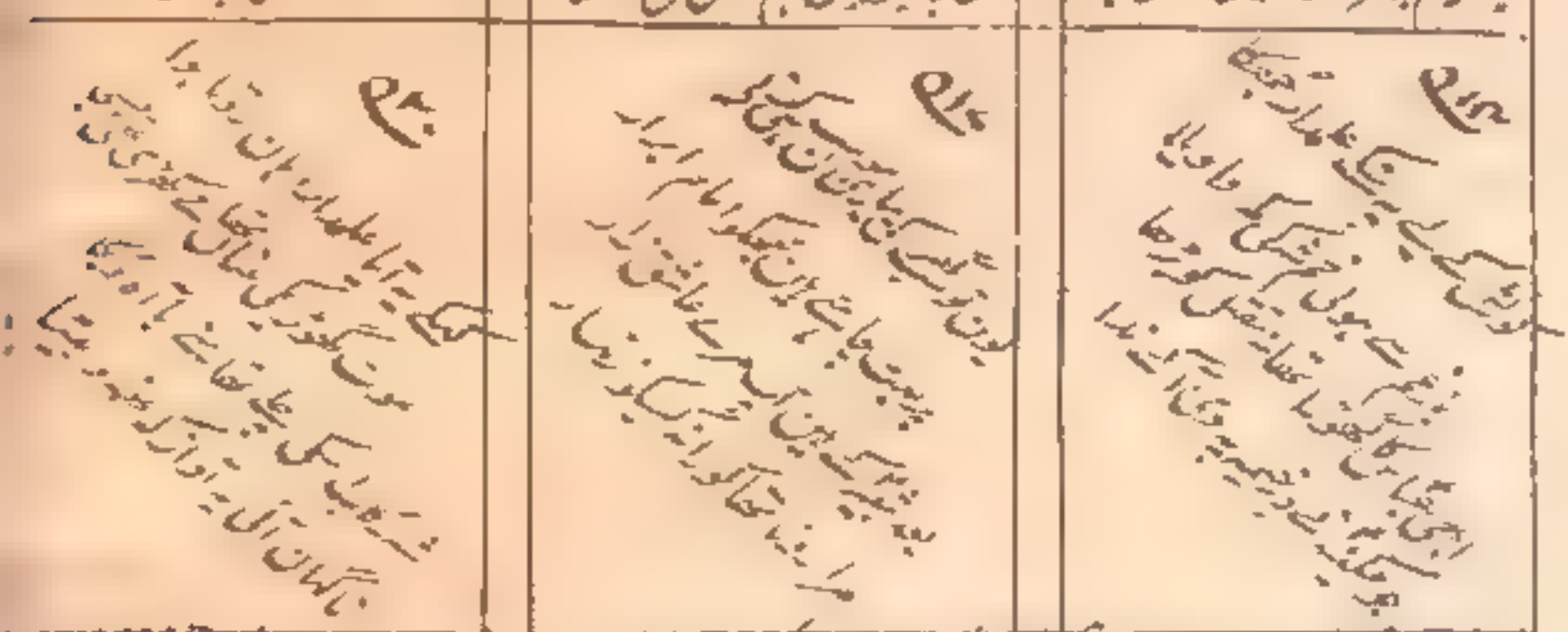

آ میر اولیں کہ پیاسی یہ تری پیاری ہے
میر کو شر کے یہ وقت مددگاری ہے

آج کوئی نہیں یہ کہتا حالت میری
آکے اس شہر میں کیا پھر گئی قسمت میری

کی مرے پوتی کی عباس نے سفارش جب
فضات اکبر کو لاکے تب حوالے کی

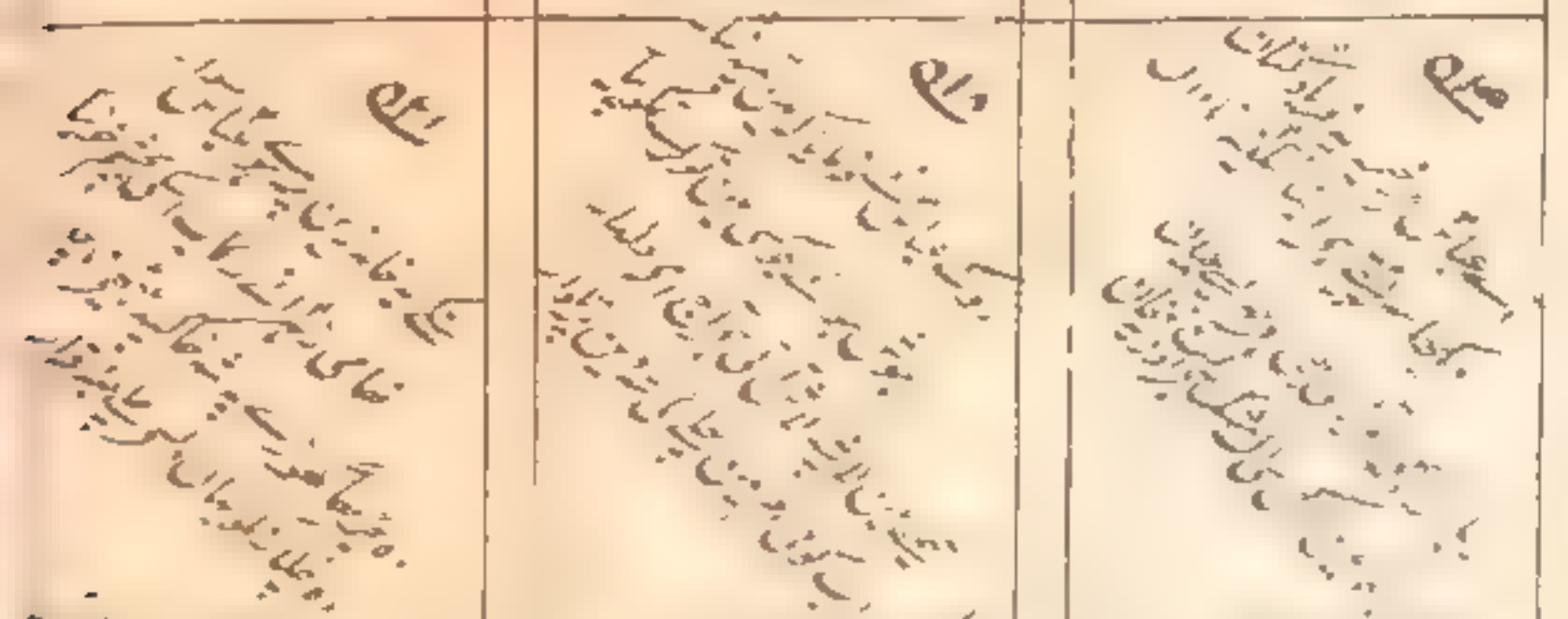

پیارے کو جو ہیں شاہ اکرم کرتے ہیں
جو وہ لطف محبت تمام کرتے ہیں

شاہ دیں بھائی کی فرقت میں یہ کہتے تھے
جیسا حق کو جدا کرکے نبی کہتے تھے

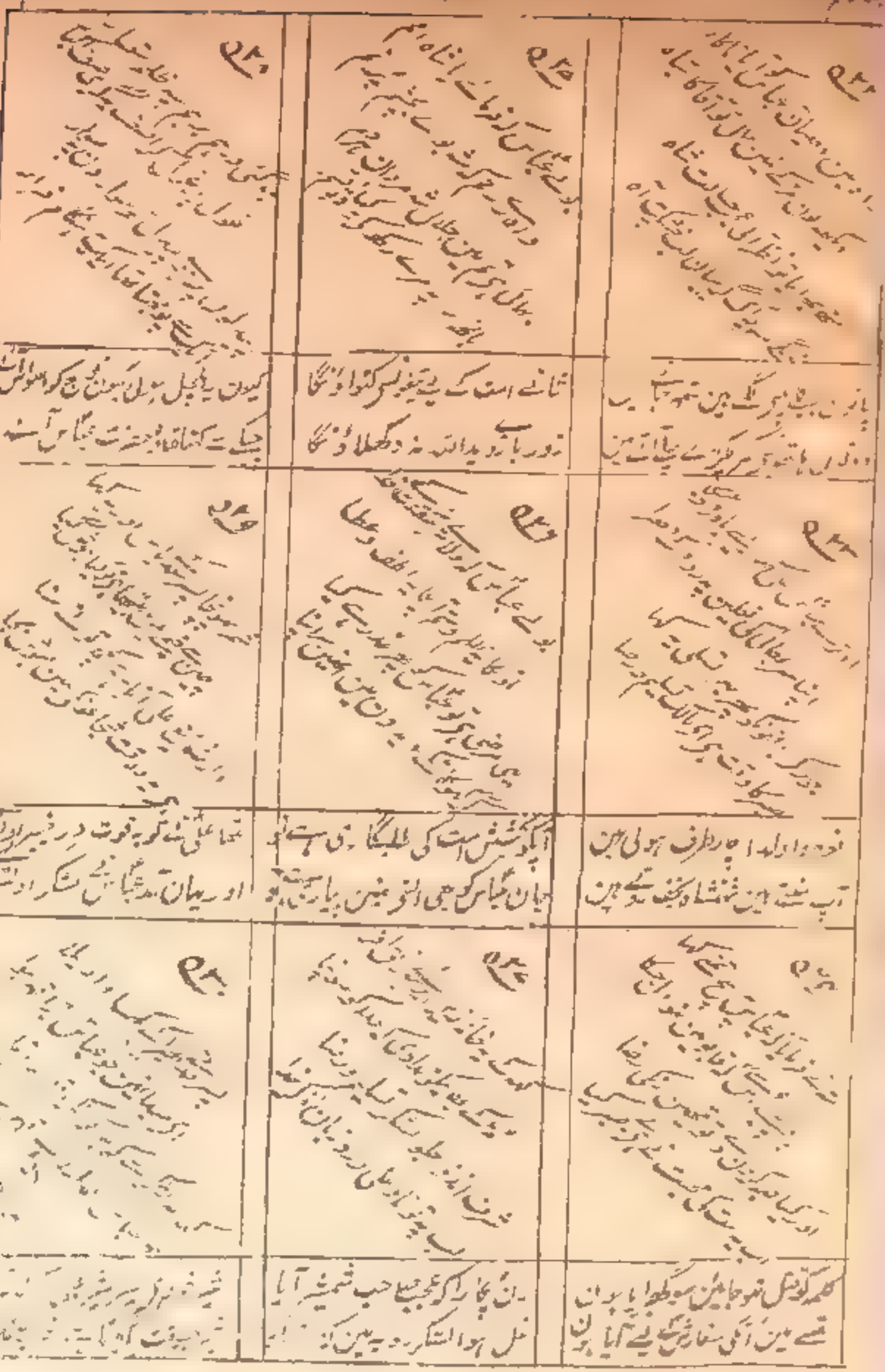

۳۱

کہتے ہیں کہ ہم تم سے لڑینگے
آج اس کی تمہیں تو سزا دینگے
بابا کے اگر تم ہو عباس کو بھیجا
ورنہ کہو تو ملک و مال دنیا

۳۲

چھوڑ کر شہ کو جو عباس ادھر آئیگا
مُڑ کے جانے کا مرے دل کو تلق جائیگا

۳۳

دیکھی ہے اے فلک جو تیری کجرفتاریاں
ایسا نہ ہو کہ تجھ پہ پڑیں ہم بھی خواریاں

۳۴

تو یتیم اسد اللہ یہ کہلاتا ہے
پھر بھلا نور کہیں دام میں بھی آتا ہے

۳۵

جب نظر شمر کا دختر پہ اچانک آیا
اپنے بھائی کا گلا خشک بہت یاد آیا

۳۶

بولا عباس لڑائی کو تم آتا ہو کیونکر
ہاتھ میں ہے یہ علم اور ہے یہ ہاتھ میں خنجر

۳۷

ہم دم جنگ تو شیروں کو بھی للکارتے ہیں
پر وفا سے کسی دشمن کو نہیں مارتے ہیں

۳۸

حسن خوبی میں نہیں آتا ہے وہ مہ کم سے
پر نظر کیجیے تو آتا ہے کیا یہ غضب

۳۹

دیکھیے اپنی درازیِ دست و زیبائی کو
اور نظر کیجیے شبیر کی سقائی کو

۴۰

چلے جیسے ہیں سرِ آبکو بجلاؤں میں
دیکھیے مشک علم شاہ کو دے آؤں میں

۴۱

الفت شاہ میں کیا آپکے ہاتھ آیا
اک علم پایا ہے کیا سنج دلم پایا ہے

۴۲

فخر کرتے ہو شہ دیں کی علمداری کا
پہنو خلعت یہاں سب فوج کی سالاری کا

۴۳

بولے عباس لڑائی کو تم آتا ہو کیونکر
ہاتھ میں ہے یہ علم اور ہے یہ ہاتھ میں خنجر

۴۴

ہم دم جنگ تو شیروں کو بھی للکارتے ہیں
پر وفا سے کسی دشمن کو نہیں مارتے ہیں

۴۵

حسن خوبی میں نہیں آتا ہے وہ مہ کم سے
پر نظر کیجیے تو آتا ہے کیا یہ غضب

۴۶

دیکھیے اپنی درازیِ دست و زیبائی کو
اور نظر کیجیے شبیر کی سقائی کو

۴۷

چلے جیسے ہیں سرِ آبکو بجلاؤں میں
دیکھیے مشک علم شاہ کو دے آؤں میں

۴۸

الفت شاہ میں کیا آپکے ہاتھ آیا
اک علم پایا ہے کیا سنج دلم پایا ہے

۴۹

فخر کرتے ہو شہ دیں کی علمداری کا
پہنو خلعت یہاں سب فوج کی سالاری کا

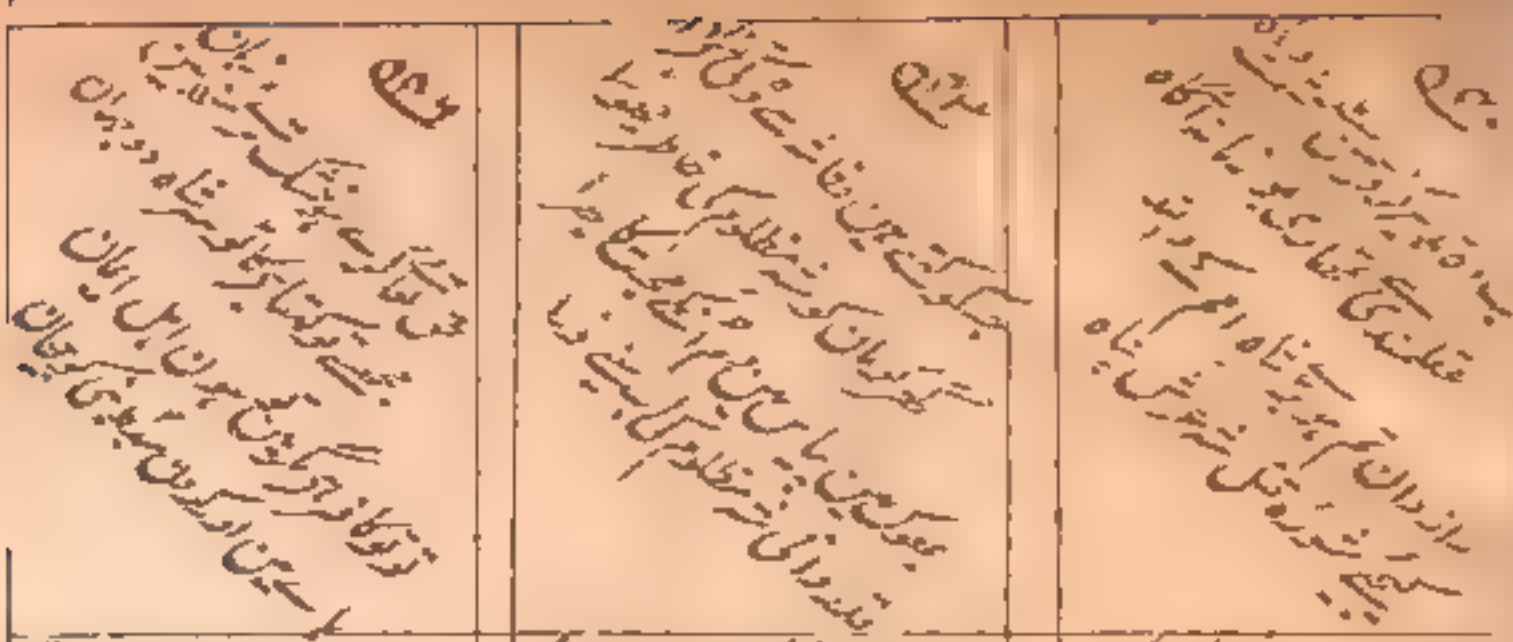

۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰

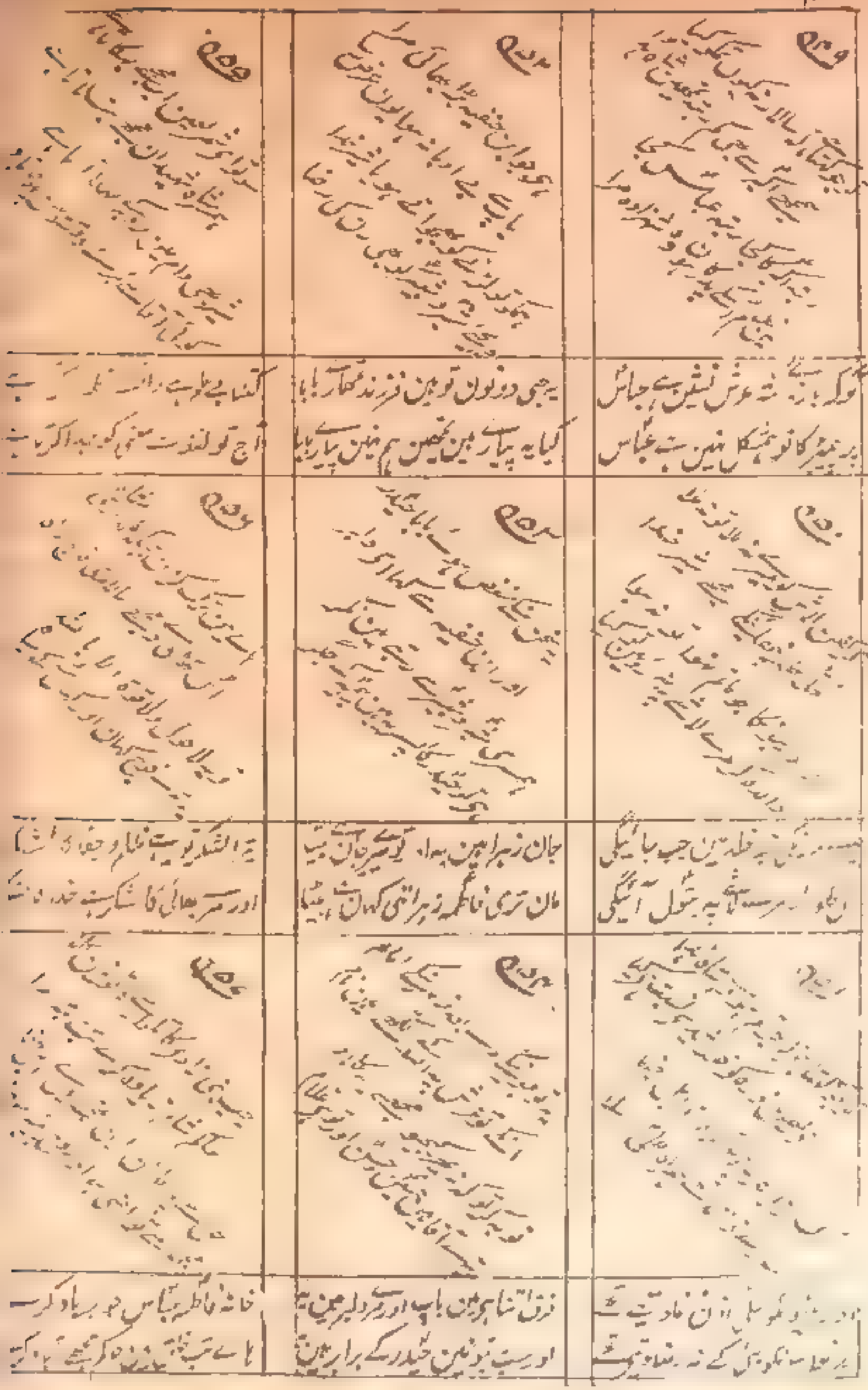

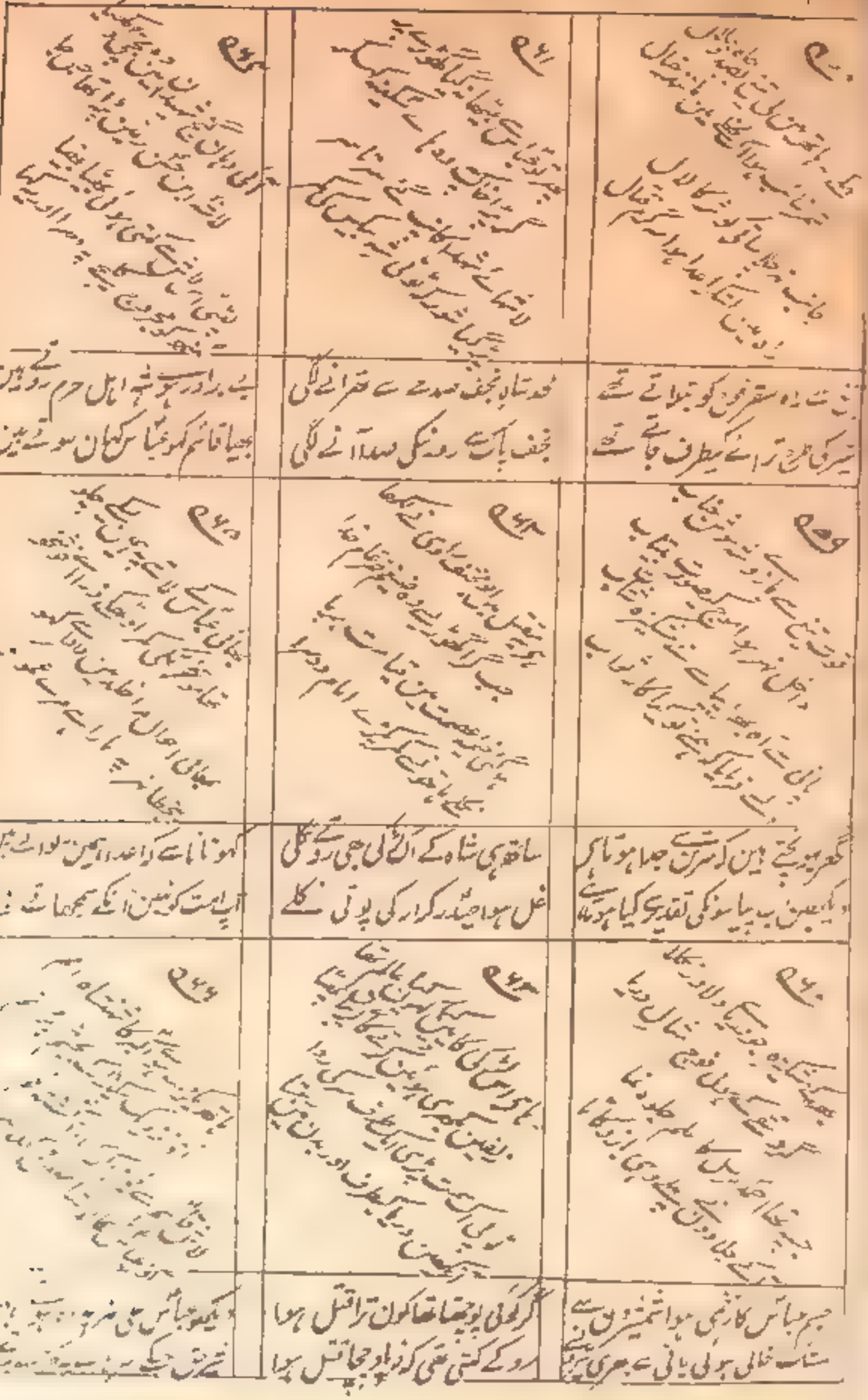

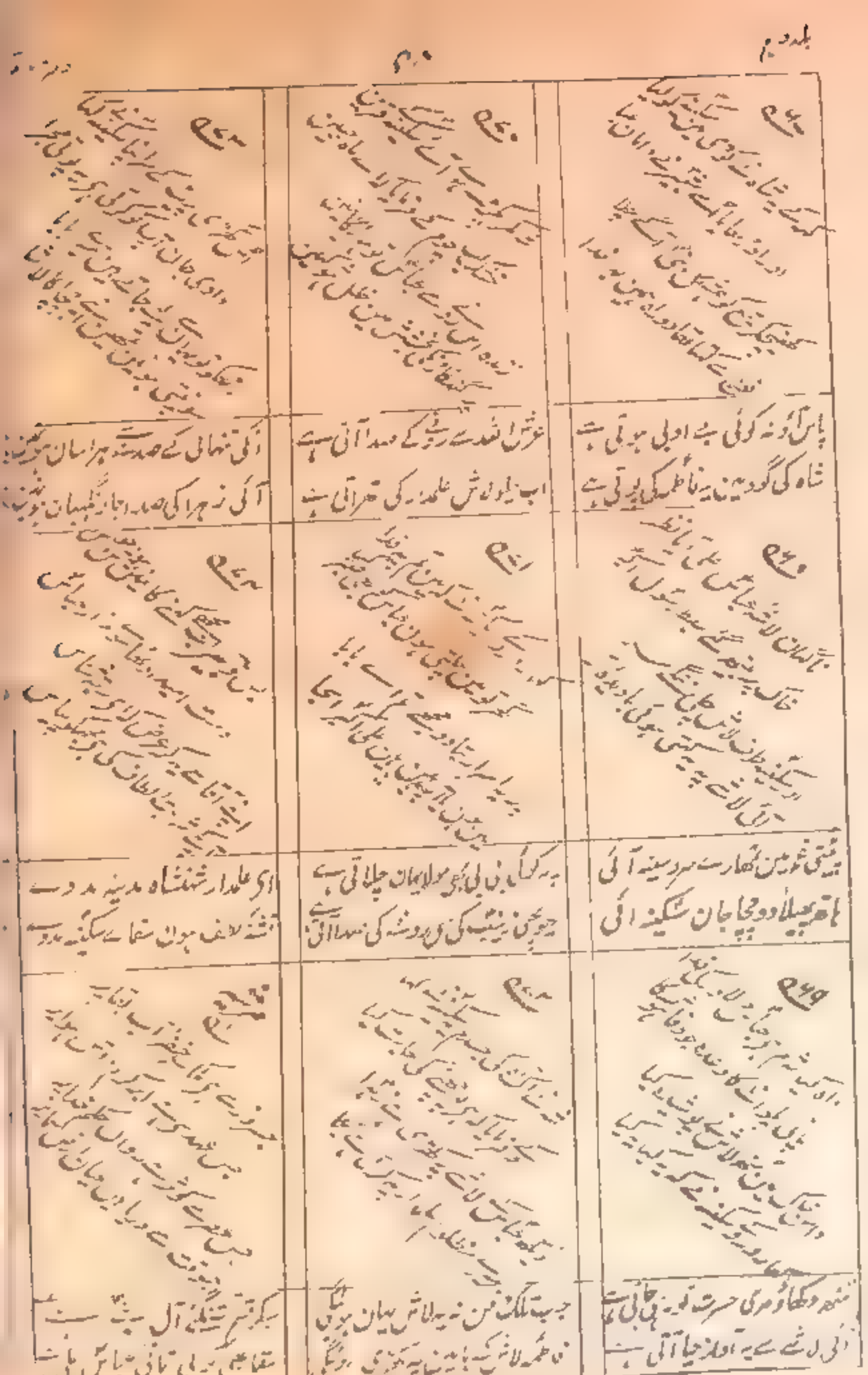

۹۵

۹۵

۹۵

۹۵

۹۵

۹۵

۱۱۱

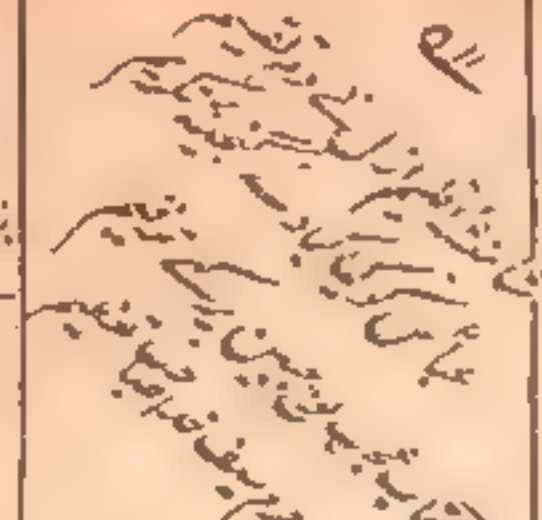

پیدا نہ جہان تھی کہ یہ مختار جہان تھا
جب انکا علم تھا کہ نہ ہوئے کا نشان تھا

۱۱۲

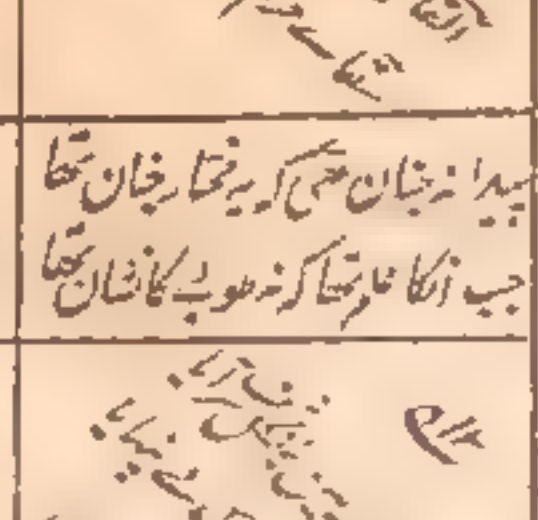

اس معرکہ میں تم بھی قدم رنجہ کروگے
کیوں شیر الٰہی کے پسر پنجہ کروگے

۱۱۳

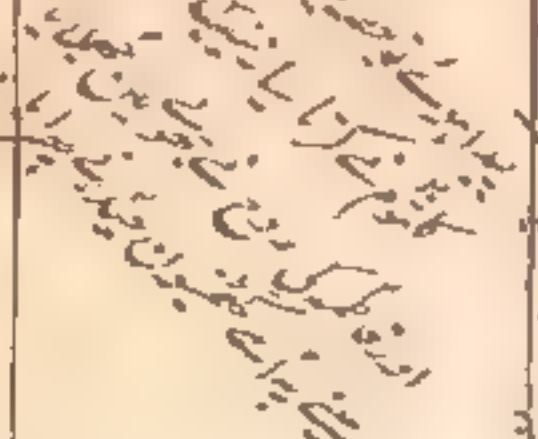

معلوم ہوا مارکے آئے ہو کسی کو
اب خوف ہے اسکا کہ خبر ہو نہ علی کو

۱۱۴

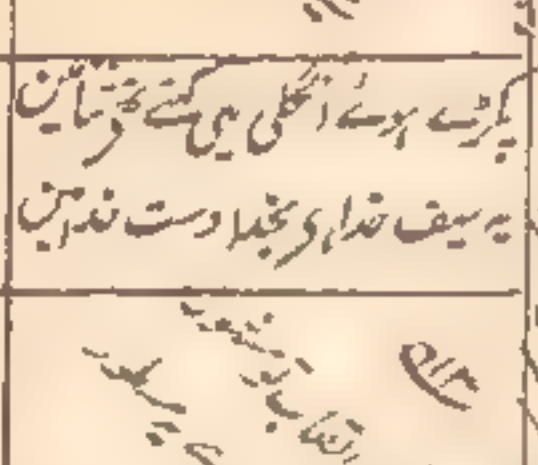

پکڑے ہوئے انگلی ہی کہتے تھے تمہیں
یہ سیف خدا ہی بجلا دست خدا ہیں

۱۱۵

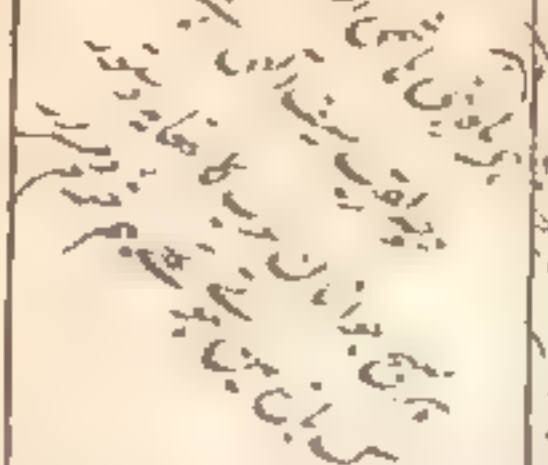

اس معرکہ میں تم بھی قدم رنجہ کروگے
کیوں شیر الٰہی کے پسر پنجہ کروگے

۱۱۶

عباس جی پر شیر ژیان ازل تھے
ہاتھ انکے ہیں نہ چھوٹ دستے کہ چھوٹ

۱۱۷

اظہار فقط زور کا منظور نہ تھا
باہم کہیں گتھنے کہیں پنجے کا ہنر تھا

۱۱۸

اس معرکہ میں تم بھی قدم رنجہ کروگے
کیوں شیر الٰہی کے پسر پنجہ کروگے

۱۱۹

عباس جی پر شیر ژیان ازل تھے
ہاتھ انکے ہیں نہ چھوٹ دستے کہ چھوٹ

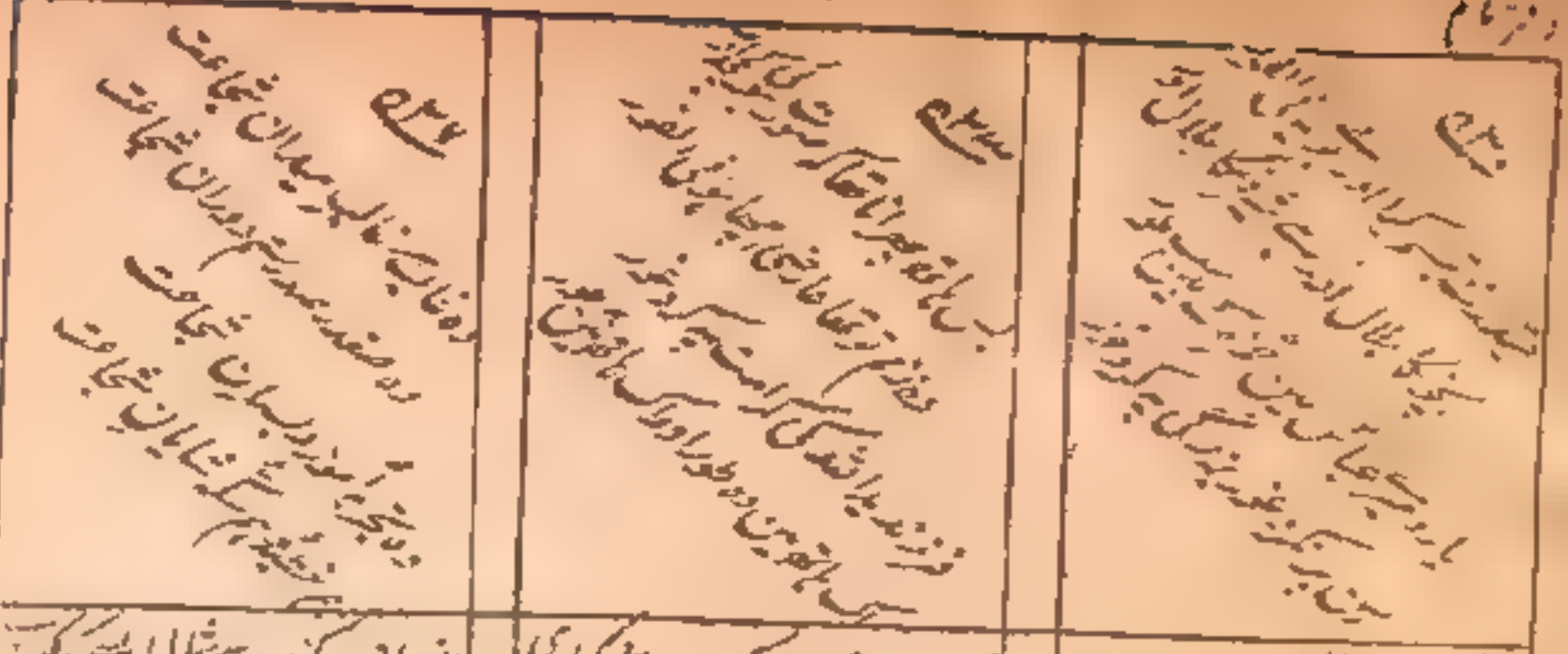

شعلہ ۲۲۱

شعلہ ۲۲۲

شعلہ ۲۲۳

شعلہ ۲۲۴

شعلہ ۲۲۵

شعلہ ۲۲۶

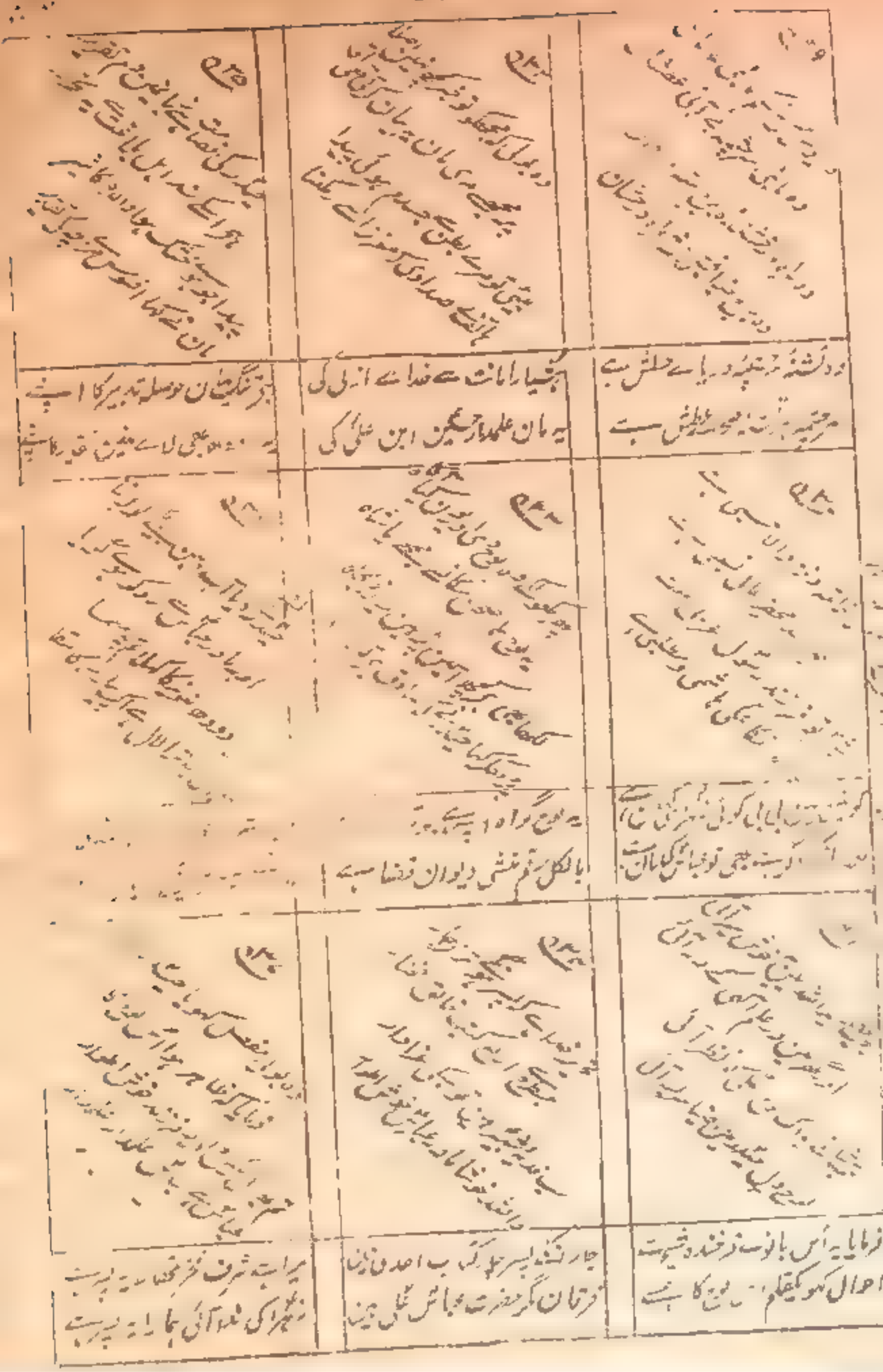

مربوط کتے ہین زبان اسکا بیان ہے	بس سوچہ پہ راقم ہوا ہم تکو سنگا دین	رہے بھی سو آہ مصیبت مین پڑینگے
بادر کی زبان صاف پیمبر کی زبان ہے	جس جامہ کے طالب ہوا ہم تکو زیبا ہے	اک روز کہے دور کے فانوس نہ ہوگے

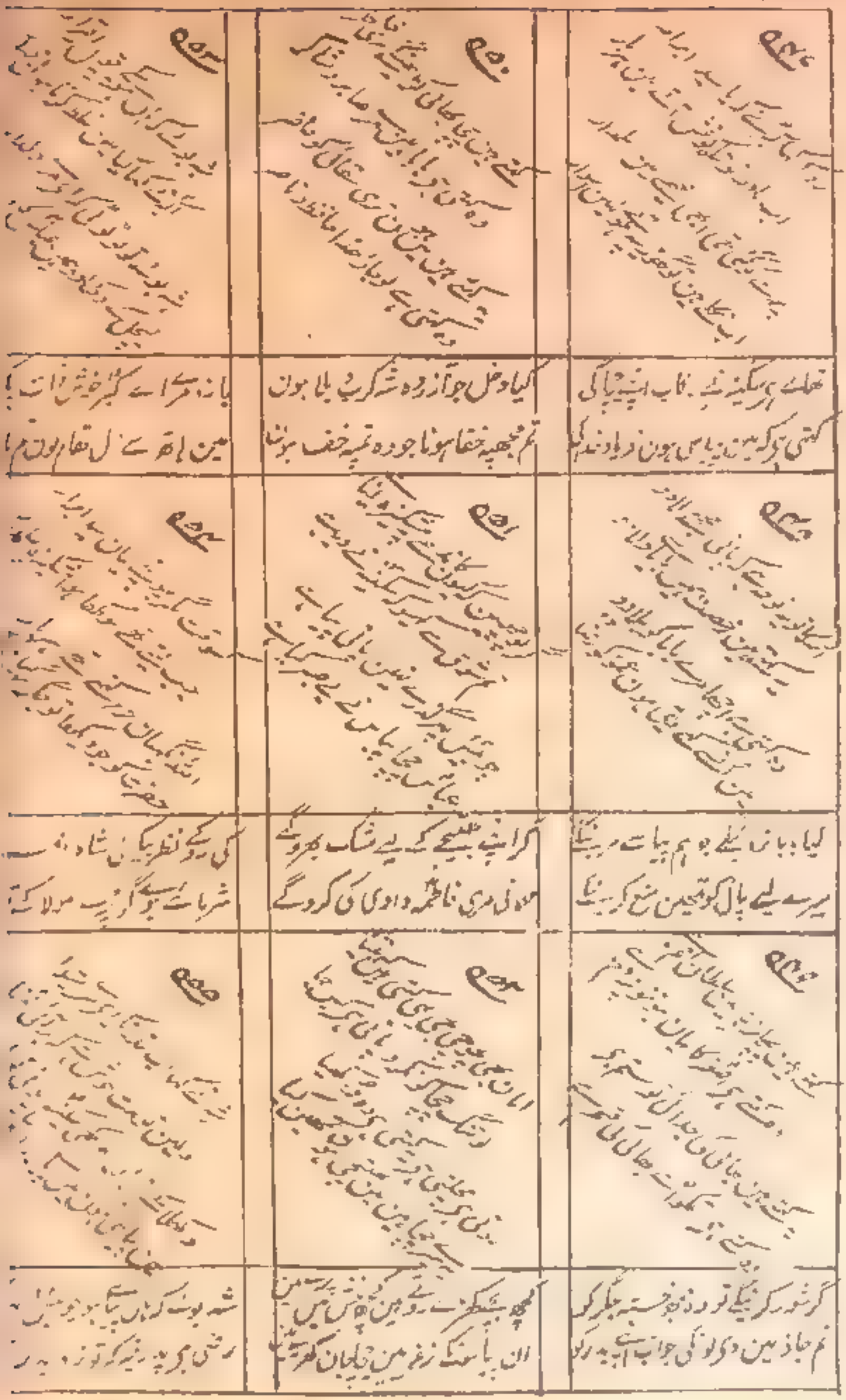

۵۸

[illegible]

۵۹

[illegible]

۶۰

[illegible]

[illegible] گردن کو رکھے کاندھے پہ تمکل نبی کے
[illegible] سب روتے تھے جانے حسین ابن علی کے

[illegible] ہو ہاتھ کلائی کی کمر کو
[illegible] بھائیں گلے اپنے لگا جاؤ پسر کو

۶۱

[illegible]

۶۲

[illegible]

۶۳

[illegible]

[illegible] پوچھو کسی منصف سے کیا کرتا ہے تبسم
[illegible] اس شیر کو ہست پہ فدا کرتا ہے شبیر

[illegible]

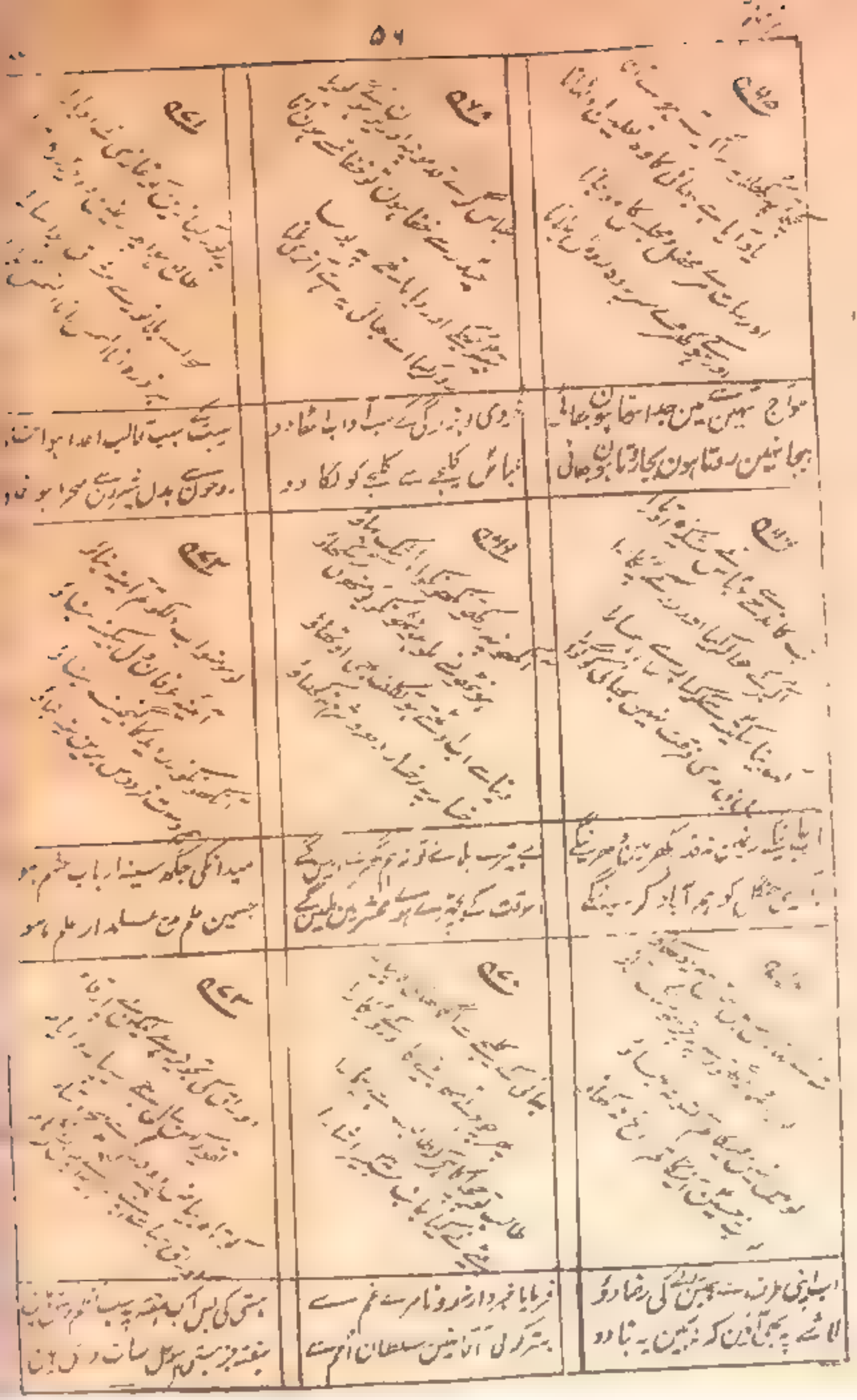

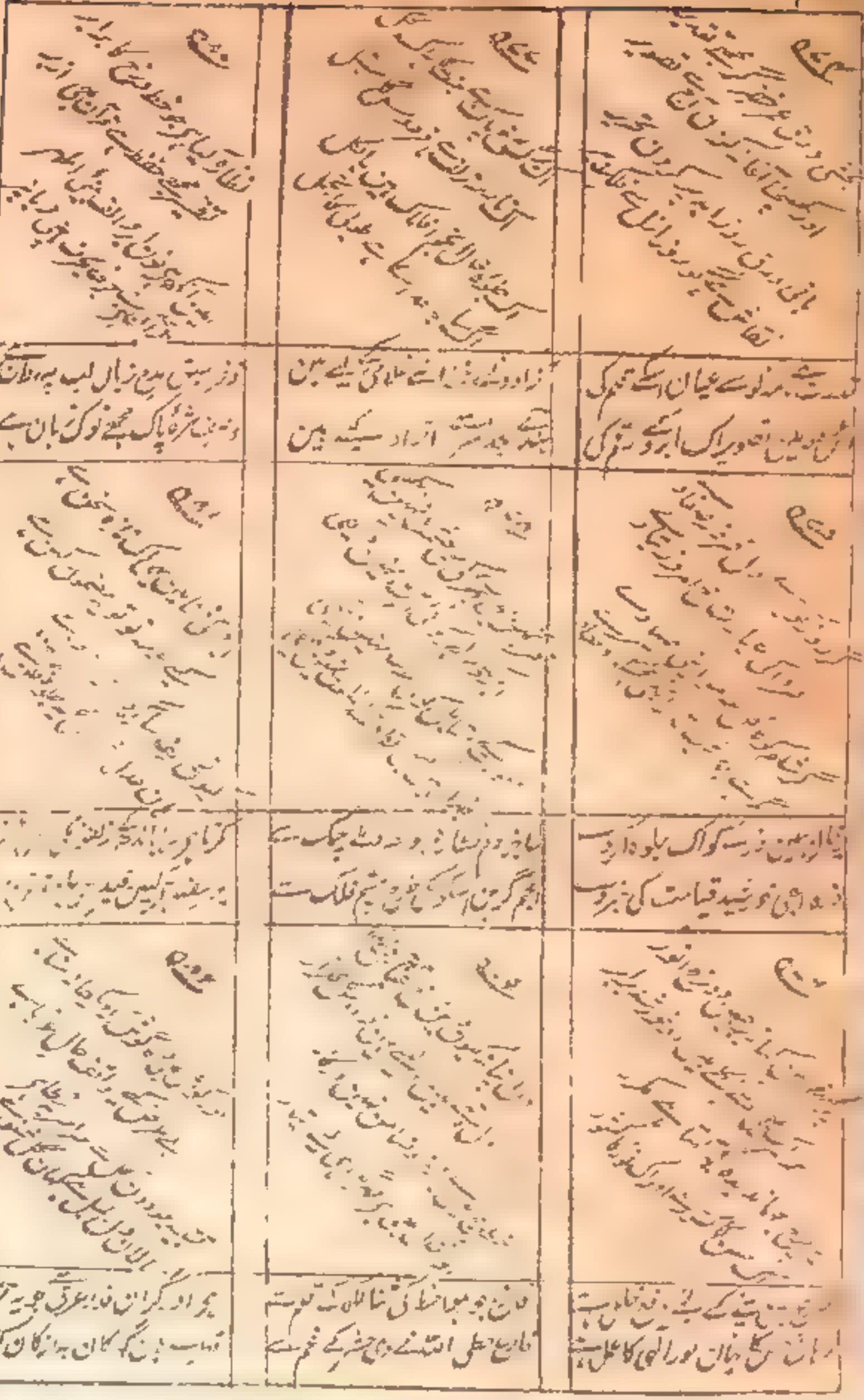

۵۹

۵۸

۵۷

۱۱۱ اور ان کے بیٹے کی طرف نیزہ لیکر اٹھا نفسہ سے کہا کہ بیٹے پر چلا ہے بھی ہاتھ دیا ہے جان کی آل ہے سواری دیکھیں تو کیسا ان کا دشمن پہ ہے ہاتھ	۱۱۲ دان شکیب و صبر کی ہمت بندھی کہا چھوڑ کر تن تنہا وہ علمدار پہ جاتے ہیں کوئی تھامے نہ تھامے کہتے ہوئے بڑھے نعرہ زن یا یار	۱۱۳ تھوپ کے ہاتھ نیزے کو پھر لے کر یا کہ اور دیا کام مرا اب آ گیا یار شہ نے کہا آخر ہوا اب کام ترا ہم سے پہلے خاک لوٹیں گے یا یار
۱۱۴ اروں سے جو جو وہ قدم گھر کو اٹھائیں ہم اپنے چچا جان کی لیں بہا بلائیں	۱۱۵ ہمت بھی بڑی ہے مری قسمت بھی بڑی ہے رو کے ہوئے قدرت کے کھڑے ہے	۱۱۶ کہتے تھے کہ عباس سے بھی چھوٹ گئی اب پشت کمر و بازو و دل ٹوٹ گئے اب
۱۱۷ نفسہ جو کہا بڑھ کے پھپھو کو بچایا عباس کا دیدار سفر میں نہ دکھایا ہے ہے ترے بھائی پہ ہر سمت سے آفت ہے ہے ترے بچوں پہ بھی یہ وقت پڑا ہے	۱۱۸ بھائی کے علمدار پہ جو آنچ آئی جو بازو تھے شہ کے وہ قلم ہو گئے یارو کی فوج نے یلغار جو ہر سمت سے مل کر	۱۱۹ دریا پہ جو عباس کے ہاتھ آئے تھے یارو ہاتھ اس نے بھی کاٹے ہیں وہ ہاتھ آئے تھے یارو ہاتھوں کے عوض ہاتھ ہی کٹوا کے گئے وہ
۱۲۰ ان لوگ کی طرف نیزہ کے اس وقت پھرے ہیں کیا ہوگا بچا جو بھی ان بالوں میں گھرے ہیں	۱۲۱ اور پشت پہ نیزہ وہ لگا جو تھے شقی کا جس سے کہ ہوا کام تمام ابن سعد کا	۱۲۲ اور اب امامت کے بھی شان ہی جدا ہے جانی کے لیے چاک گریبان سے جدا ہے
۱۲۳ پانی کے لیے خیمہ کا نہ سامنا دو منگوا دو نہ میں بھی ہوں مجھے اسکی سزا دو	۱۲۴ غل پڑ گیا سقائے سکینہ ہوا رخصت بیکان سے جگر تیر سے سینہ ہوا زخمی	۱۲۵ سنکر ہوا امامت کے جوابے سلامی قرآن میں لکھا دون یہ صدیہ نہیں سنا

۱۱۹

ہارو نکا داغ اذکو جو قسمت نے دیا تھا
ہاتک پٹ گریبان کو موتی نے کیا تھا

۱۲۰

یہ درد مرا آہ کمر توڑے تو جانو
قسمت ہی جوان جانی کو لی چھوڑے تو جانو

۱۲۱

ارمان ہی کیا مرے پہ ارمان تباہ
وہ بولے کہ چہرہ مراد ان سے چھپا دو

۱۲۲

افسوس کہ شرمندہ سکینہ سے ہوئے ہم
صد حیف کہ کام آ نہ سکے چیر تڑے ہم

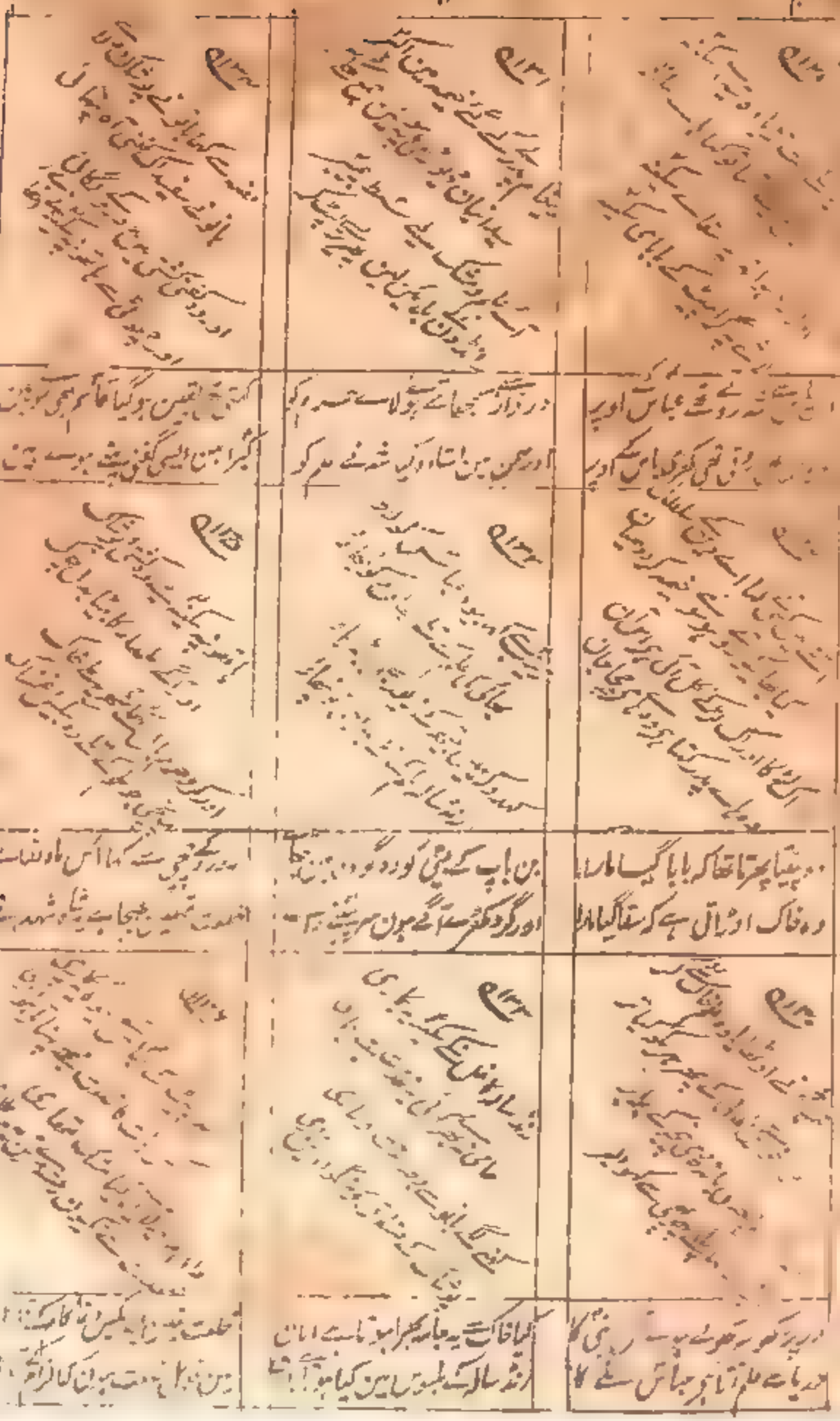

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

جس طرح سے زندہ سالہ پہنے ہیں حیا ہی
والی بھی تو سیر امین کفنایا گیا ہے

دلین تو سہرا دفع ہی مسند پہ بہ جانے
بے نام و نشان بھائی کہ لین یہ نشانی

بانو کا بھرا تھا سو اب لٹتی ہے با
اکبر سے بھی سہرا سہیلی پہنتی ہے با

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

گر ہیں تو یقین منہ سنا با خبر ہیں کہ
اور دونوں سر شمال کے سینے پہ پر سے

پہنے ہو جو تم کیا کہ ہیں مر کیا سنے
وہ بولے یہ زندہ سالہ ہے وہ شمال غزا

تم ہیں یہ پانچ برس آگے کو دیکھو
یہ شمال غزا اور مرے زندہ سالے کو دیکھو

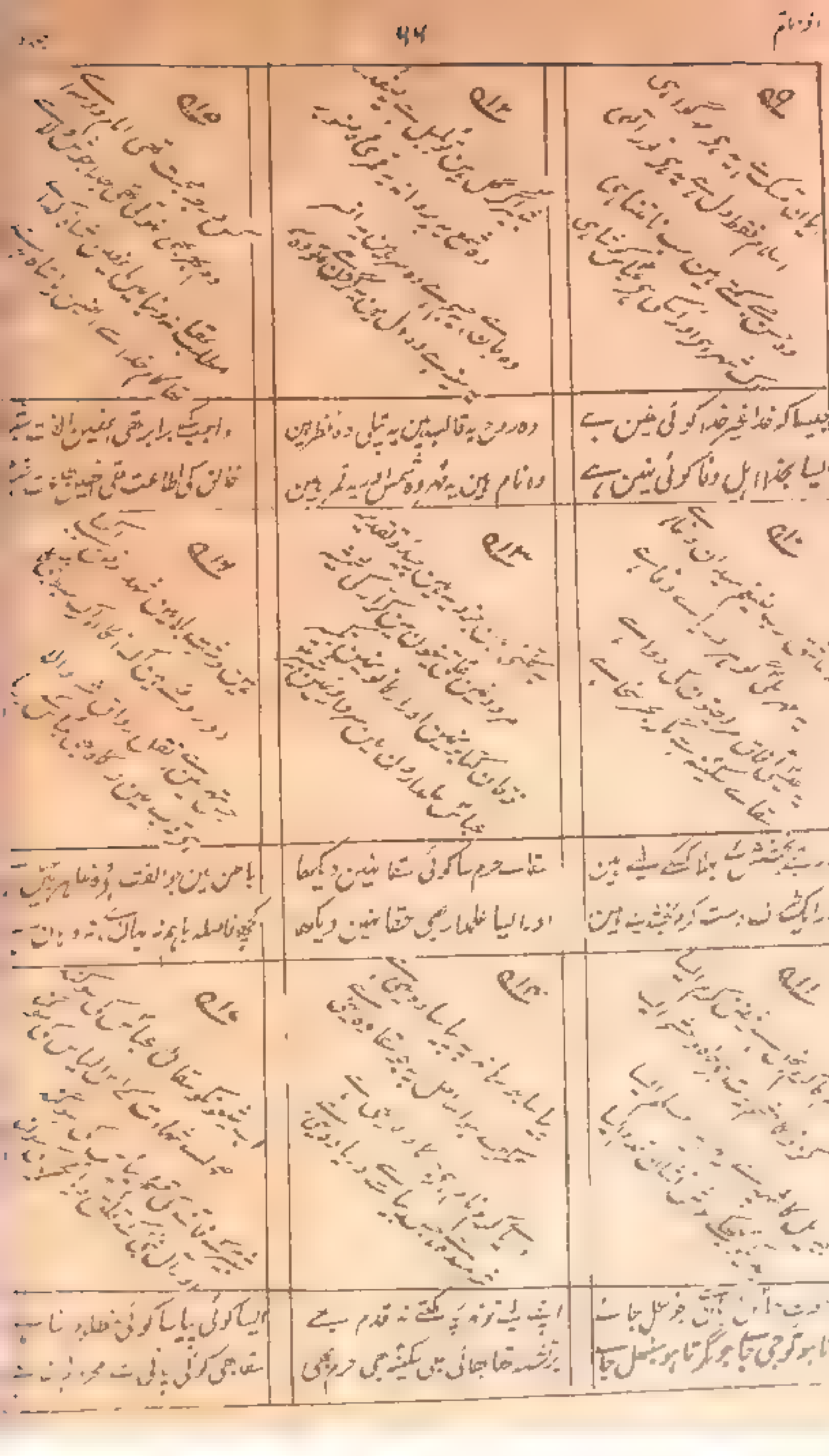

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

نارنج پہ کیوں ہے یہ نہ پنجے کا نشان ہے
خار یہ تیرا نہ زخم عنبان ہے

بندہ ہے خدا تیرا سو ہر اک دست کرد کا
اک ہاتھ ہے سقایہ کا اور ایک غلام کا

سقائی ملی دفتر شاہ شہدا سے
کیت ہے ابوالفضل ہوئی فضہ آ

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

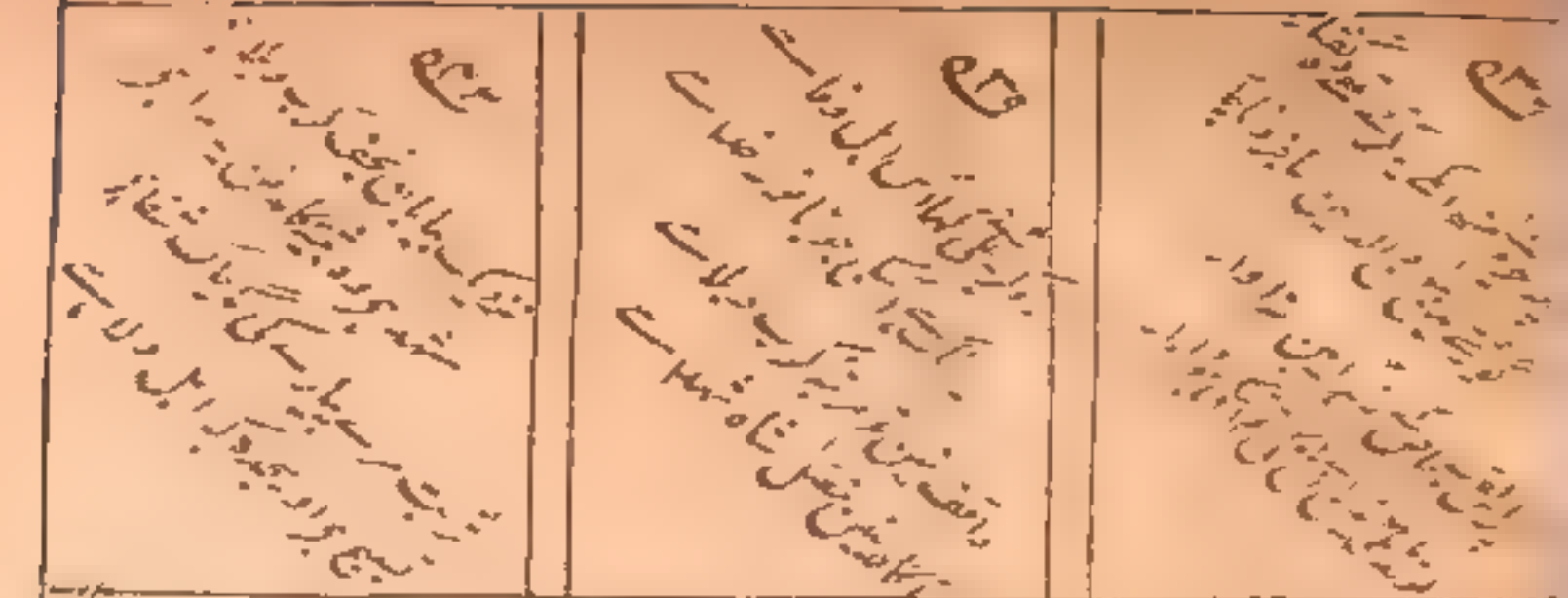

سنگ کیلئے تو قبر پہ آرہے پیارو
تم کہاں کنیزاد نکی پکارو مجھے پیارو

نش ہوا گر انجام تم اس خاک کا سمجھو
یہ اسکو اور پیغمبر پاک کا سمجھو

جو شاہ شہیدان کی اطاعت میں رہیگا
خاک اسکی خدا سجدہ گہ اہرار کریگا

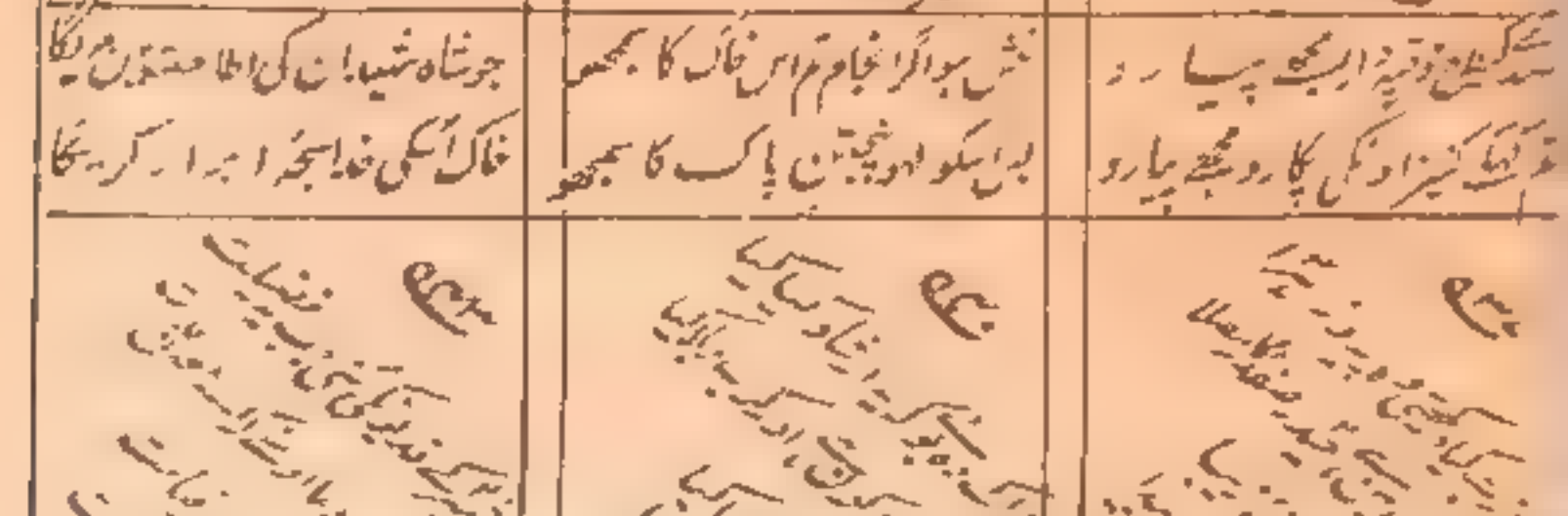

تو سو گھڑی دل سینے میں ملجاتا ہے بالکل
دنیا کا نزاع خاک میں ملجاتا ہے بالکل

یہ خاک نہیں پنجتن پاک کا خون ہے
یہ خاک نہیں پنجتن پاک کا خون ہے

حق نے مری بی بی کو شہ دیں کا نواسہ
دیکھیں یہ نہ ہو اور کسی کا نواسہ

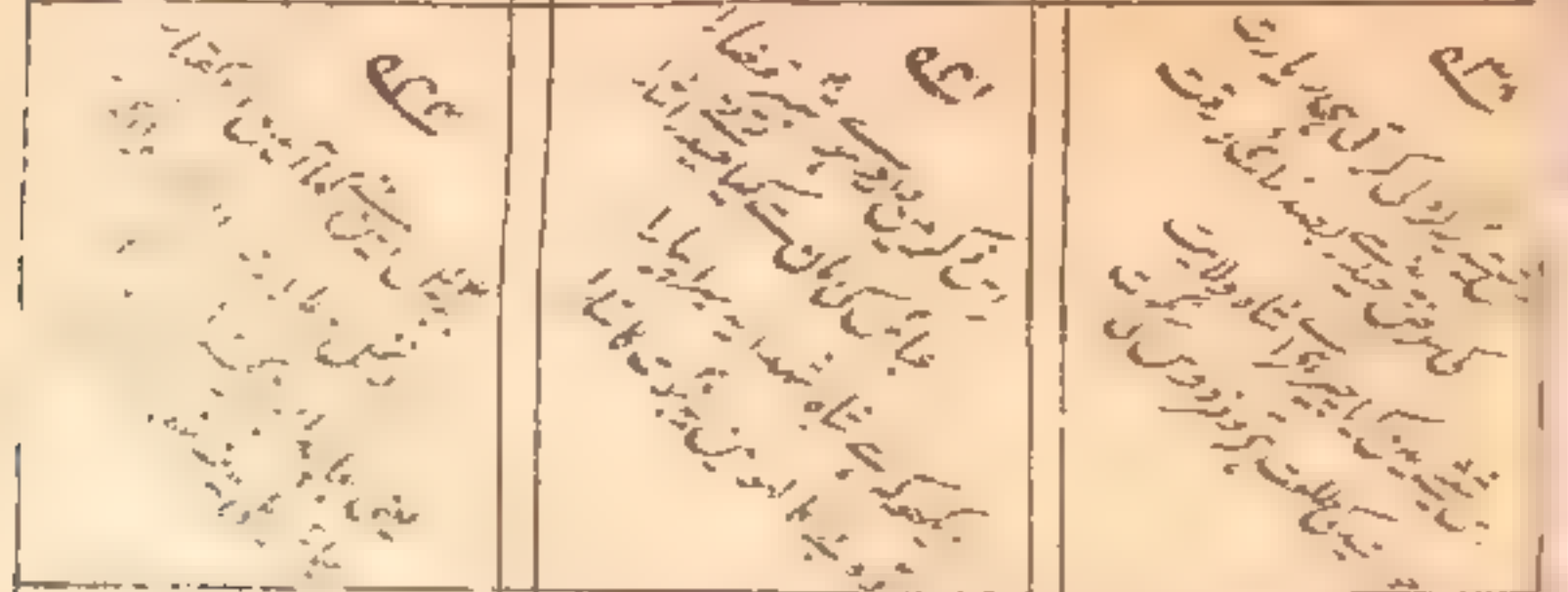

یہ کیا کیا جفا ہے بالکل
دنیا کا نزاع خاک میں ملجاتا ہے بالکل

یہ خاک نہیں پنجتن پاک ہے بے شک
شبیر کے مقتل کی یہ سب خاک ہے بالکل

ہو اللہ نے کیا پیارا نواسہ عطا کیا
آقا تو ہے شبیر کا شبیر ہوا پیدا

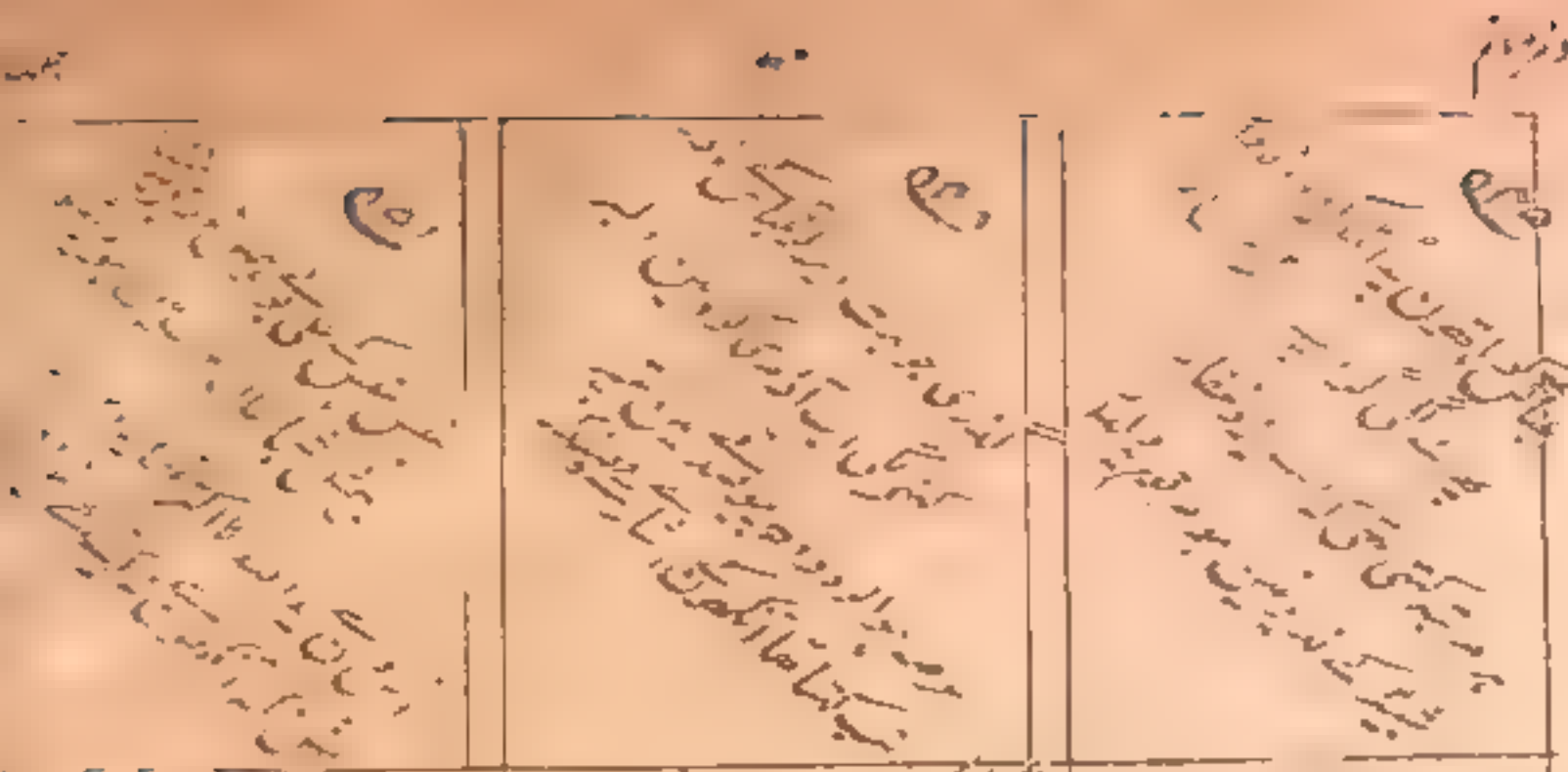

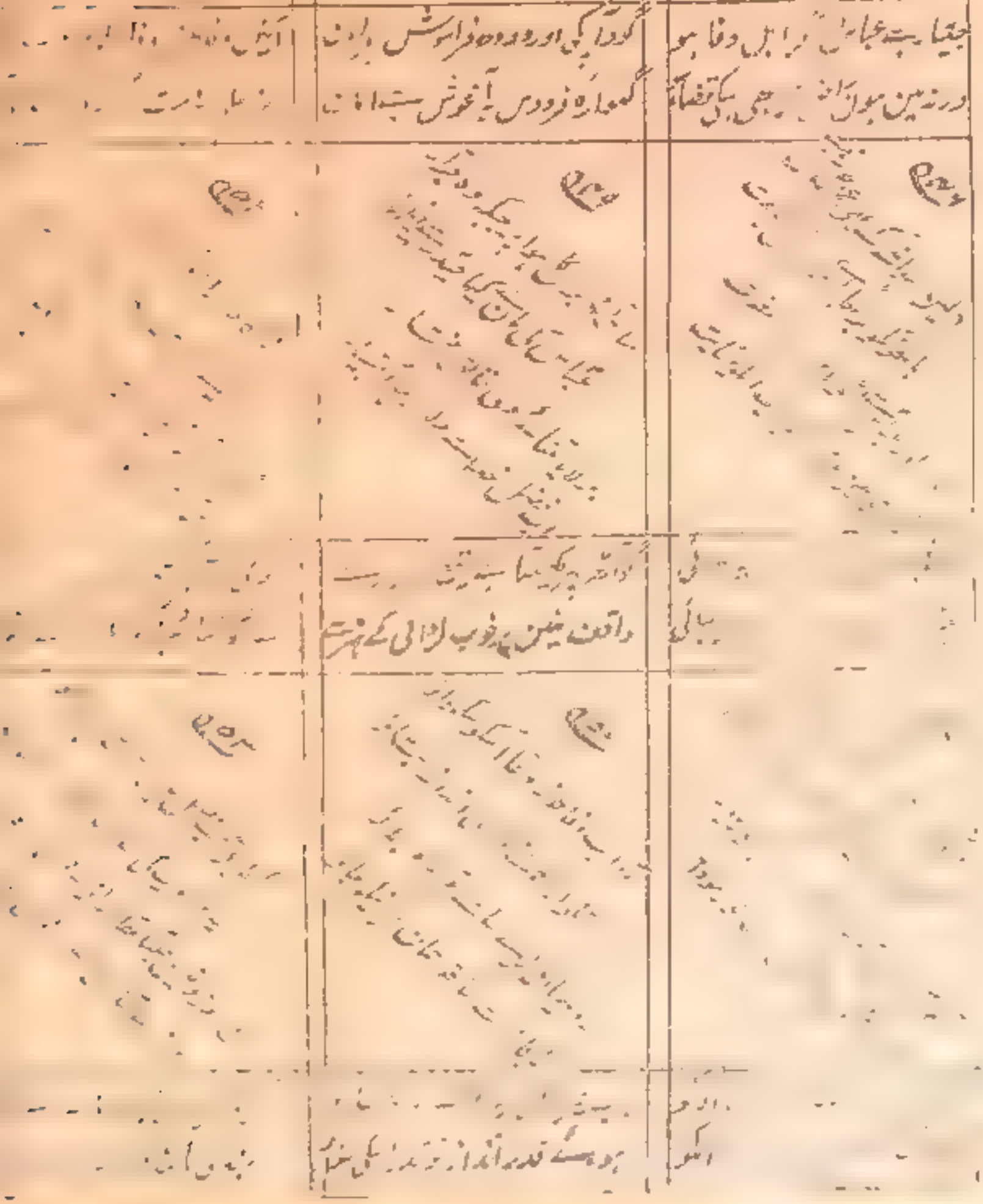

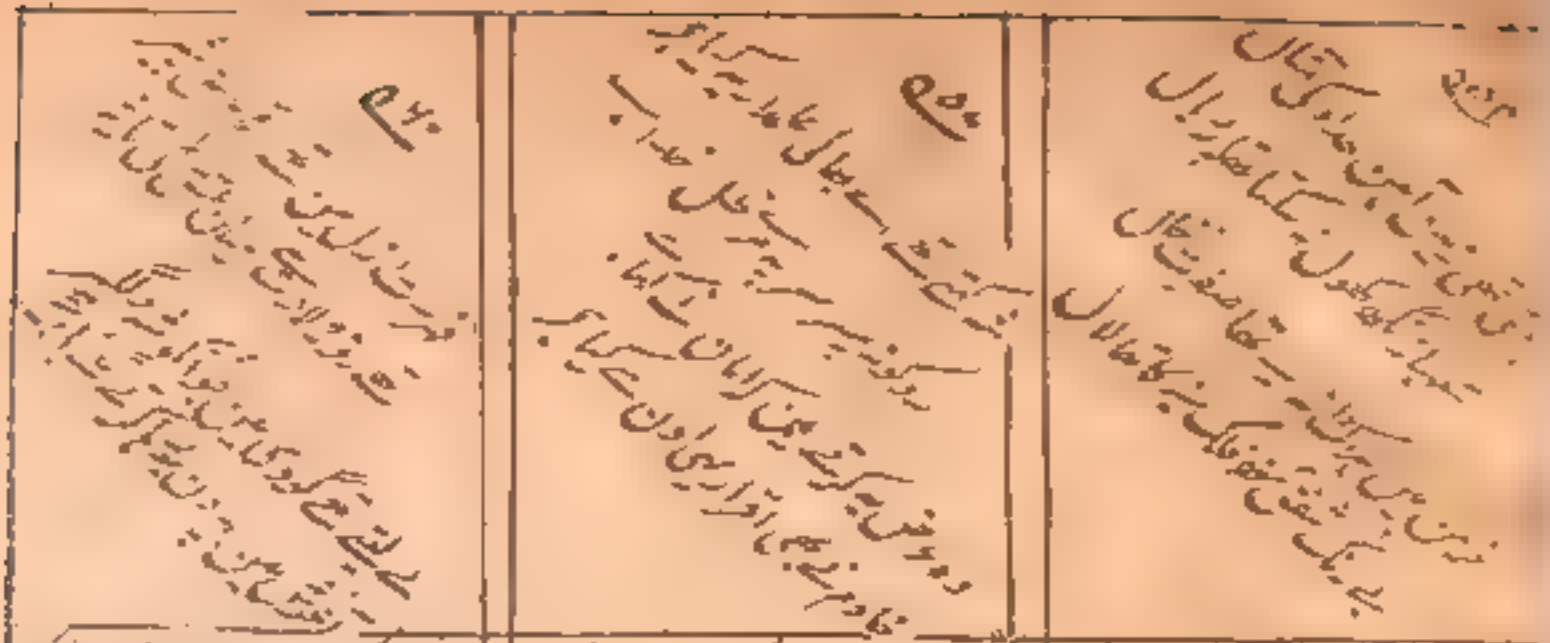

اس نفس کی حدت اگر آقا سے بیان	کہنے میں غلام آپکا کہلاتا ہوں آقا	
طلب تو کہ نہ جانے پڑیں نامے کی بابت	جو کام ہو میرا وہ بجا لاتا ہوں آقا	

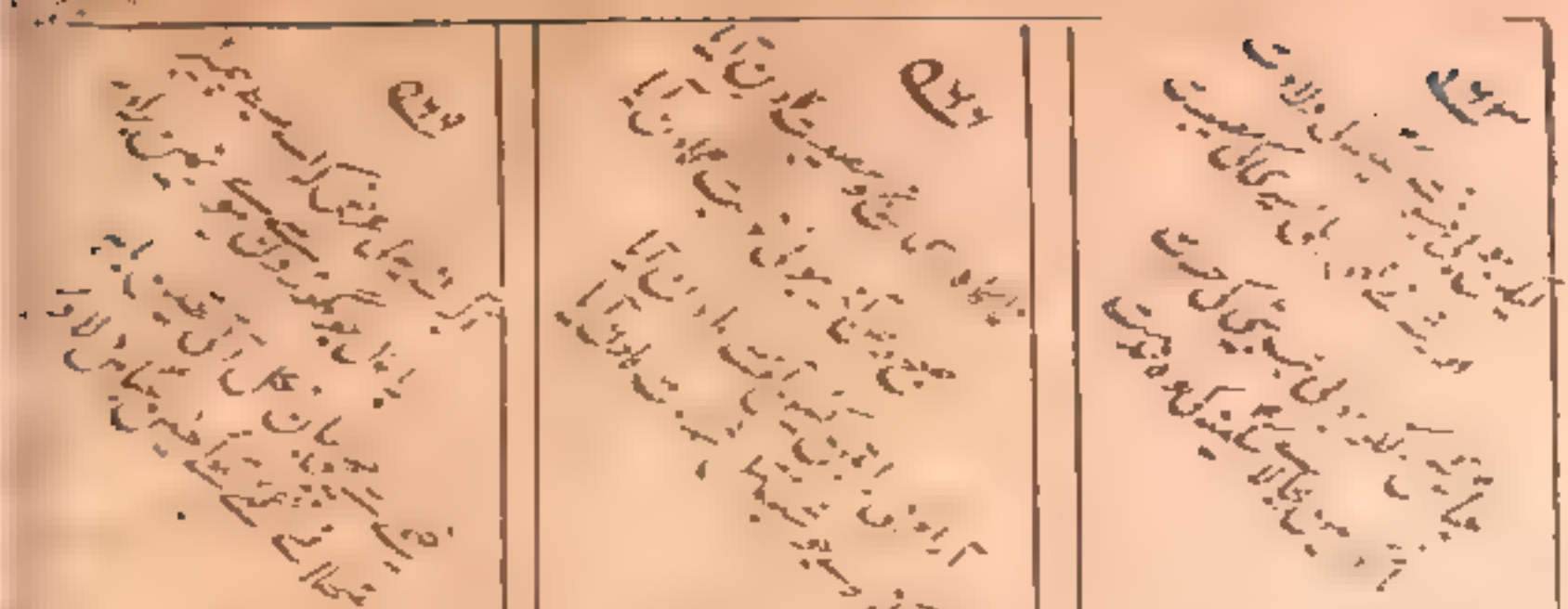

۱۰۳

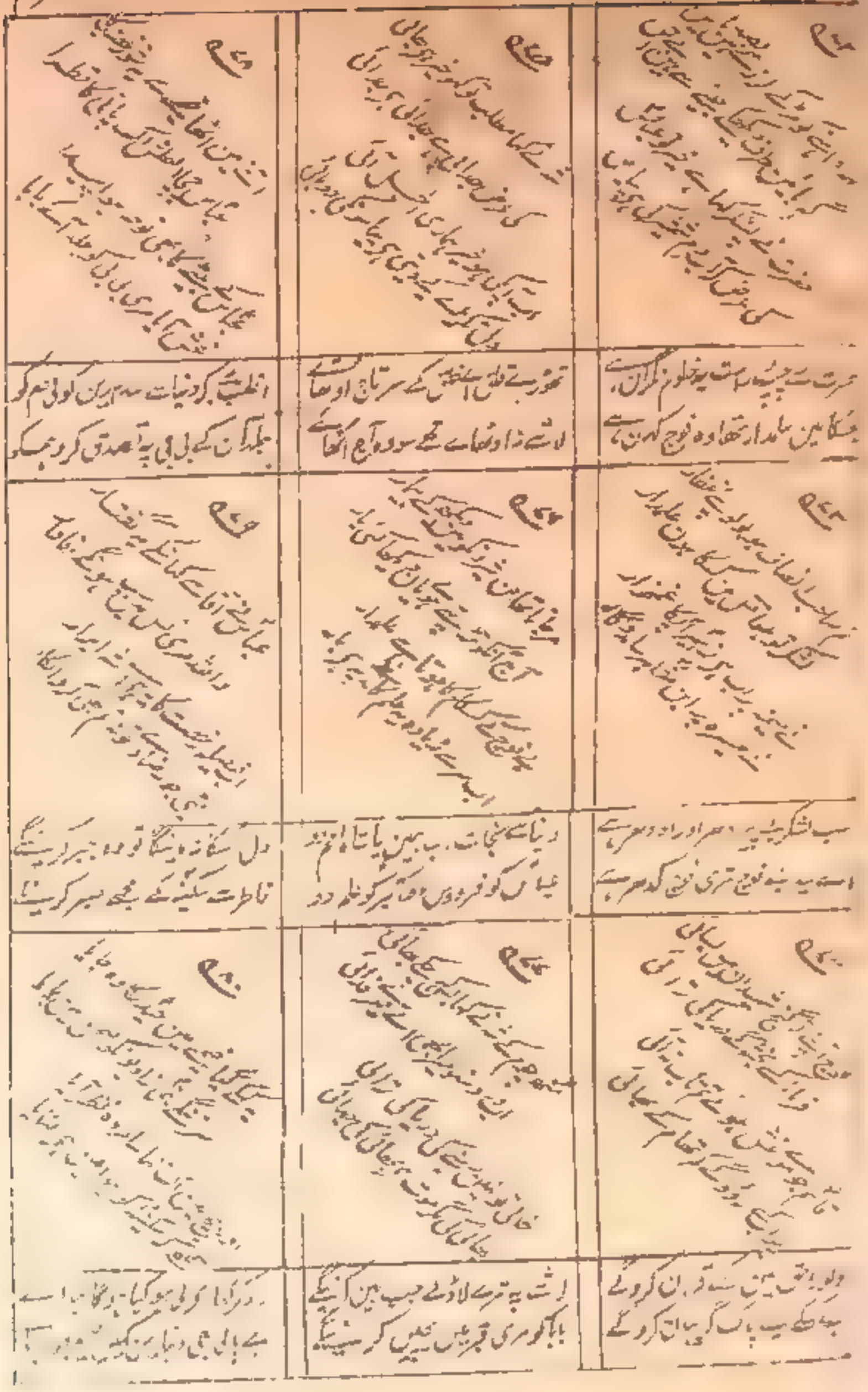

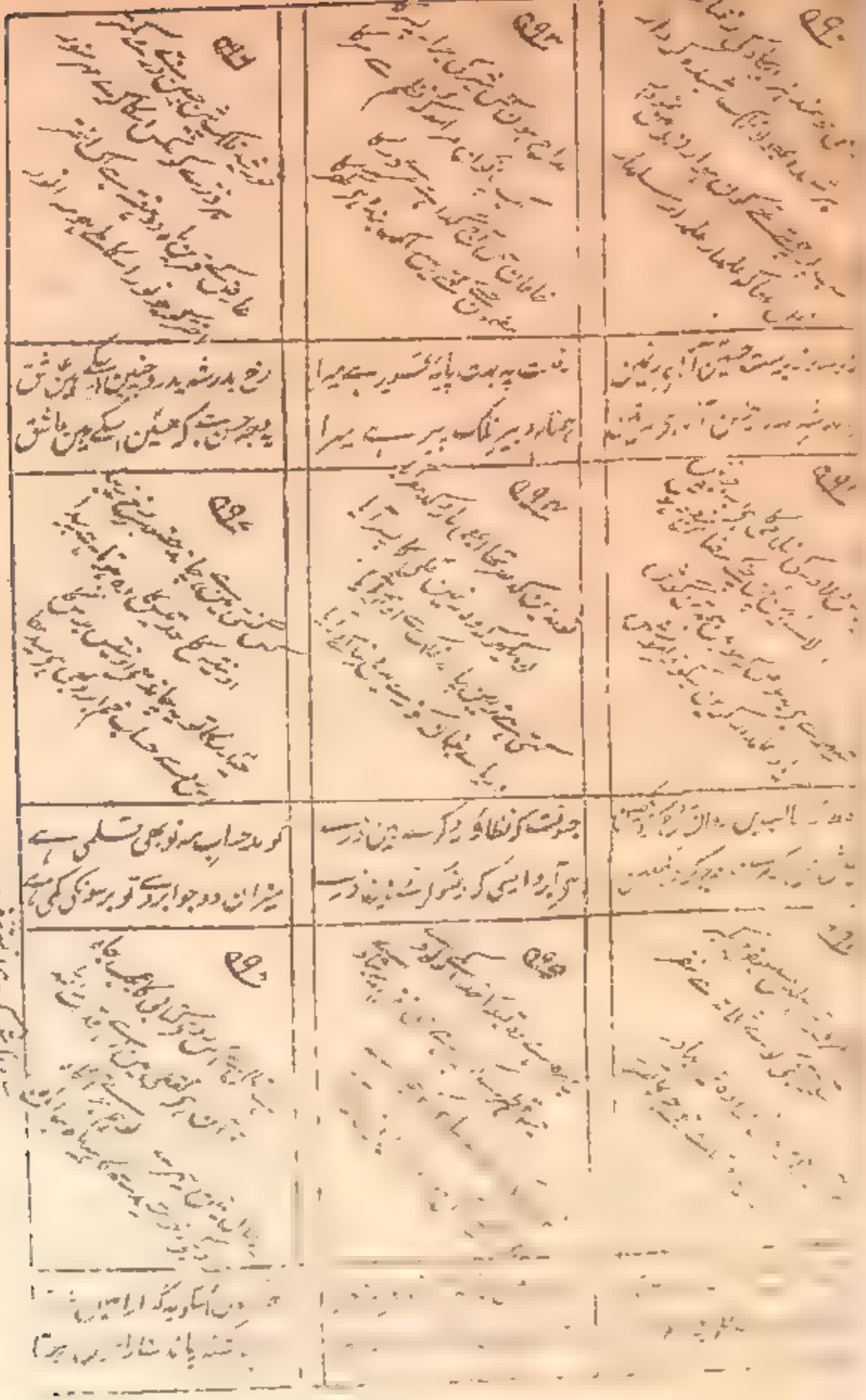

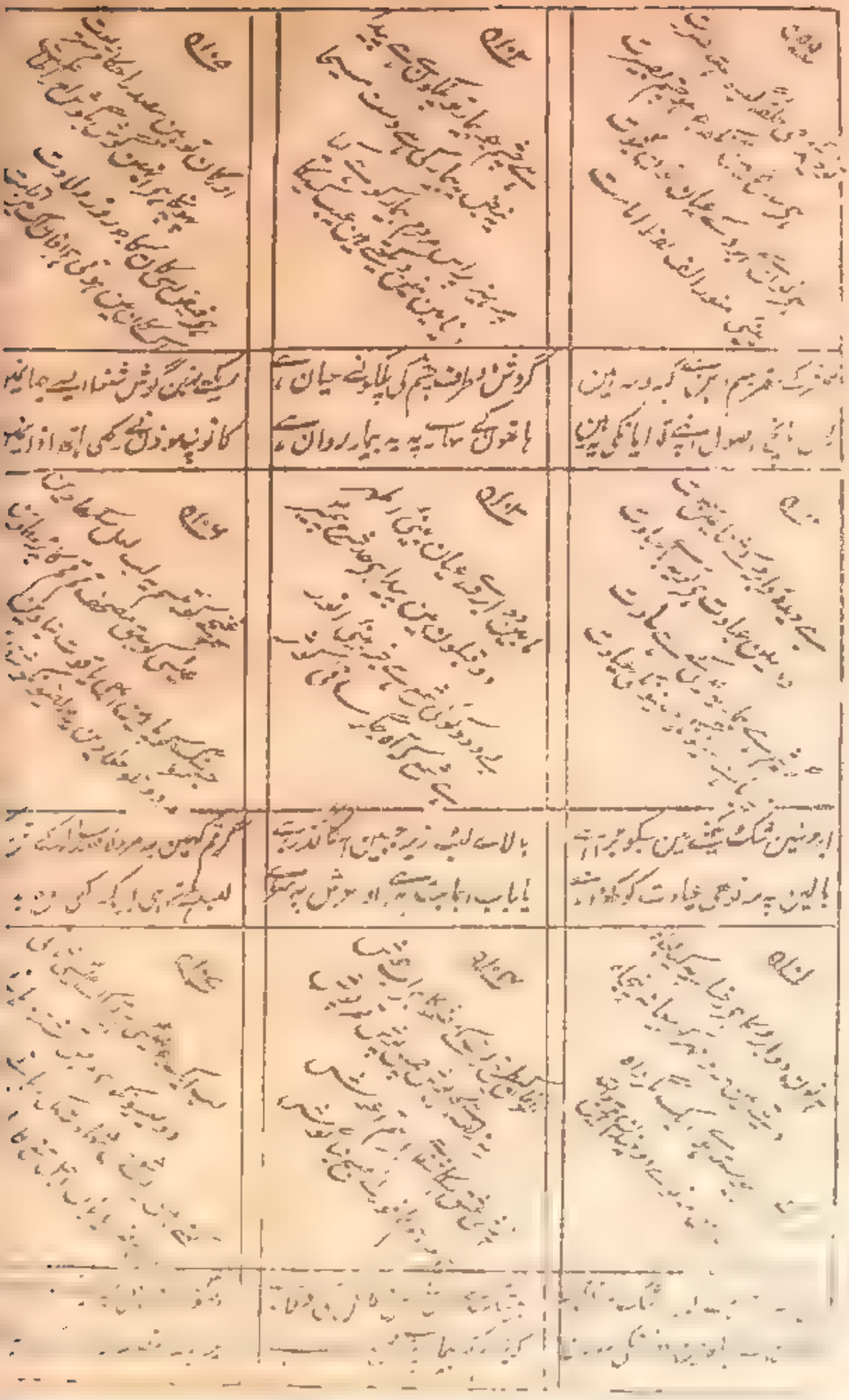

۱۱۱۱

ہے تیرگی جو تعزیہ میں گویا ہوئی عیاں
ظاہر ہوا دھواں سے مسیحا ہوئے عیسیٰ

۱۱۱۲

ظاہر ہوا دھواں کرتا ہے اسرار نہاں کو
دیتا ہے خبر مہدیٔ ہادی کی جہاں کو

۱۱۱۳

دریا میں نہیں آگ کی تقدیر کا پانی
ان عطشبو کو پینا ہے شبیر کا پانی

۱۱۱۴

ہر ڈھال اور صرصر پہ اور عکس اور سپر ہے
سب کہتے ہیں سینے سے عیاں داغ جگر ہے

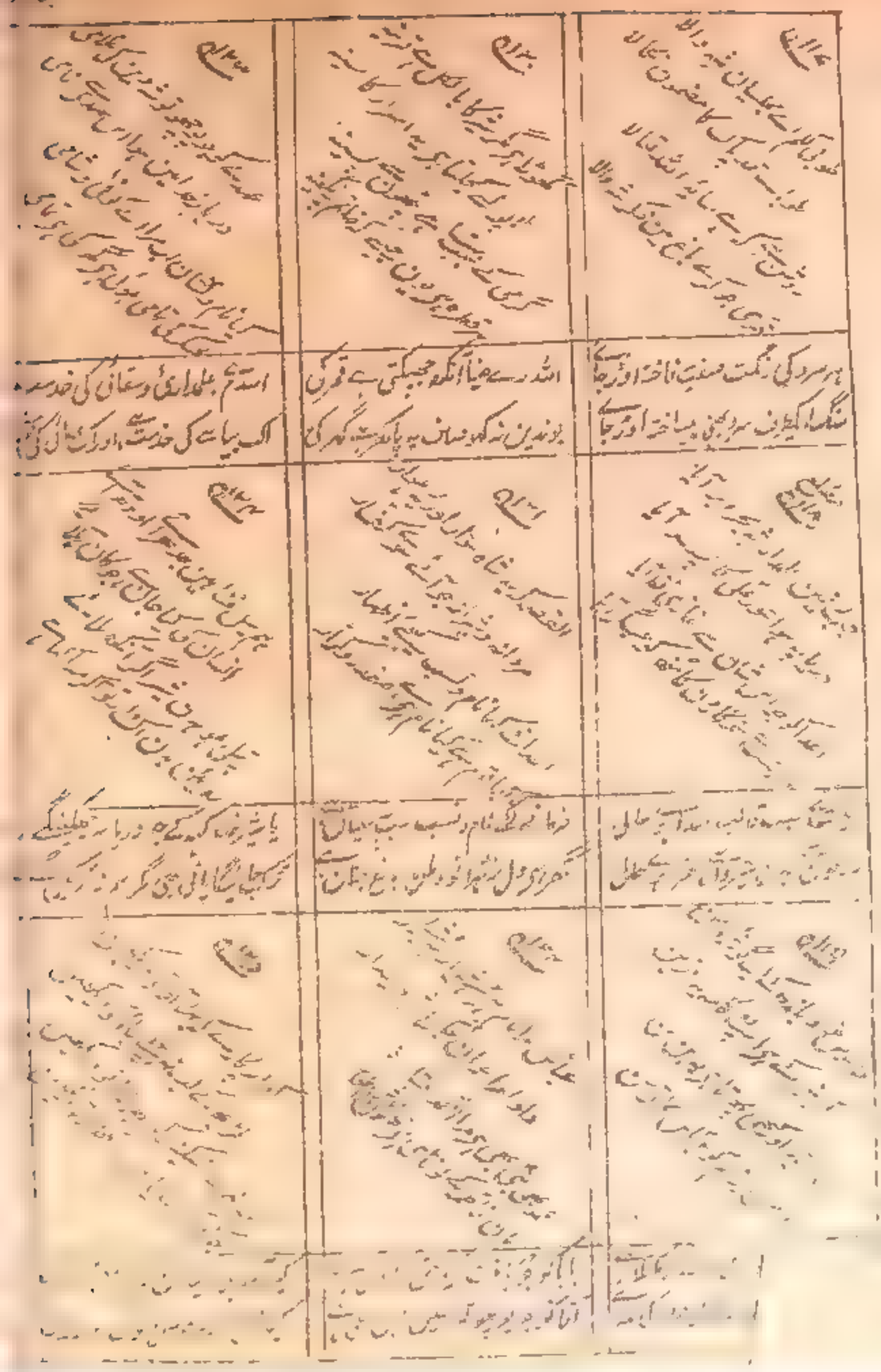

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

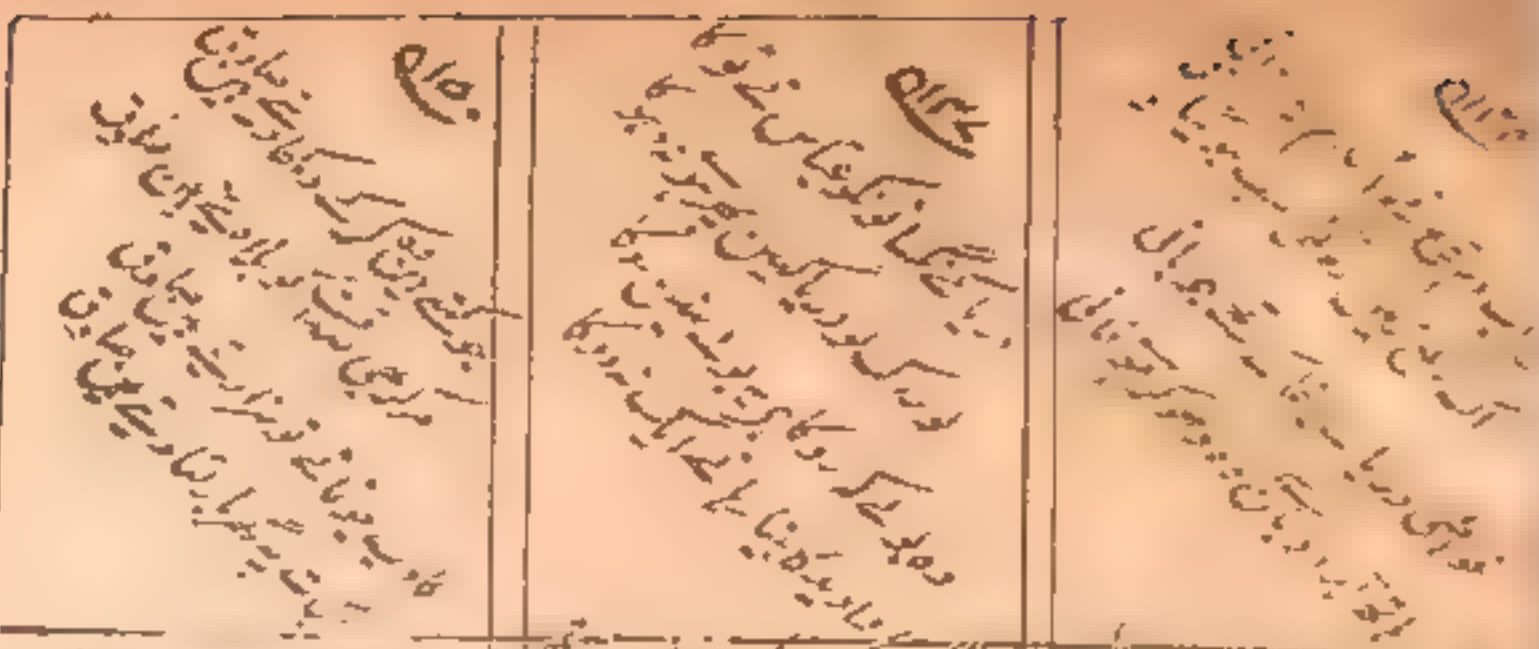

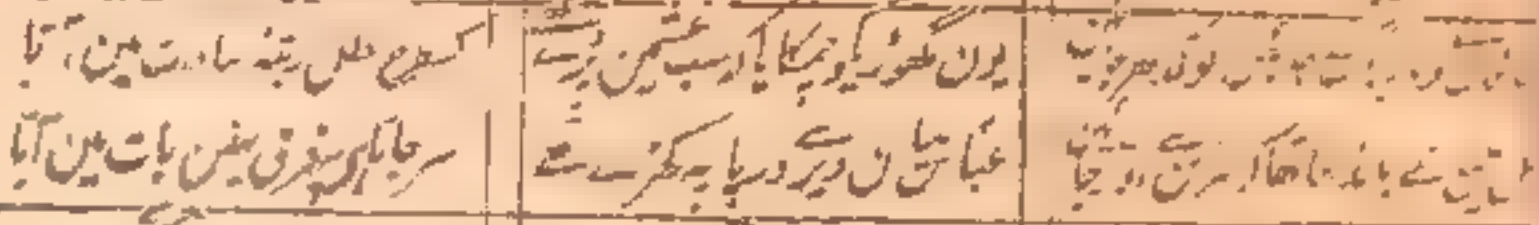

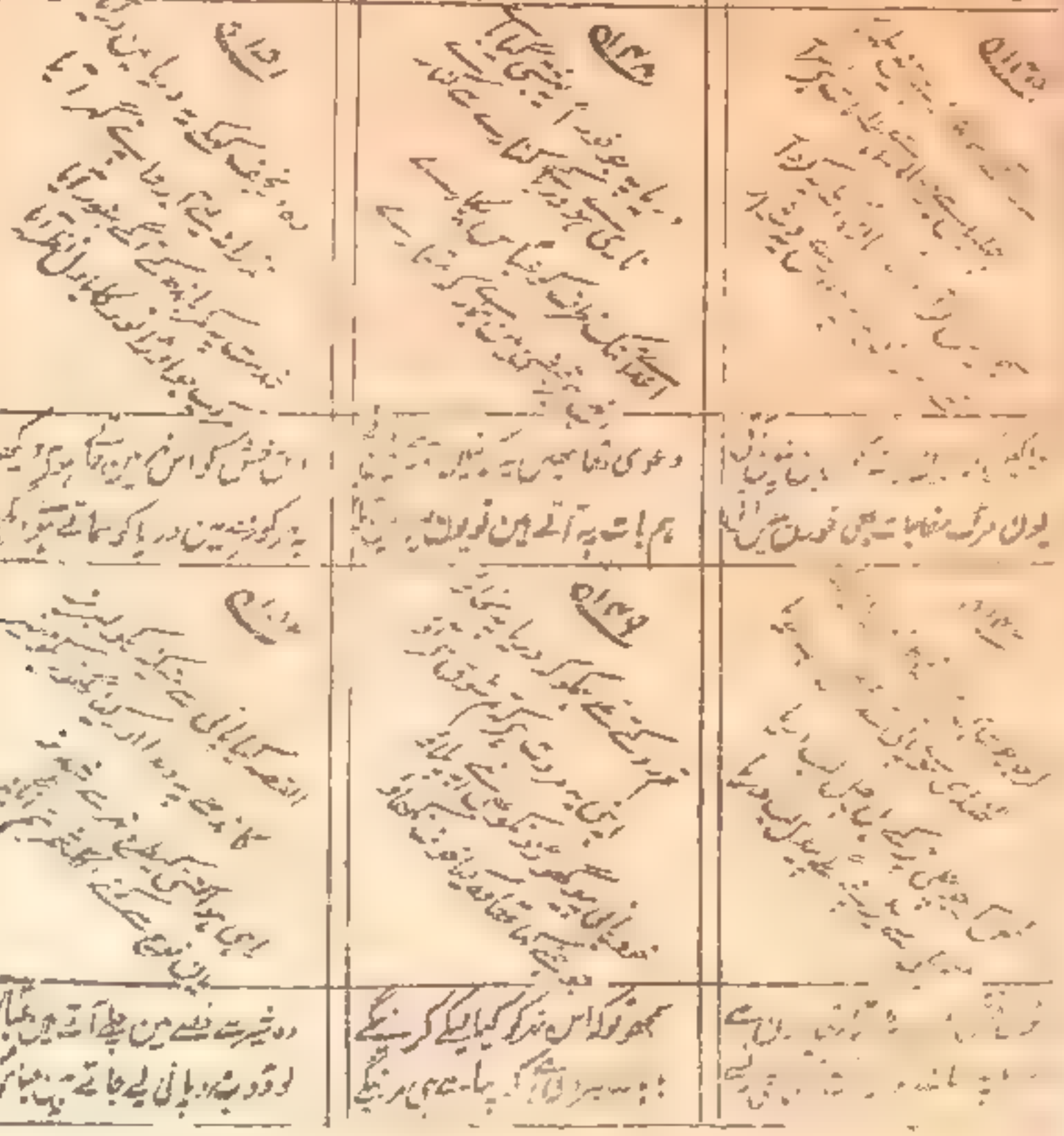

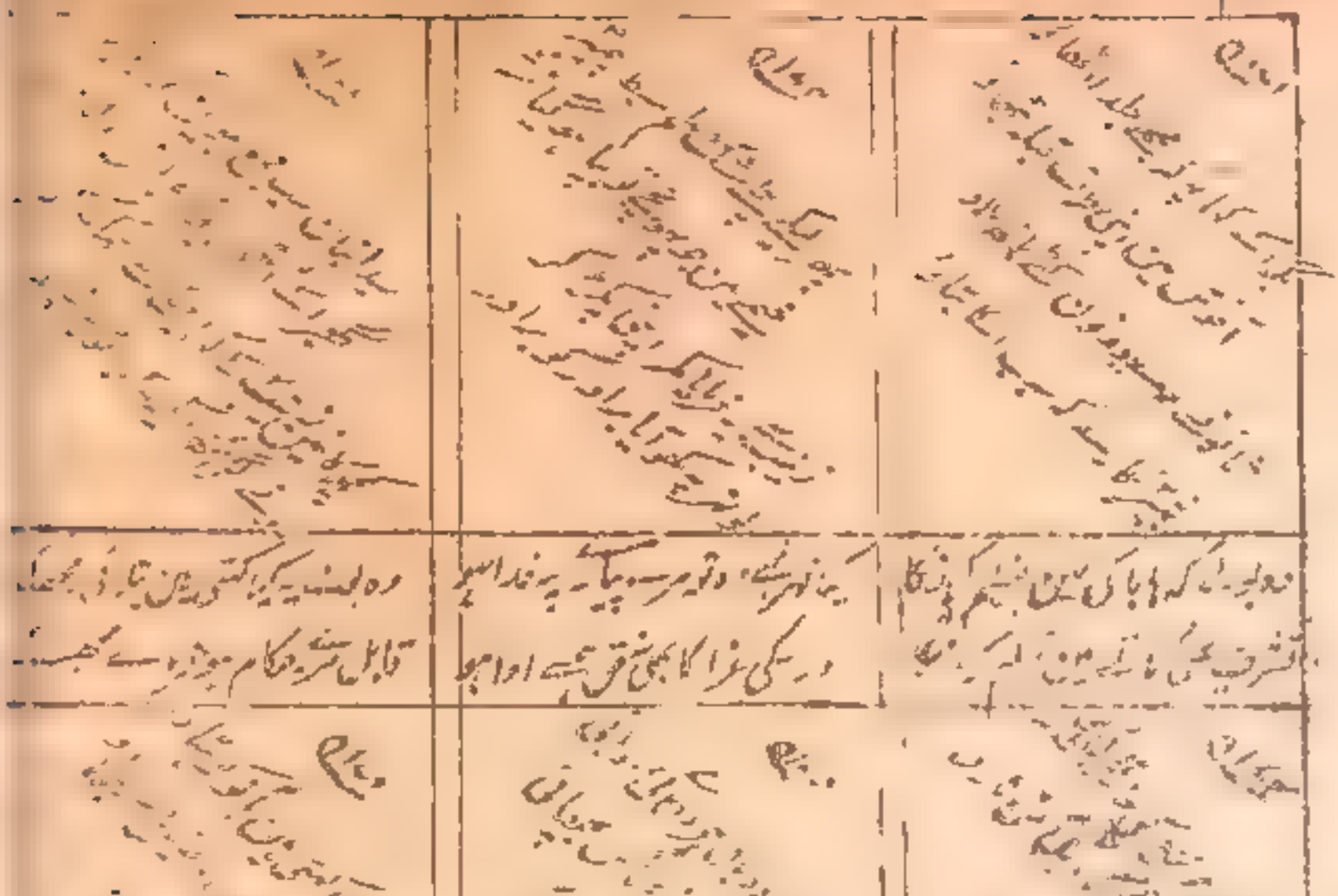

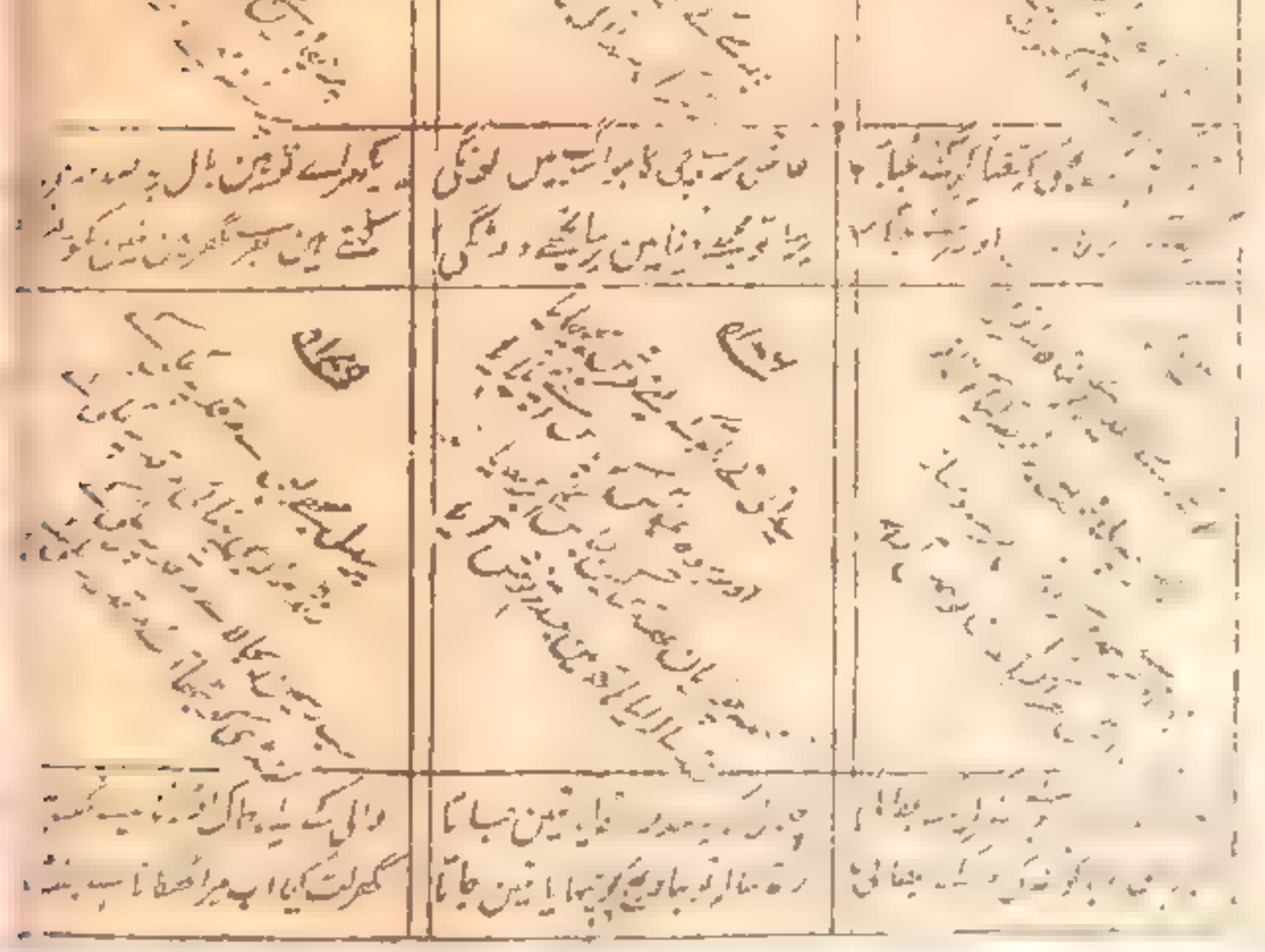

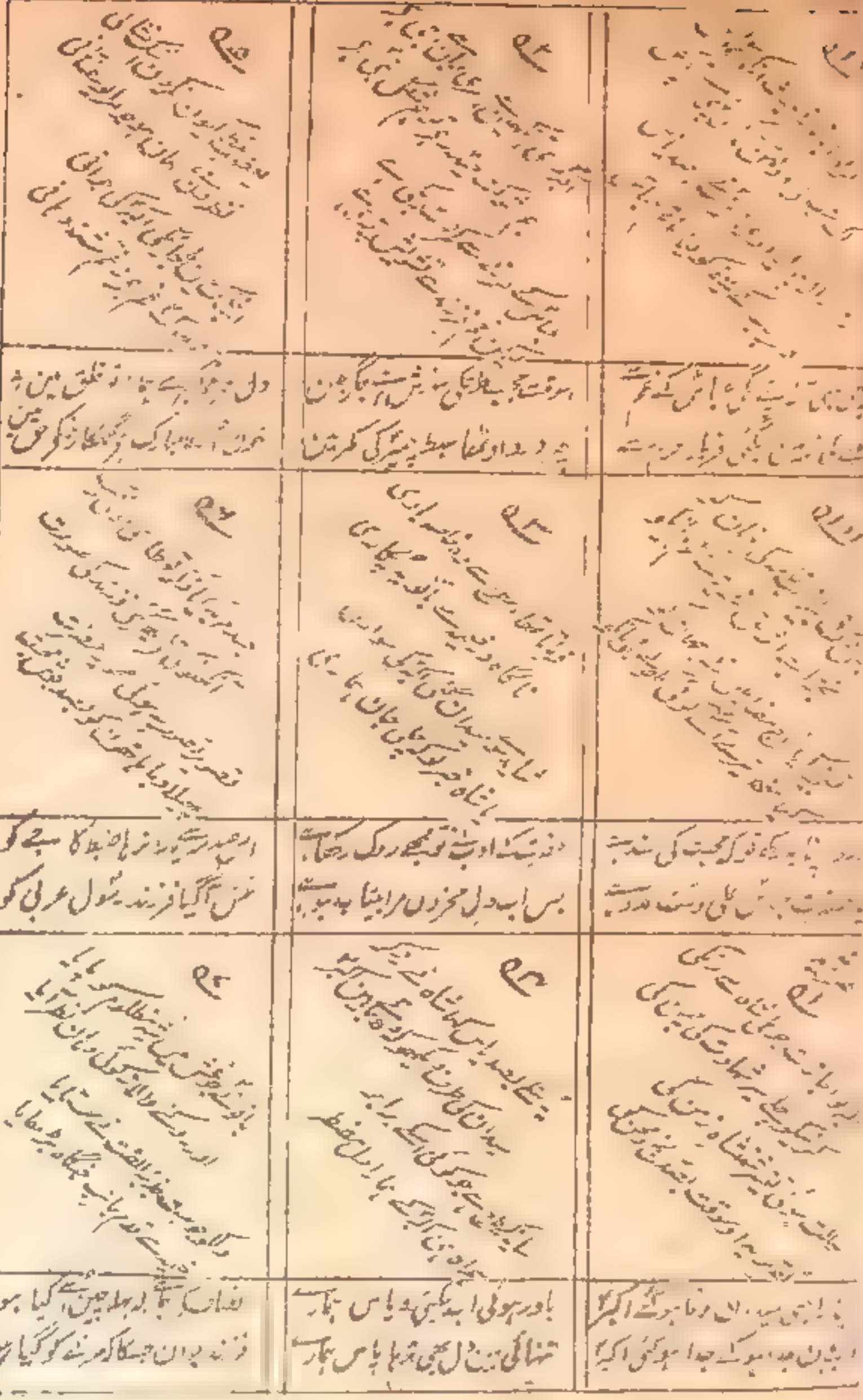

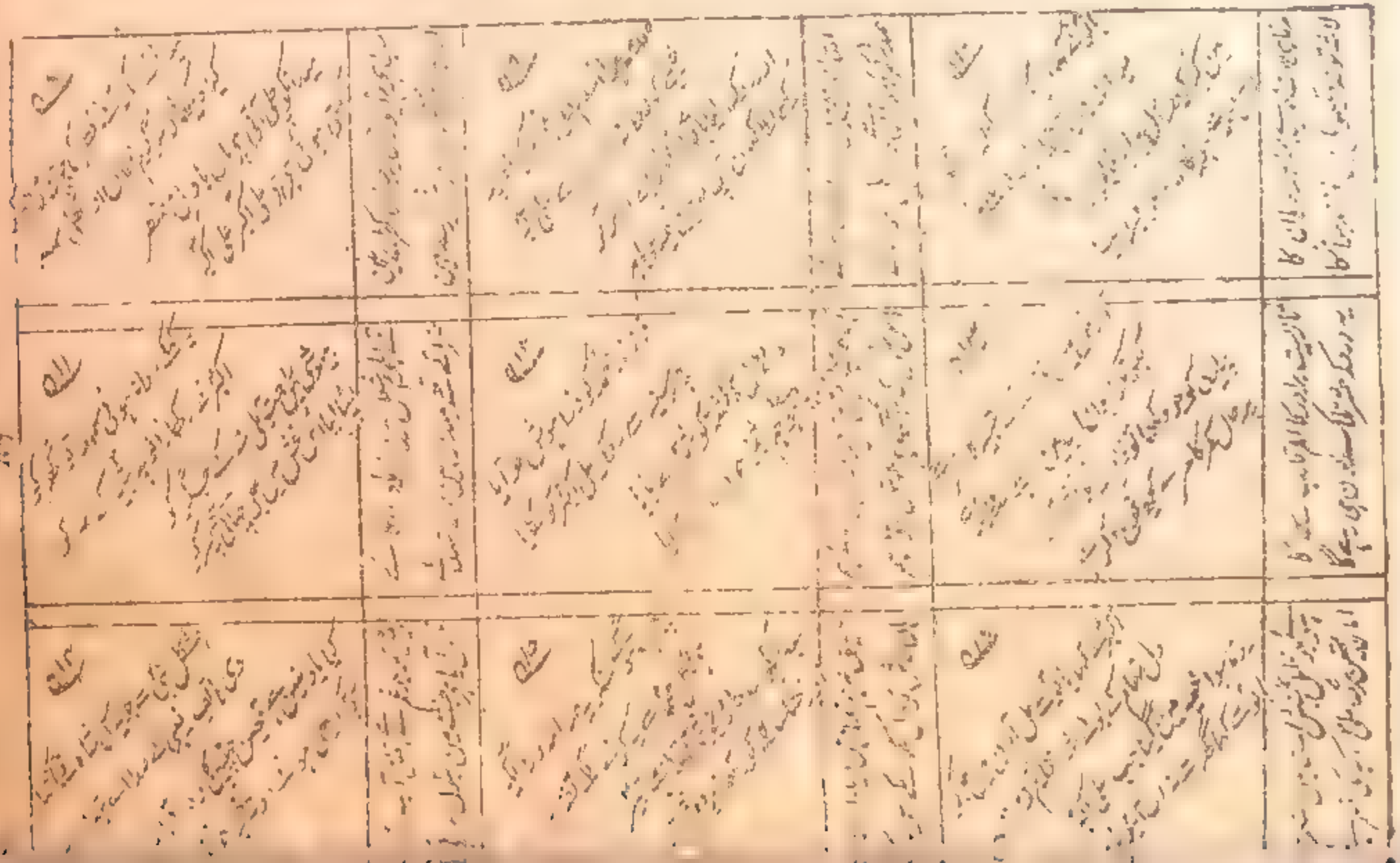

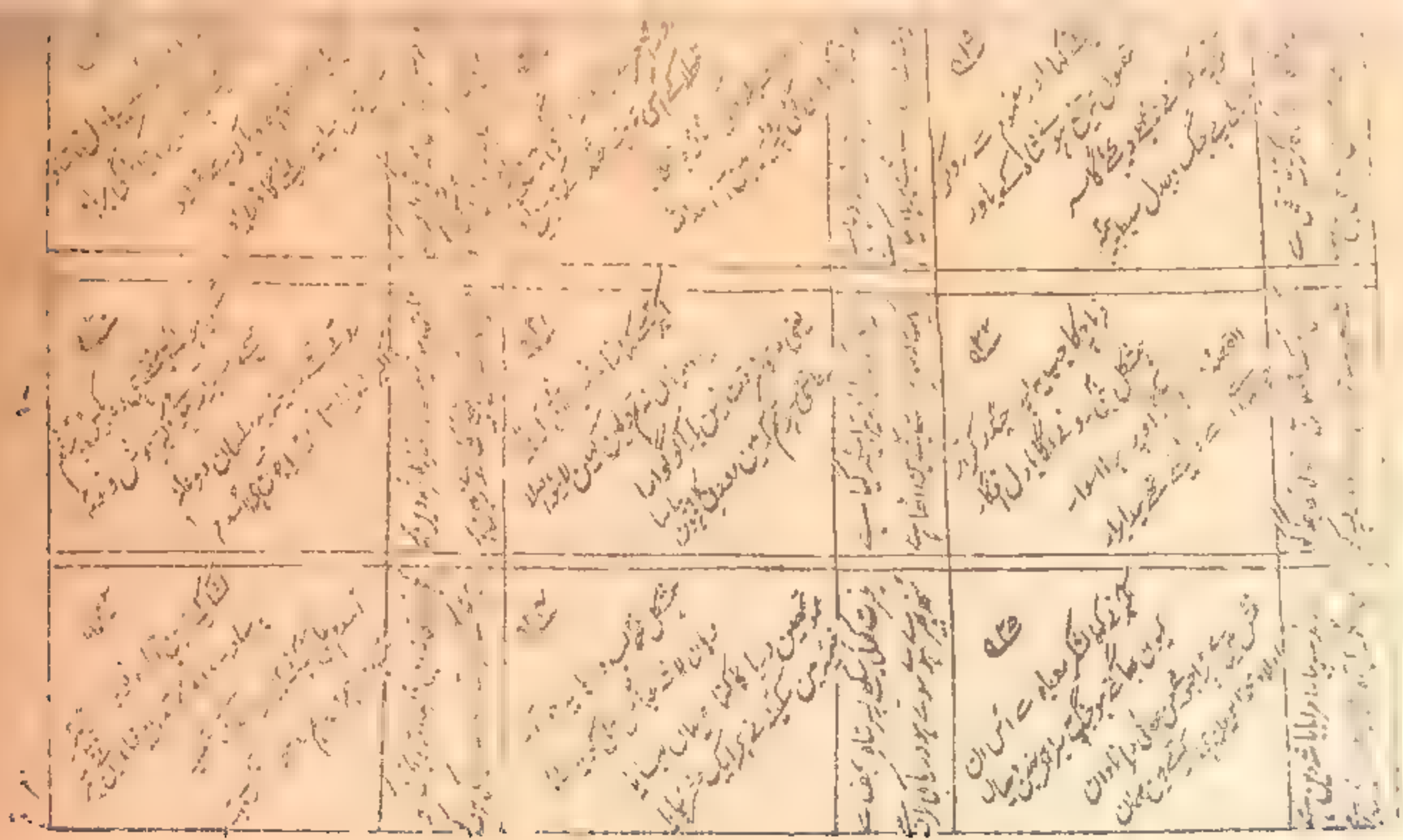

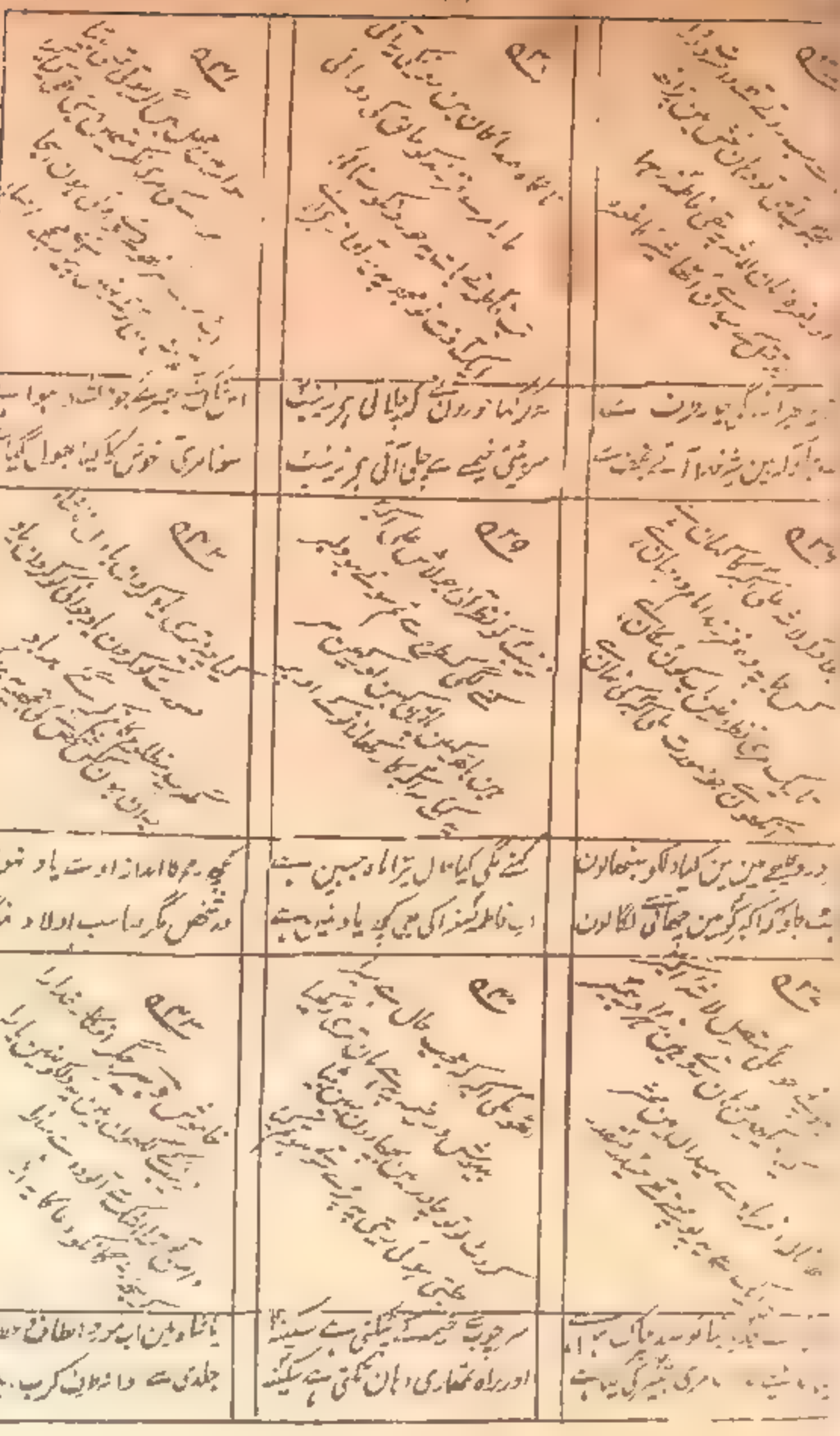

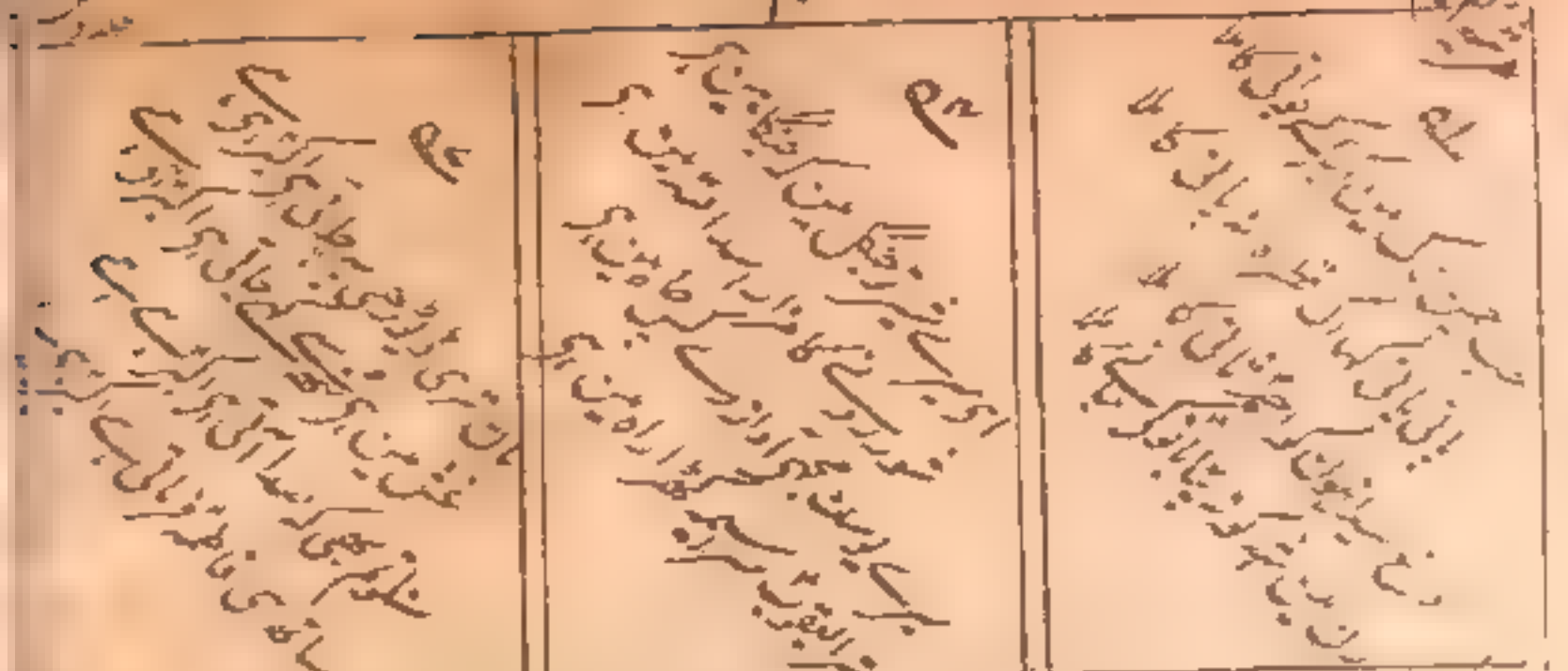

[illegible] کے ہاتھ سے ہمارا ہاتھ بھی نہ بٹائی ہے	کیسی مجبوری سے لٹتی کیطرف تکتا ہوں	ماں کے سمجھانے کو مقتل سے چلا ہے
بتا، کیا، اور ہمیشہ یہ تنہائی ہے	اوٹھ کے گر پڑتا ہوں گر گر نہیں اٹھ سکتا ہوں	لڑکھڑاتے ہیں قدم تھام لو اب ہاتھ

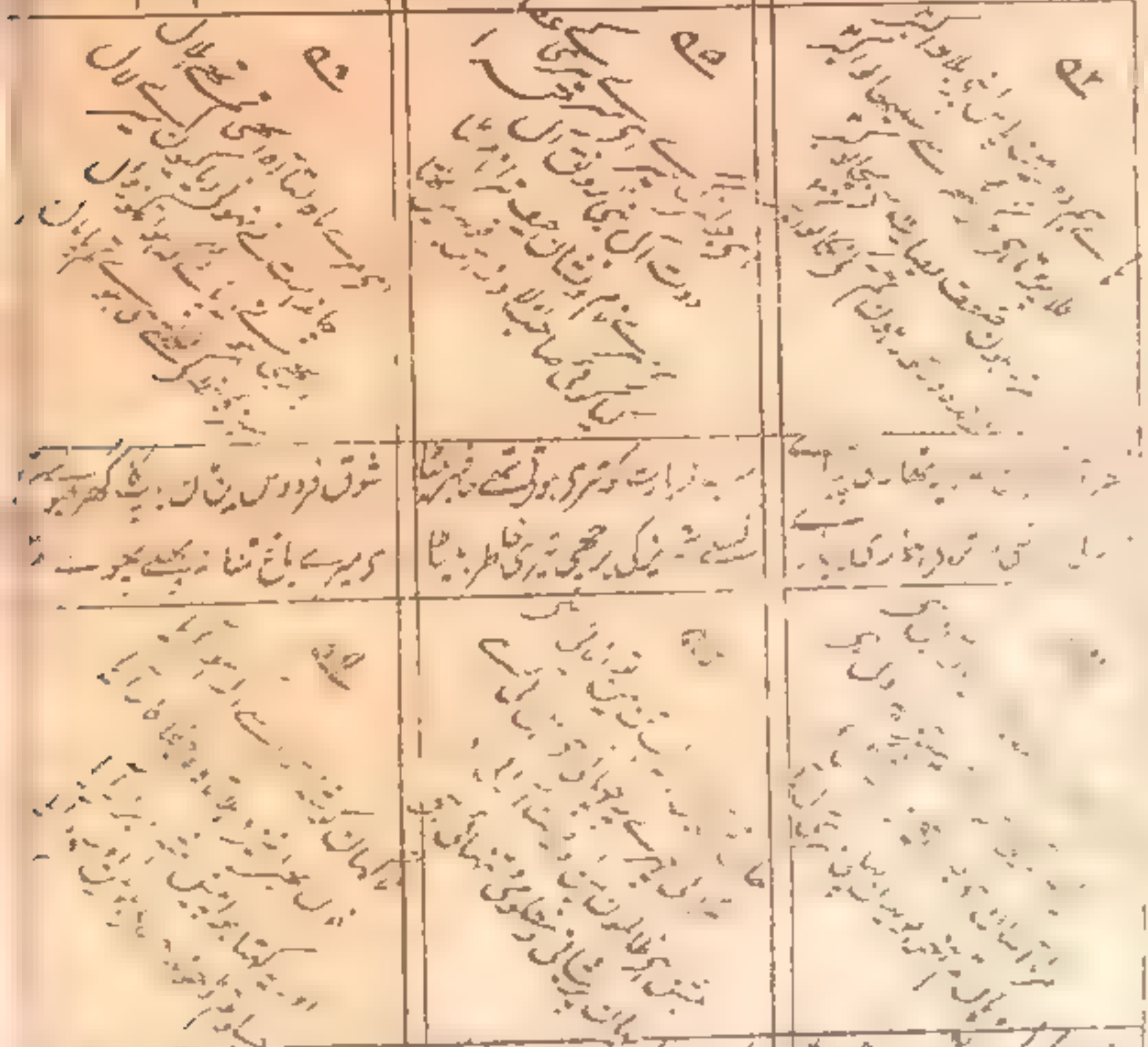

[illegible] ہے	[illegible]	شوق فردوس میں ماں باپ کھڑے ہیں
[illegible]	[illegible]	میرے باغ تمنا نہ بکھیرے جو سے
پر سنا ہے کہ کبار بجھے پائے حسینؑ	نہ کوئی ہاتھ بڑھے گا کہ سمجھانے کو	قبر میں اتار آئیں اور خاک سرد ہو
بھر لے آخری دیدار تو مر جائے حسینؑ	ہمت نہ سنے کو جدائی تری روسنے کو	دیکھو پھر بھی کہ انی بن ہے گا اوسکا

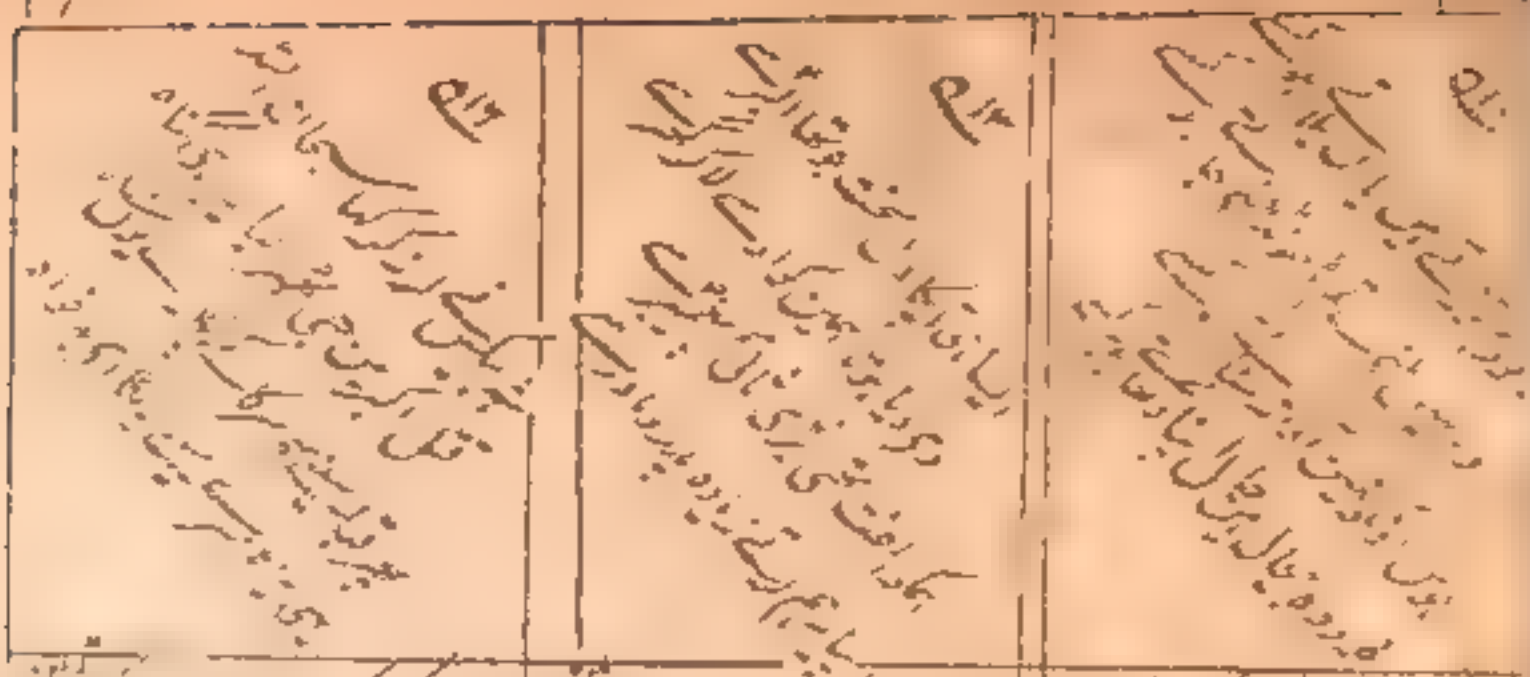

سب سے فرزند کو ماں باپ سوا جانتے ہیں
ایک حضرت ہیں کہ ہیں کی قضا جانتے ہیں

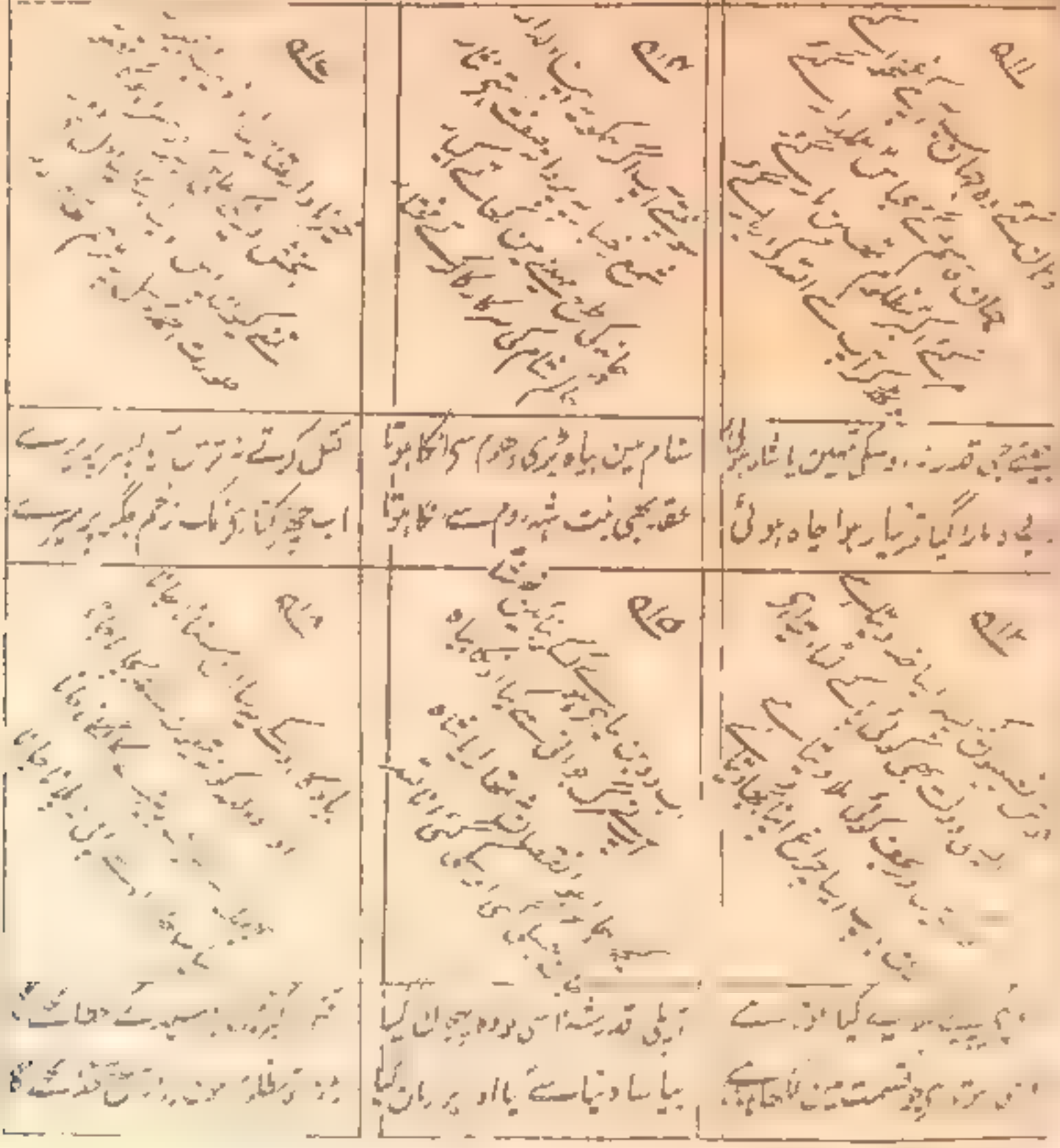

سنام میں بیاہ بڑی دھوم سے نکاہوتا
عقد بھی بنت شہ روم سے نکاہوتا

آبلی قدر شہ اس دودھ پہچان لیتا
بیاسا دنیا سے یا اور پر ران لیتا

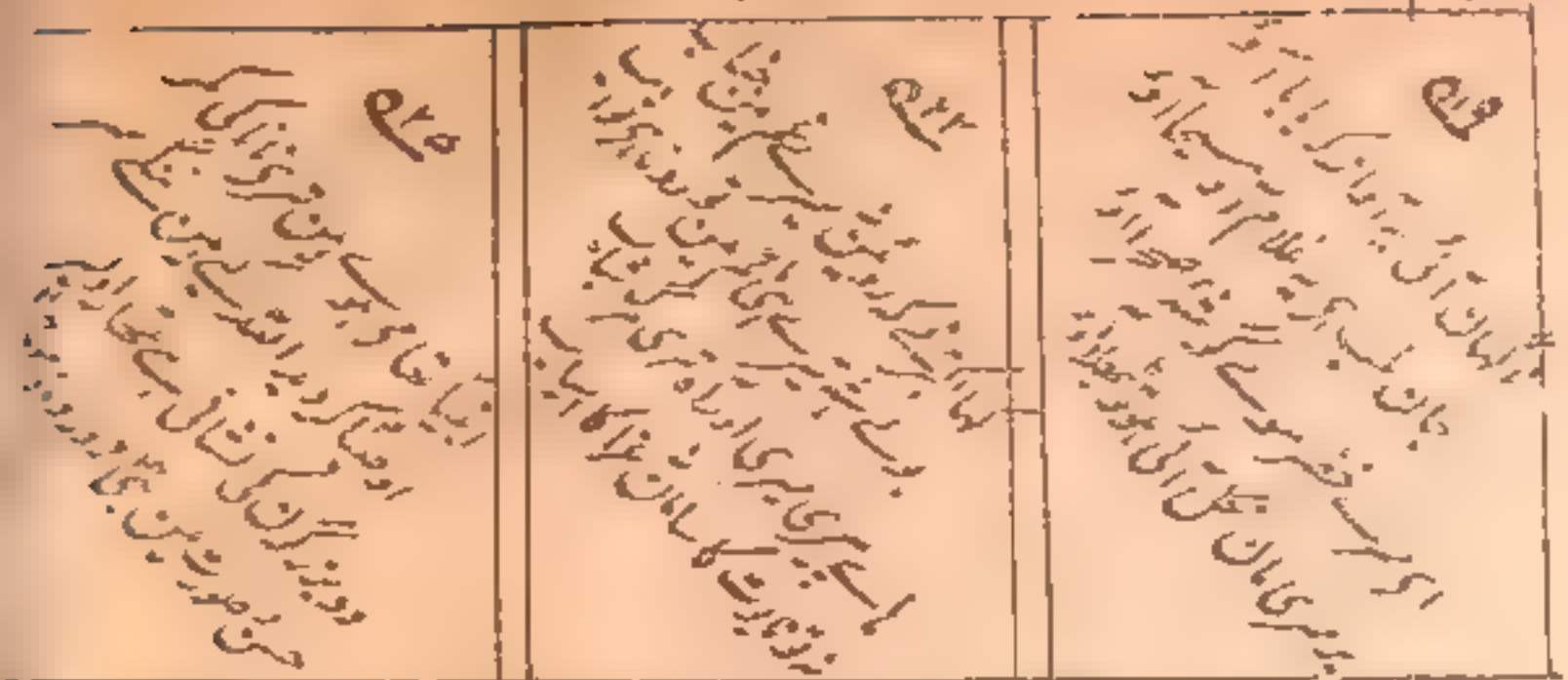

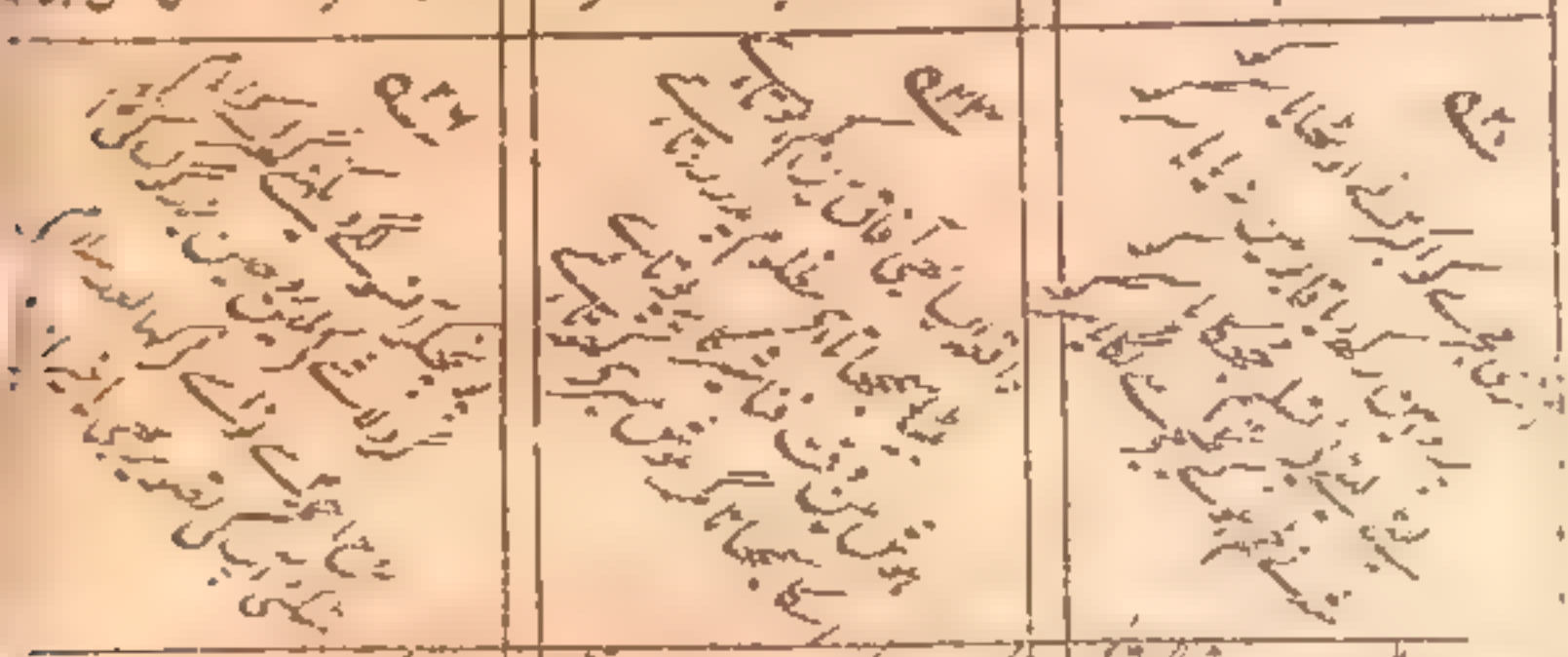

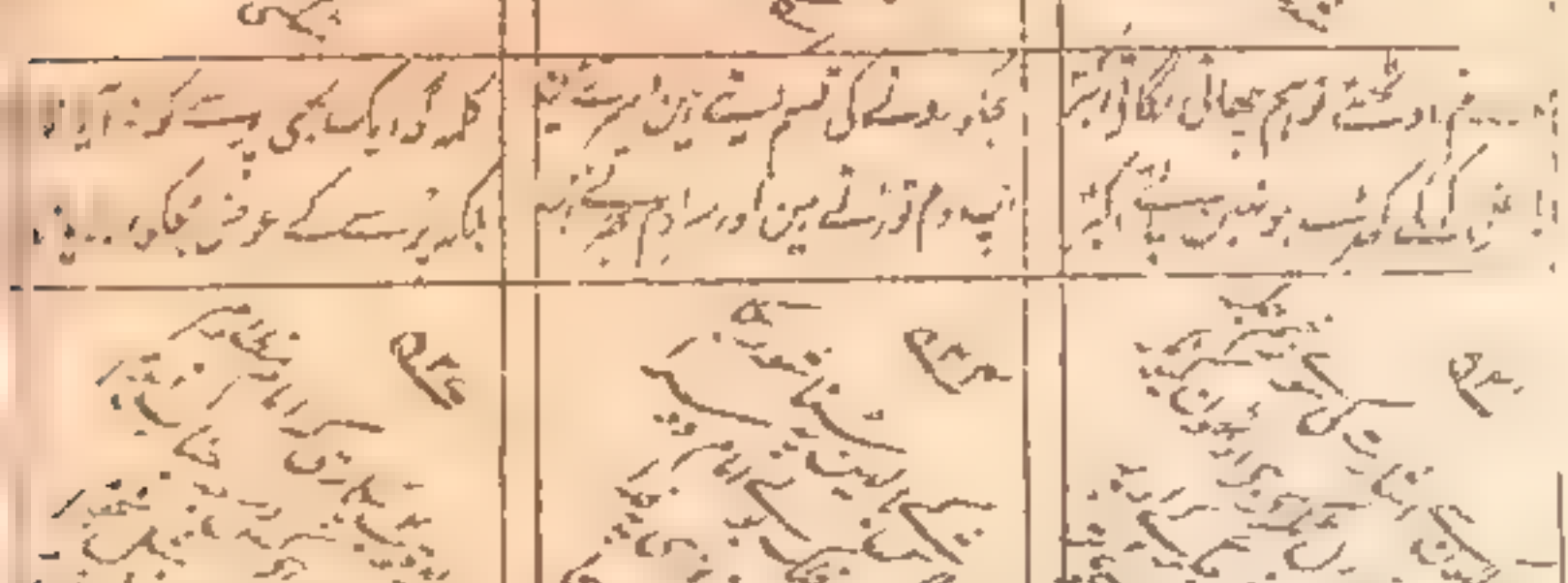

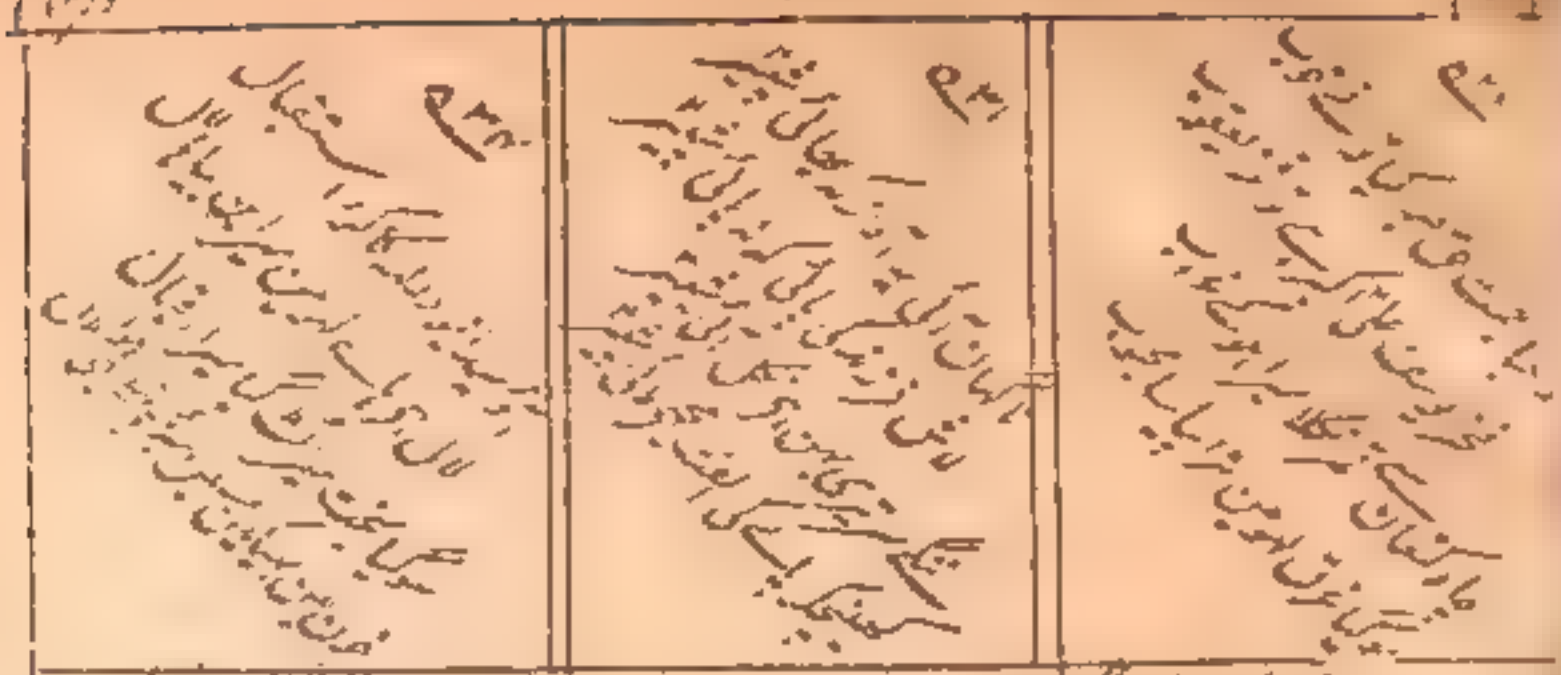

آئی یوسف پہ بلا کوئی نہ سر پر آگے — قرۃ العین مرا بابے پرانا مرا — خاک اور خون میں گیسو تجھے بھرے ہے
علی اکبر پہ چلیں برچھیاں تیر آگے — میوۂ دل مرا ہے بوستاں کا مرا — بنکوں سر پہ نہ تیر برسائے

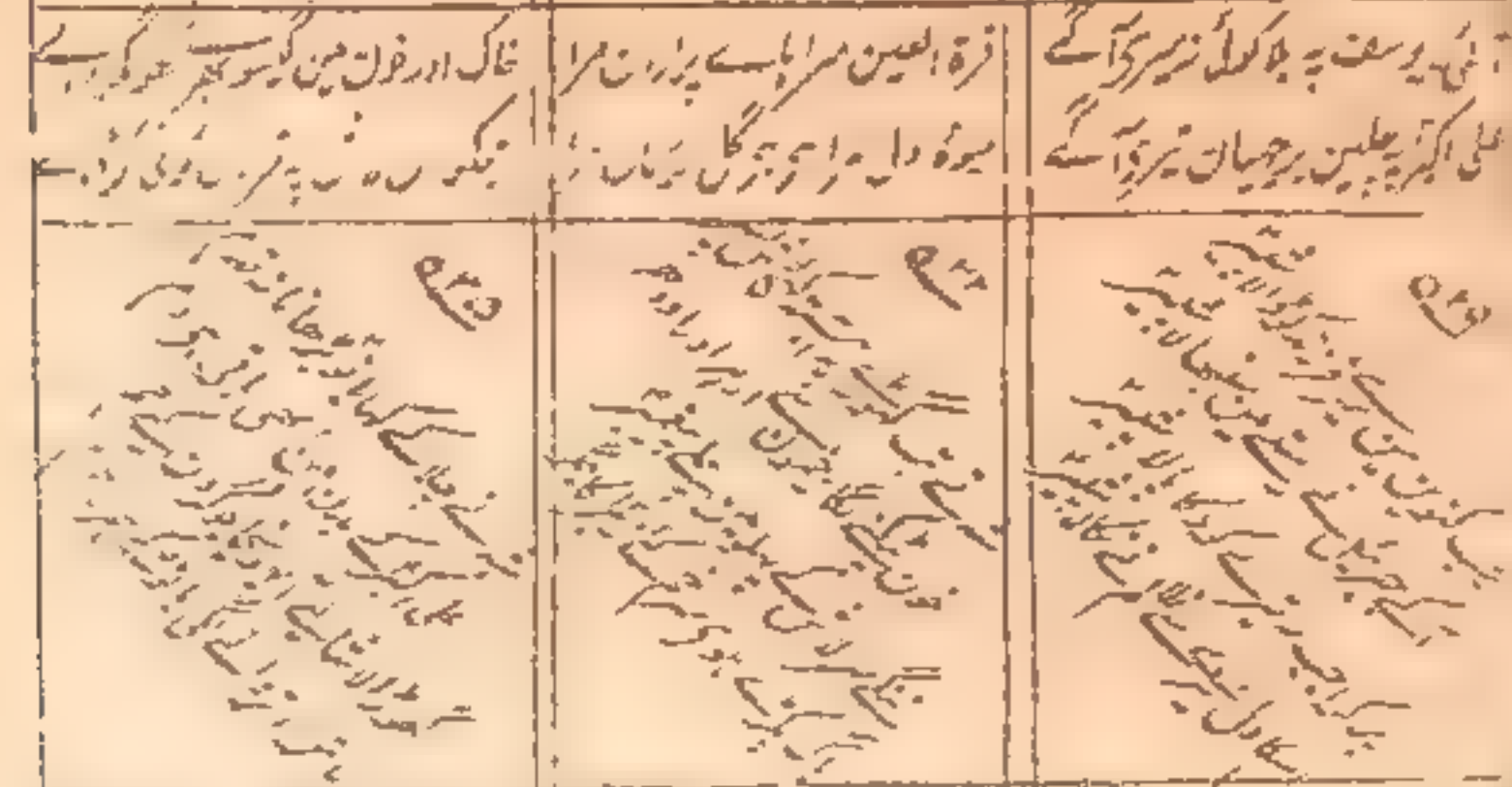

ہے تمہارے نہ زمانے میں کبھی ہوئے ہیں — فاطمہ اہل بکھیڑے سے ہو آگے آگے — تیرے بانکے کبھی ایسے نہ ہوئے جاتے تھے
تجھ سے یوسف یعقوب سدا روئے ہیں — دیکھ سر ننگے کہیں نہ نکلے آگے — ہاتھ بھی کاٹے تھے اور قید بھی سختی سے کی

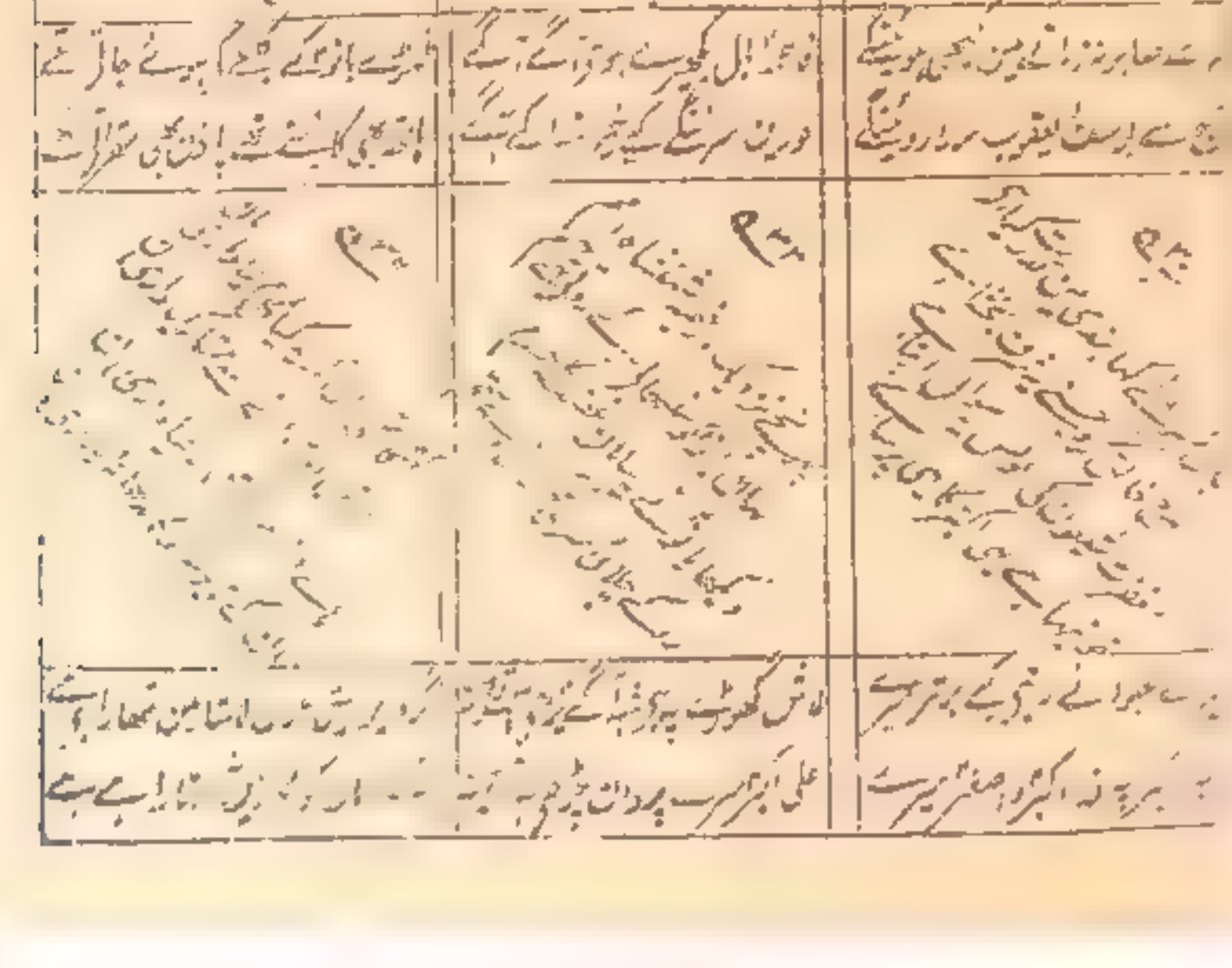

ہے تمہارے نہ زمانے میں کبھی ہوئے ہیں — لاش گھوڑے پہ ہے اور شہ کے برابر تم — گرد پھرتی ہے تمہارے لئے ماتم میں تمہارا
ہے پہ نہ اکبر و اصغر سے کسی — علی اکبر سے جواں پڑتی ہے ٹھوکر تم — [illegible]

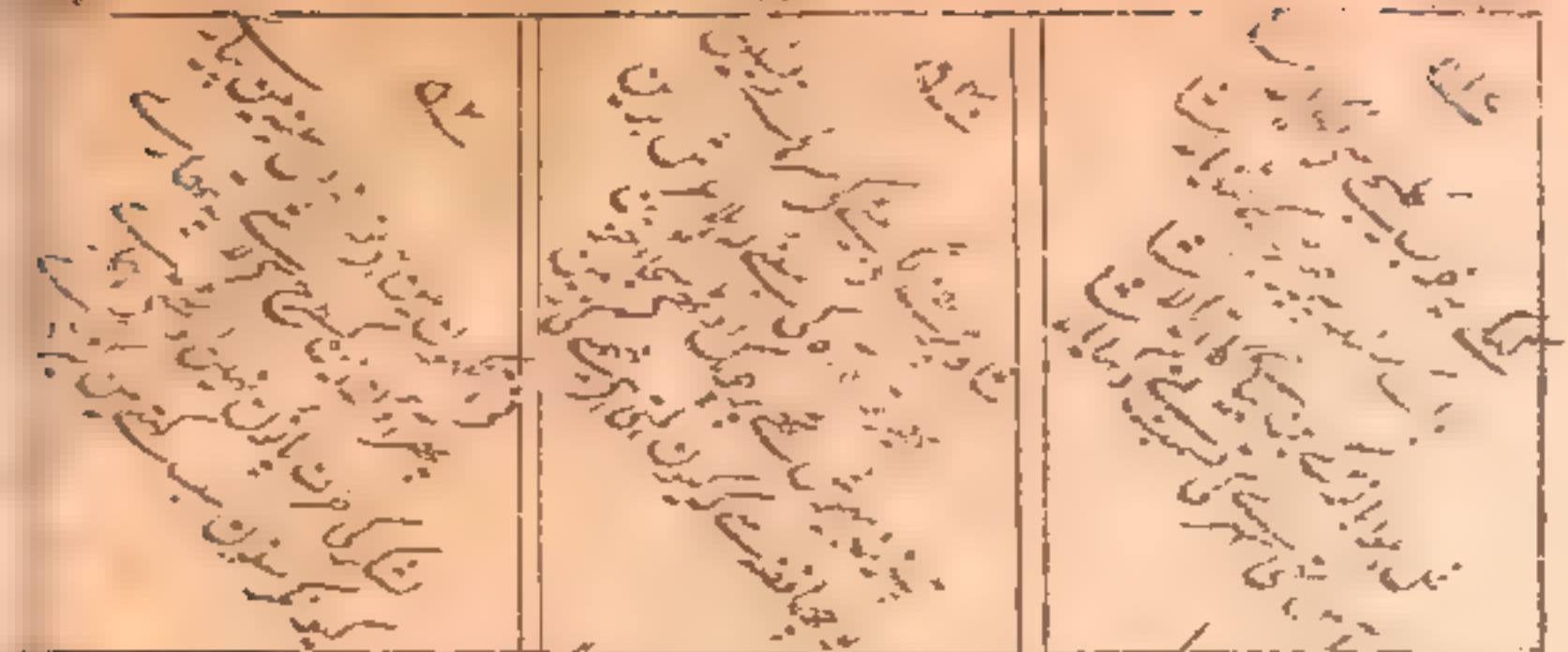

۴۱	۴۲	۴۳
ہنستے ہوئے شہنشہ دارا کو دیکھتی تھی	زندہ اکبر تری بیٹیوں کی سسکی چلاتی ہے	رو لے ہیں مجھ بیکس بیدل کو
فاتح سکندر جہان سے چلا گیا تھی	کہانی نہ لے کہ بیٹیوں پڑھی جاتی ہے	پہناتے ہیں خلعت تری قاتل کو
۴۴	۴۵	۴۶
مرانی جہاں گیر رخصت ہوا نورانی پر	سنج دنیا سے من فانع رہوں تیری غم میں	جنبش میں طبل آ گئے، فلاک زمین
موت کا آبا عرق جہانداری پیشانی پر	دل ترے غم میں رہی ہاتھ ترے ماتم میں	تھرا کے گرے تیغے نیام شہ دین
۴۷	۴۸	۴۹
گردن جھکائے کے حرم گر کے برابر تو پے	آغاز جوانی میں قضا کر گئی بیٹا	ل قاسم نوشہ کو نہ عباس مسلح
	ماں باپ کو روتے کو تم مر گئی بیٹا	اسطرح نہ سیدانیاں ریں قید میں کر

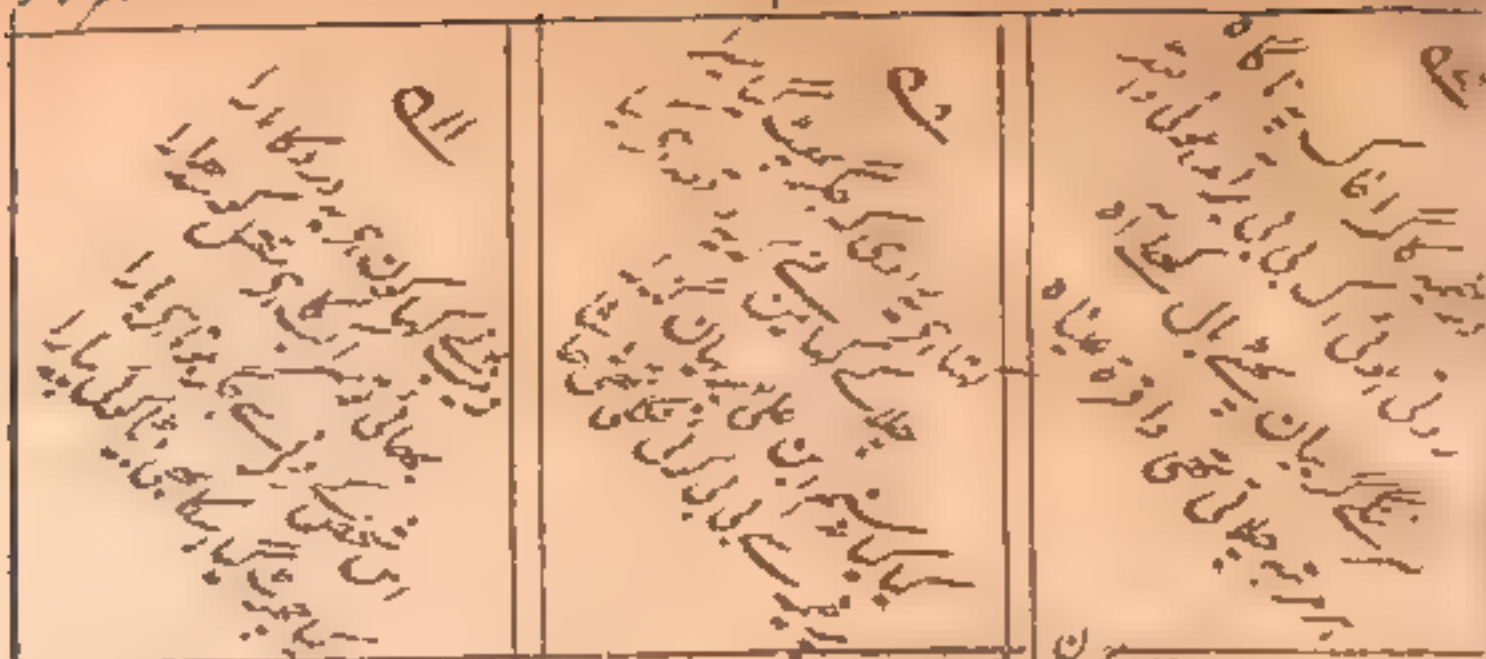

بارہ برس کی بھی نہ کھلائی مرے بچان
کس دشت سے خبر یہ جواں ہو سکا
کیا بچ سکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے

تھی یہ کہتی ہوئی اور حضرت بکا تھی
میں خواہر بیکس ہوں حسین ابن علی کی
فرزند سے منہ چھوڑائے نہ کسی کو

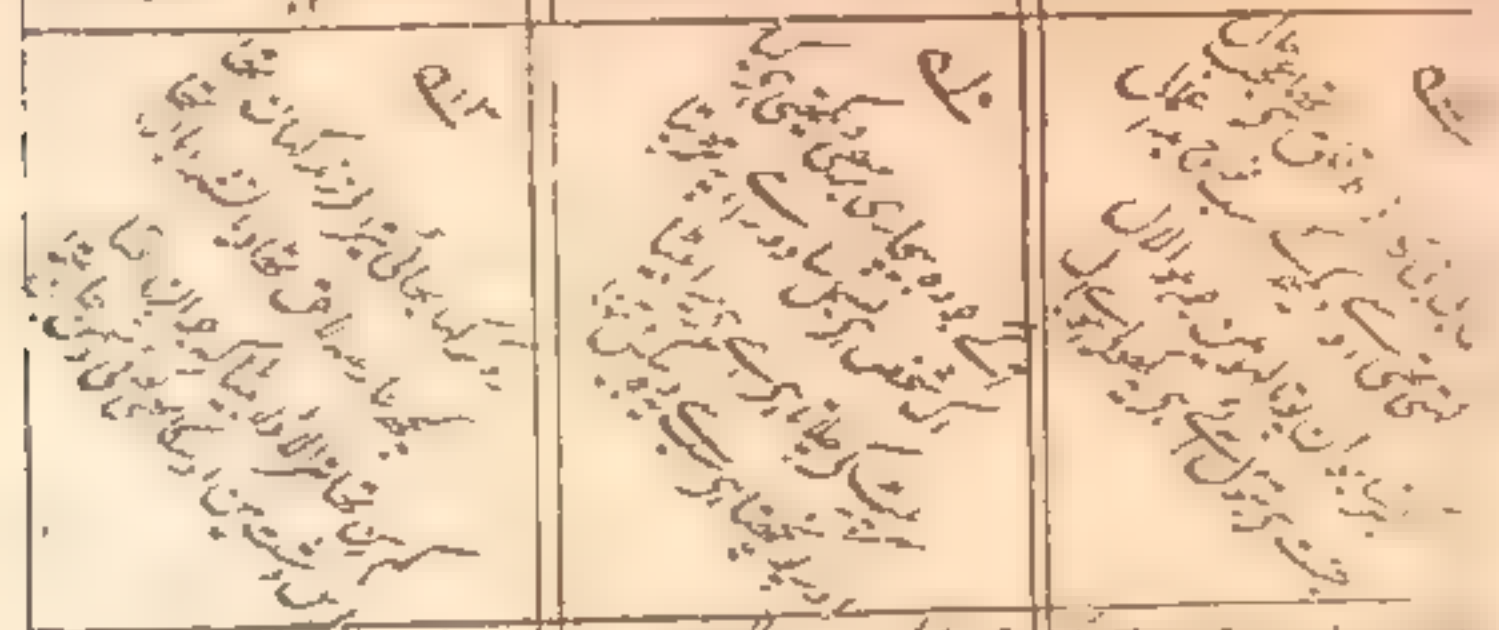

ہاں ہاں یہ حسین خاتون ہیں کون
قتل کی کہ مردہ ہے جنگل کی کہ گھر ہے
پروان چڑھا دولہا بیاہ ہوا ہے

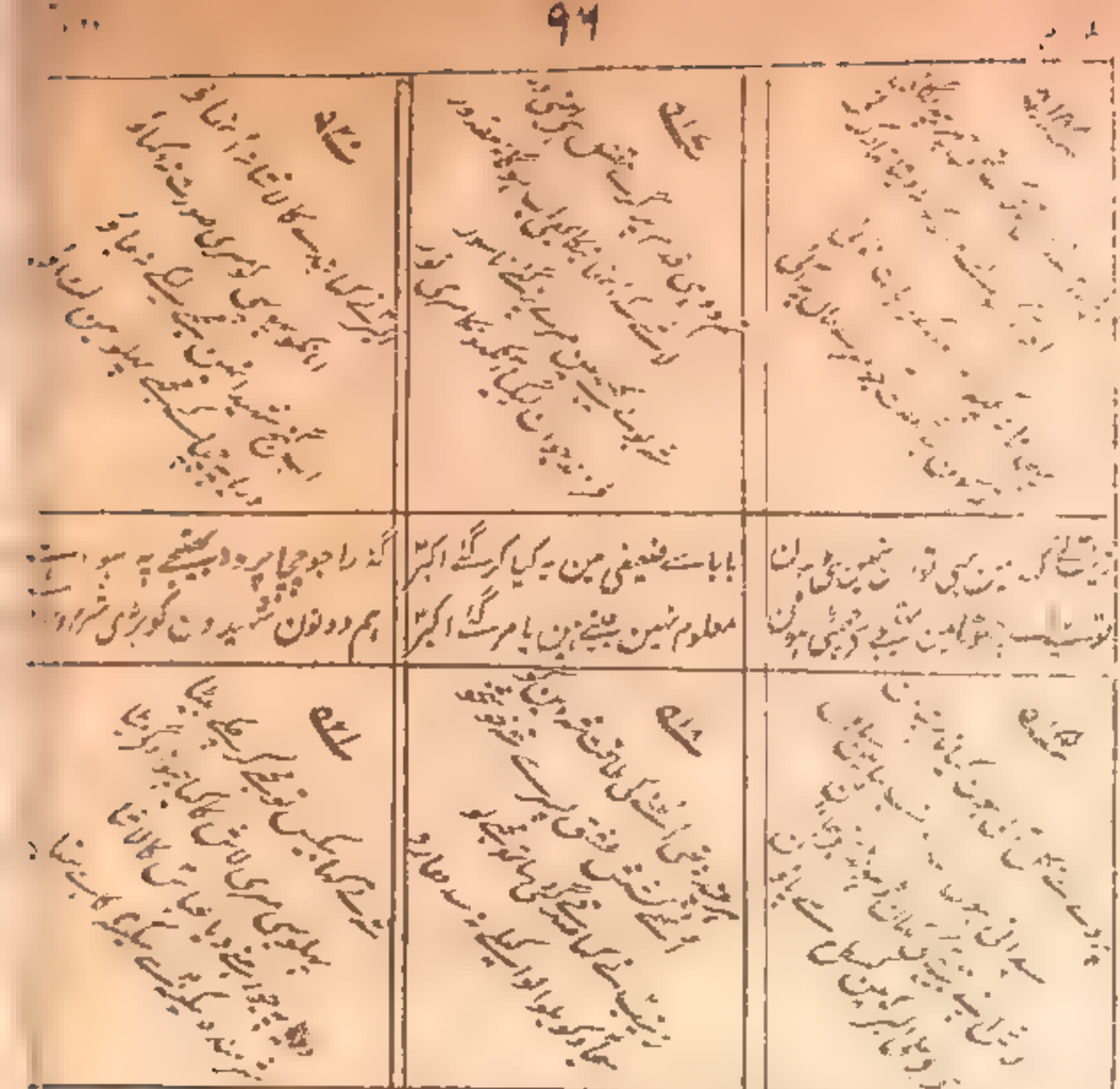

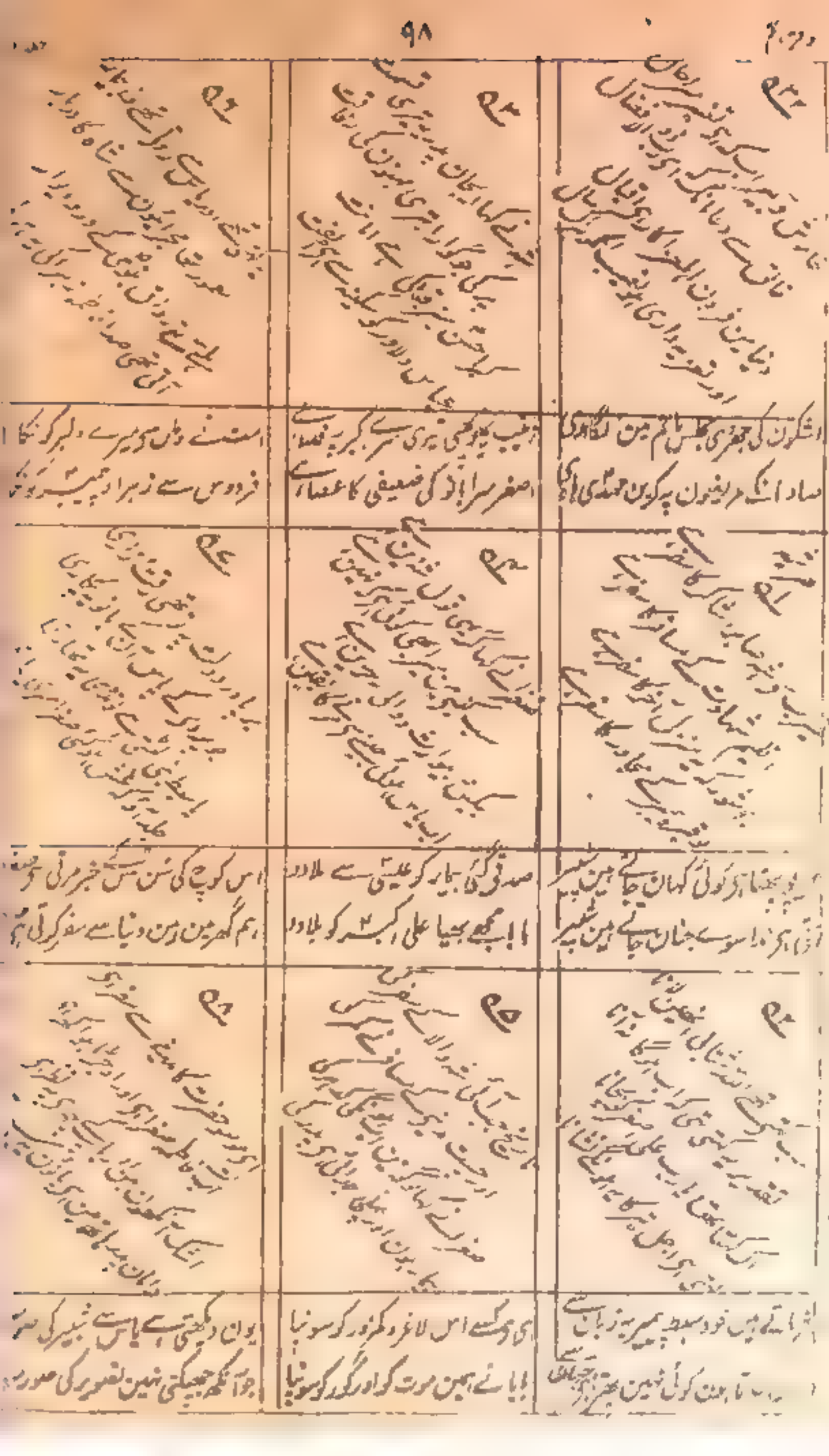

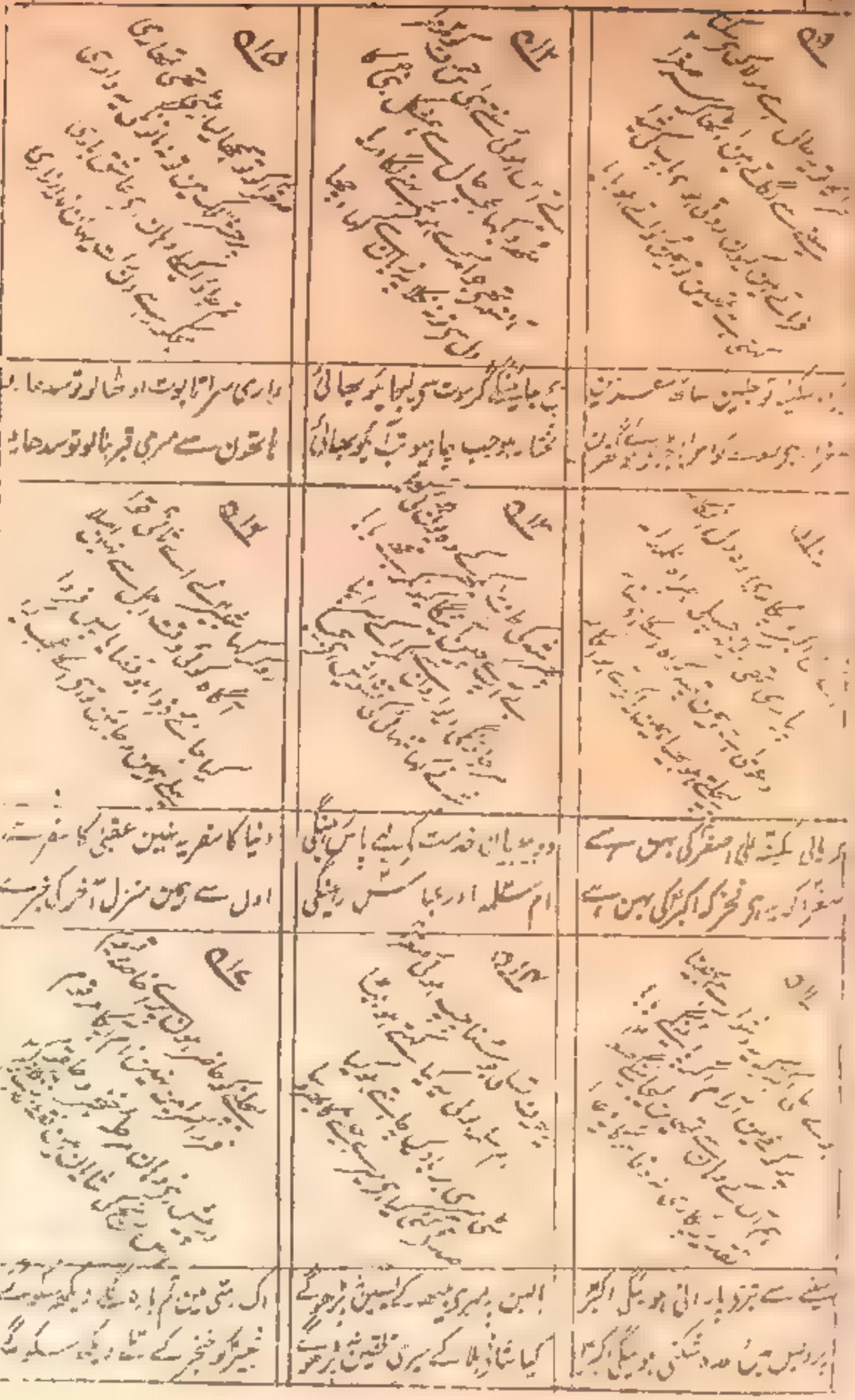

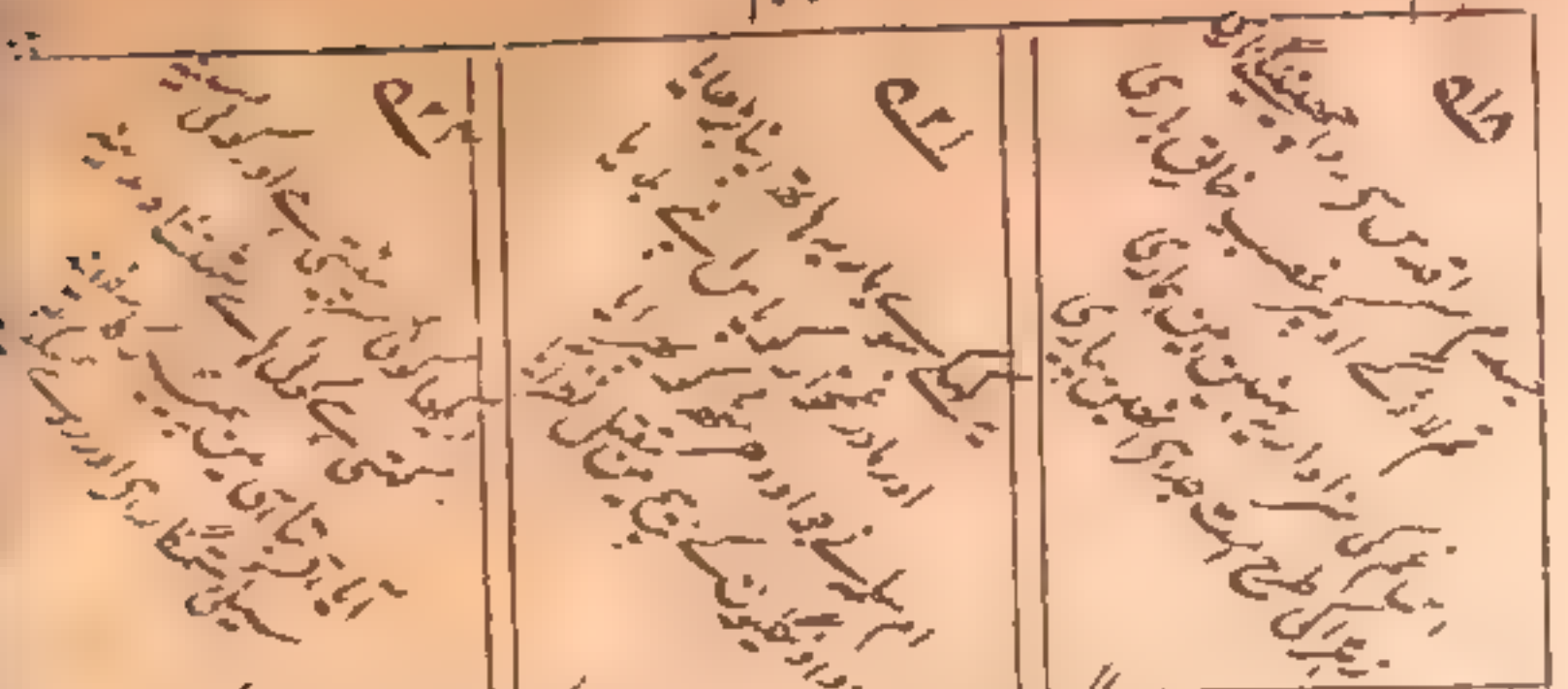

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

بکھر لوٹنے مین فوج آصف نکر تنگی
زینت کا کلیجہ ہے کہ وہ اُف نہ کریگی

رنگ اور گیا شدت یہ ہوئی درد جگر کی
آنکھون نے کیا ہمکو نہین تاب نظر کی

نالے حرم قبلہ دین کھنچ رہے ہین
چادر سر زینب سے یہین کھنچ رہی ہے

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

اور دیر رسولان سلف ہوتے تھے اب
اس دشت مین نے بے سے روتی ہے زمان

سب لشکر بیرحم کے نرغے مین گھرینگے
سر ننگے یہ دن کو سر بازار پھرینگے

حیران حرم صورت تصویر کھڑی ہین
زہرا کے مرقع کے ورق ان مین پڑے ہین

خیمہ شہ لولاک کا جلتے ہوئے دیکھا
بیرون کے سر اسیمہ نکلتے ہوئے دیکھا

غل تھا انھین کیا حال پریشان نظر آیا
ہاتف نے کہا گنج شہیدان نظر آیا

اس سن مین اذیت ہوا اٹھانی سکینہ
صد حیف ملا نہ دہان کھانی سکینہ

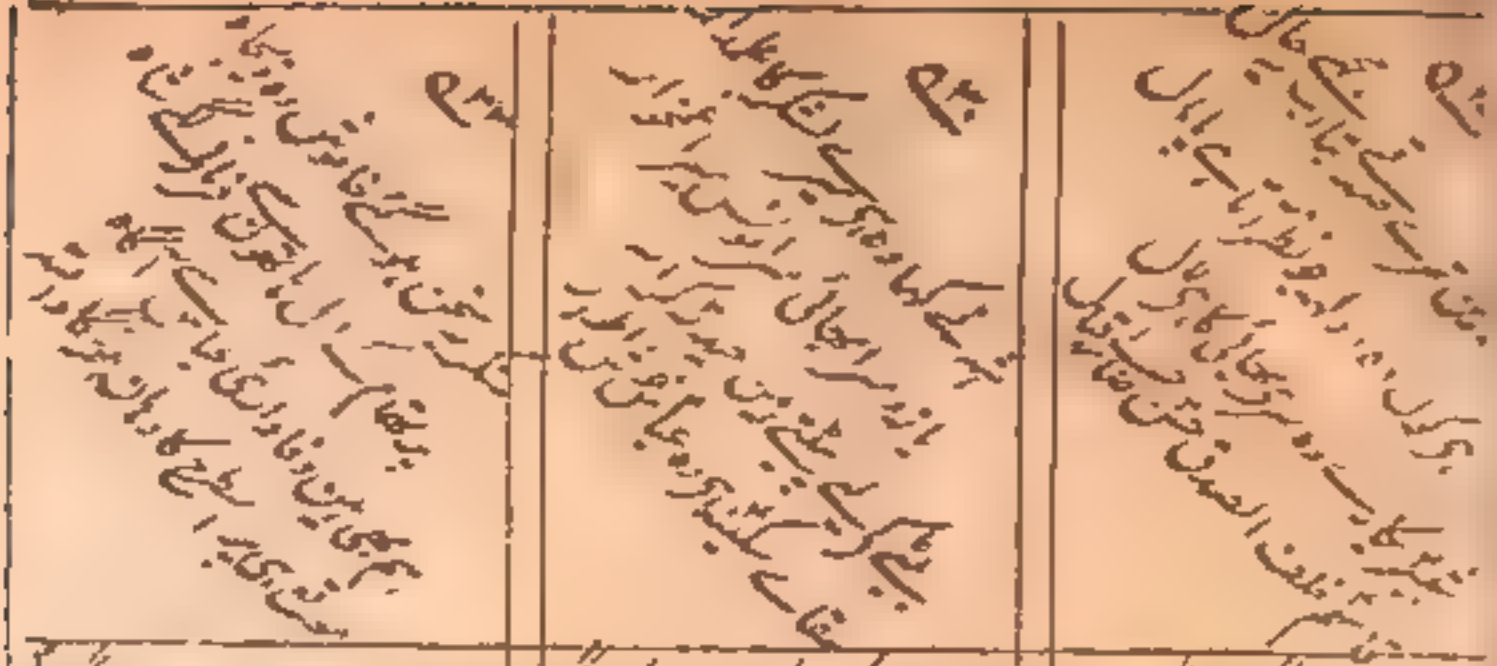

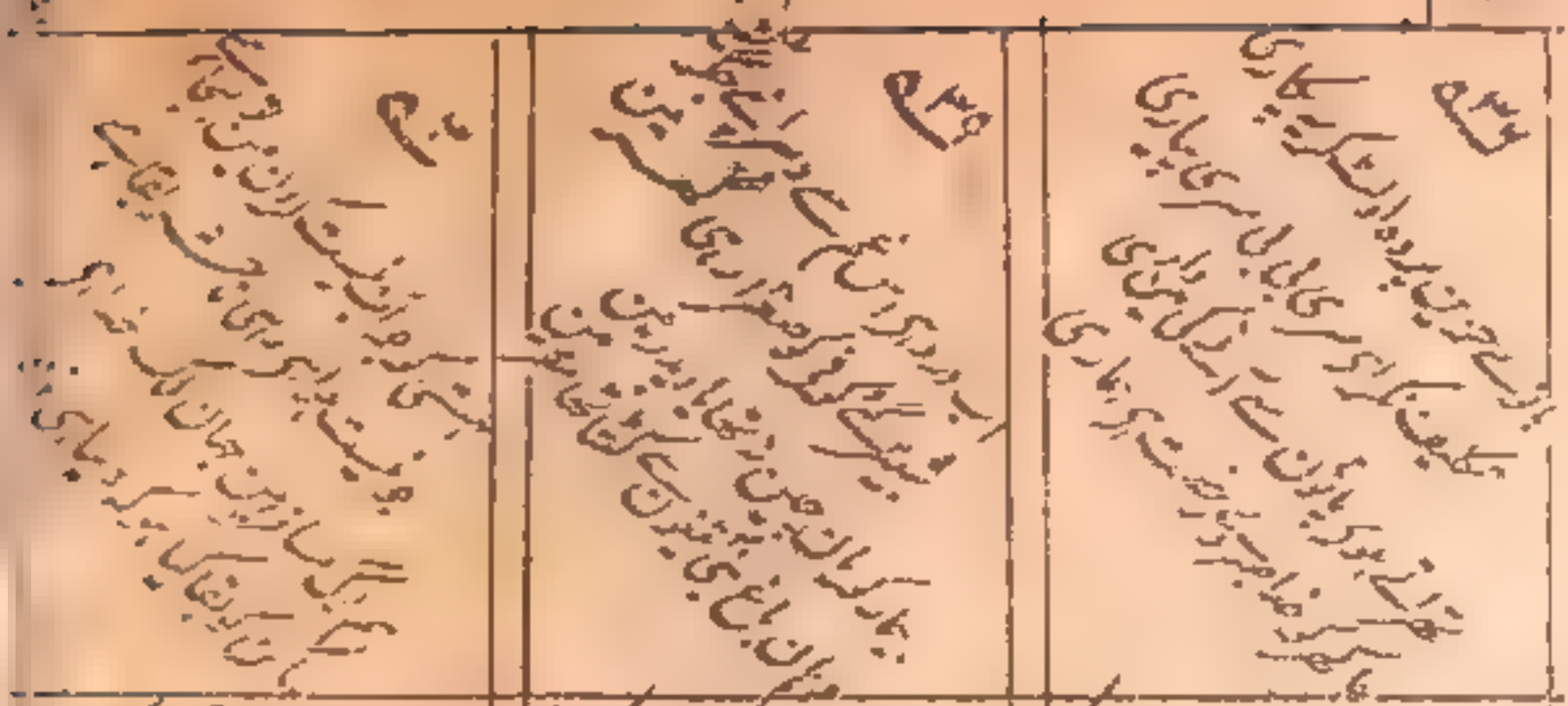

اب خفا سا سجادہ بقیعہ میں بچھا کر
زہرا کے مسافر کے لیے حق سے دعا کر

جاں ہونٹ پہ آئی تھی کہ یوں دم کر آئی
جس روز سنانی شہ مظلوم کی آئی

ارمان حسین و سہل لہی کے بڑھے
مشتاق قضا ہو کے لب گور کھڑے

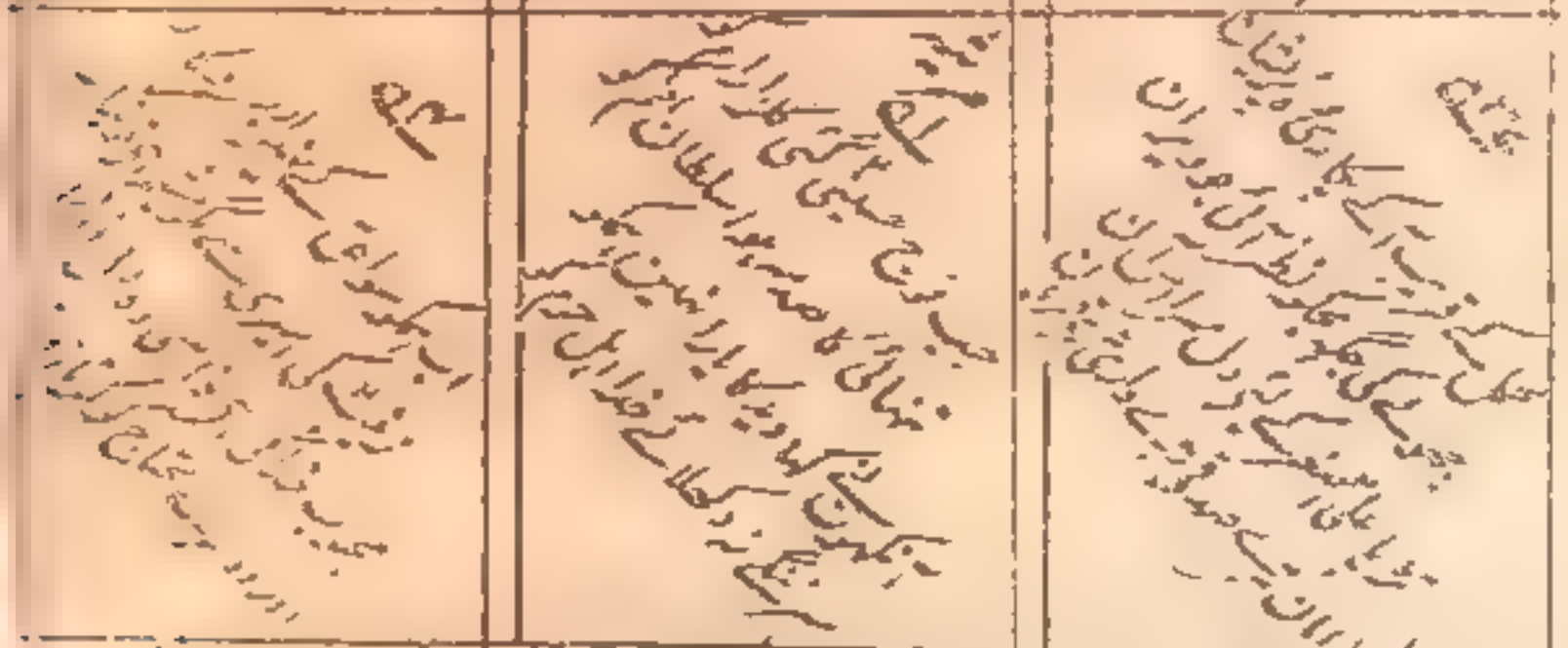

یہ میں نہیں کہتی کسی محمل میں بٹھا دو
پردہ رہے بھیا علی اصغر کو دکھا دو

دل بولا کہ داغ غم اکبر مجھے بس ہے
کی عرض گلا نے مجھے کٹنے کی ہوس ہے

شبیر کہ ہے [illegible]
زینب بھی [illegible]

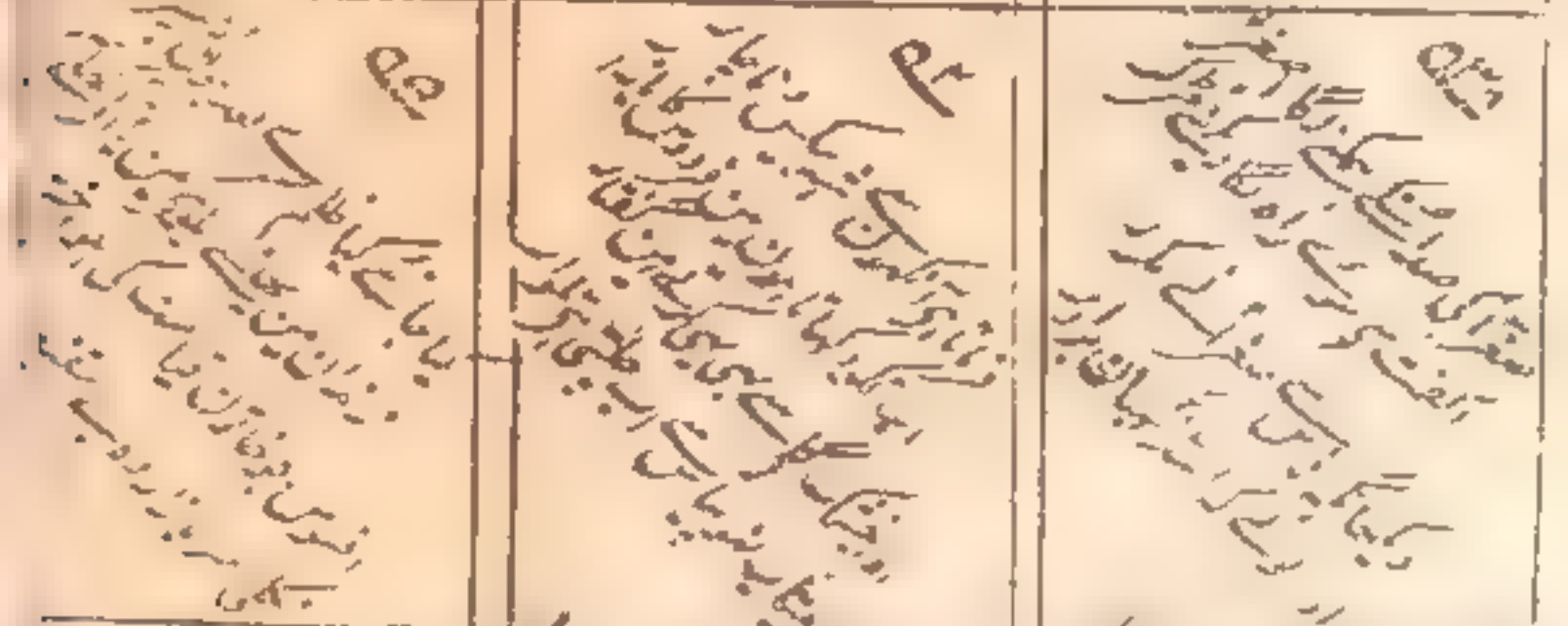

ہے ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

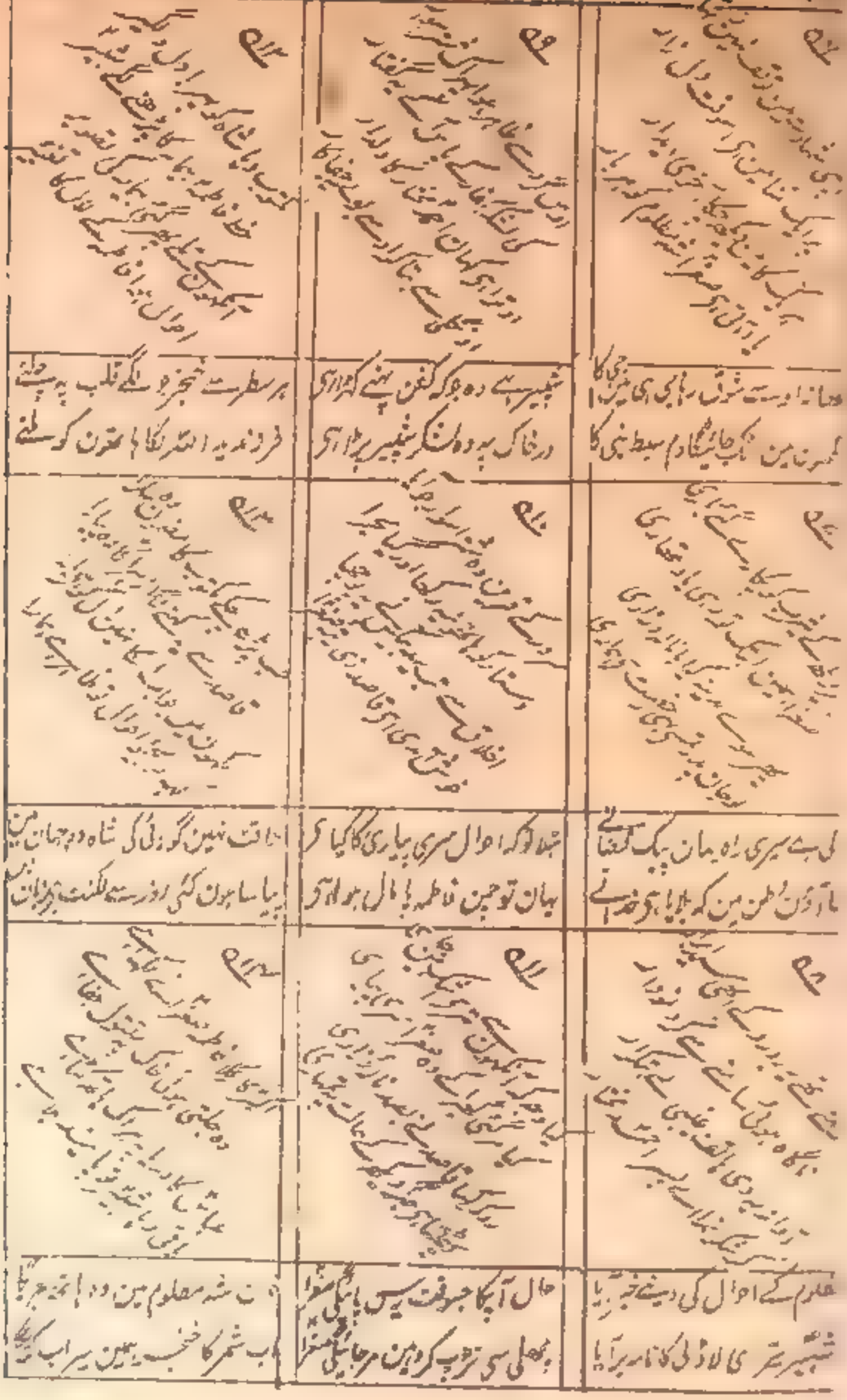

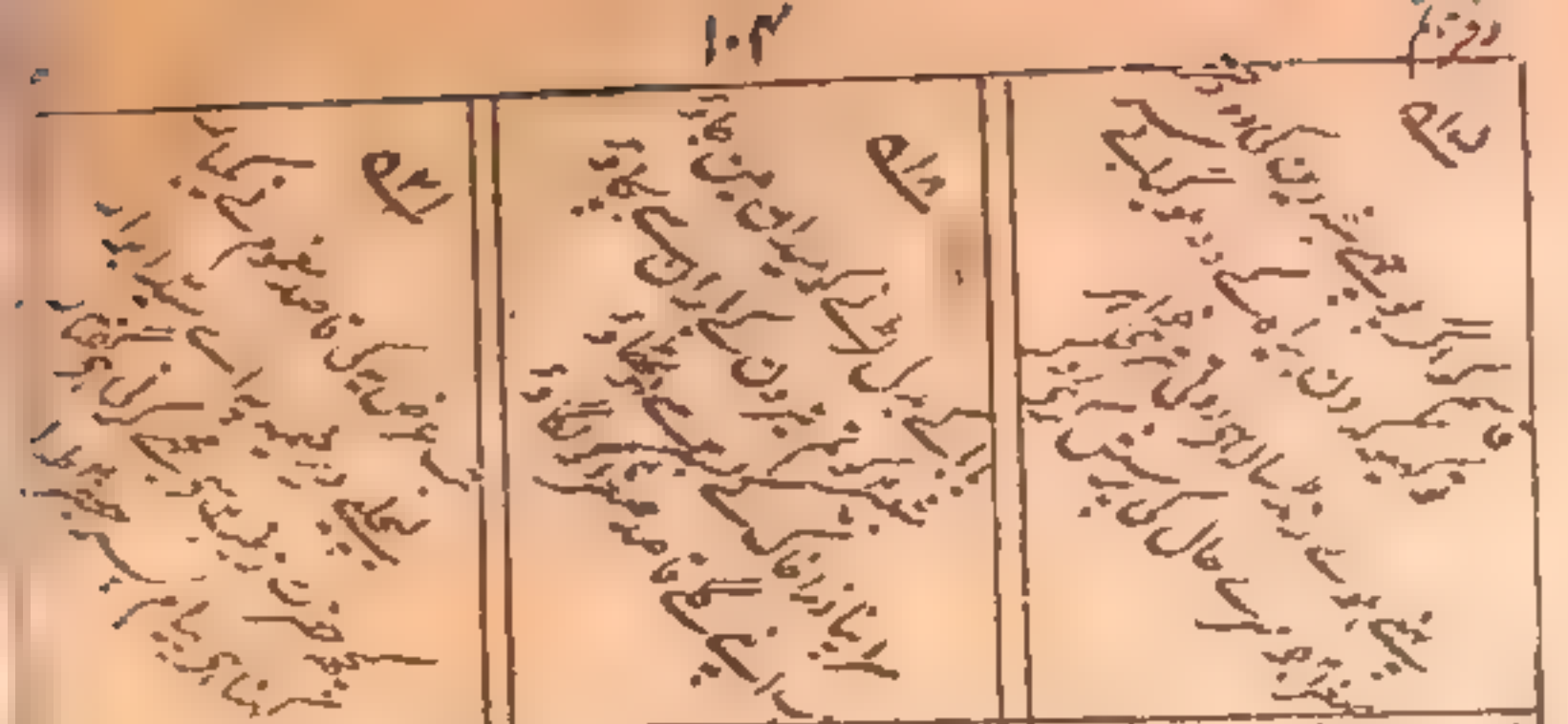

ز کہو ین شبیر کے جب پاس گیا تھا
آگاہ ہو حال پسر شاہ نجف سے
اللہ کرے راہ مین ہو چین ہر
حلق اونکا قلم کرنے کو جلاد کھڑا تھا
ہمشیر کو نامہ لکھو بابا کی طرف سے
حیران ہون کیا ذبح ہو صغرا سے

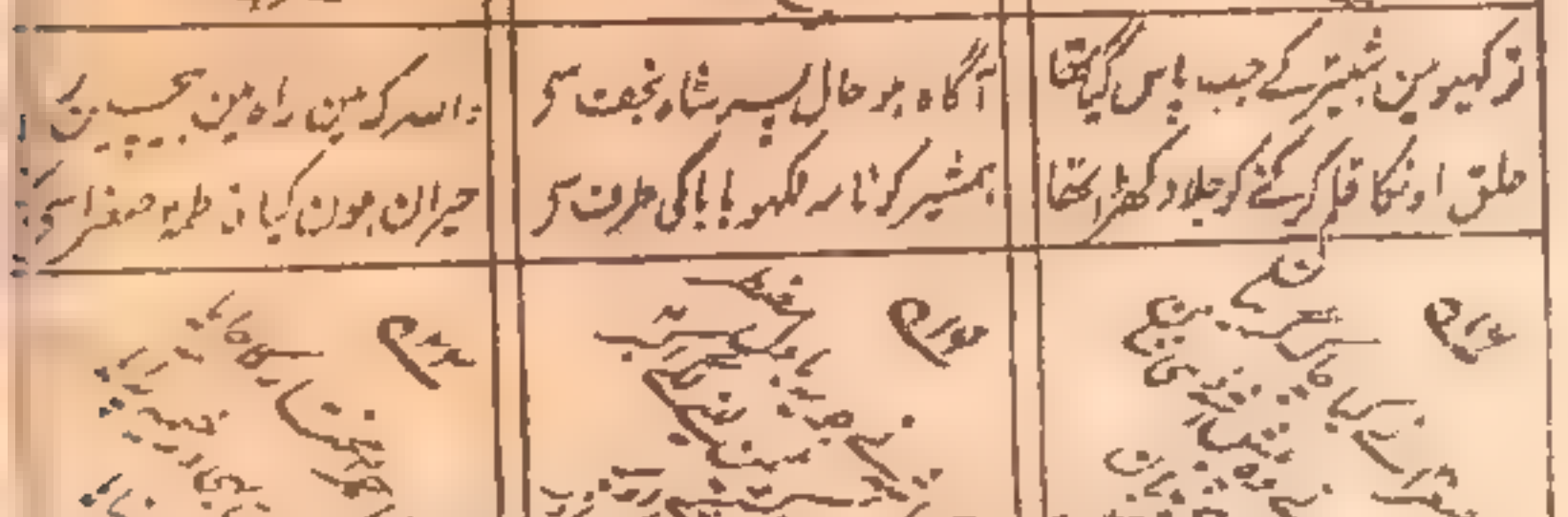

تصویر دکھا میں تجھے ہمشکل نبی کی
صدمہ ہے مرے لال کی بابا کے حزن پر
سب الحرم سینہ پر طپانچہ رہی ہے
کرون مین زیارت تو رسول عربی کی
یہ شرم کے باعث سے جھکے ہین زمین پر
دختر نے کہا اوسکو ذرا ہوش نہین ہے

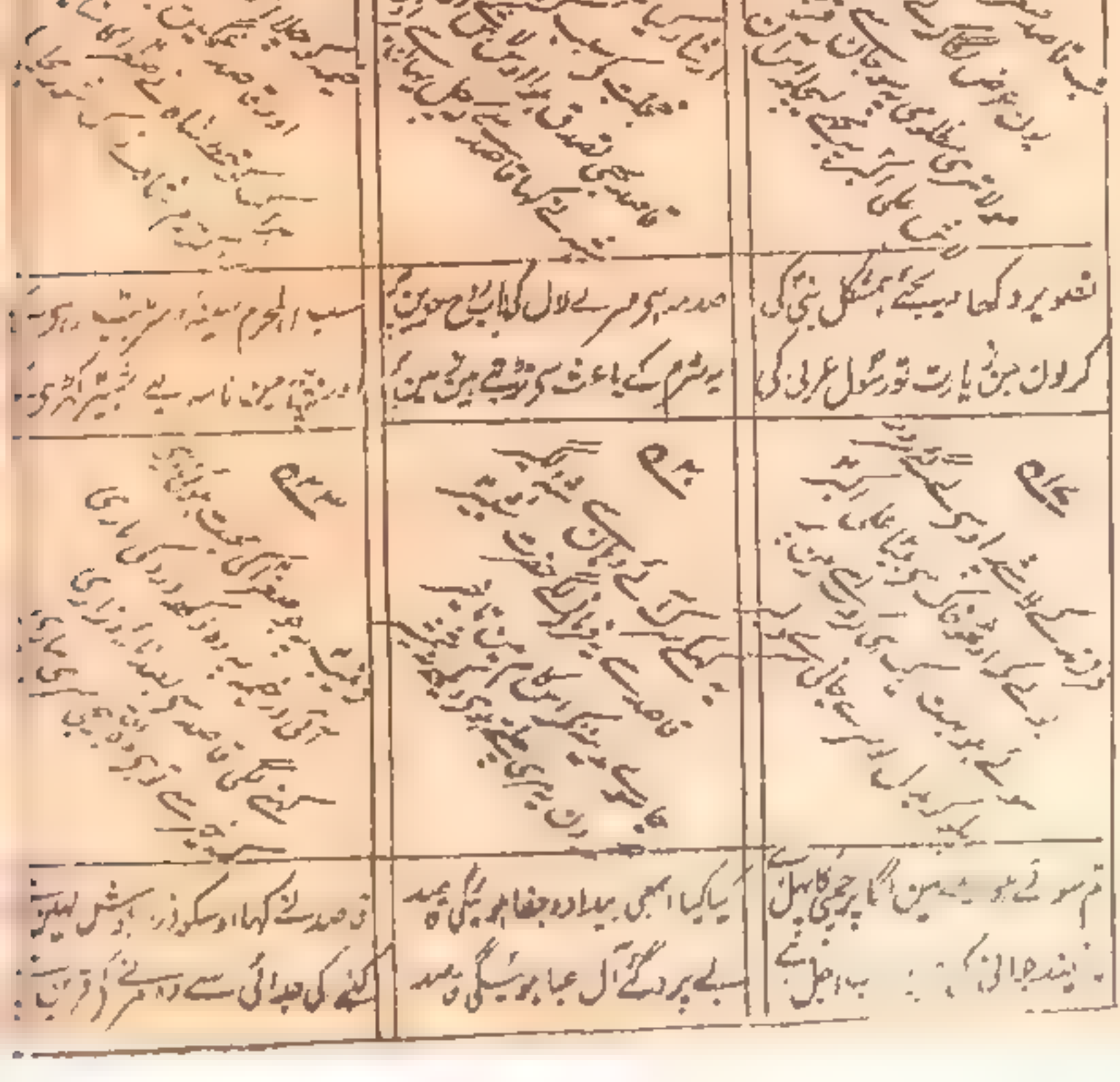

تم سوتے ہو بستر مین اگا پر چچی کا پہل سے
کیا کیا ابھی بیداد و جفا ہوینگی بیحد
سب بے پردے آل عبا ہوینگی بیحد
قاصد نے کہا اوسکو ذرا ہوش نہین ہے

دن کے بچھڑنے سے مجھی چین کہاں ہے
میں قبر پہ بیٹھی ہوئی، دکھتی ہے اجی کو
شبیر سا وارث نہ کہیں پائیں گے ہرگز

لب پہ بیان اور مری جاں وہاں ہے
جنگل میں ہے ہرن کی حسیں آنکھ جلی کو
سر کھولے ہوئے شاہ مدینہ کی بہن ہے

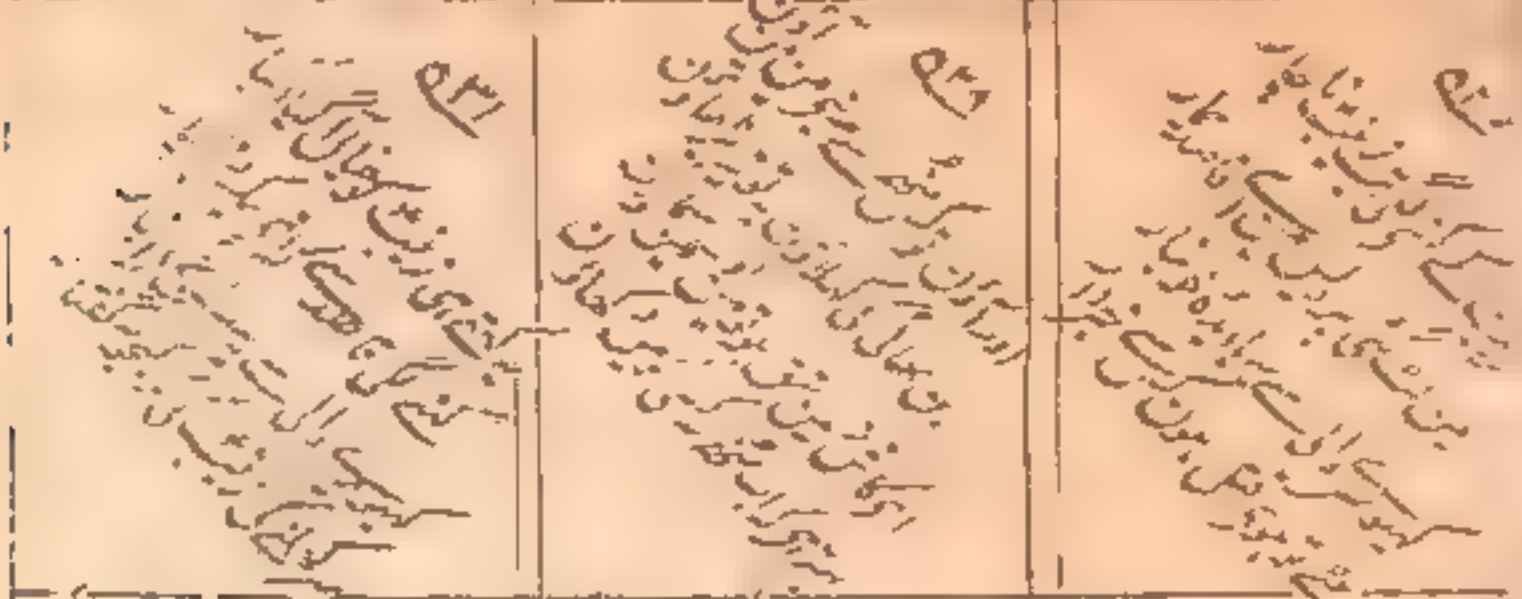

مرثیہ خواں رہے مدت احسان ہوتے ہیں
رہنے کو سرے خوب پہ جنگل کا مکان ہے
غیرت کے سبب گھر سے نکلتے ہی نہیں ہیں

لی آپکے شبیر پہ قربان ہوئے ہیں
بیٹے بھی یہیں ہیں مری بھائی بھی یہاں ہے
ایسا نہ ہوا آپ سے اپنے جدا کاں کے مرجائیں

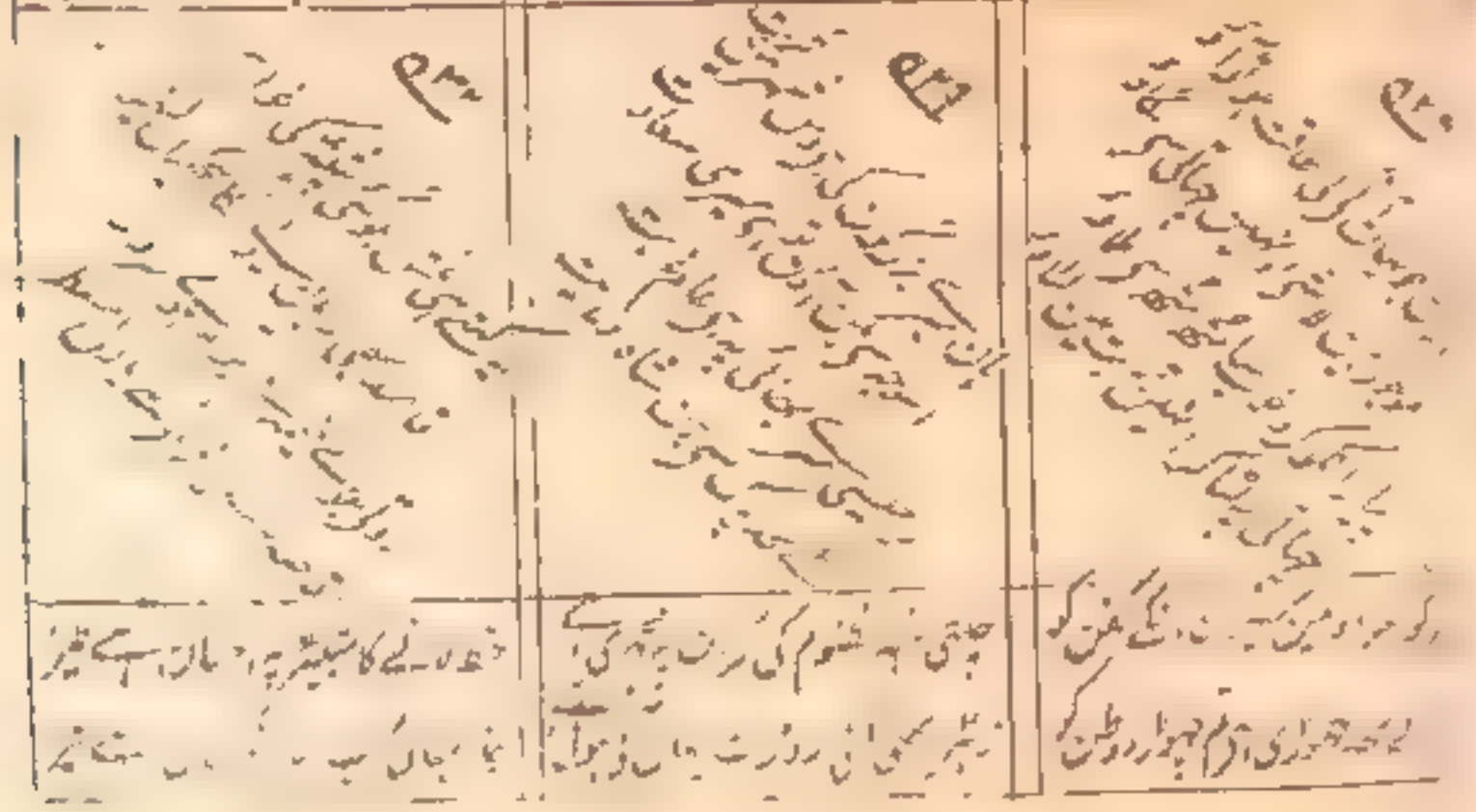

رکھو ہو میں کیا تم نے ہماری گلی کو
چاہی نہ کسی نے کبھی مظلوم کی مرثیہ گوئی
خط لے کے شبیر پہ قربان ہے طیر

لے جاؤ ہماری طرف سے دور وطن کو
شبیر کی ان روز ہوا ہے
اپنا بیان ہے

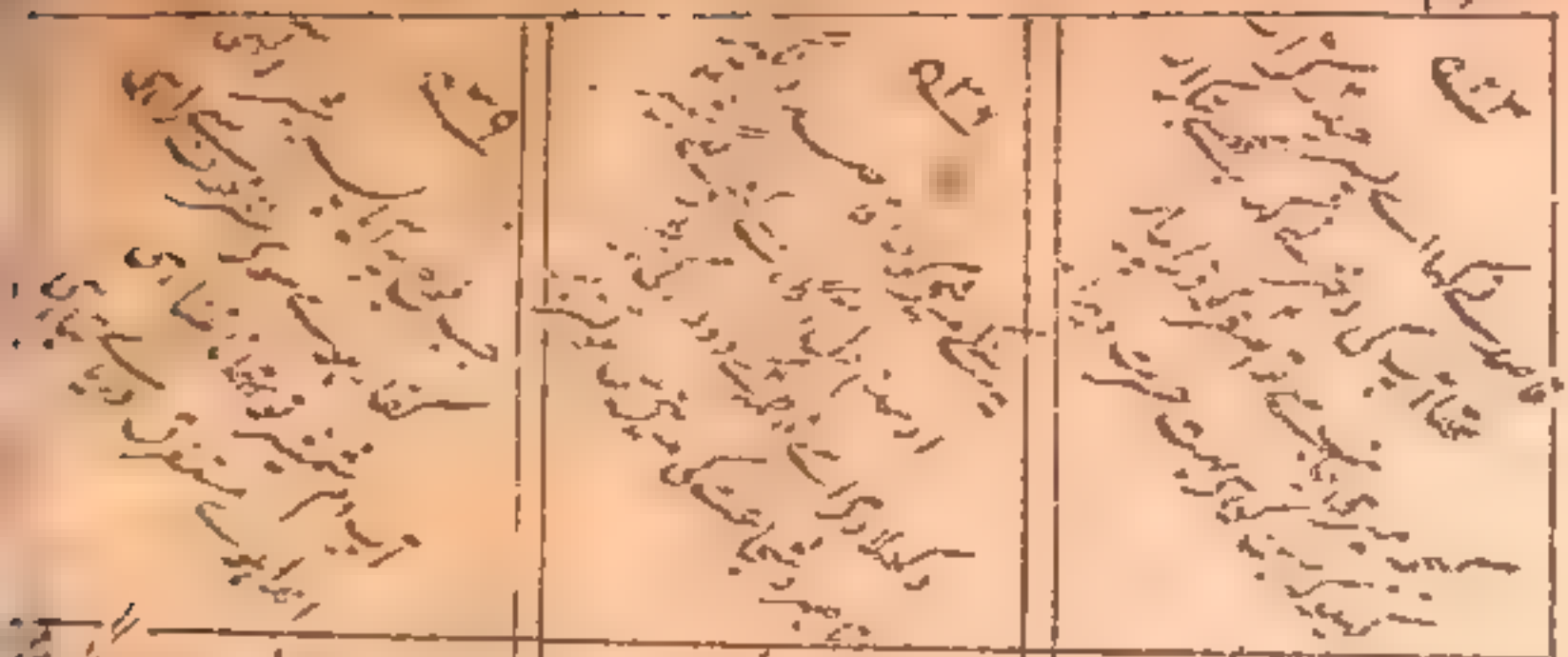

۳۲

فاصلہ کیا کیا ہے ہزار

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

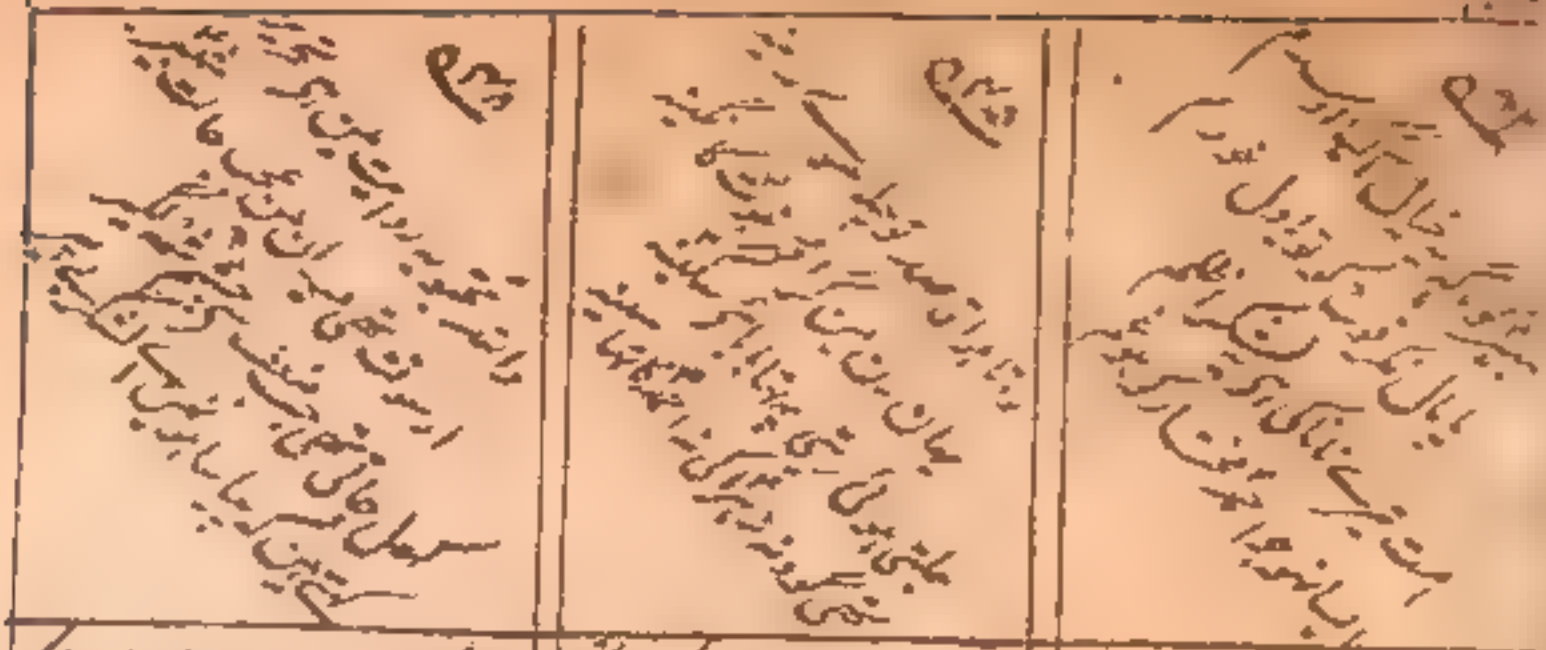

ہر چند کہ فوراحت جانِ ہزیں ہے
پر انکے ہیں ہر تیرے قتل پہ کمر بستہ

ایدا شہ مظلوم کو زخموں کی بڑی تھی
اور فاطمہ زہرا وہاں بیہوش پڑی تھی

زہرا کو نہ رلوا سستاوانہ علی کو
یہ کہکے غش آجاتا تھا پیغمبر دیں کو

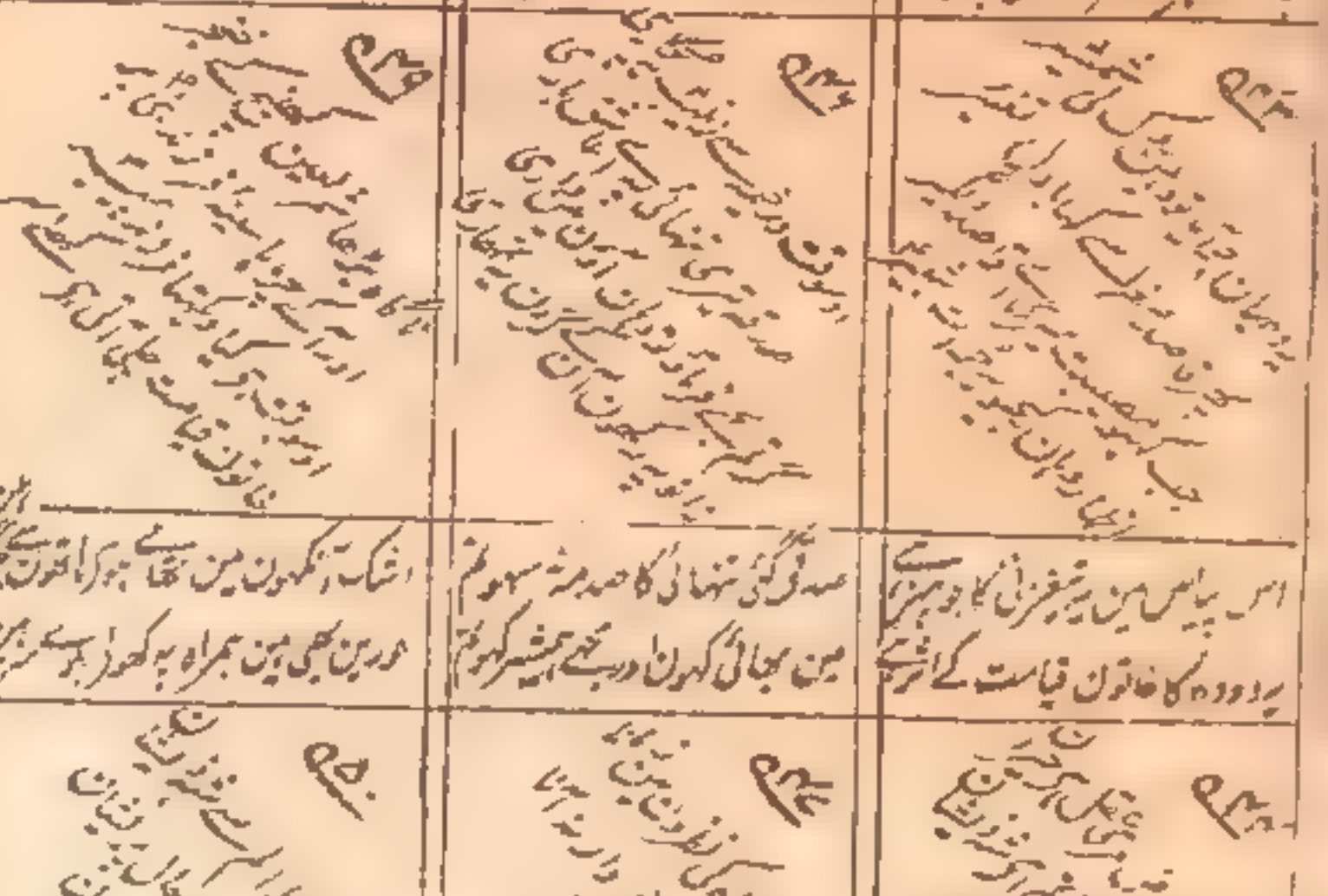

اس پیاس میں یہ بیخبری کا جو ہے عالم
پر دودھ کا خاتون قیامت کے اثر ہے

صدقے گئی تنہائی کا صدمہ نہ سہو تم
میں بھائی کہوں اور تجھے ہمشیر کہو تم

اشک آنکھوں میں تھا ہے ہو کر کانوں سے جگر
اور میں بھی ہیں ہمراہ پہ کھڑا ہے سر میں

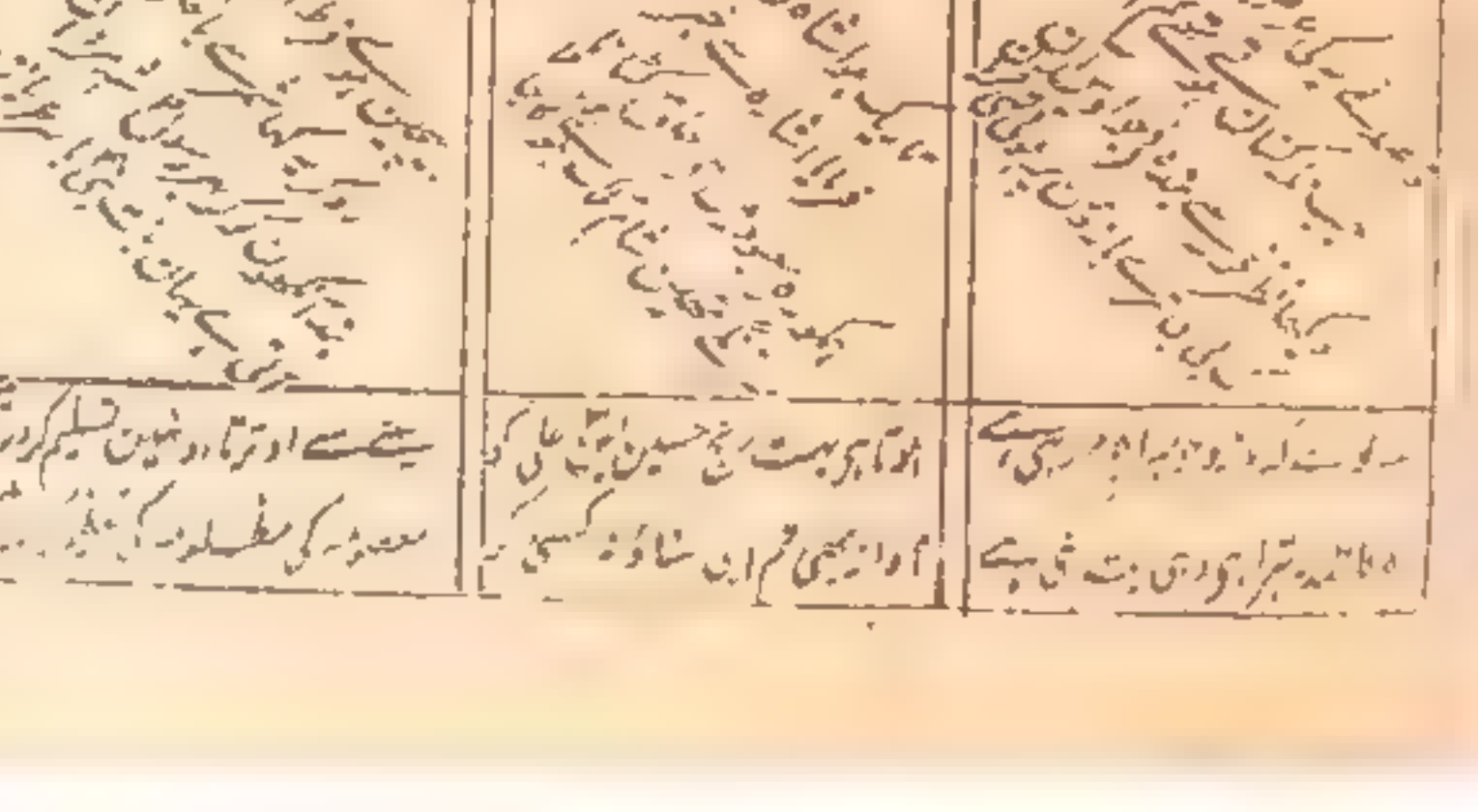

سوکھے ہوئے لب دانت جو ہیں خون میں تر ہے
دامن تیرا ہو دہی بہت غم میں ہے

ہوتا ہے بہت رنج حسین ابن علی کو
آواز بھی تم اپنی سناؤ نہ کسی کو

سینے سے اوتارا دو نہیں تسلیم کروں میں
معصومہ کی مظلوم کی نظر میں

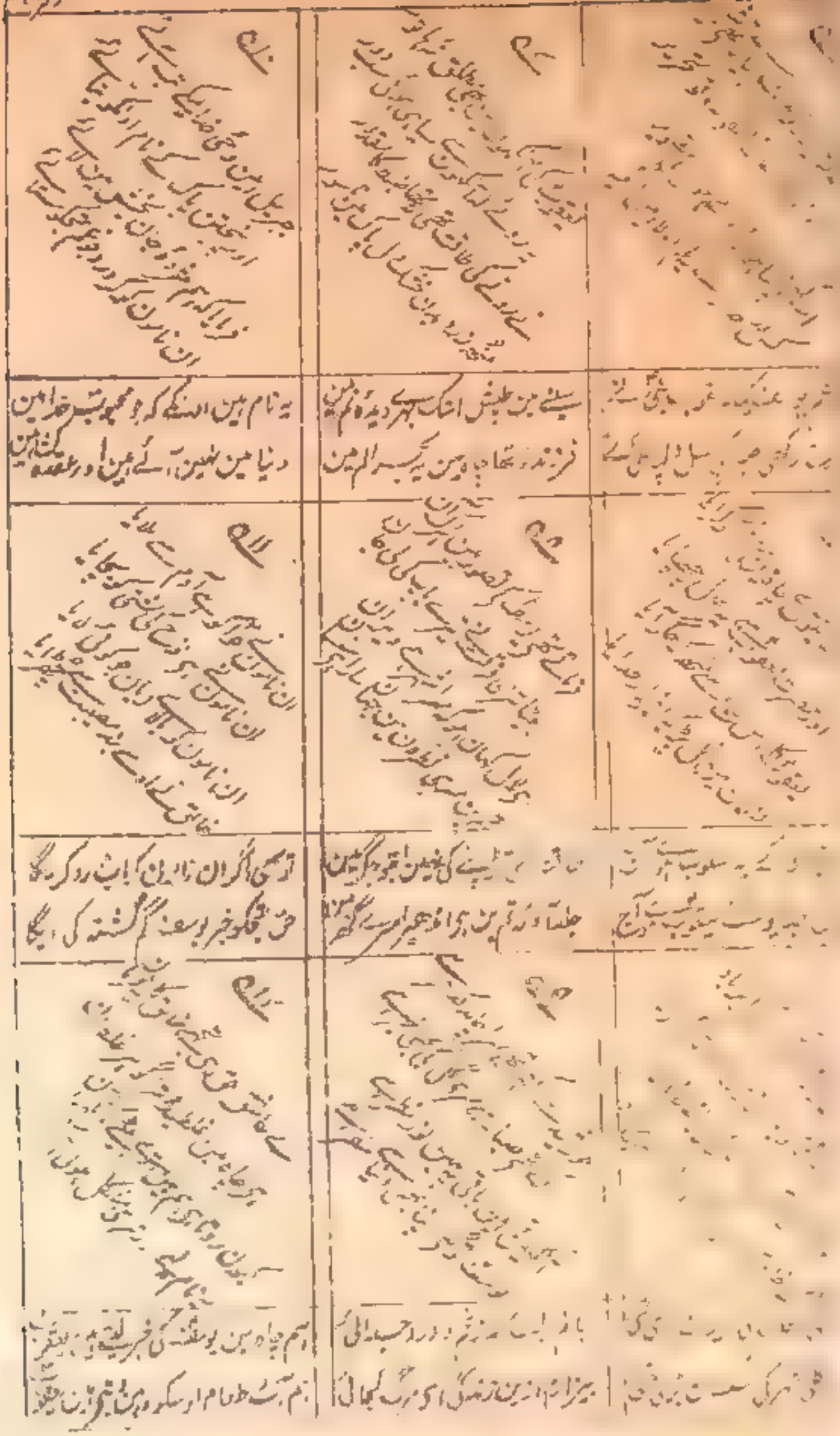

۱۴

جب تک کہ جاں آنکھوں میں دیکھا نہ لبِ گور کا
موقف ٹھہرا نہ ہوا اور سکے جگہ کا

۱۵

کبر سے روا ہے کہ جب ذبح کیا جاتا
فاختوں سے کئی دن کے شہ انبیں دیکھتا

۱۶

ایک بات مگر شہ کو نہ بھولی سو وہ
وہ مغفرت امت عاصی کی رہ

۱۷

اب بارِ دیں کی یوسف دیرینہ کی
اب جادۂ یوسف جبلہ کو کرد بار

۱۸

غل پر کیا ضعیف کے آ بن جاتا ہے
اب عرش تلے ہاتھ کے کہ بن جاتا ہے

۱۹

سب وقت زوال اور بت گر
خورشید رسول دوسرا در ہے

۲۰

حاتم یہ رگ گلے دیے قاتل اچھری
پوچھے کوئی روداد تو کہیے سے جائے کے

۲۱

خنجر جو چلا ہوگا گلے سے شہ دیں پر
کیا تا

۲۲

تن خاک تا

۲۳

جب تم نہ تھیں کہ کے کا
ہر بات میں بابا کہ بت با

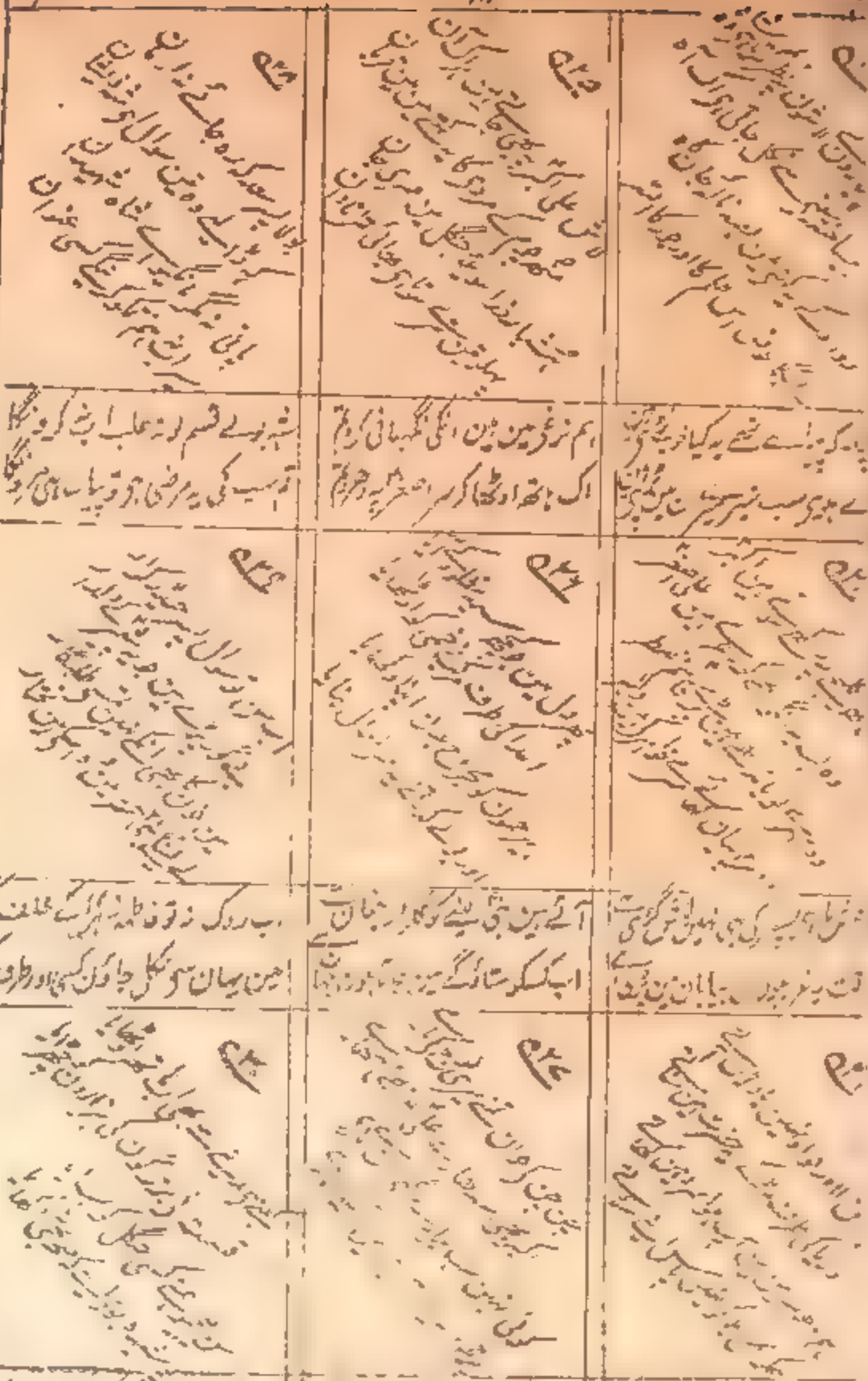

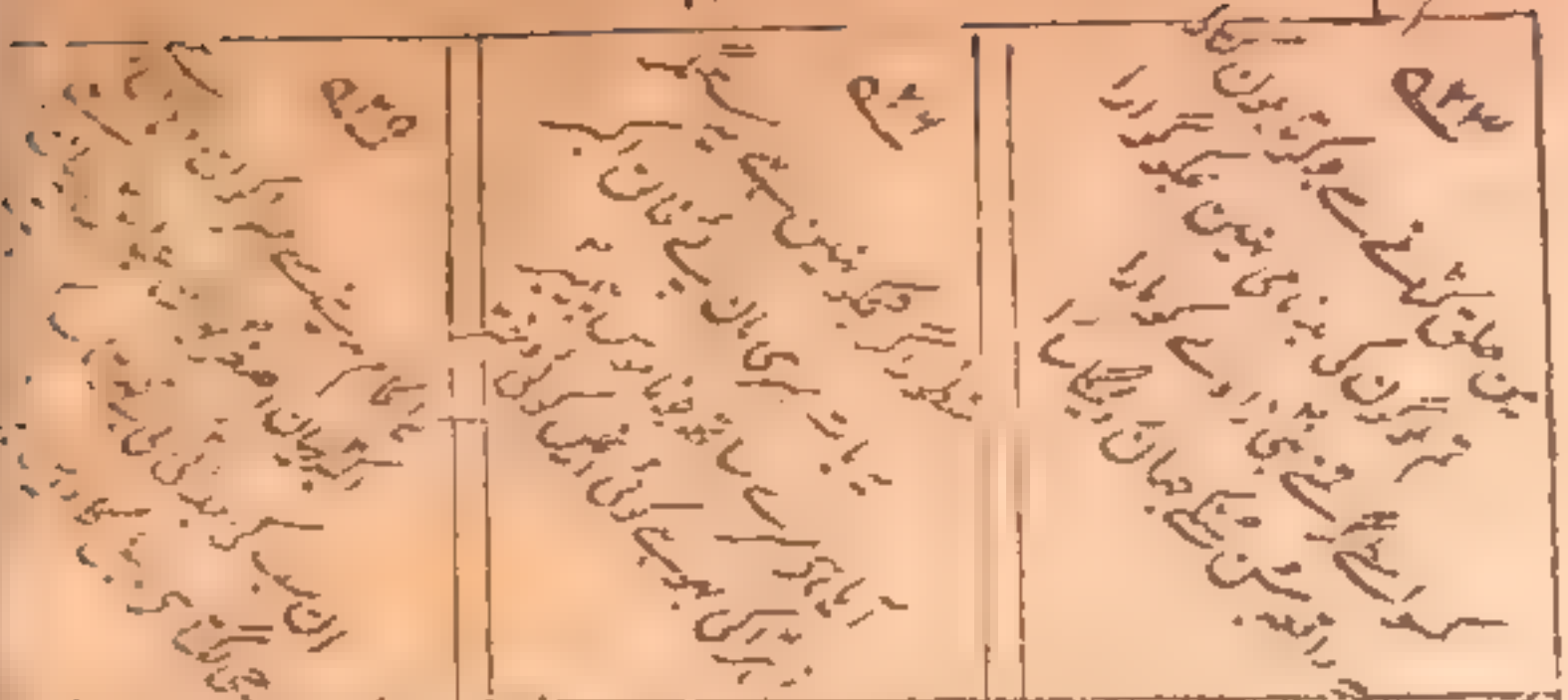

جب کیسے کلمہ گو تجھے رسوں عربی کے
گو بے کفن اصغر ہی یہ ایسا نہیں غم ہی
جائینگے کہاں ہم تو بہ گو کھڑ
۱۰ انسوہ کیا ذبح نواسے کو نبی کے
سر ننگے ہوئے آل پیمبر ستم ہی
گر جیسے تھا آباد وہ جنگل میں

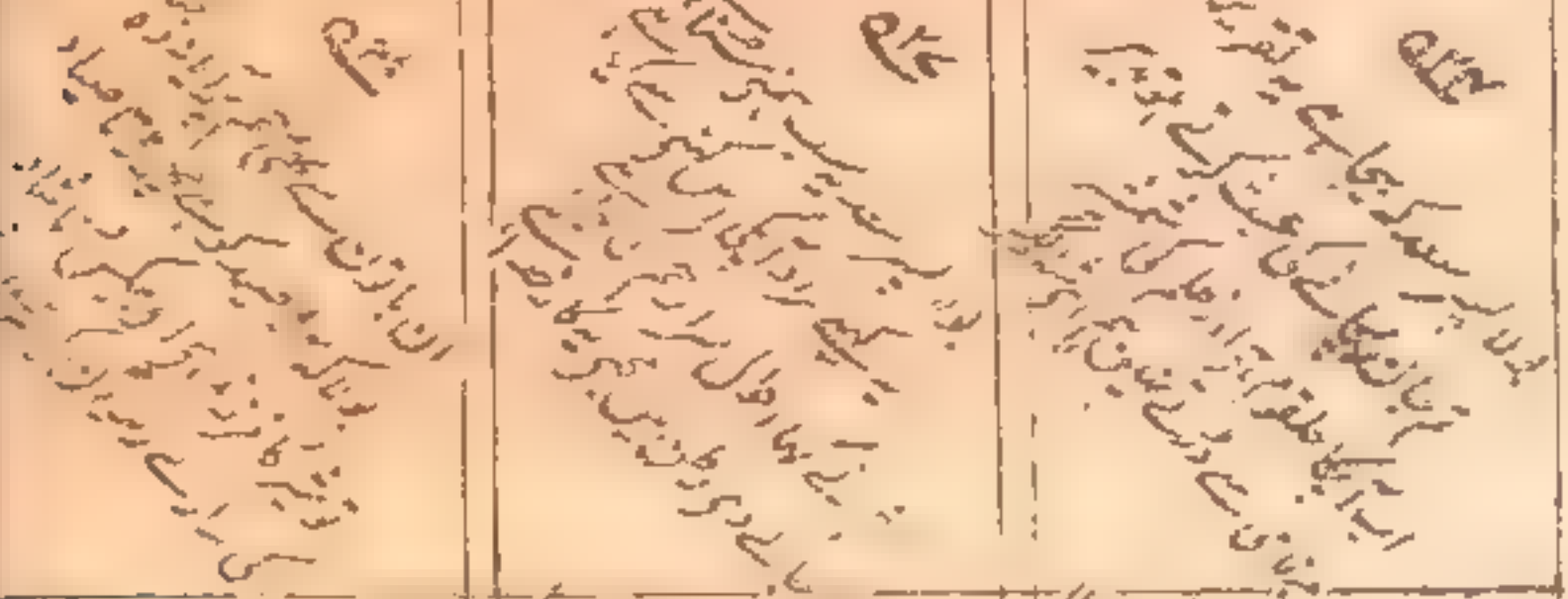

خون تیرے خون میں خنجر کو بھریں گے
پہونچا کے جدا آرنگا میں آل عبا کو
۱ وقت جو زینب سے نکل جاؤ گے
بے نام و نشاں تجھکو اگر ذبح کرینگے
اس بات کا ضامن ہے ہوں دیتا ہوں خدا کو
پھر دام میں روباہوں کے کب آؤ گے

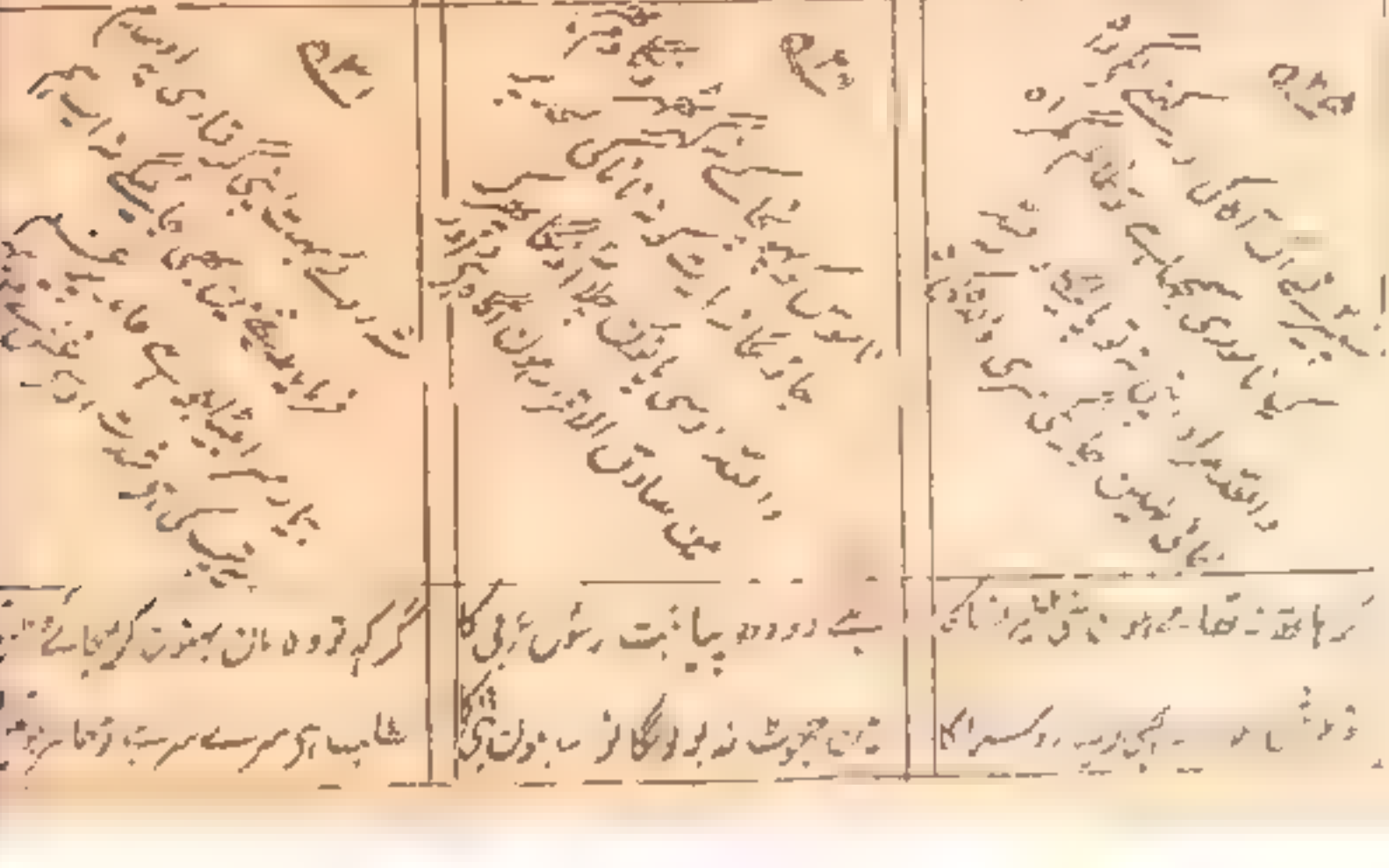

کر ہاتھ نہ تھامے ہو نبی غیر نہ کا
ہے دودھ پیا بنت رسول عربی کا
گر کہہ تو وہ مان بھتیجے کی بچا لے
نہ جھوٹ نہ بولونگا نہ سونگا ہی کا
شاید ہی سر سے سر سے تو ہمارے

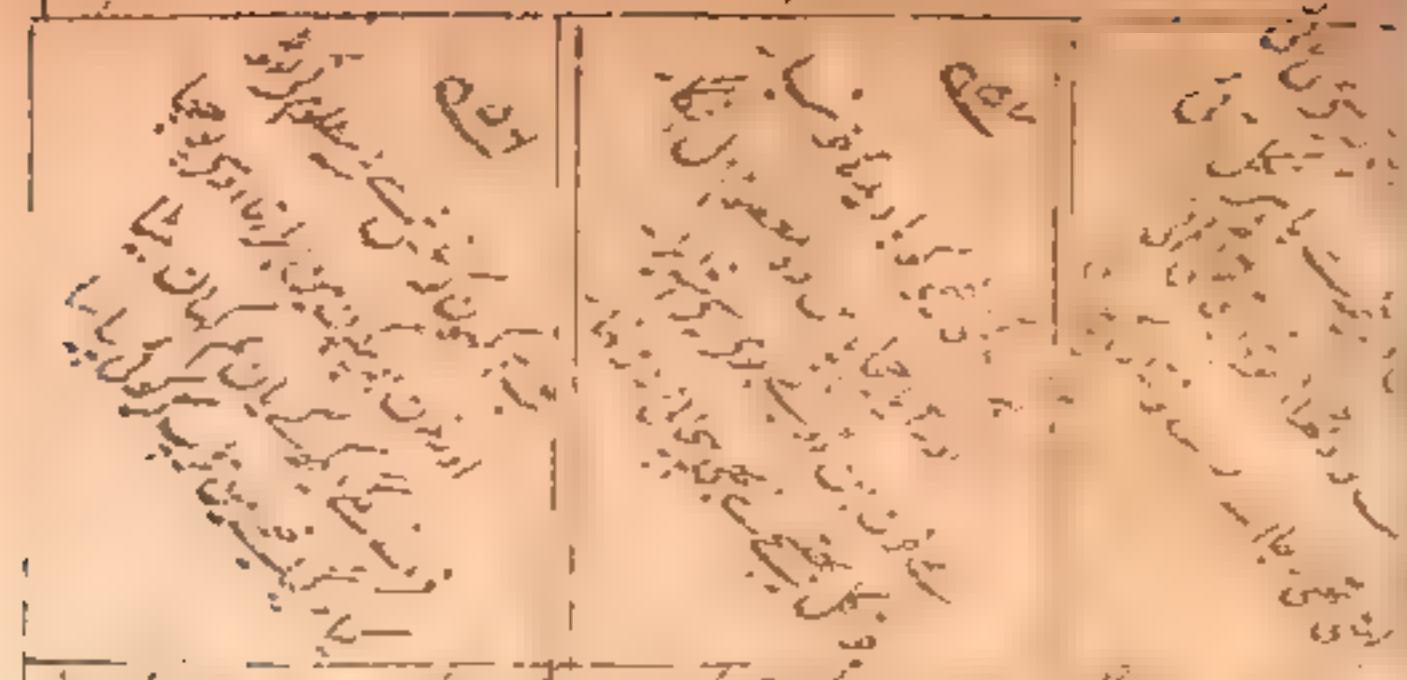

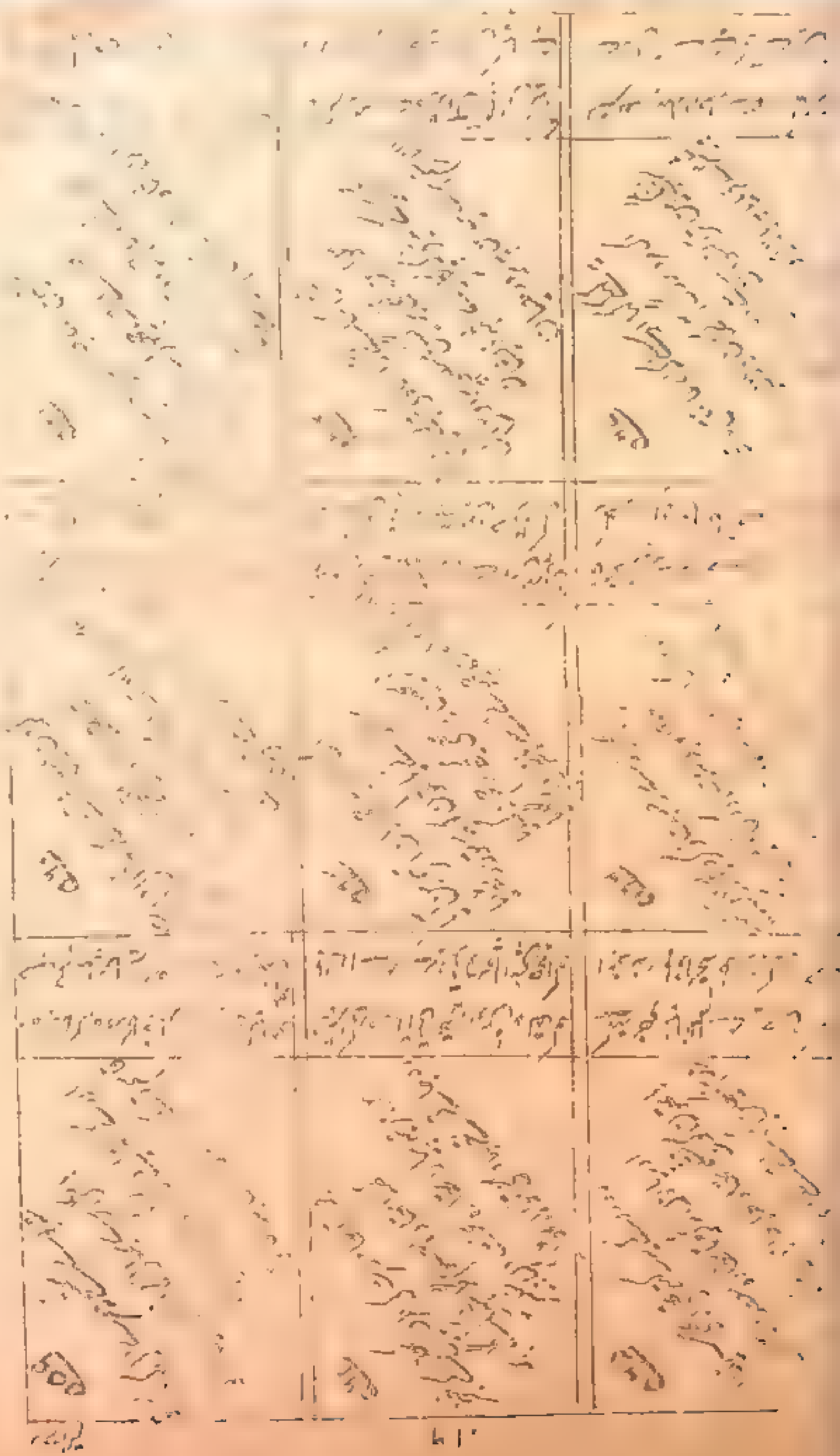

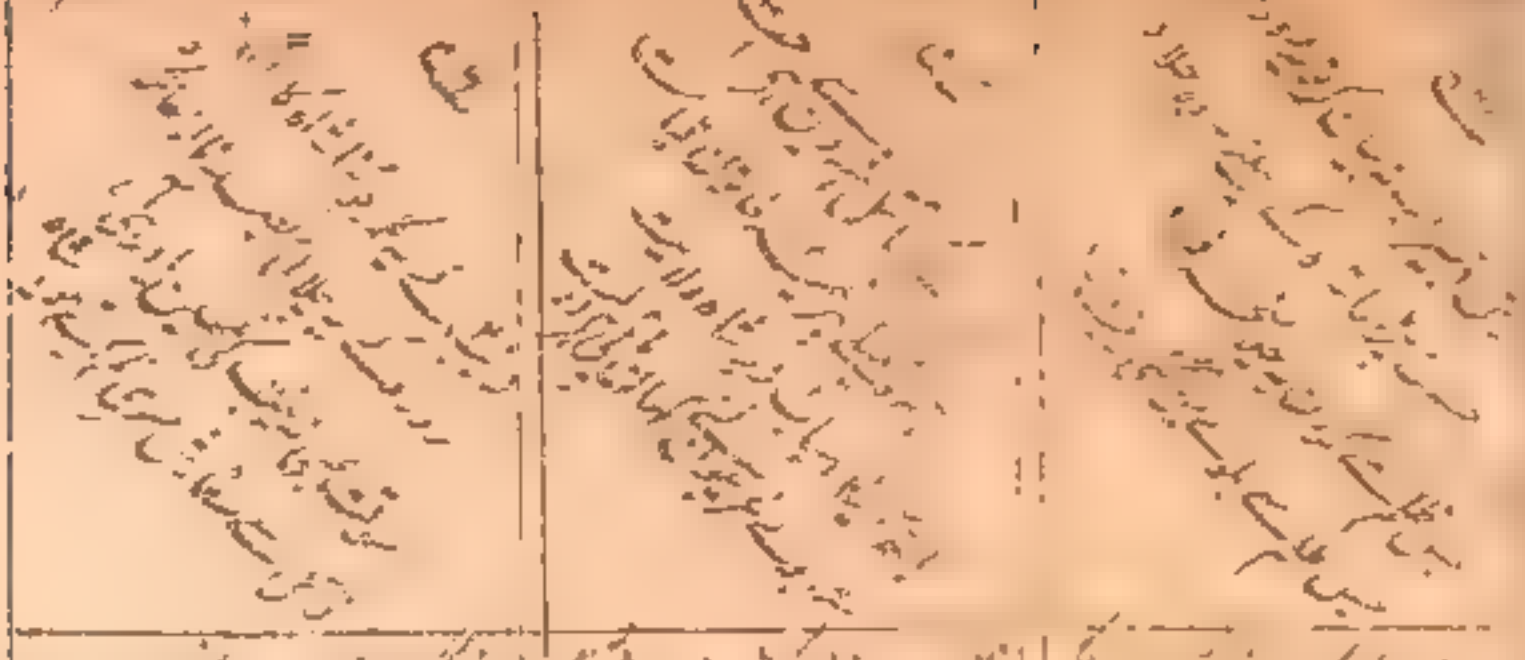

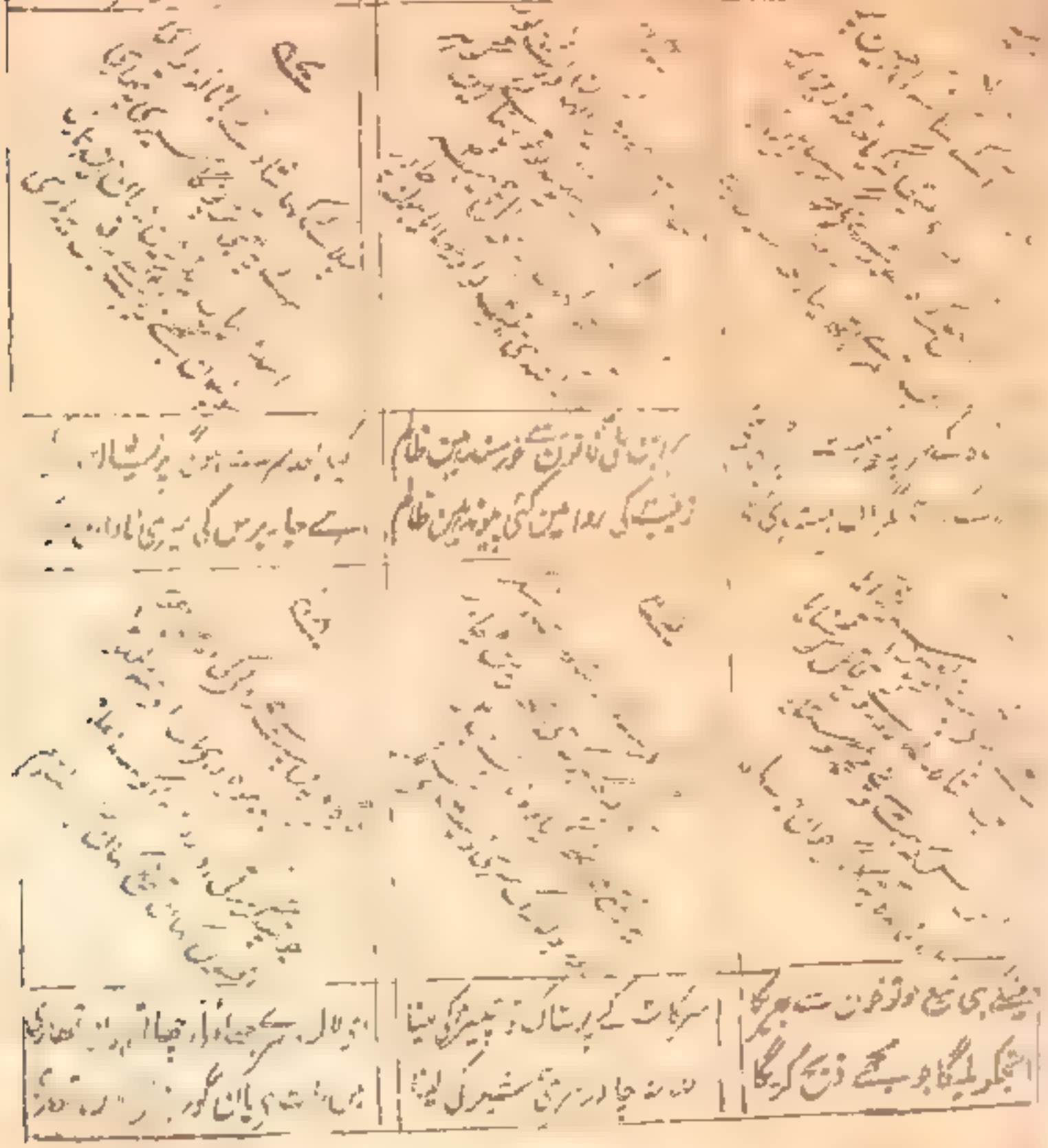

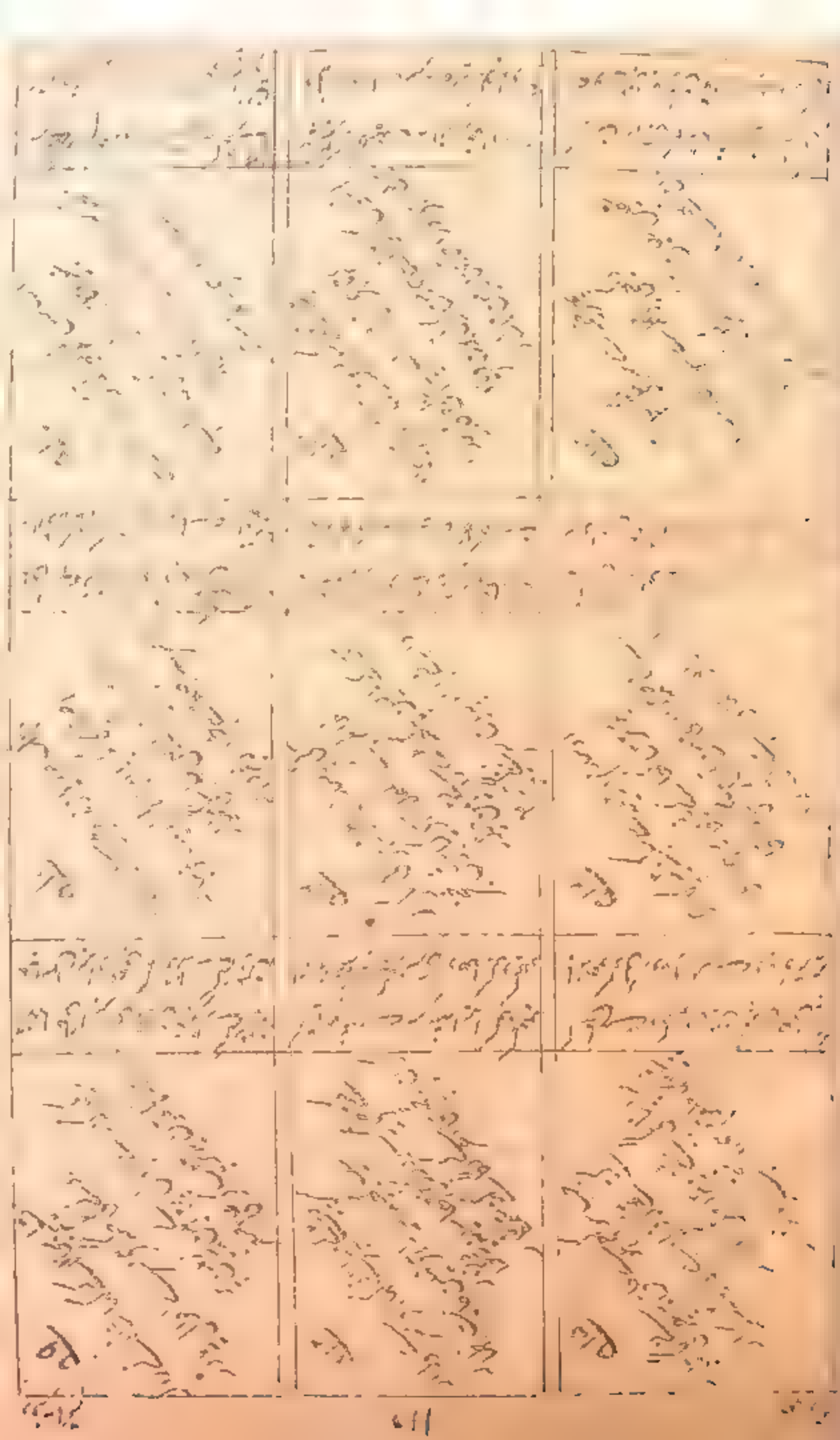

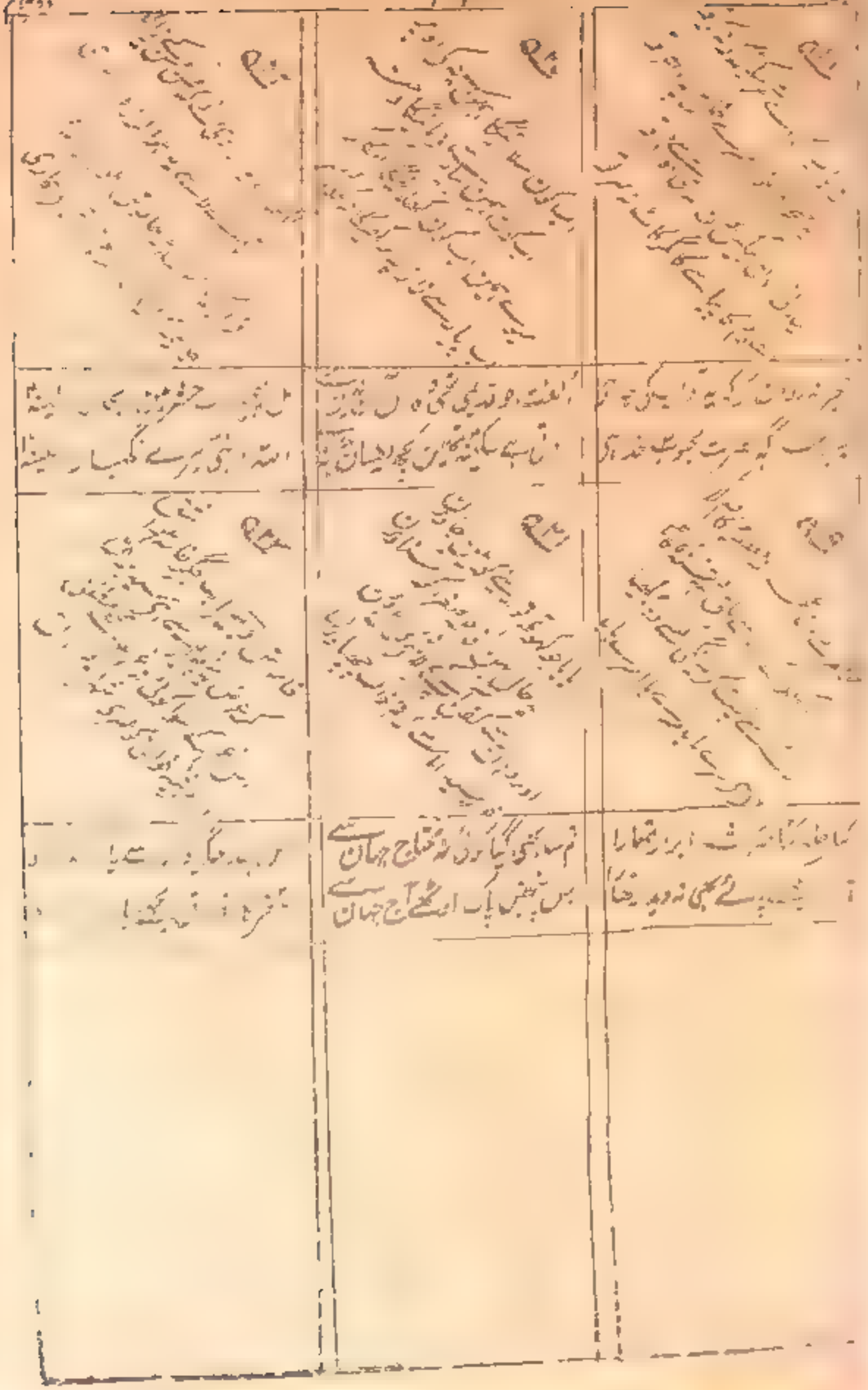

عیسیٰ کو یہ وقار ملا سے ذبیح کو
معراج نیزے پر ہوئی فخر مسیح کو

پیشِ جبین فقط نہ سرِ شرع و دین جھکا
سجدے کیوا سطے فلک نہ جبین جھکا

عینک کی امتیاز نہ تھی چشم پیر کو
پڑھتی تھی سر نوشت صغیر و کبیر کو

مذبوحِ راہِ حق کی یہی شان ہوتی ہے
ہر عید اس جمال پہ قربان ہوتی ہے

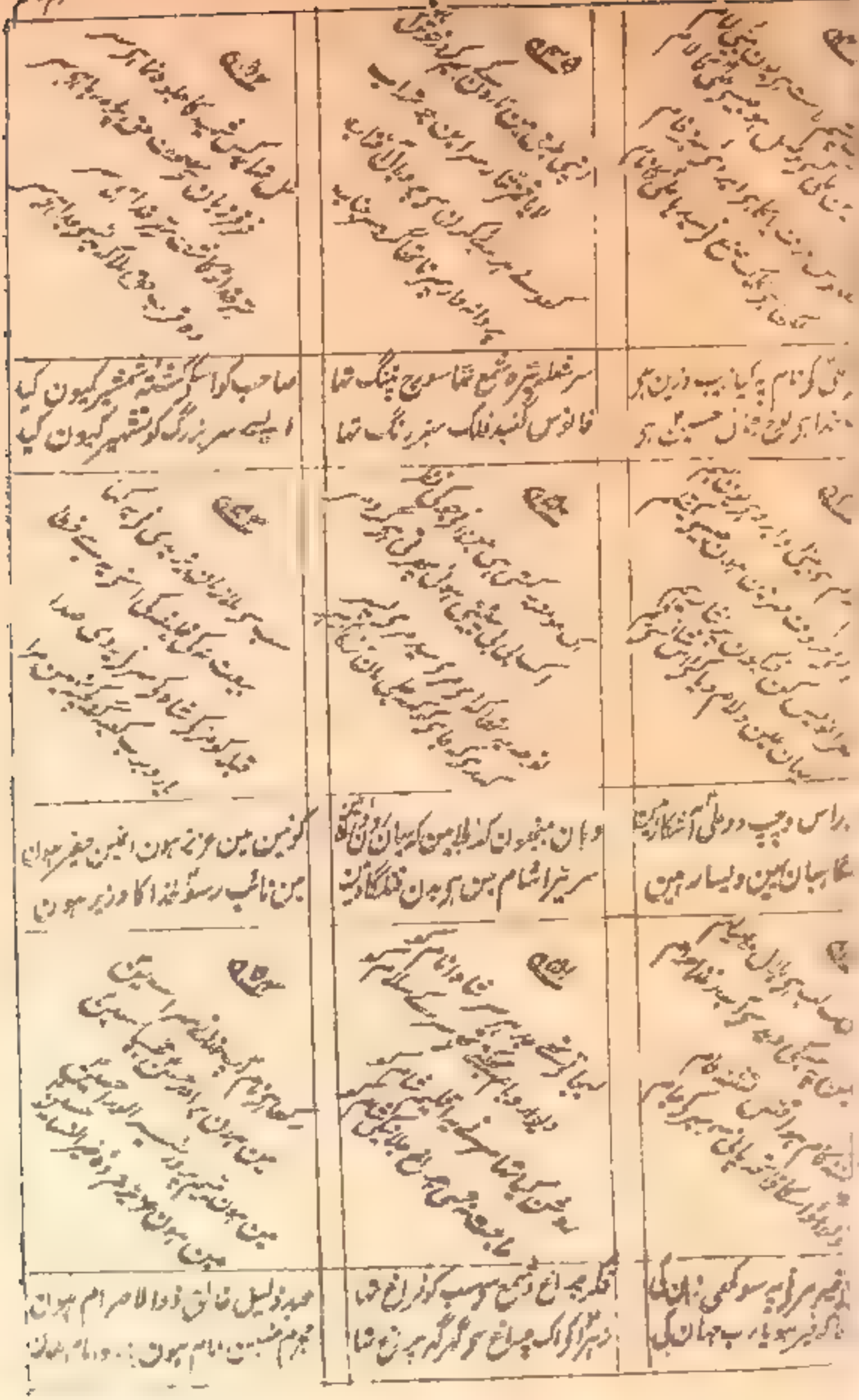

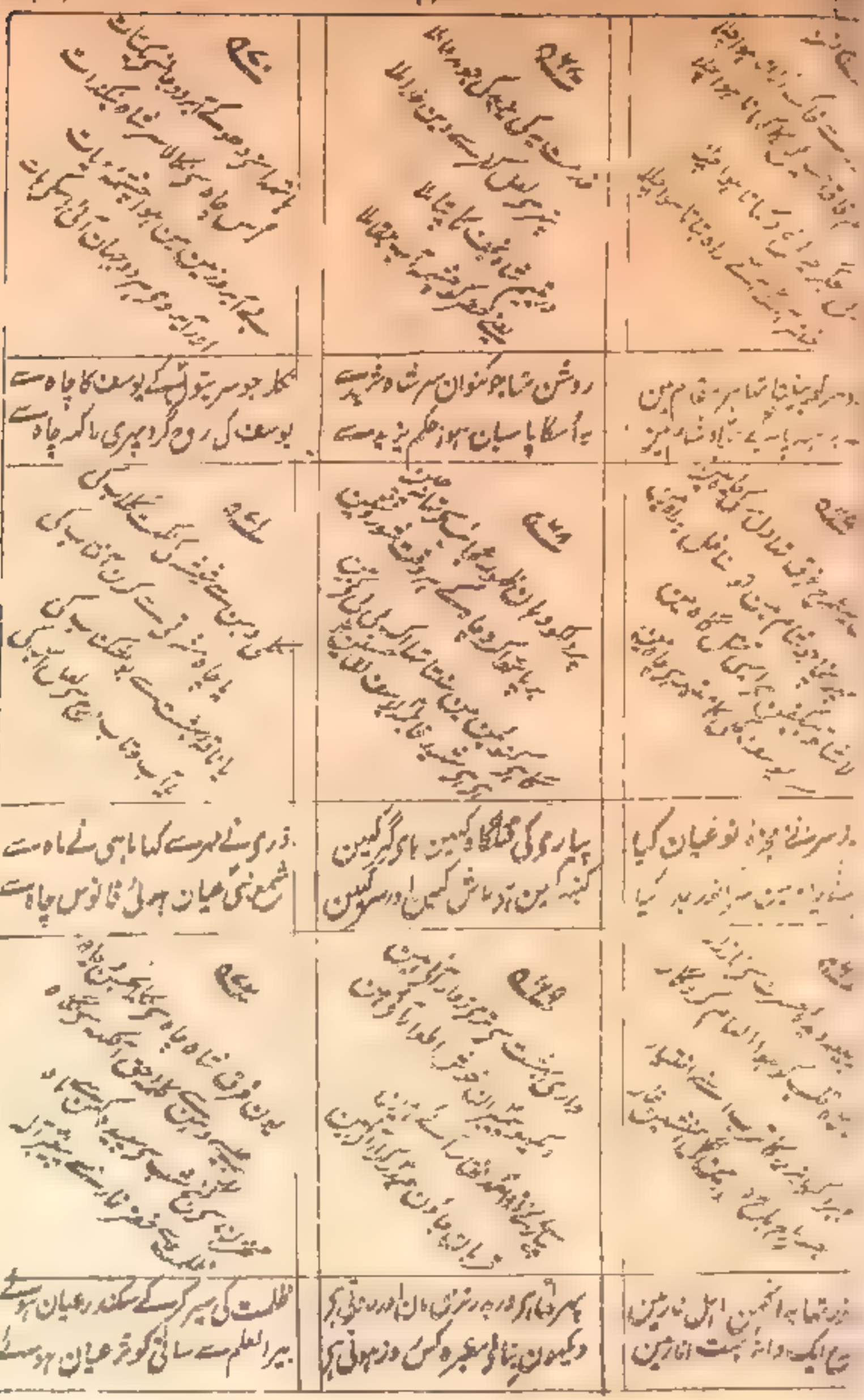

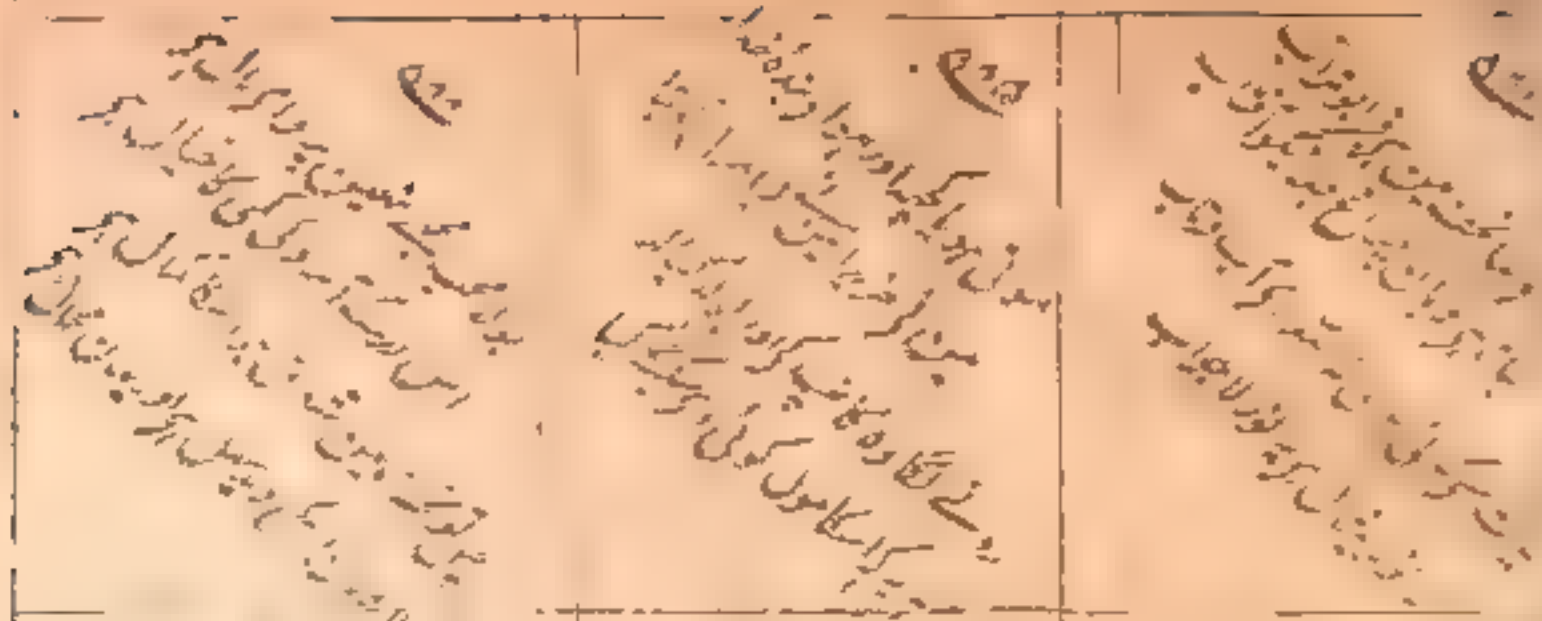

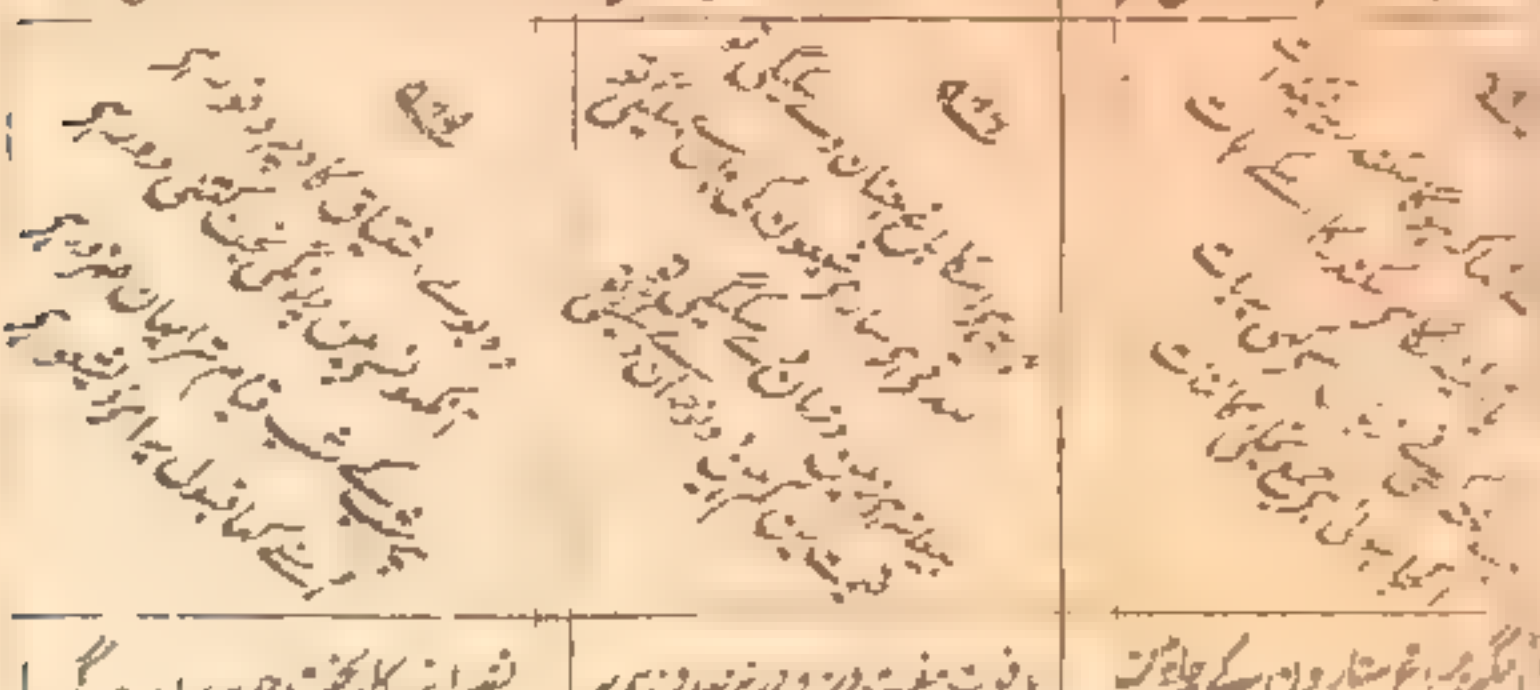

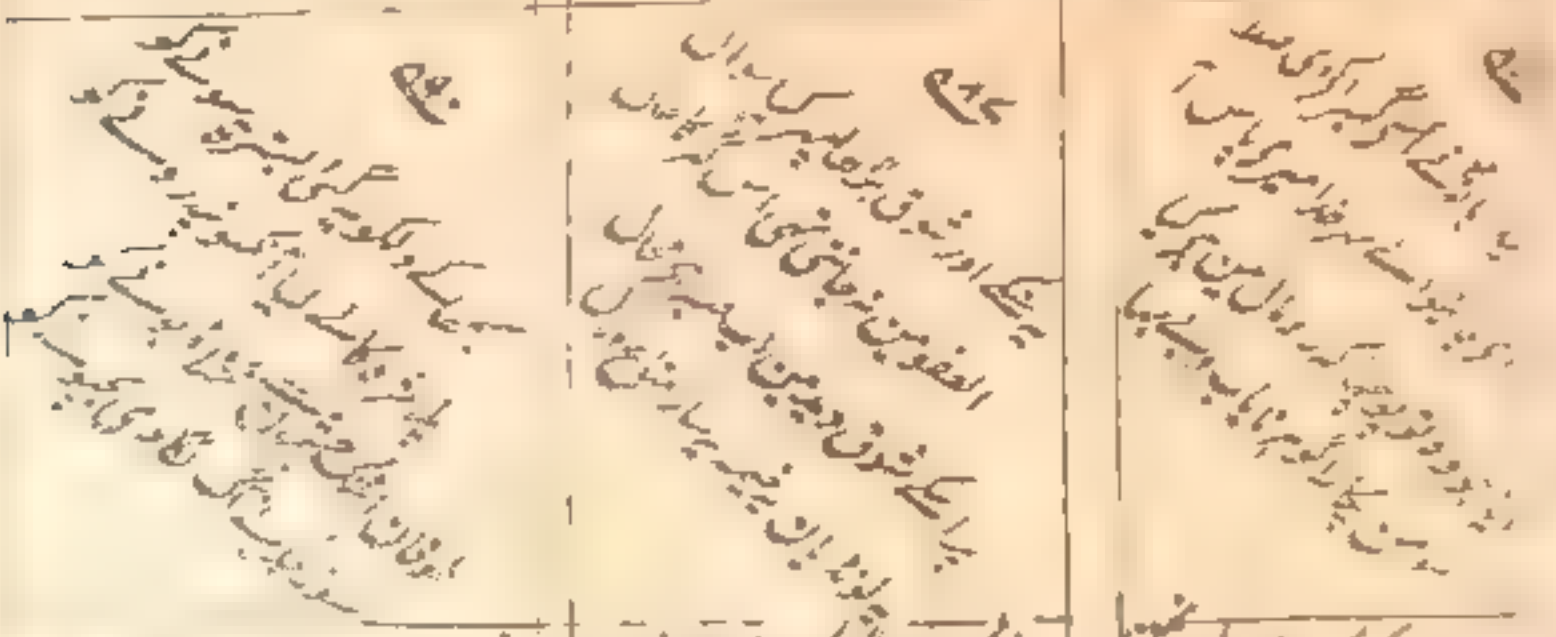

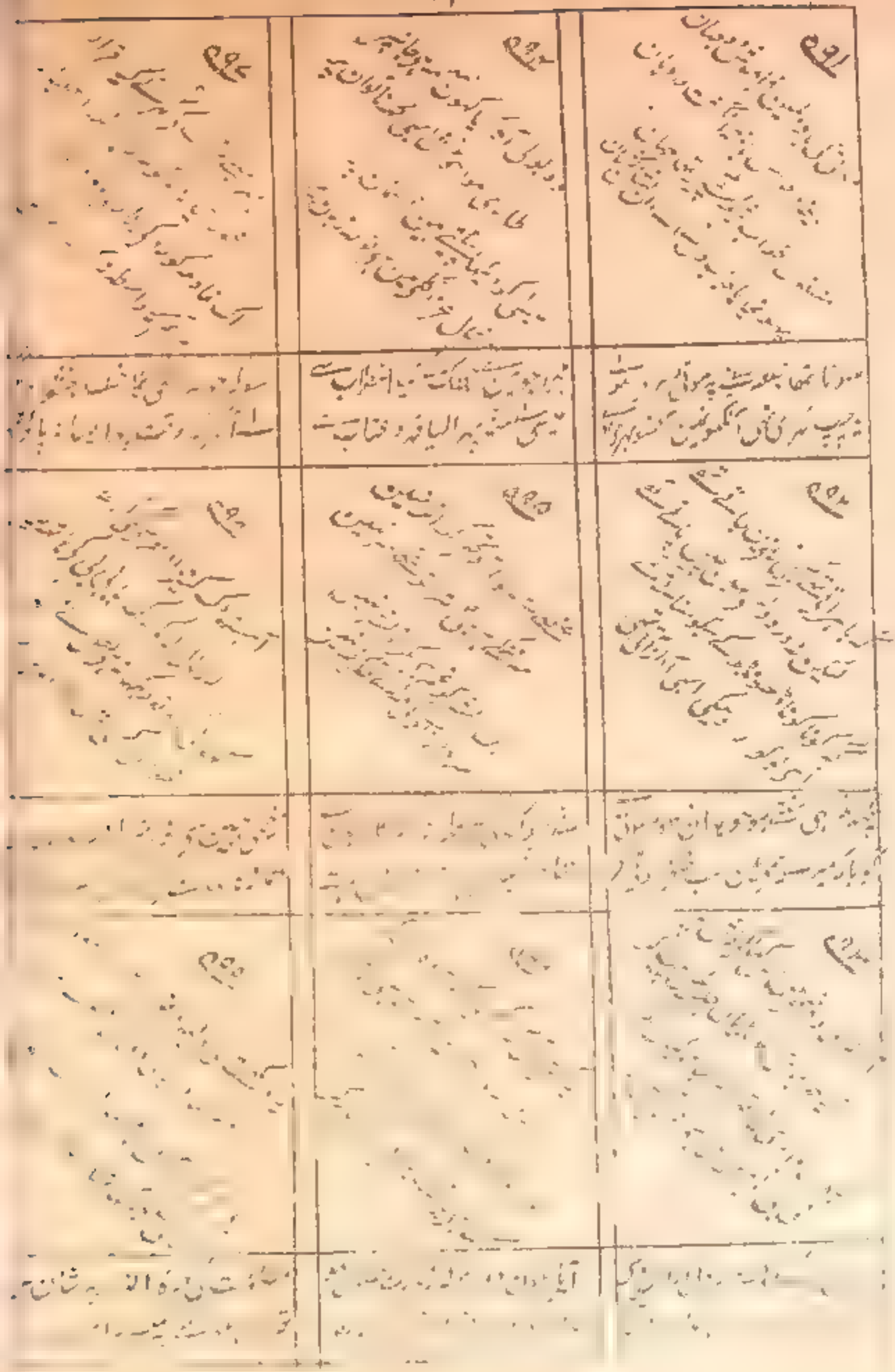

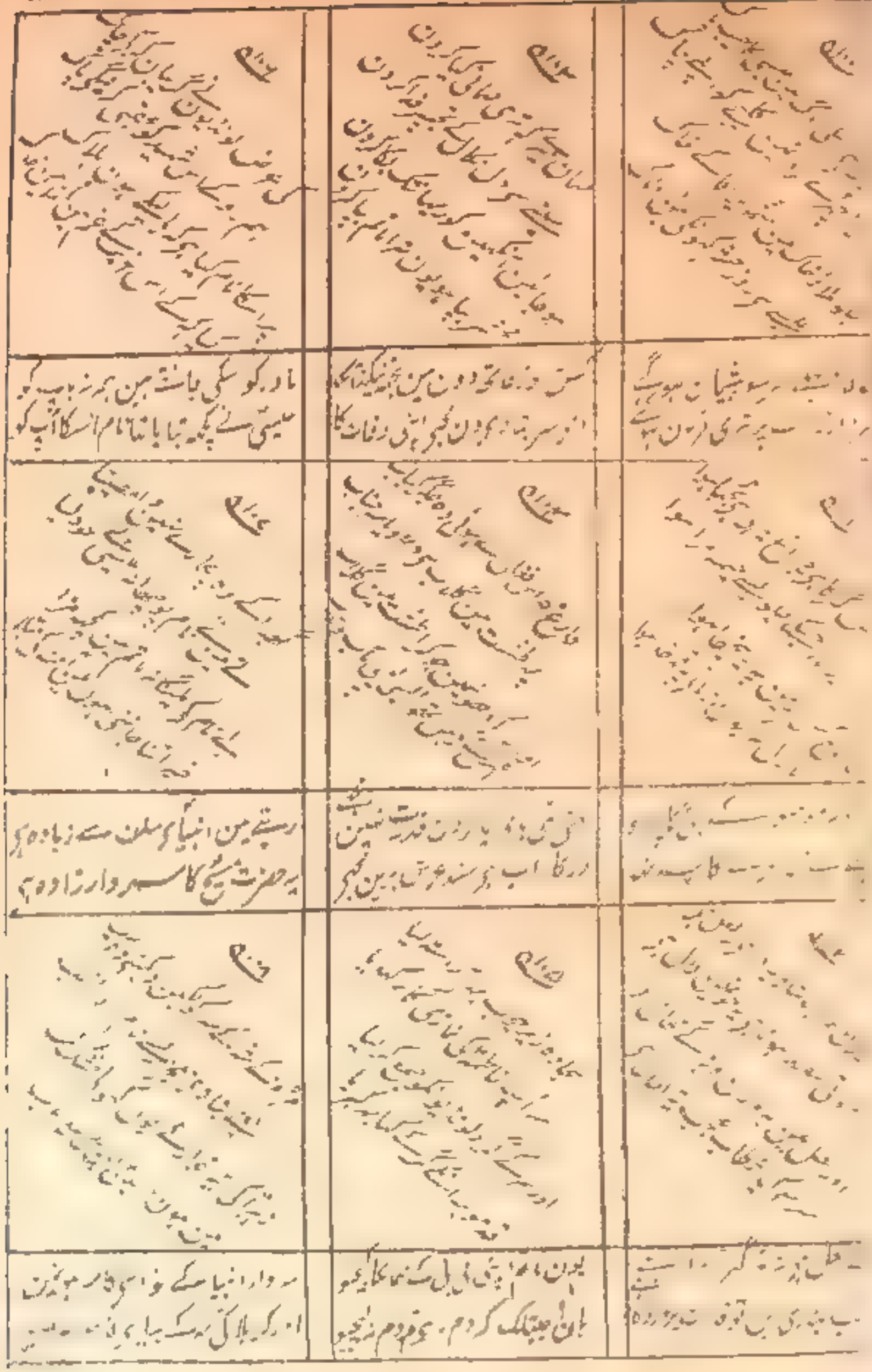

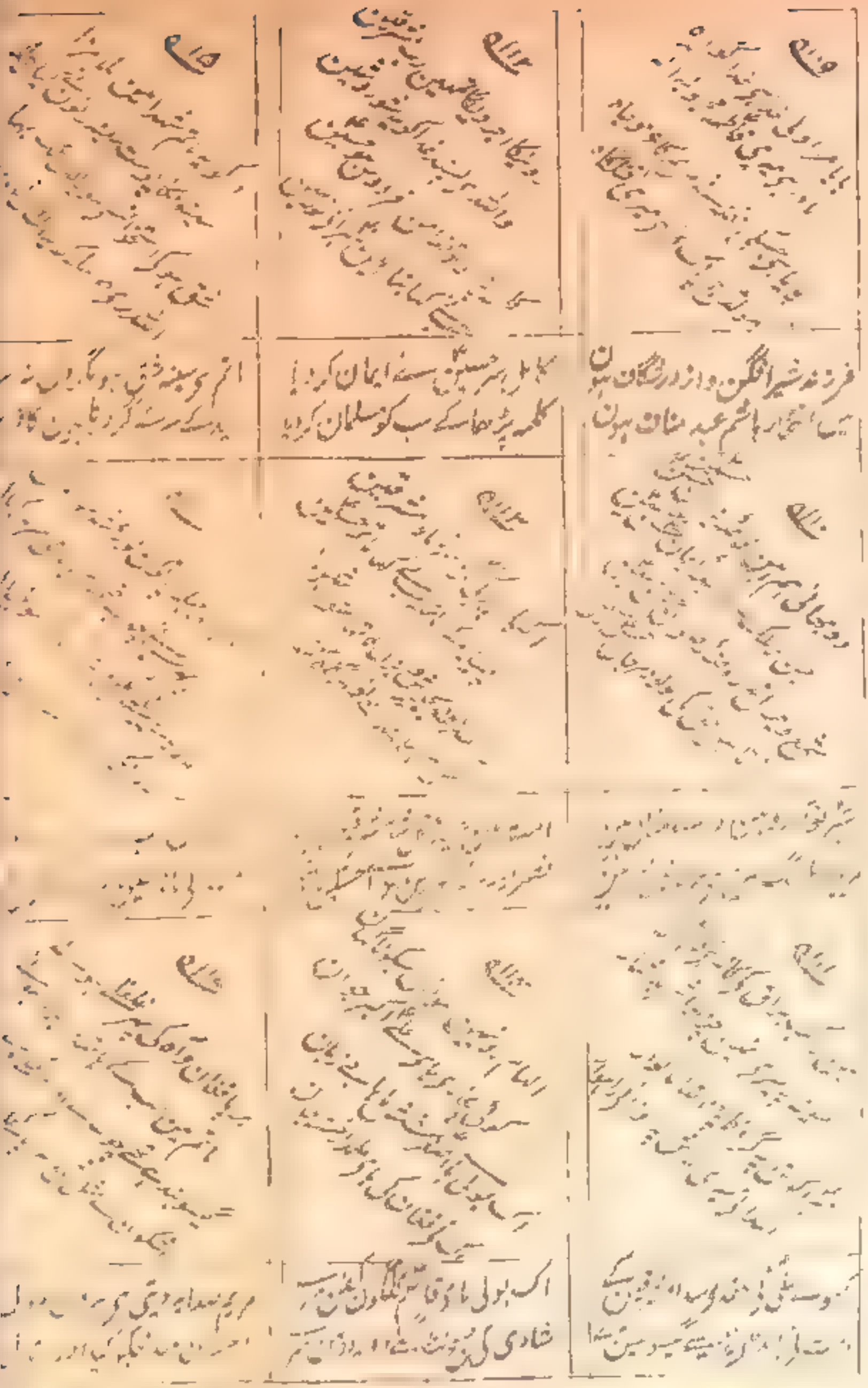

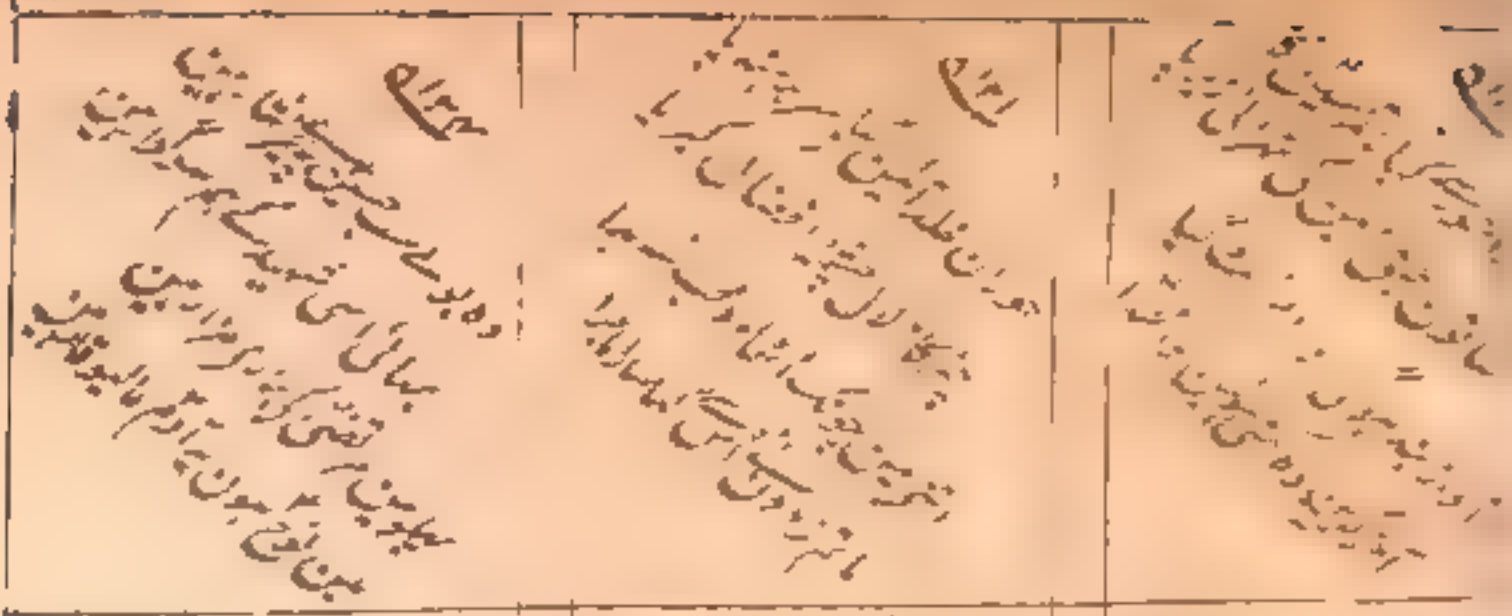

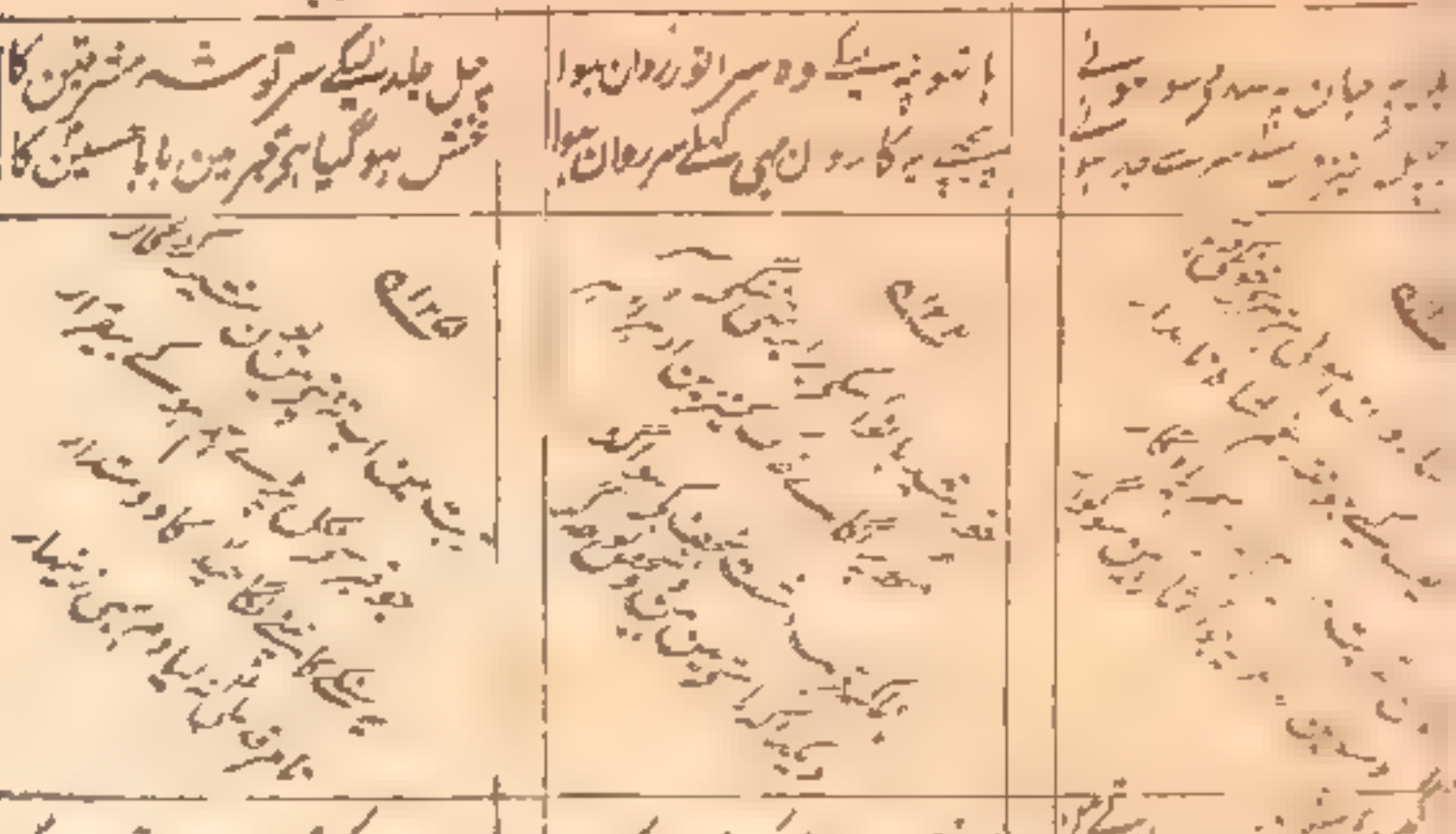

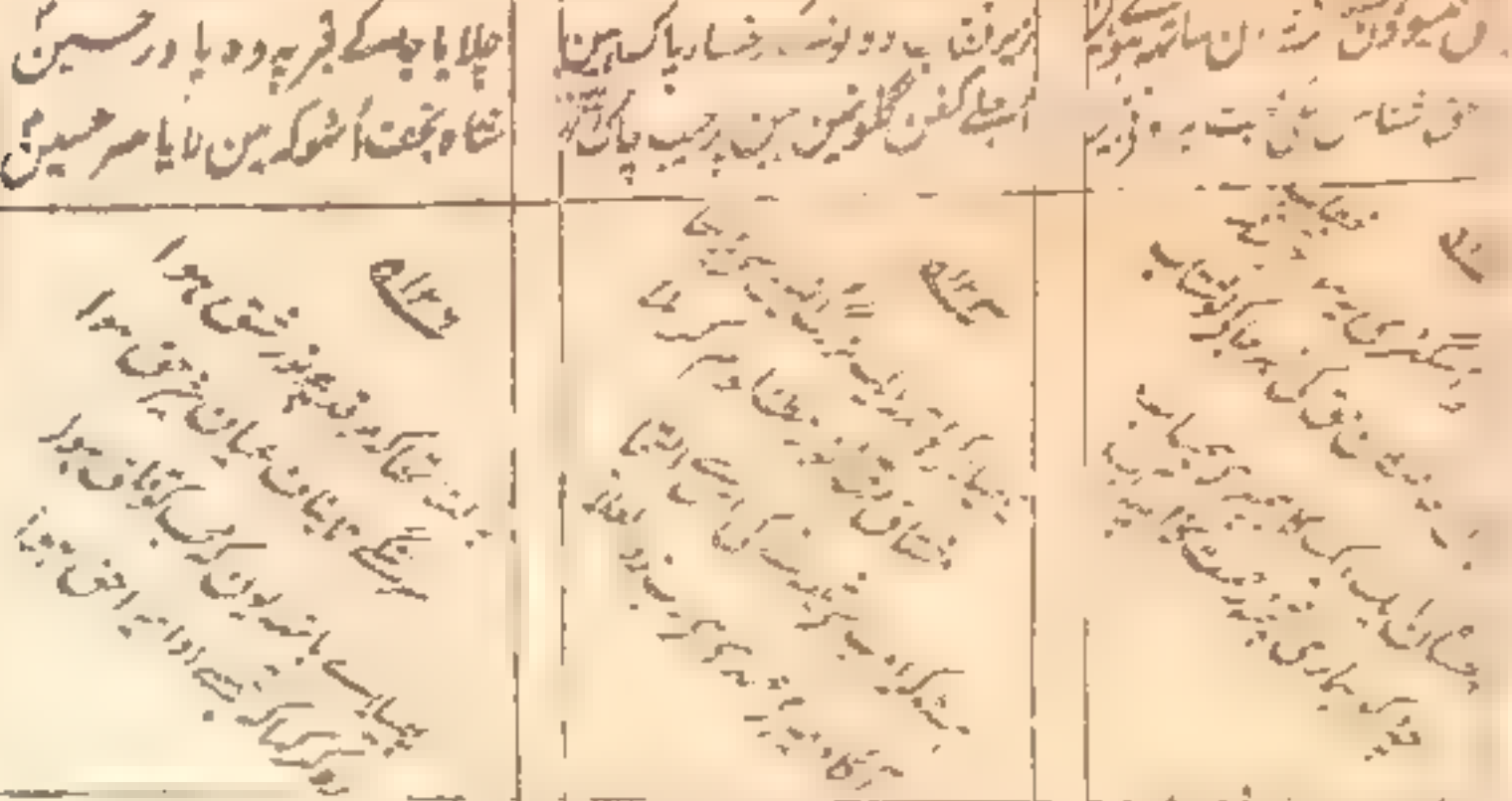

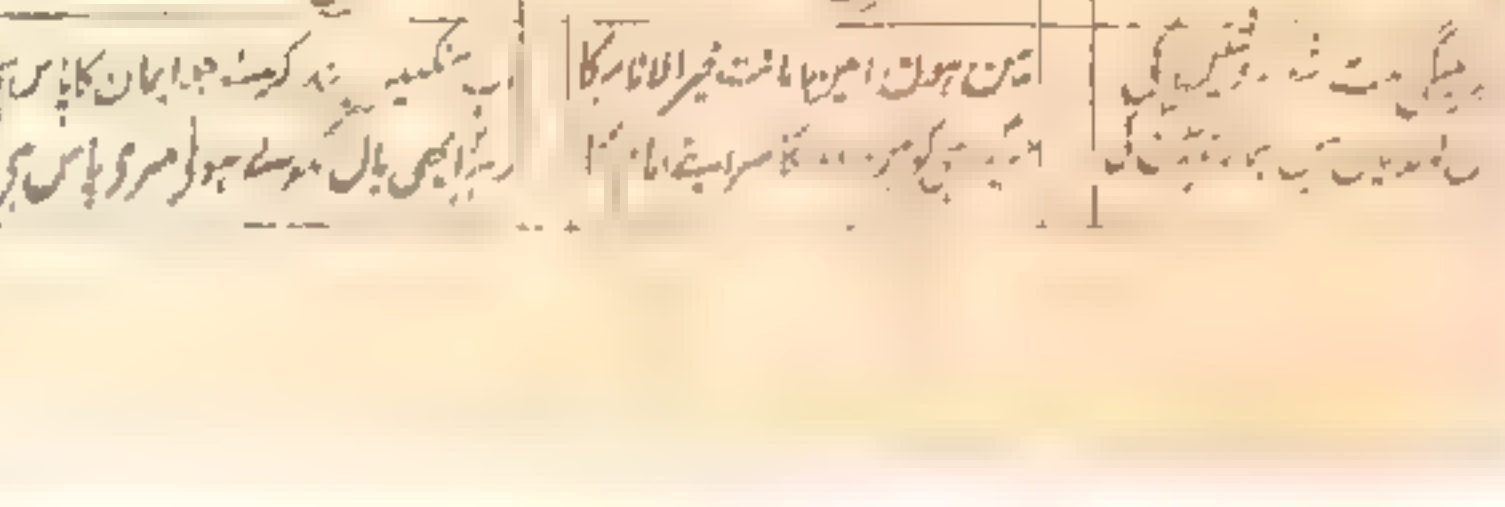

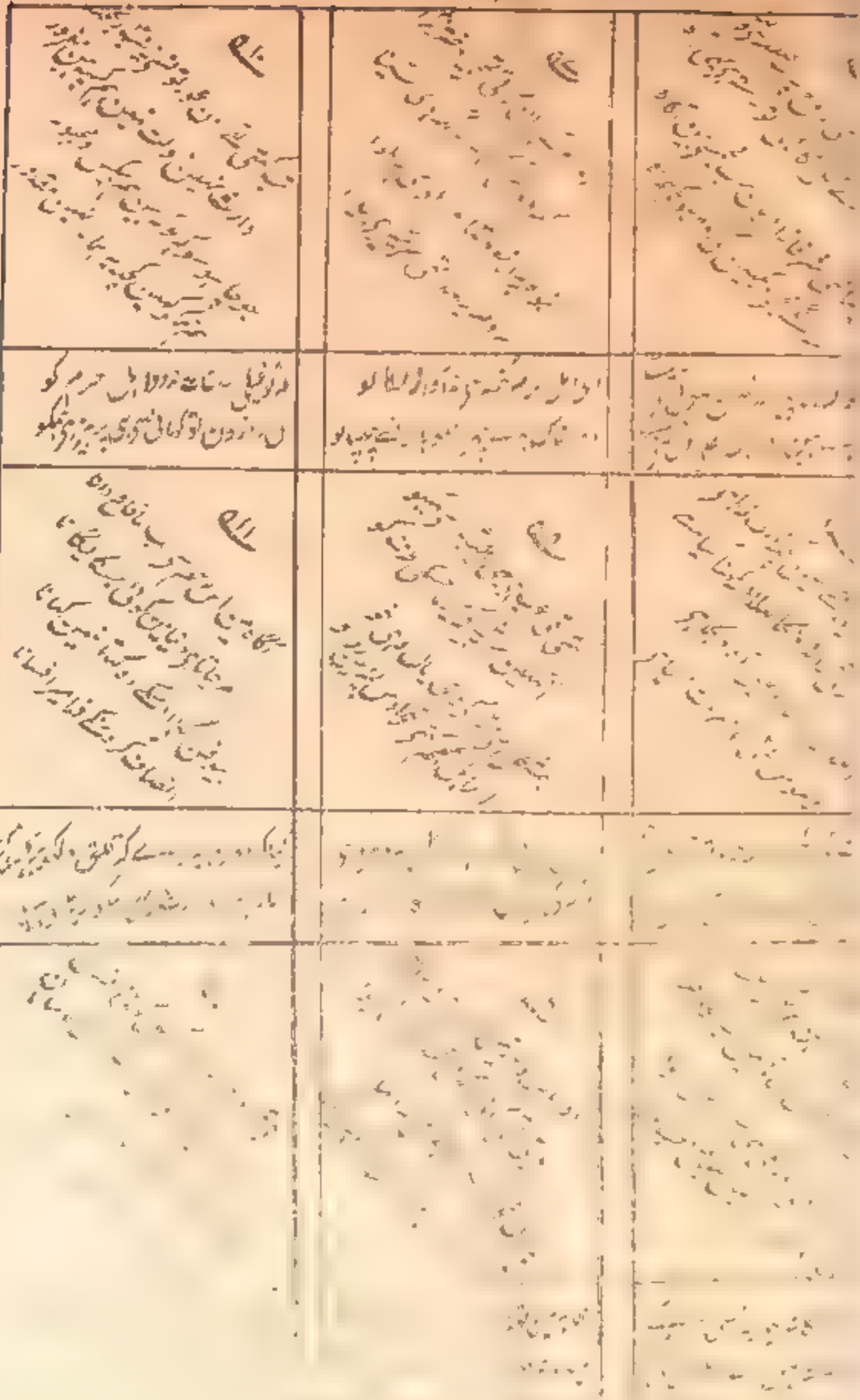

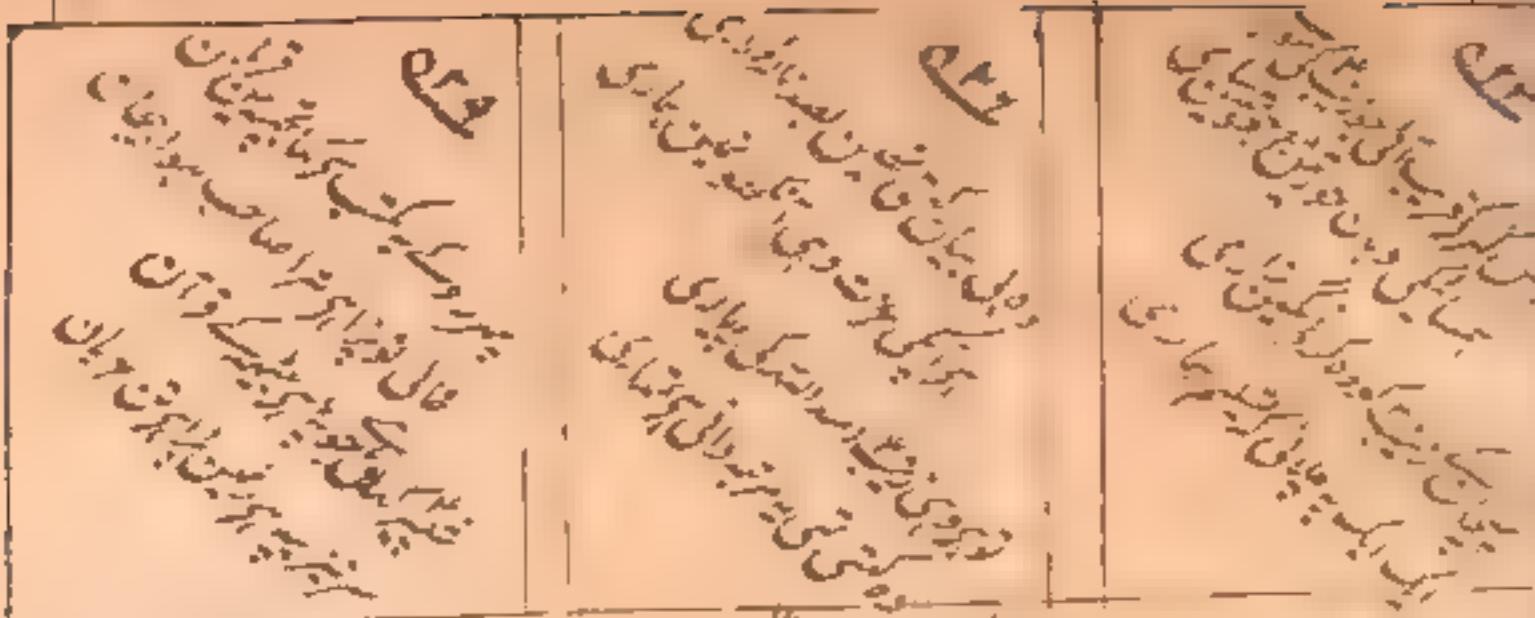

فکر قدم پاک تمہارا ادھر آیا
ت بین جہاں آپکا ہمکو نظر آیا

تم لوگ سمجھتے ہو بزرگی ہے تم کو
ایسی بھی تو خلقت ہو کہ جو ہستی ہو ہمکو

استغفر و ظیفی مین رہا کرتے ہین بھائی
اب نیز یہ قرآن پڑہا کرتے ہین بھائی

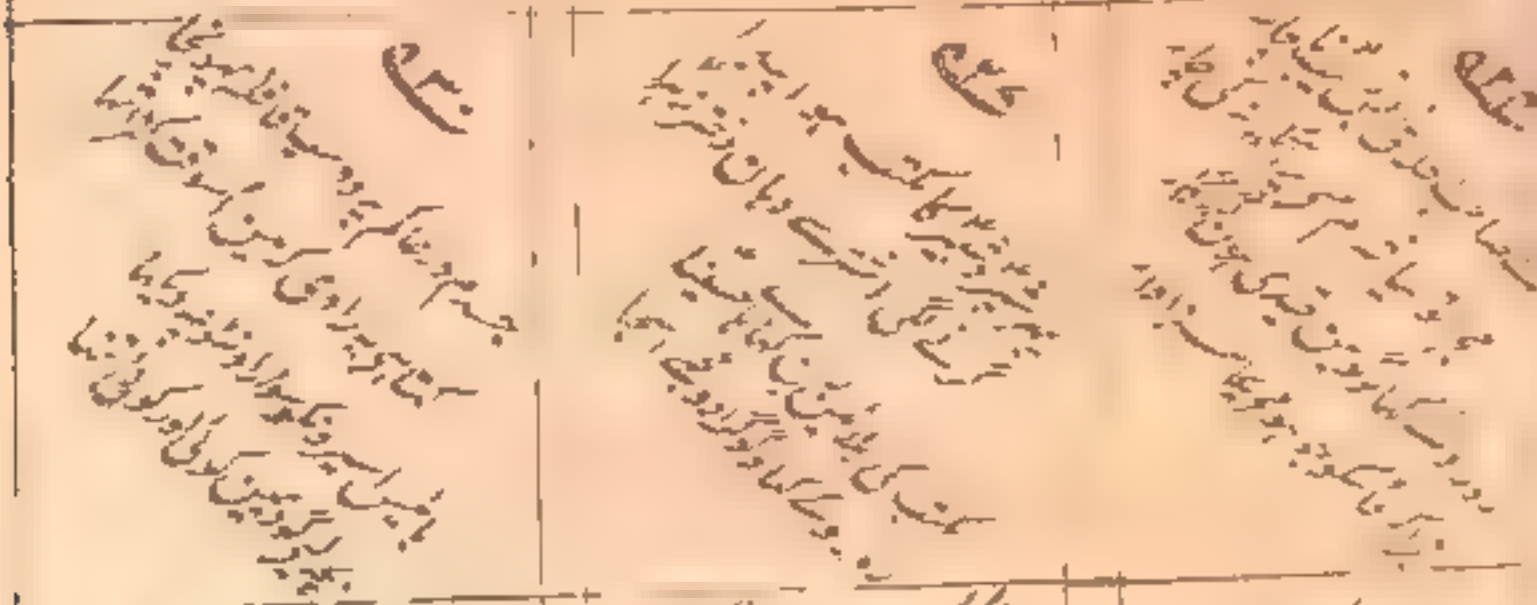

ماجا بیٹھے مکتب پہ فدا ہو نگی زینب
یہان صاحب مکتب کے ادھر ہونگی زینب

منہ خاک کو اُن سارے اسیرون کے پھیرے
سر نیزہ پہ اٹھارہ شہید ونکے ہر سا تھے

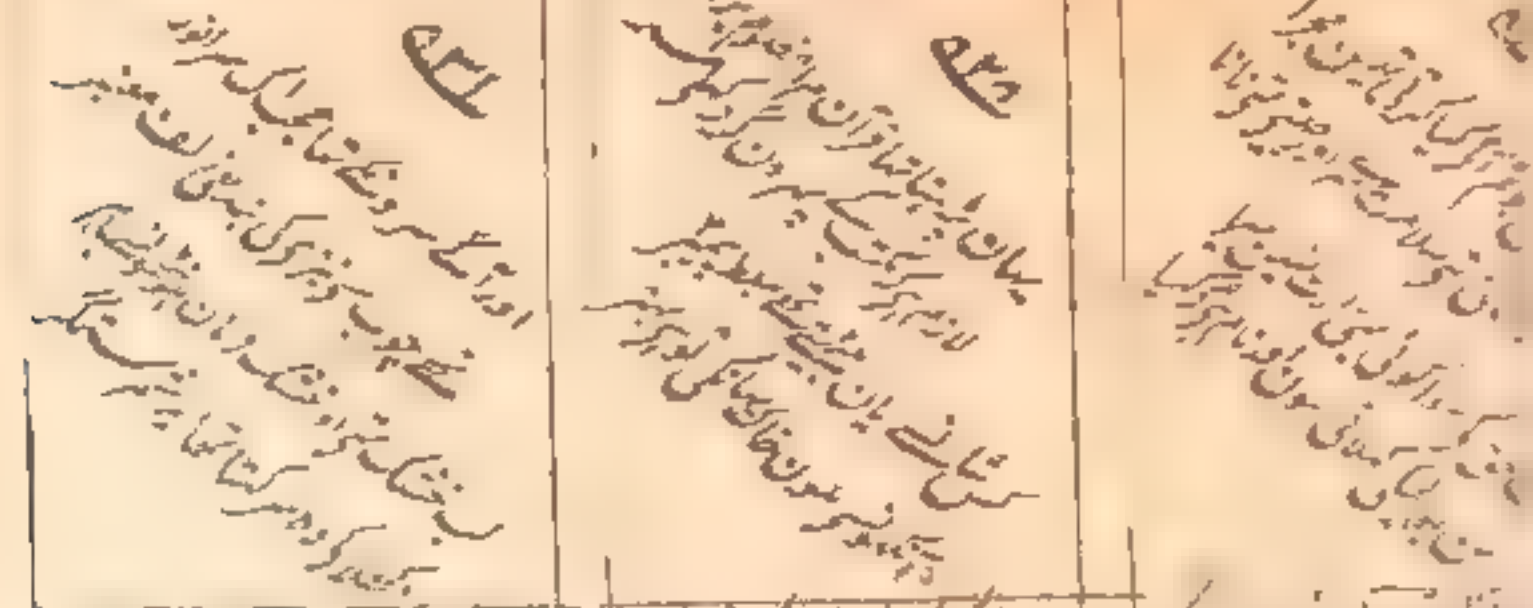

اس خاک کا مشتاق نہ کیون دیدہ نم ہو
شاید مرے بچون کا کوئی نقش قدم ہو

محبوب الٰہی کے نواسے کا یہ سر ہے
بیکس کا نبی زادہ یا دہ یہ سر ہے

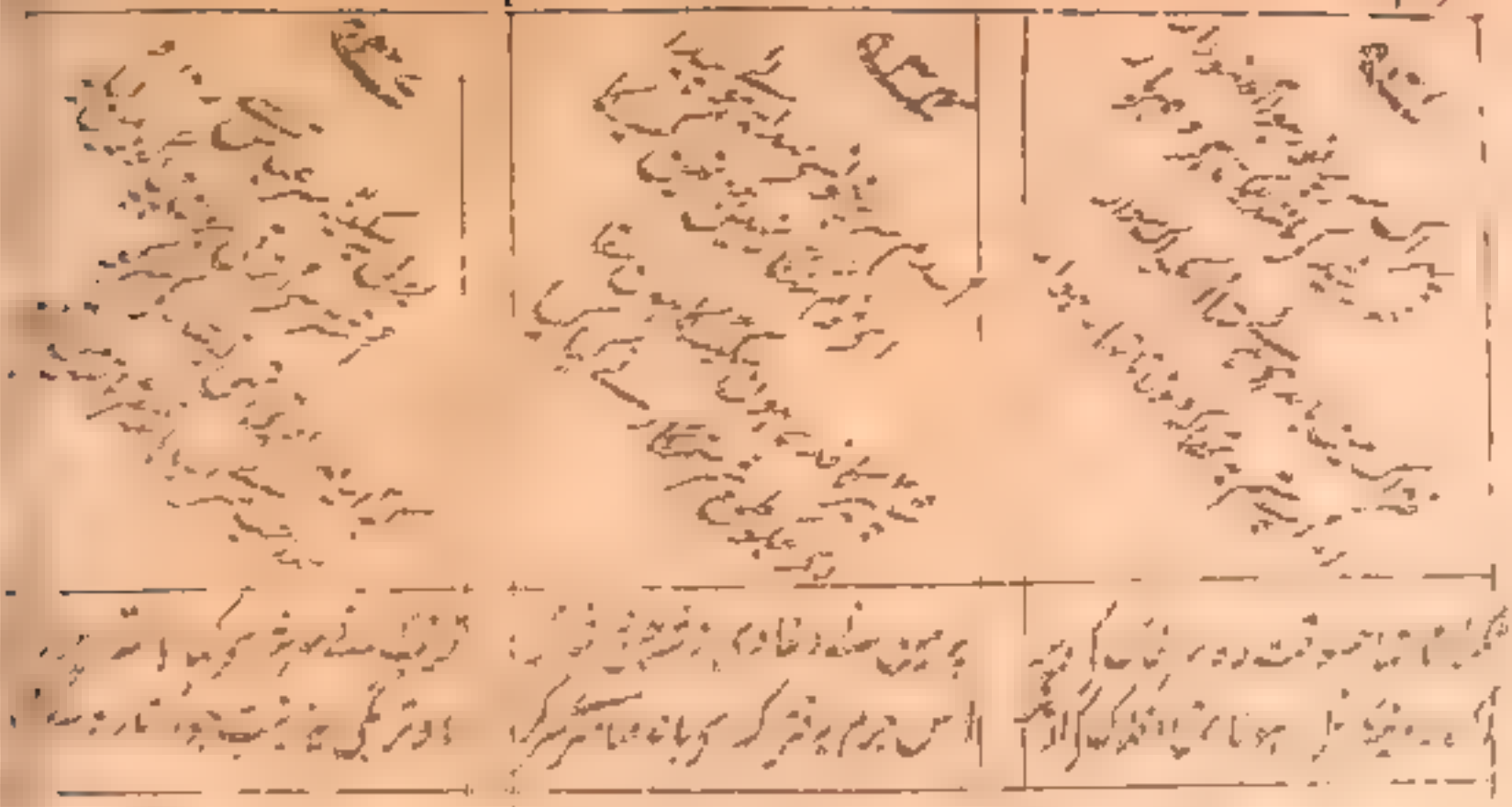

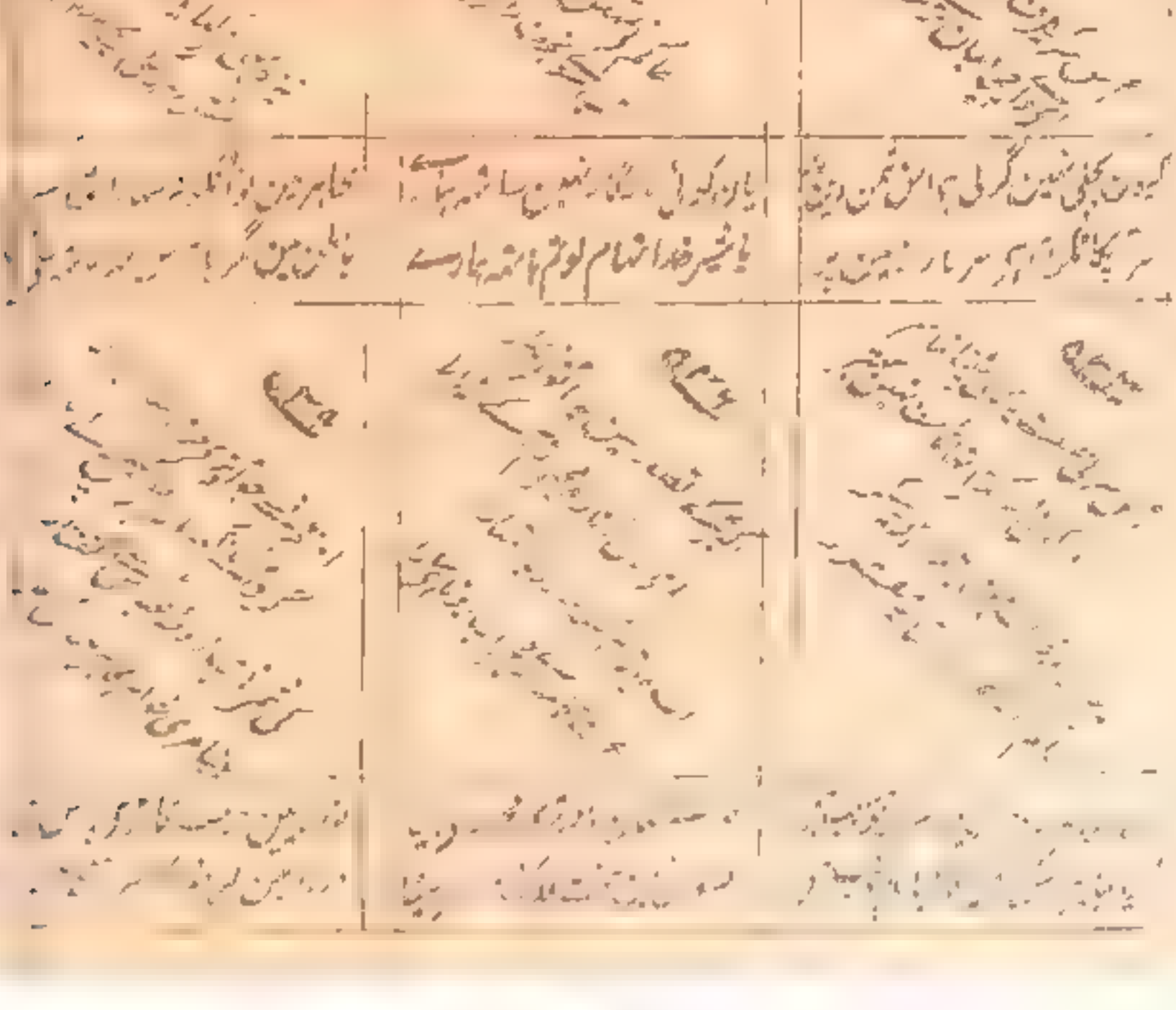

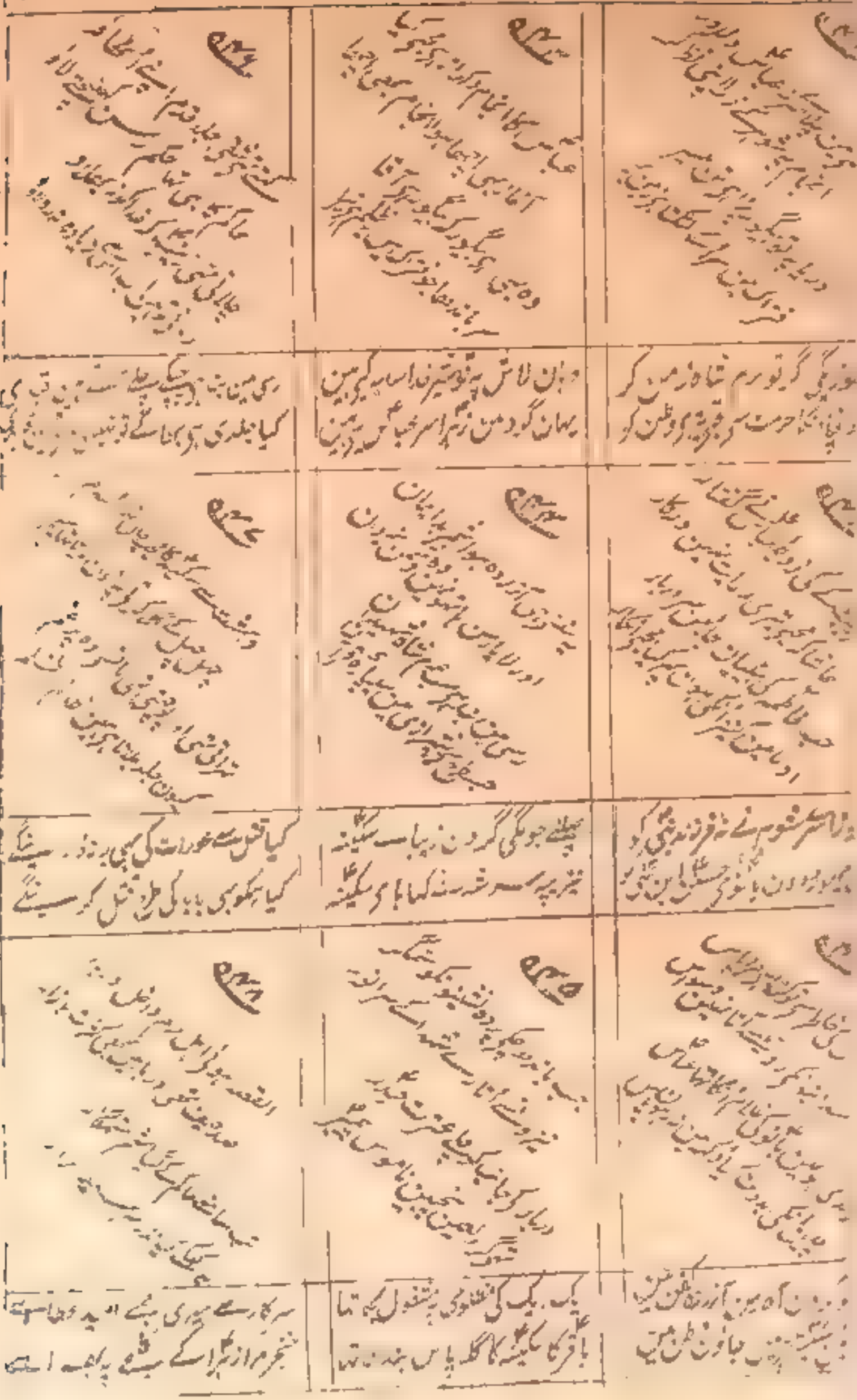

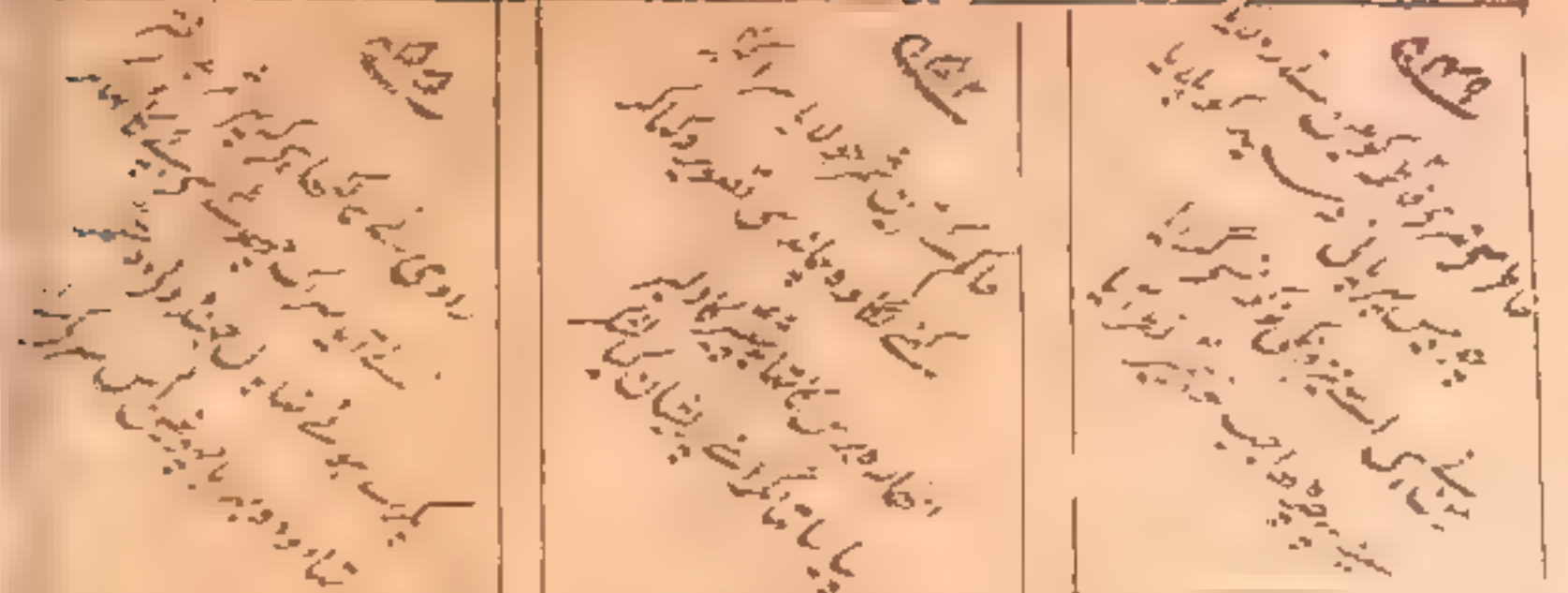

جب بے خبر یہ سوتا تھا تو چپکے سے جا کے میں نے کہا
ہر دم ہے تجھ سے پہلے جانی تیری ہی بیڑا

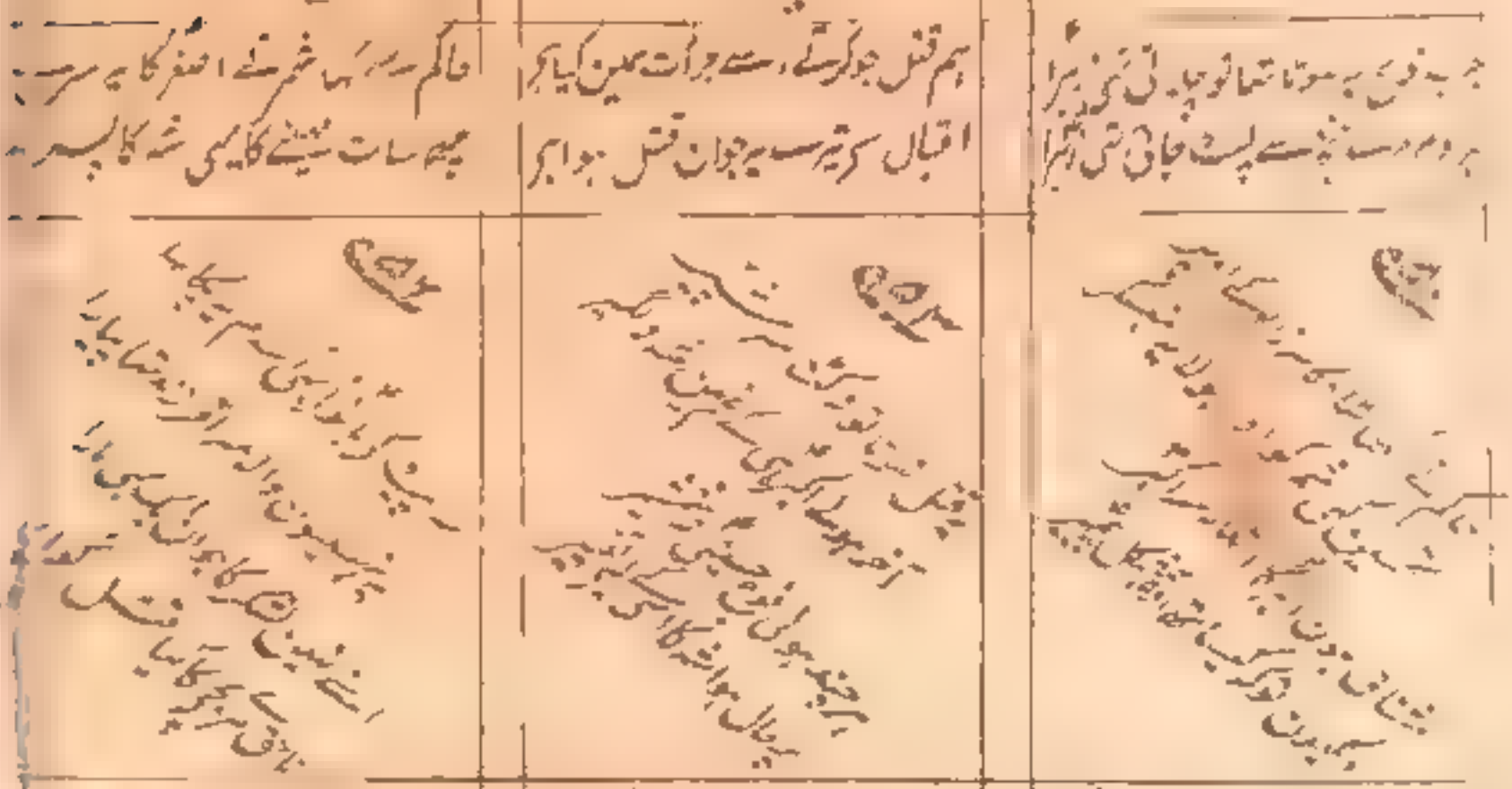

ہم قتل جو کرتے ہے جرأت ہمیں کیا ہے
اقبال کہ تیرے یہ جوان قتل ہوا ہے

حاکم سے کہا شرم نے اصغر کا یہ سر ہے
چھ سات مہینے کا کسی شہ کا پسر ہے

منتا ہوں کہ وہ شکل و شمایل میں نبی تھا
صورت میں بھی تھا یہ شجاعت میں علی تھا

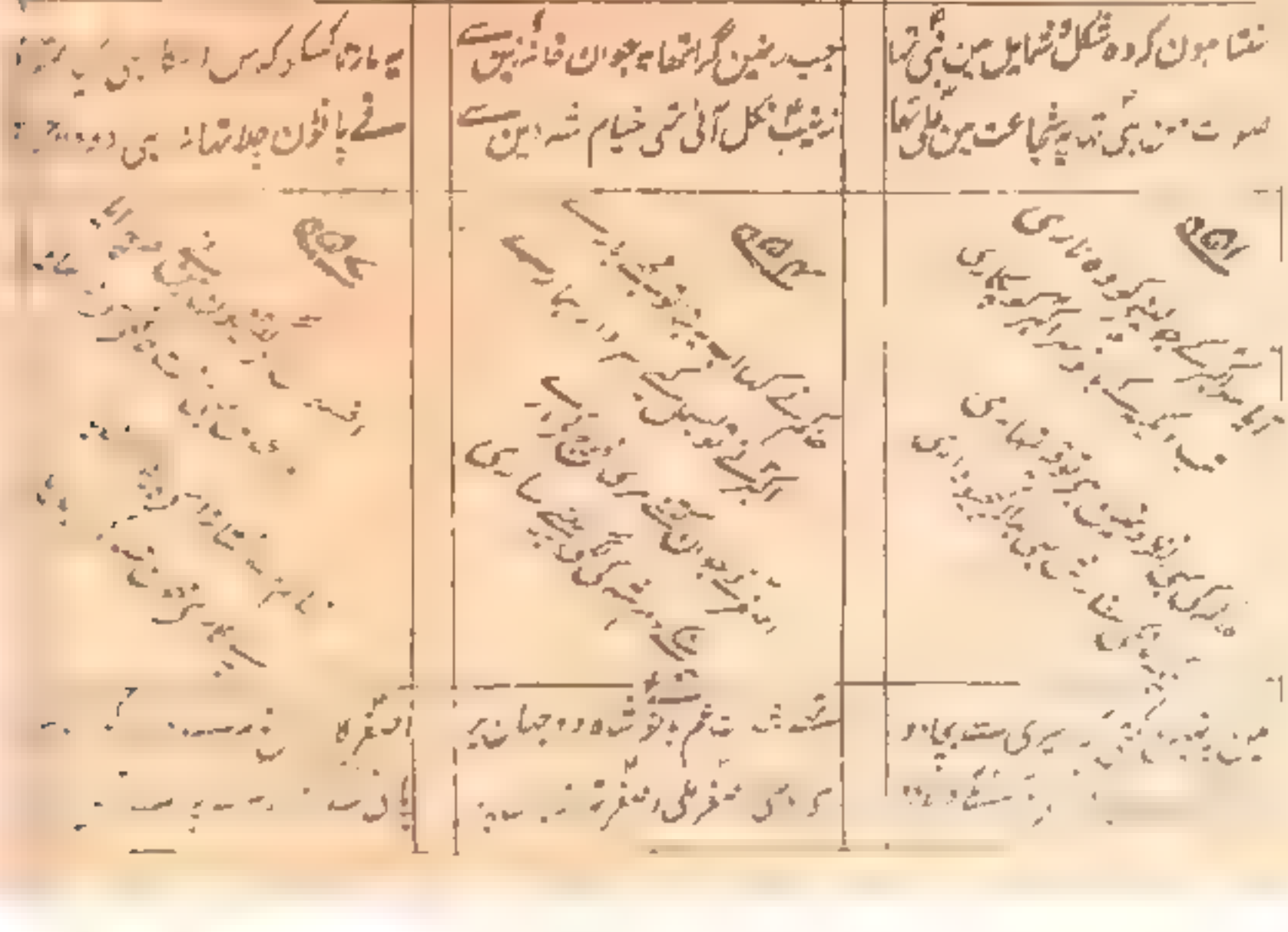

جب رخصت گرانتھا یہ جوان خانہ بیچ سے
زینب نکل آئی تھی خیام شہ دین سے

یہ مارتا کسکو کہ اس اسکا بھی پدر تھا
سنے پانوں چلاتھا ابھی دو چار برس کا

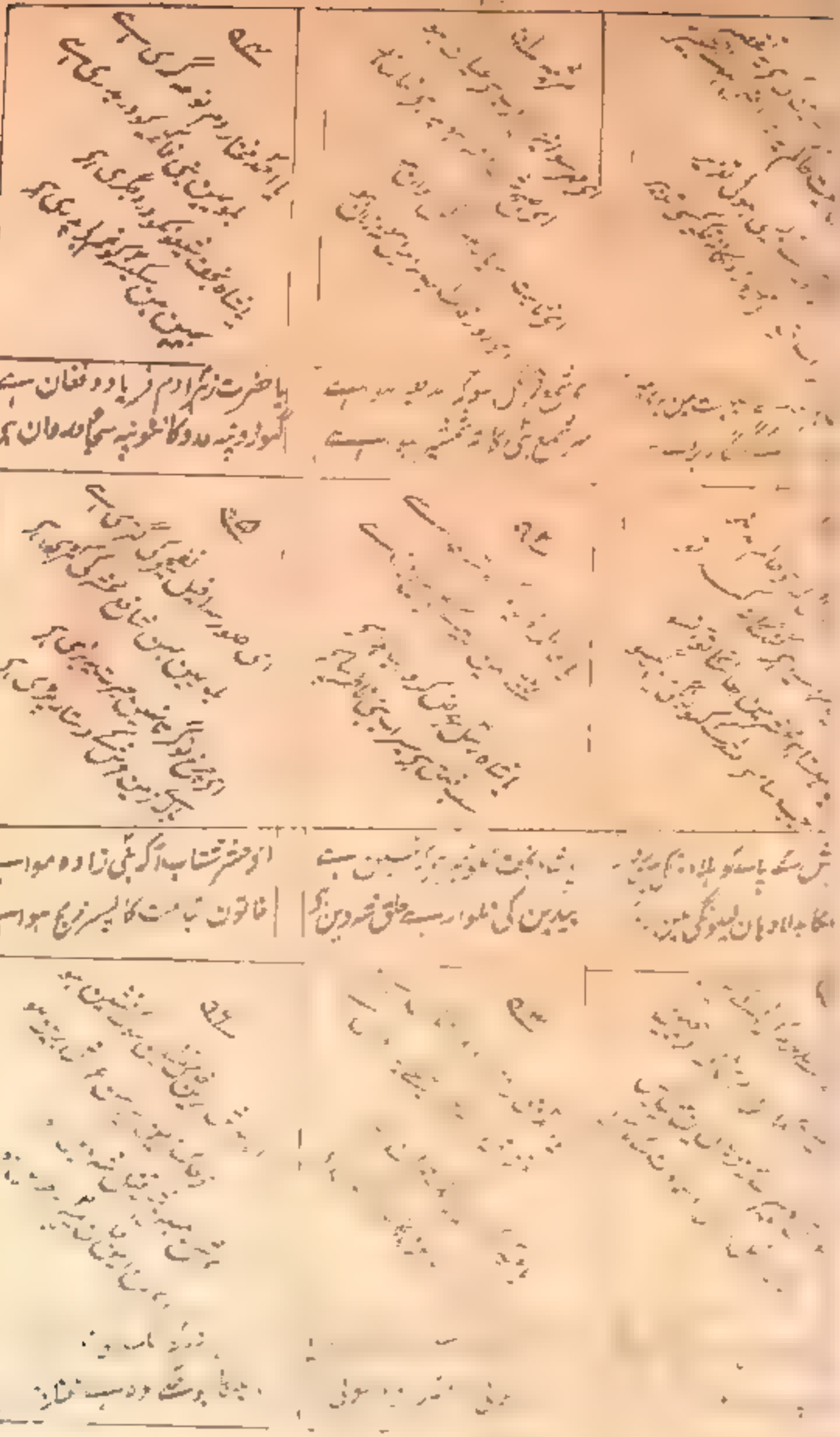

روداد میری رحم کے قابل ہر سر پا
عابد کو وہ تپ ہے کہ نہیں آسر تنفاک

اکبر کی جوانی کا عشق اور سپہ ارسلا
کی انگلی بستی ہر ہری فولاد فولاد کی

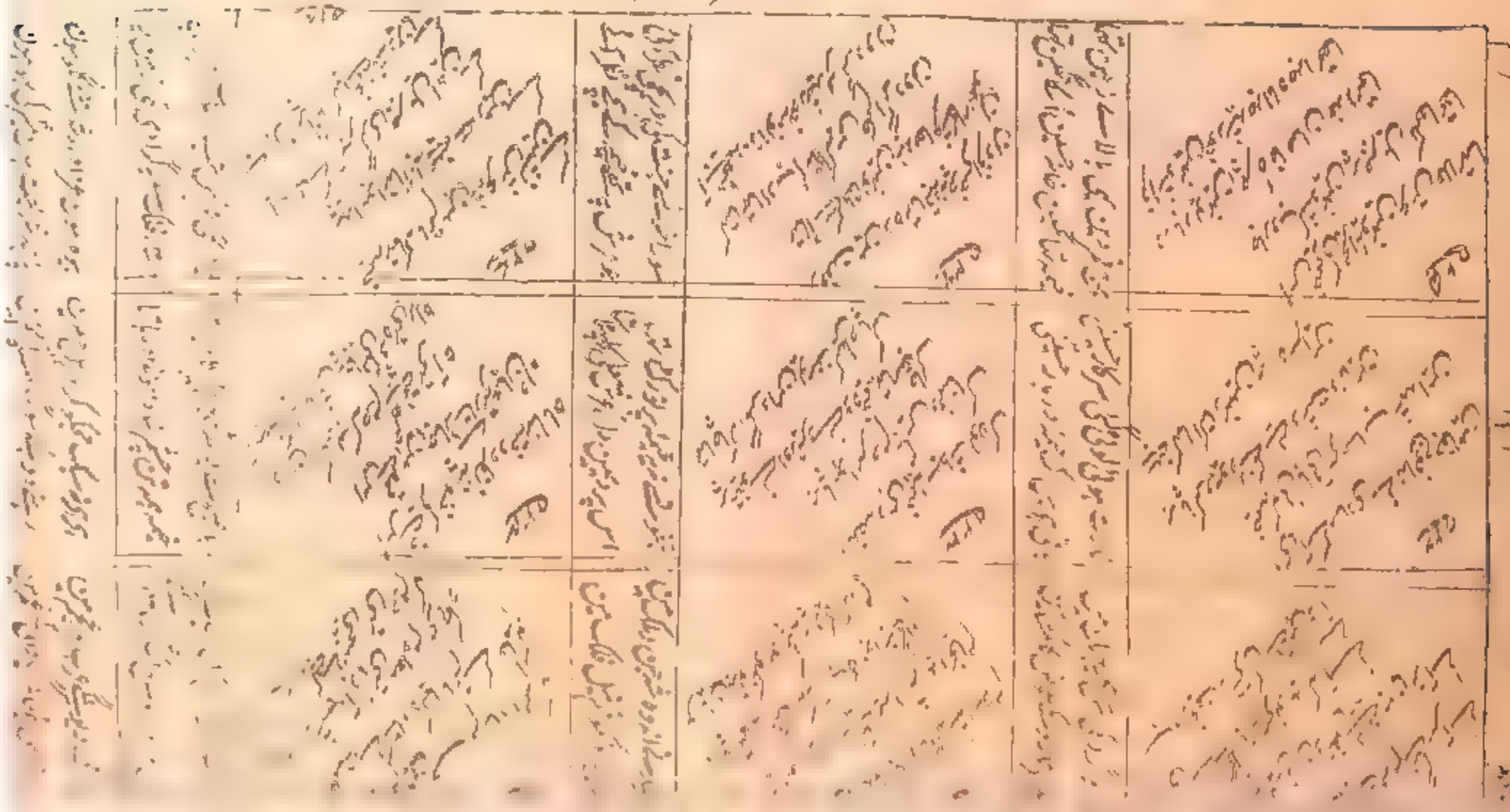

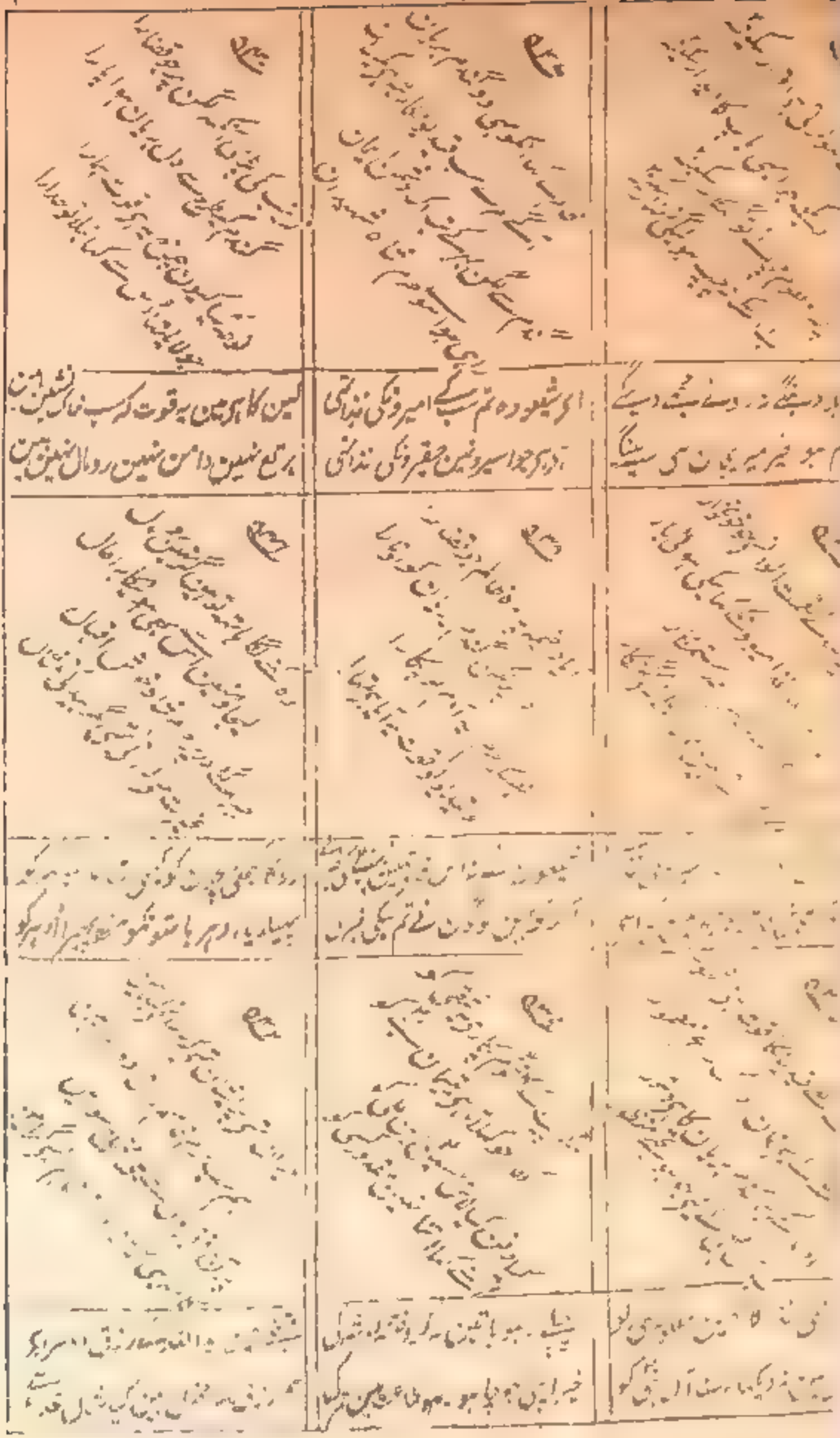

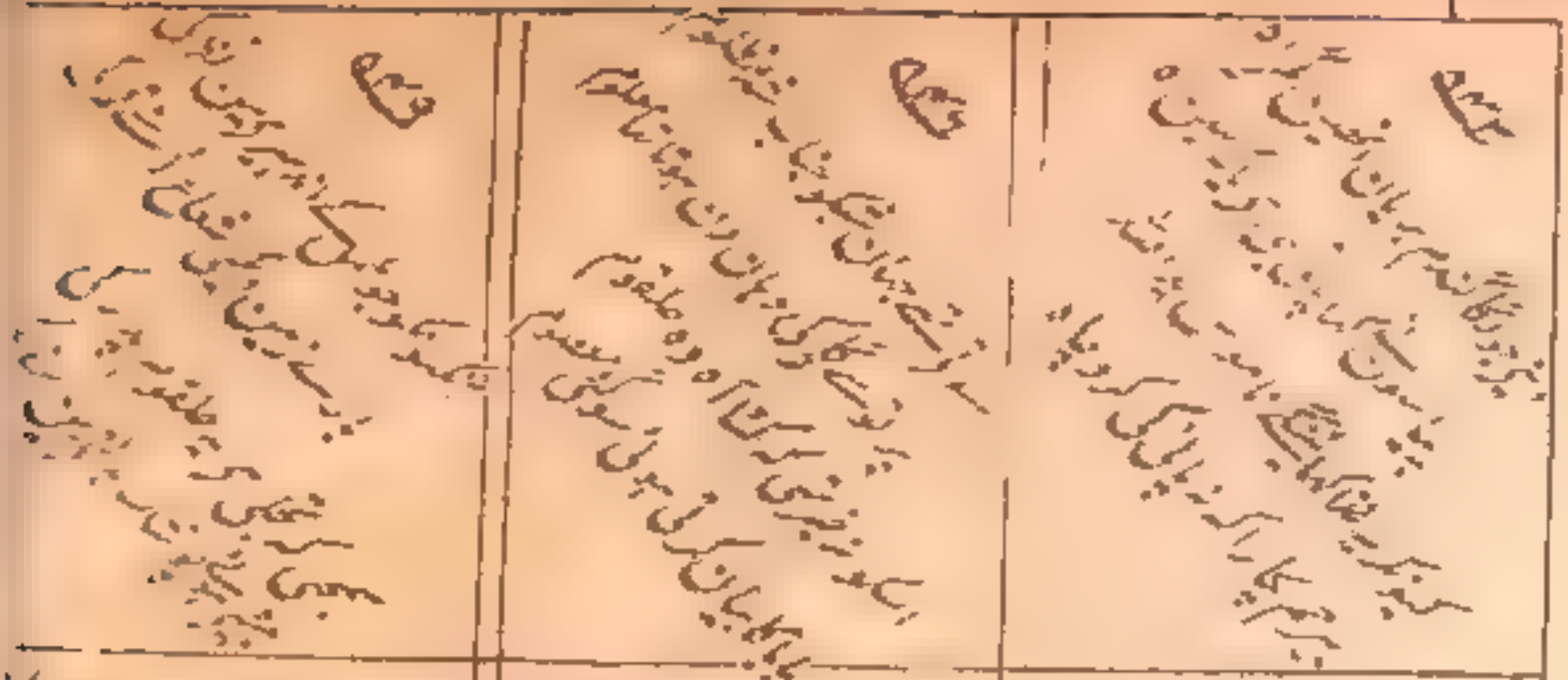

مرضی عمر و شمر کی ہر پیاسے مرو تم
اشکو نہین پی کر یہ لذا نوش کرو تم

دل ہو گئے ٹکڑے حرمہ خستہ جگر کے
اندھیر ہوا اور اُجالے سے قمر کے

طاری ہوی الفت دل رہوار سے
بابا کہا اور گر پڑی اس نو سے

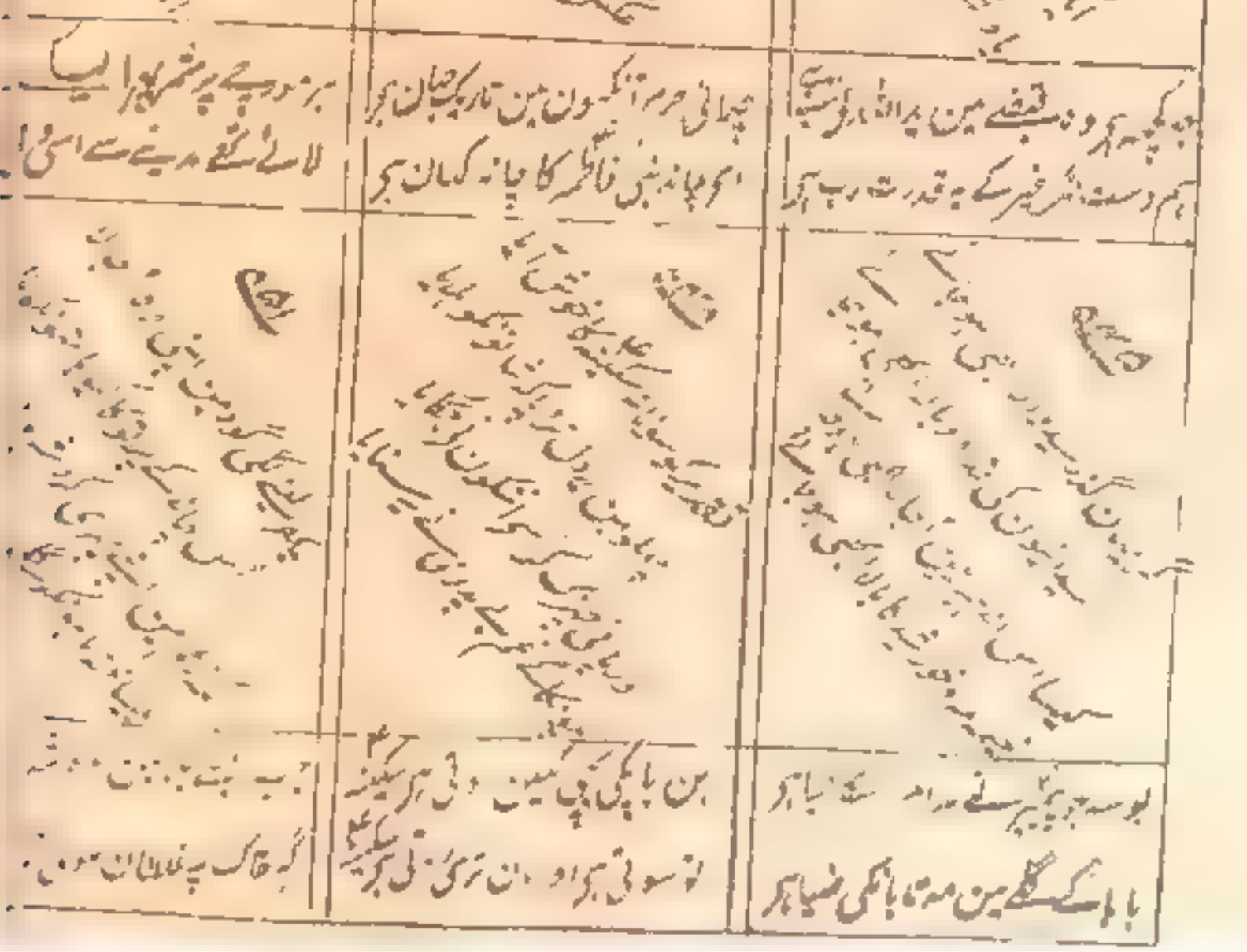

بچپہ ہر دو دست قبضے مین یداللہ کا ہر
ہم دست اگر غیر کے یہ قدرت رب کہا

چھائی حرم آنکھون مین تاریک جہان ہر
اس چاند بنی فاطمہ کا جانہ کہان ہر

لو سہ ہو پیہر نے مرا سکتا ہوا ہر
بابا کے گلے مین مہ ما بانکی ضیا ہر

بن باپکی بچی مین دنیا ہر سکینہ
تو سوتی ہر اور ان تری دنیا ہر سکینہ

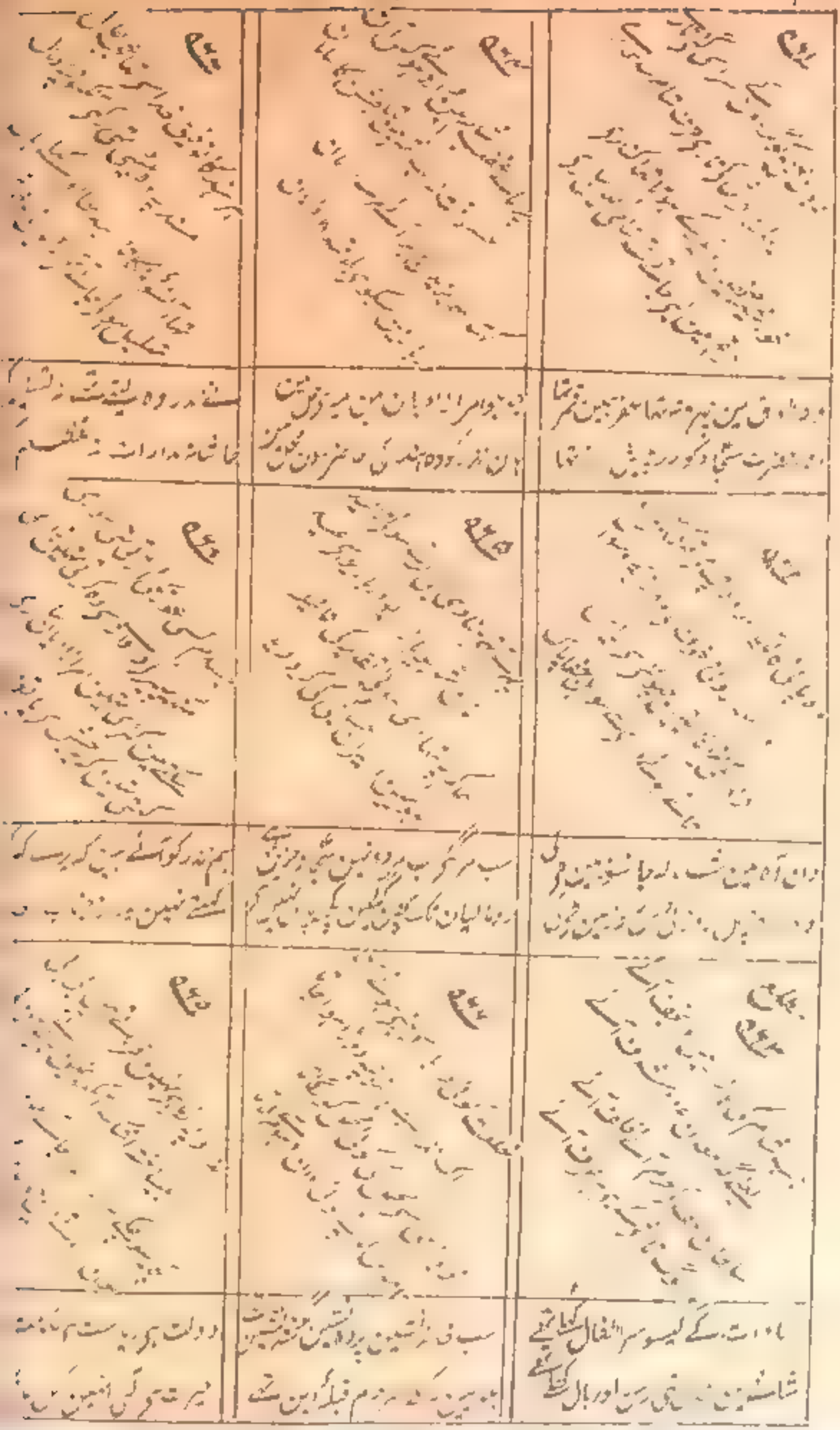

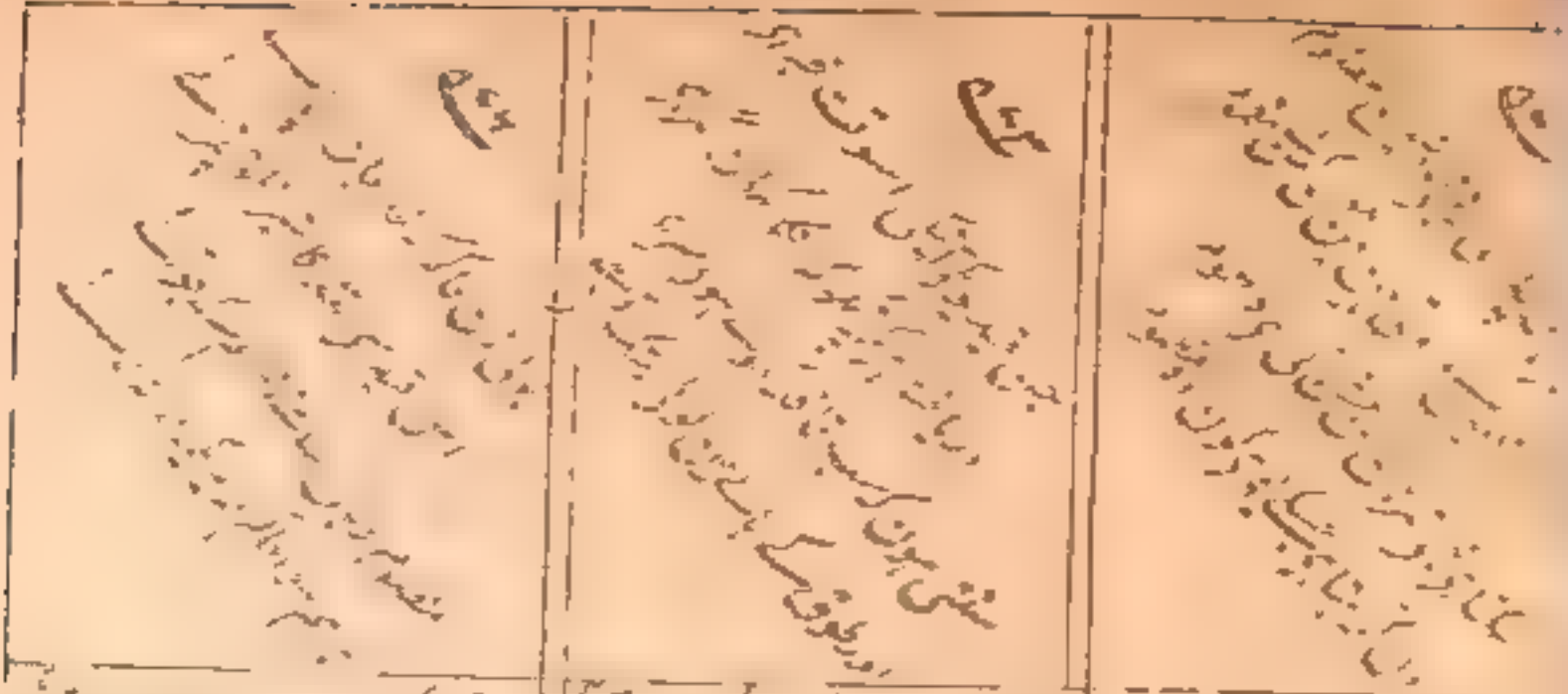

کیا قوم ہے، ان لوگون کی جا ملتے ہیں
کاجا کیا، مرجھکا دو بسید و نہین ہے

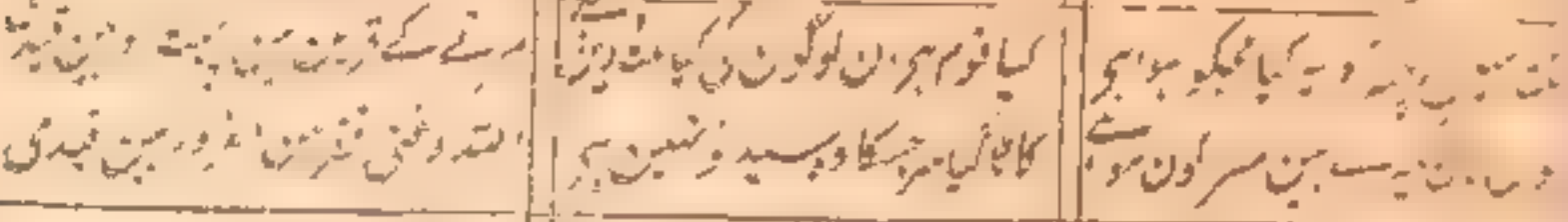

آواز یہ آتی تھی کہ امام غزا ہین
غل پڑ گیا حاکم کے مقابل ہوئے قیدی

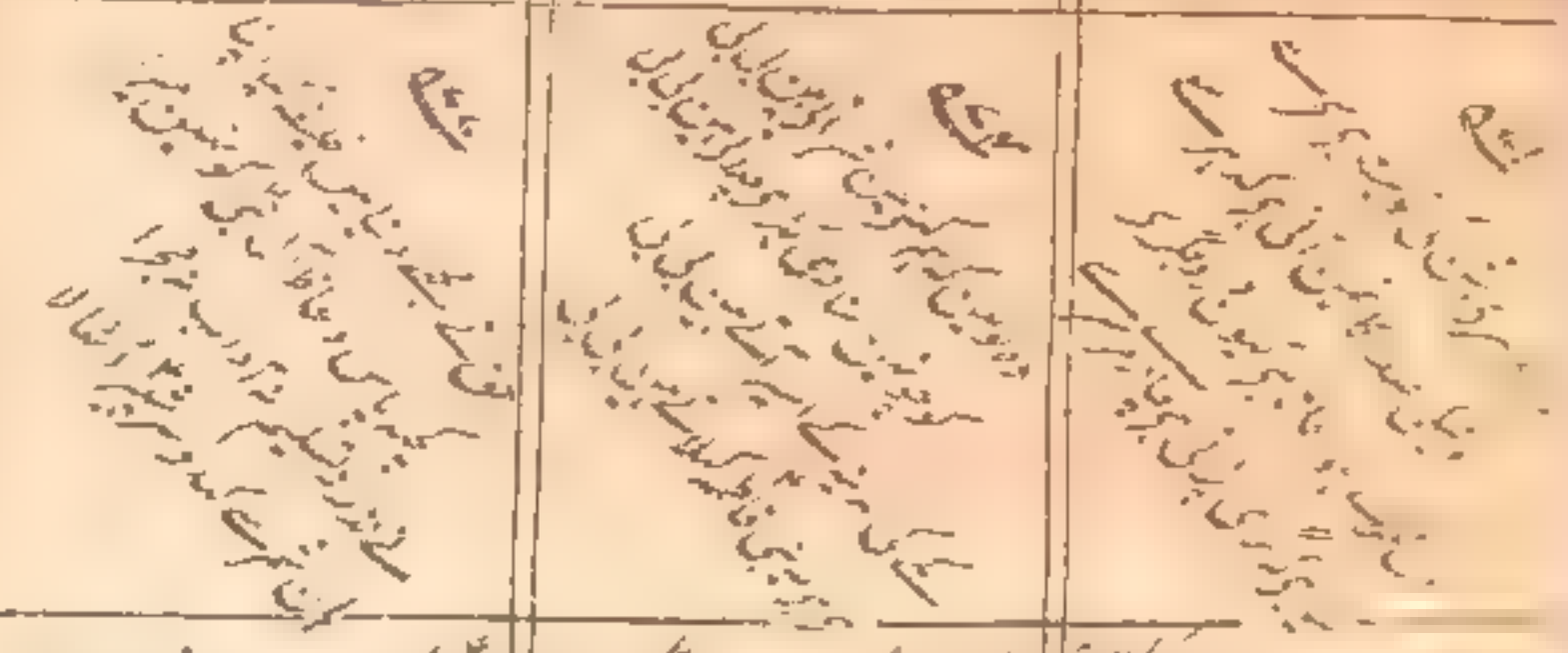

سکتے ہین کہ سر کاٹا ہے جس خلق ولی کا
ہے کوہ محبت ہے بہت شاہ زمن سے

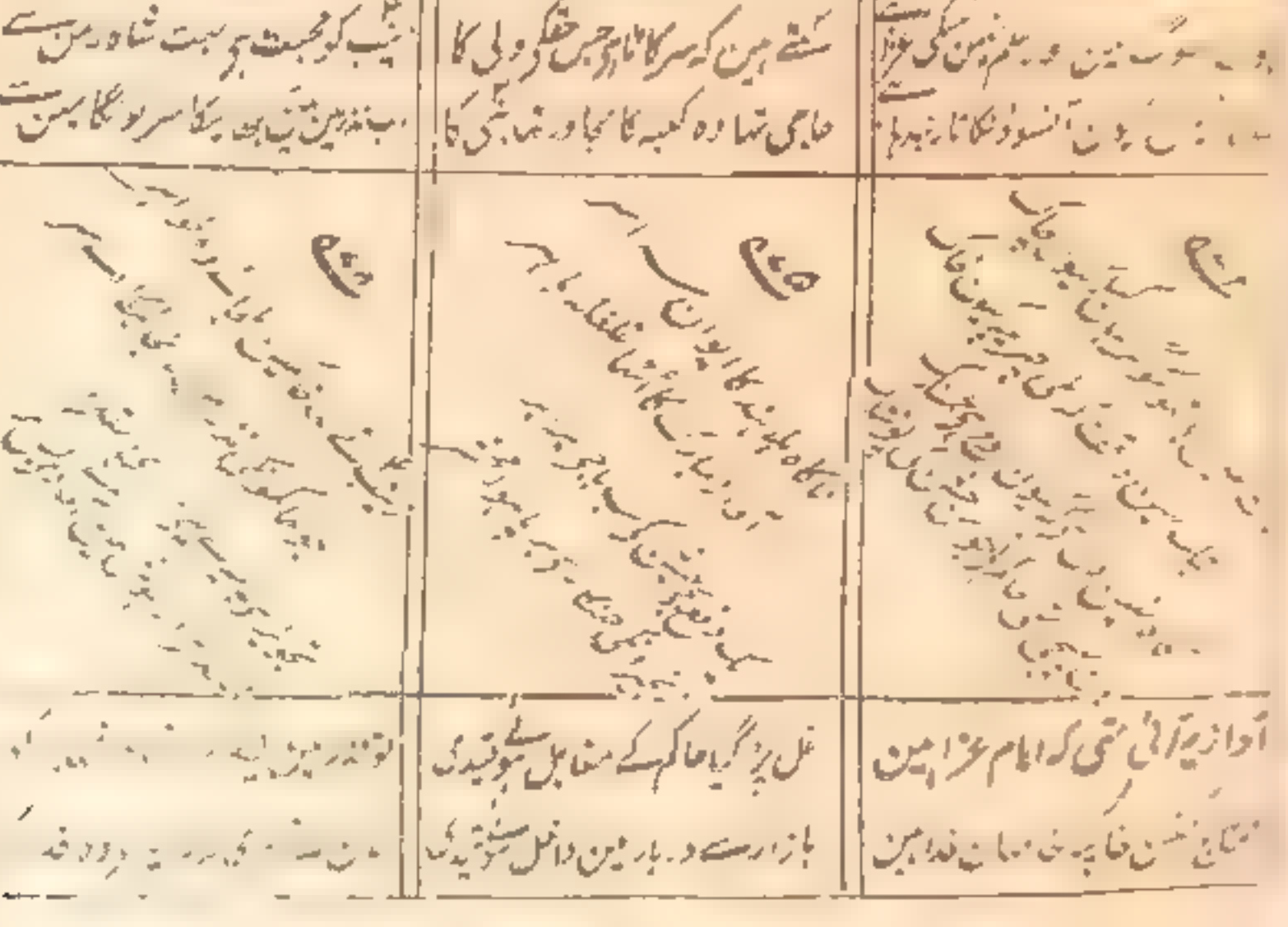

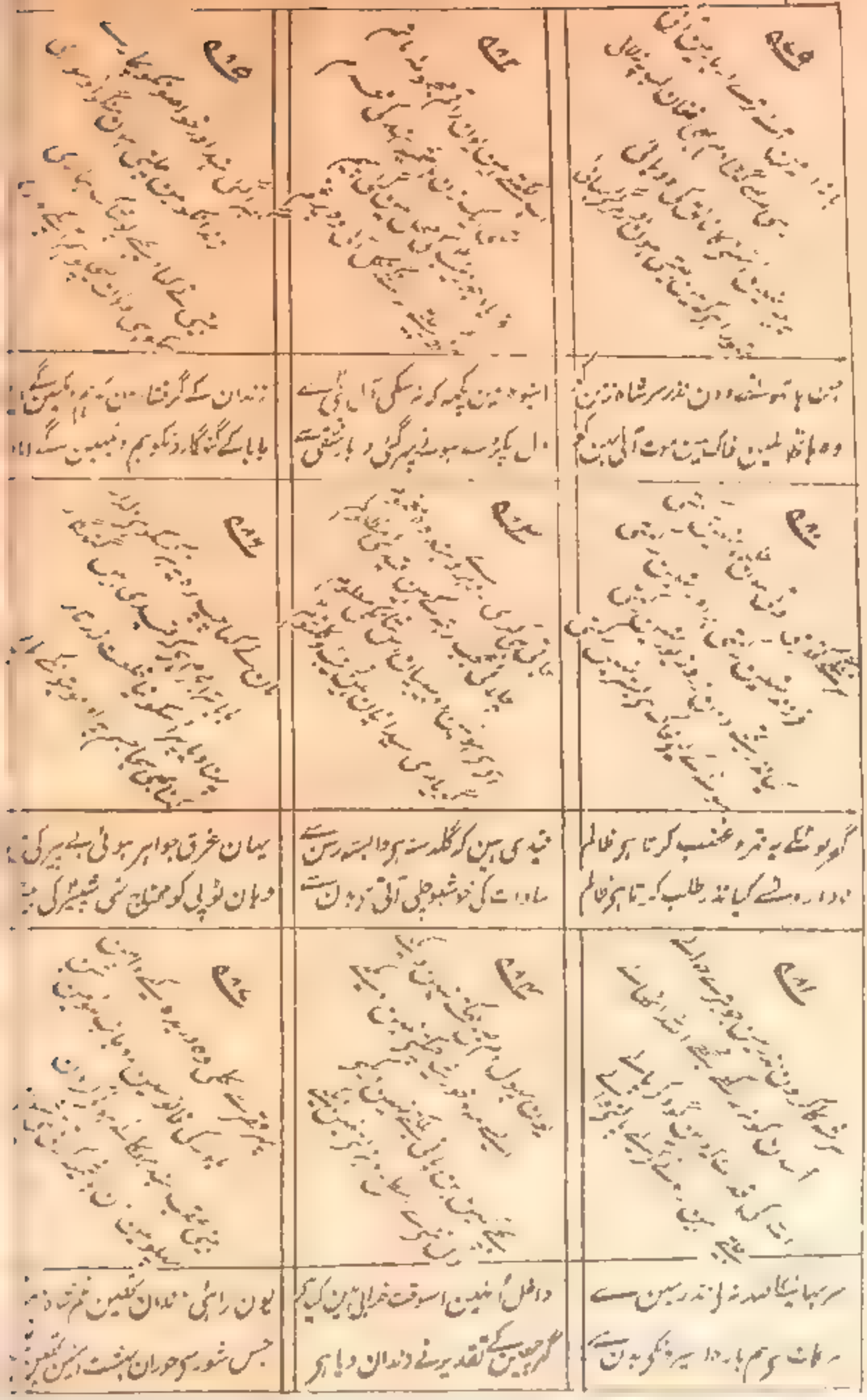

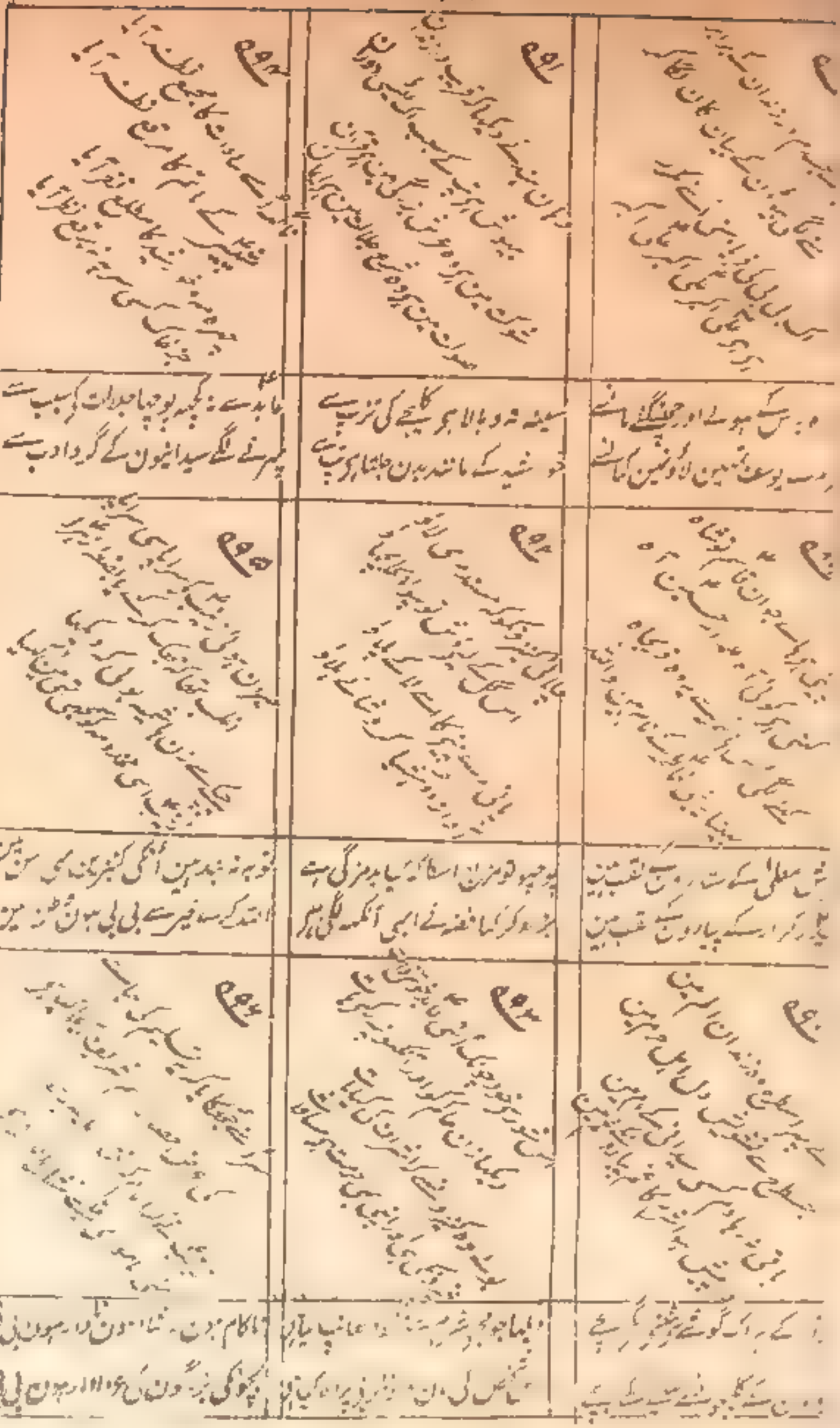

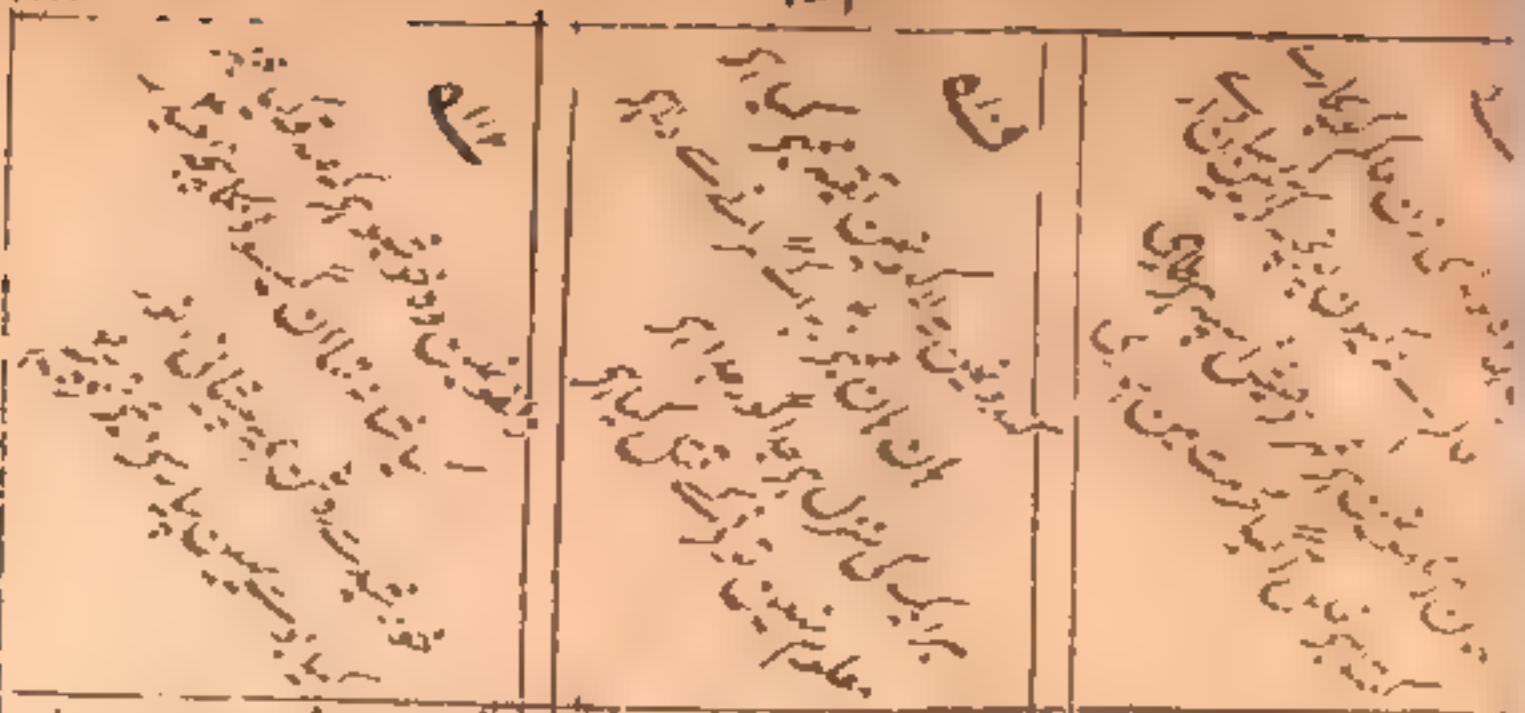

ان سے ہے میل لبسیت کو ہماری
طلسمات بنا چیز ہے جادو تیری کمی ہماری

پیغمبر کی جانب سے میں گبرائی ہوں ظالم
آقا کی قبر پر پوجنے کو آئی ہوں ظالم

ہمشیا قبر دار اداب کی یہ گبرئی ہے
ہمرا سر شبیر کے پہلو میں گبرئی ہے

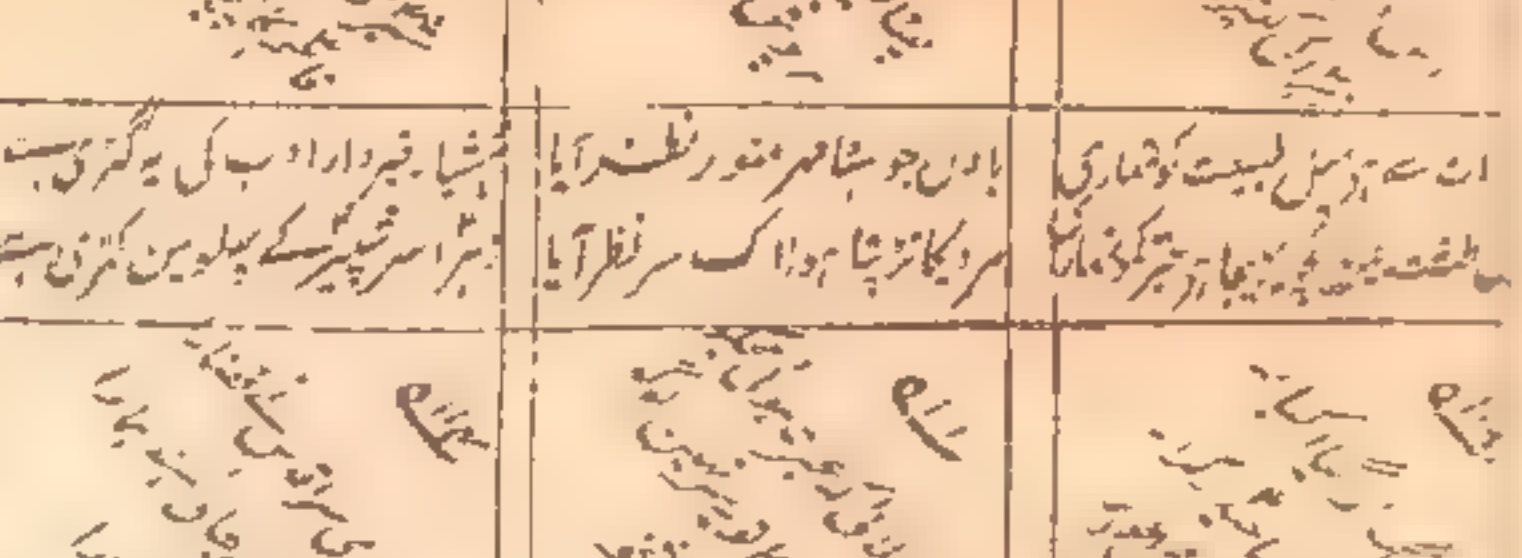

ان سے ہے میل لبسیت کو ہماری
طلسمات بنا چیز ہے جادو تیری کمی ہماری

بادل جو شاہر منور نظر آیا
سر دیکا تڑپتا ہوا اک سر نظر آیا

ہمشیا قبر دار اداب کی یہ گبرئی ہے
ہمرا سر شبیر کے پہلو میں گبرئی ہے

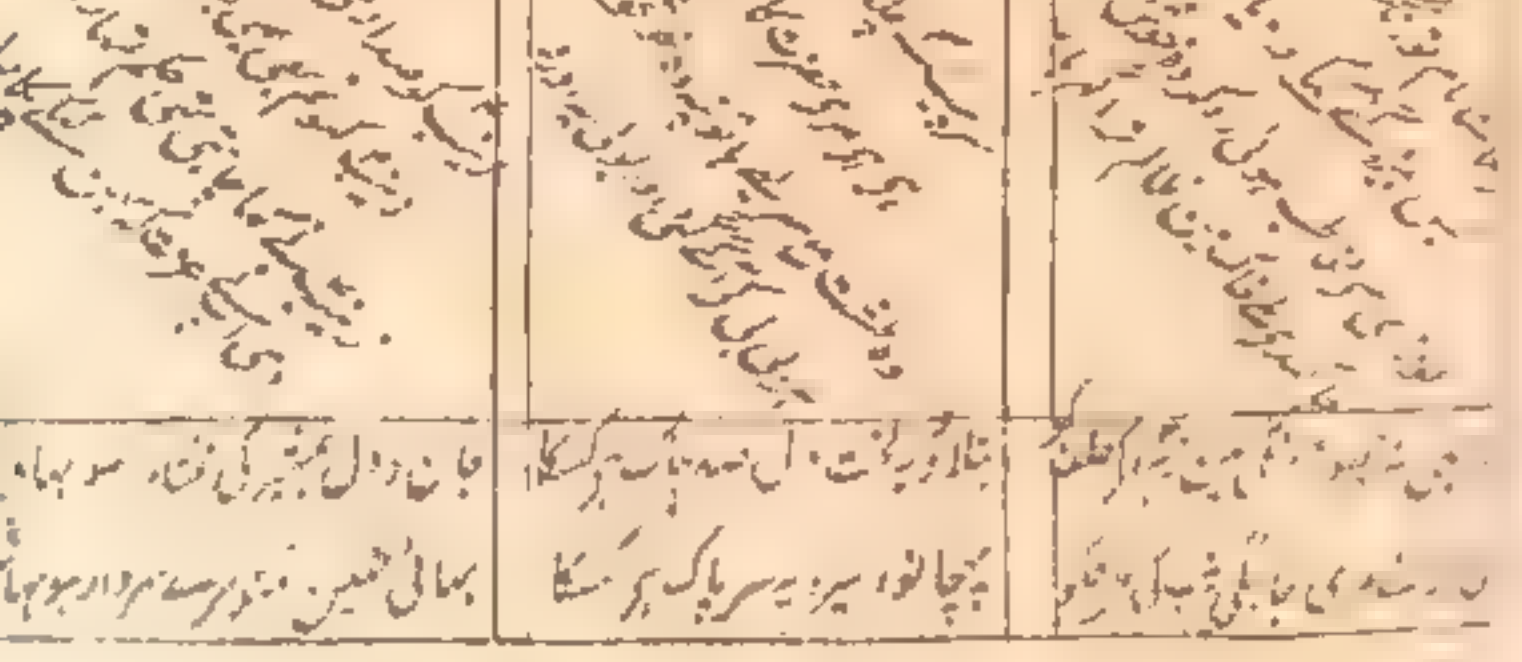

جان دل ہمشیر کی فدا سو بھائی
بھائی تھیں فدا ہر سے ہر دار ہو بھائی

بتلا دو یہ بخت دل صدمہ ہلاک ہو کسکا
پہچانو سیدہ یہ سر پاک ہو کسکا

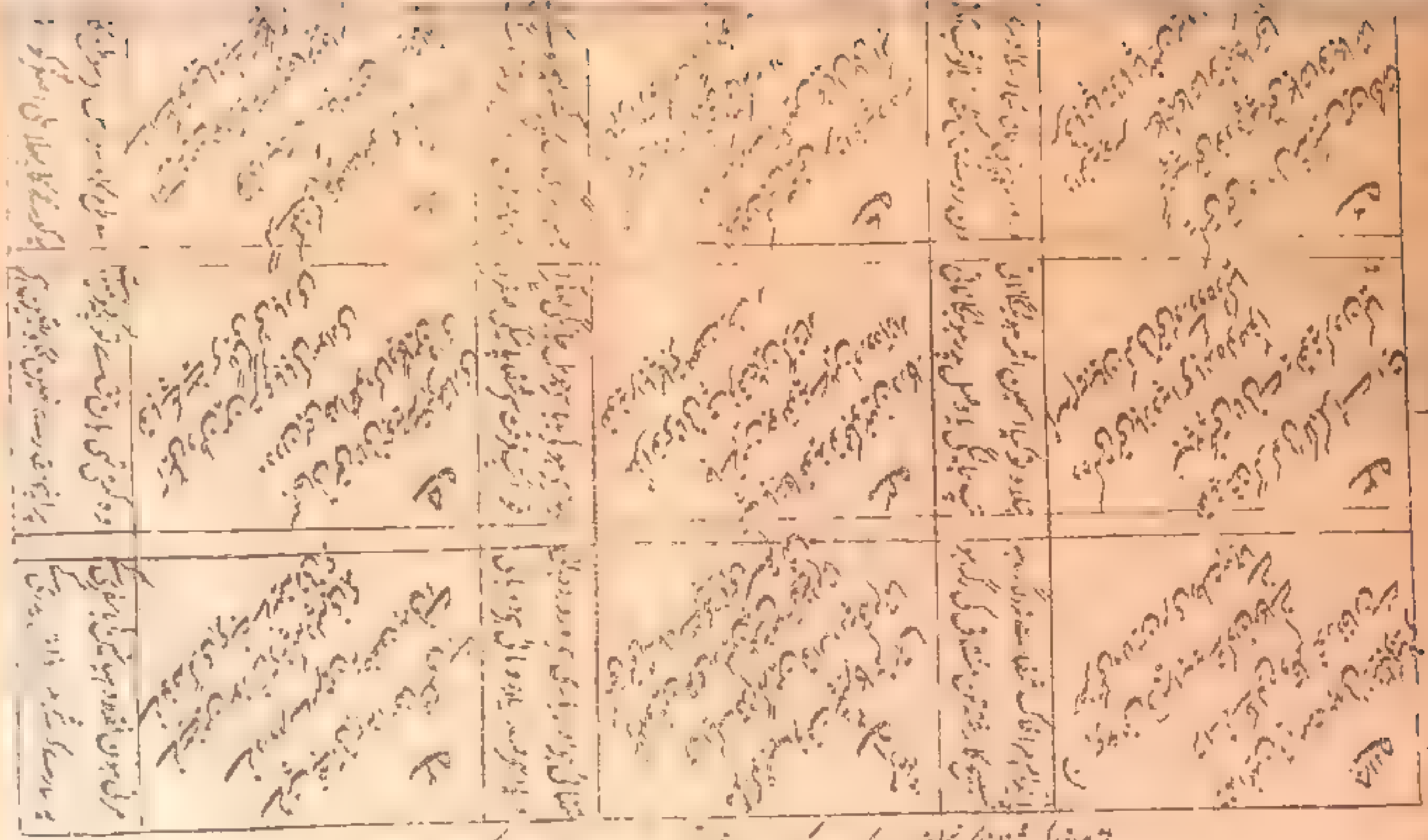

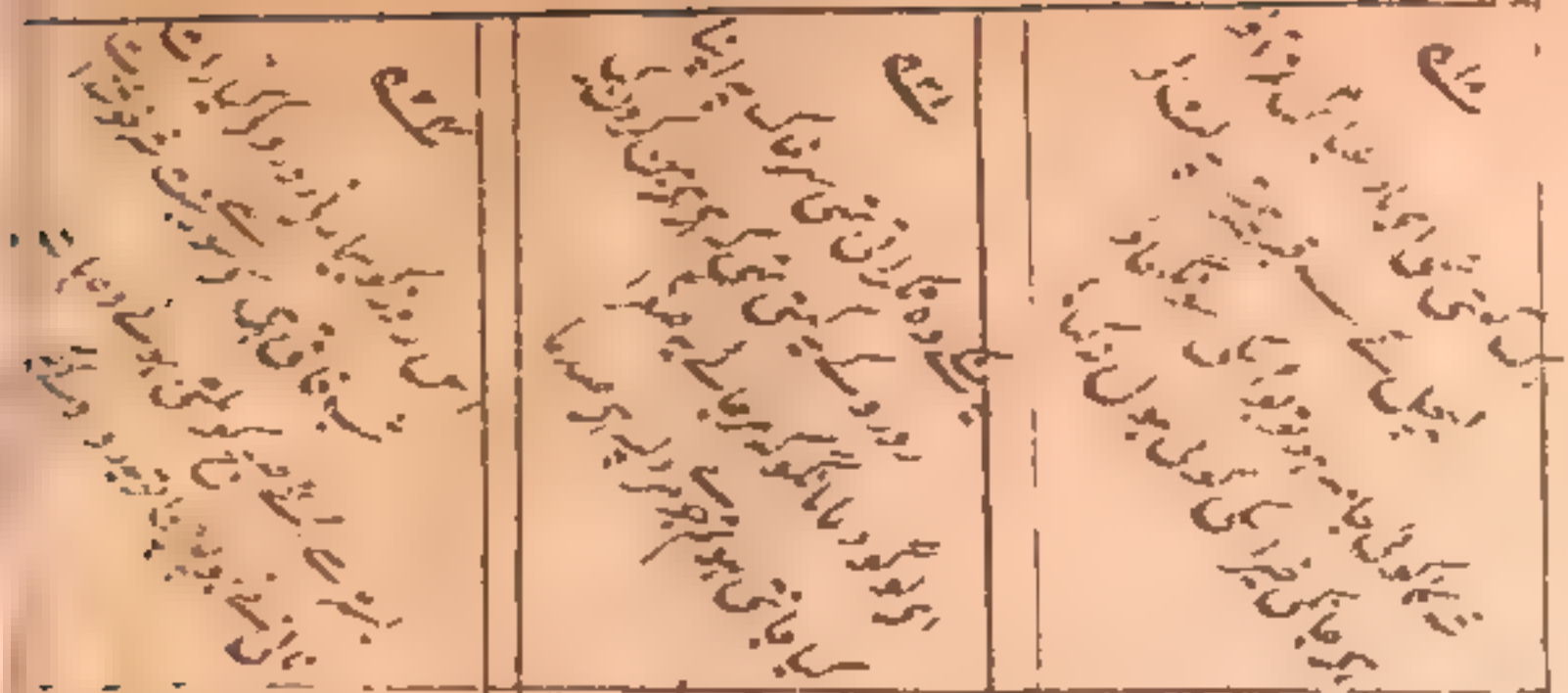

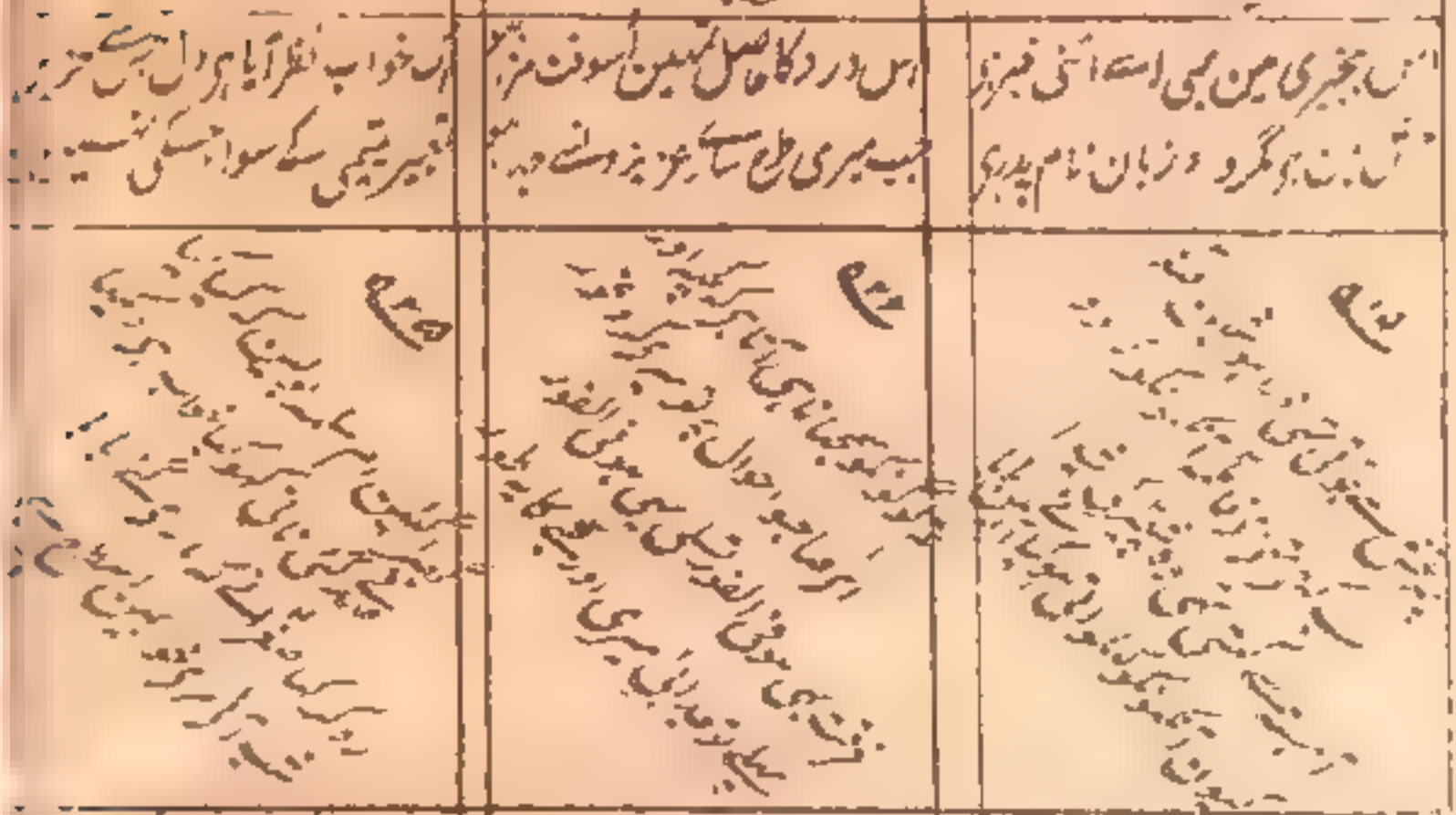

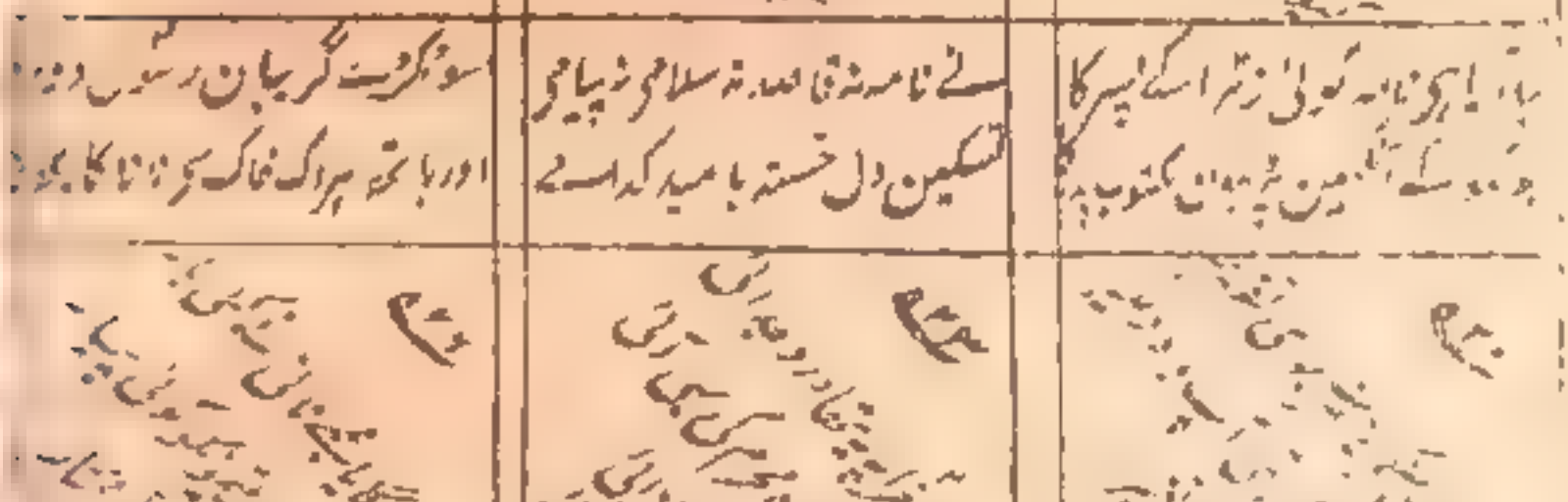

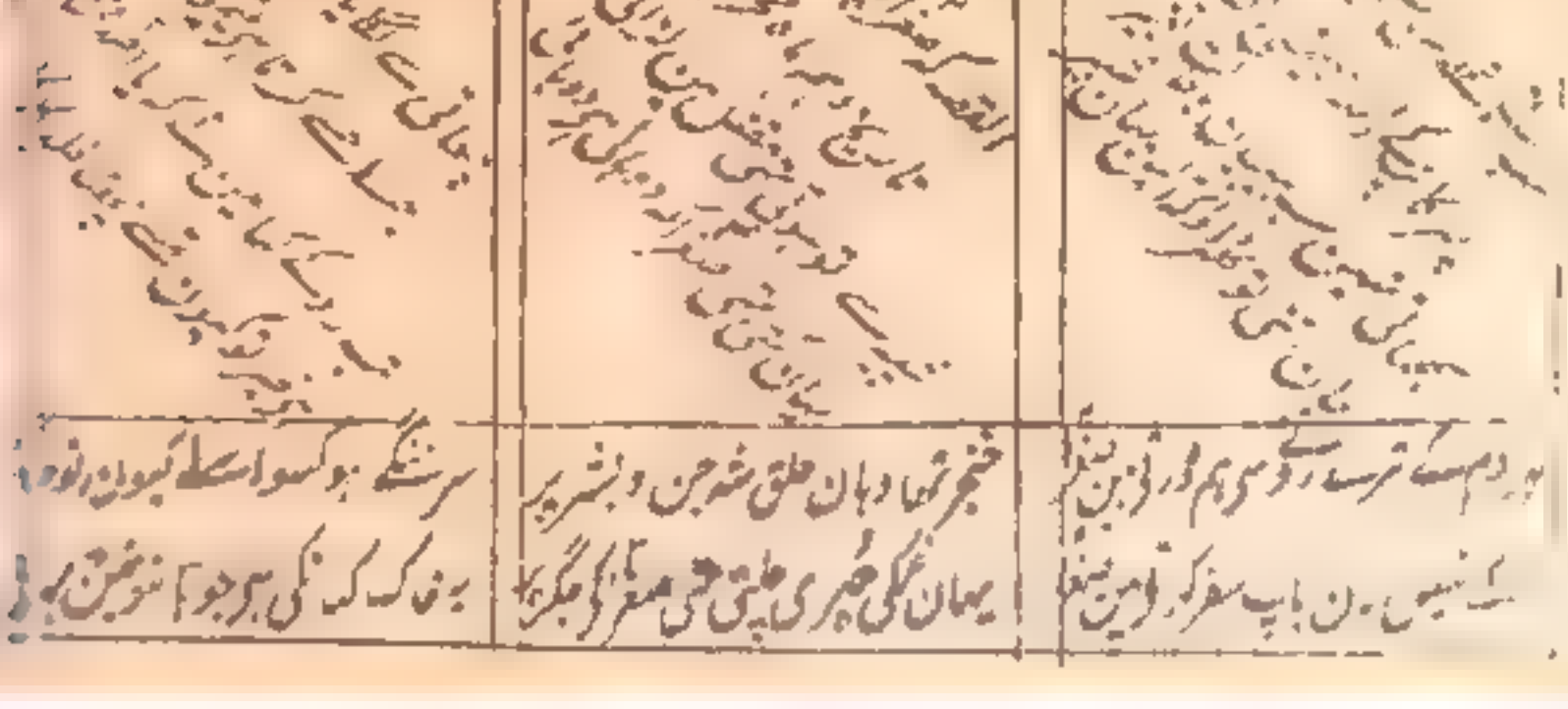

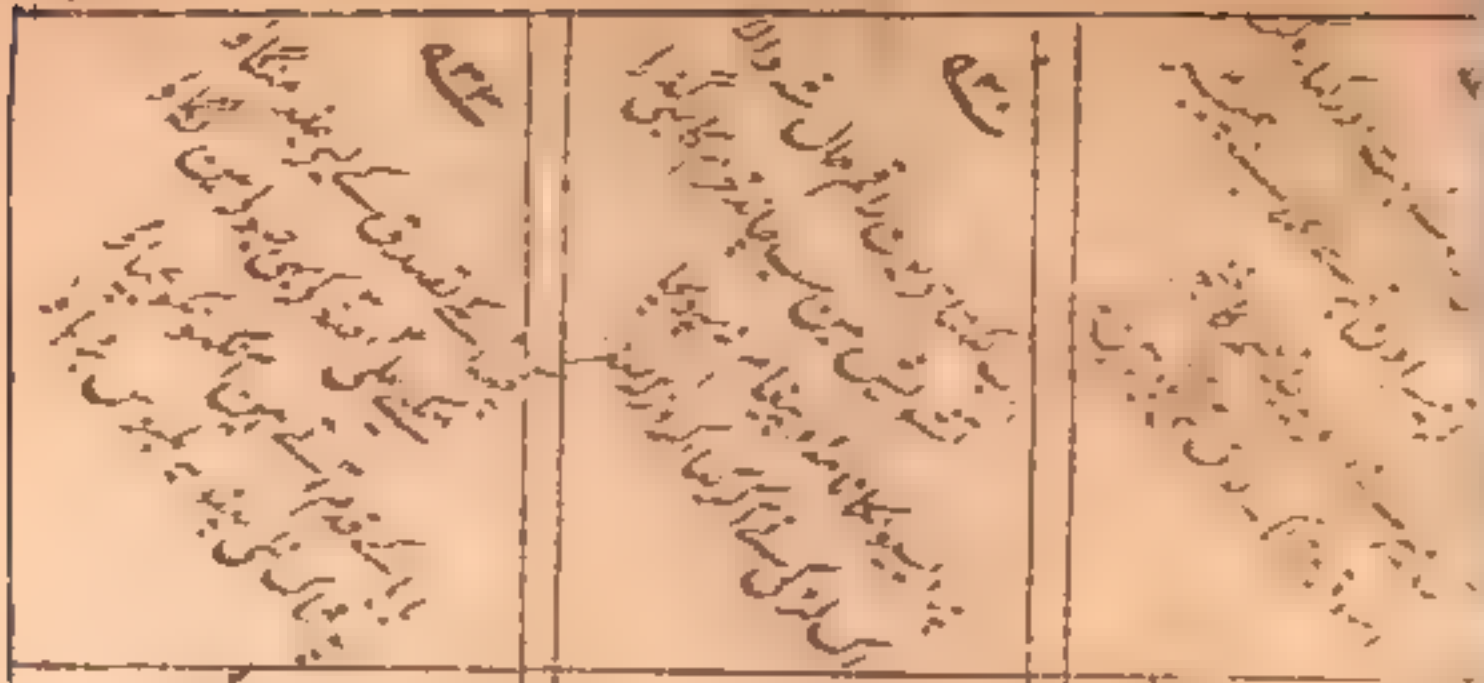

۴۳	۴۲	۴۱
ہر سمت با ہزار فغاں ہر طرف تتار	کیا رونی ہر دلشاد سے باہر تار ہا	ب آمد فرزند سوال دوسرا است
ہے بانگ ہائے وحشت و شیون کیا ہر	بیمار مبارک ہو مسیحا تو آگیا	با دوستے چو گریہ آن بیمار دو تو بجا است

۴۶	۴۵	۴۴
اس بین دن تکاوٹ و کلفت بیاہ ہے	ہر خیر زبان شہ عرش نشین ہے	قرآن ہے تکلمین ناطق بیان ہے
واب بین کبھی وہی نظر آتی ہے	چہرہ دھوم کر آئی ہے سوری شہ دین ہے	اب قرآن ہے نہیں شہ دین ہے

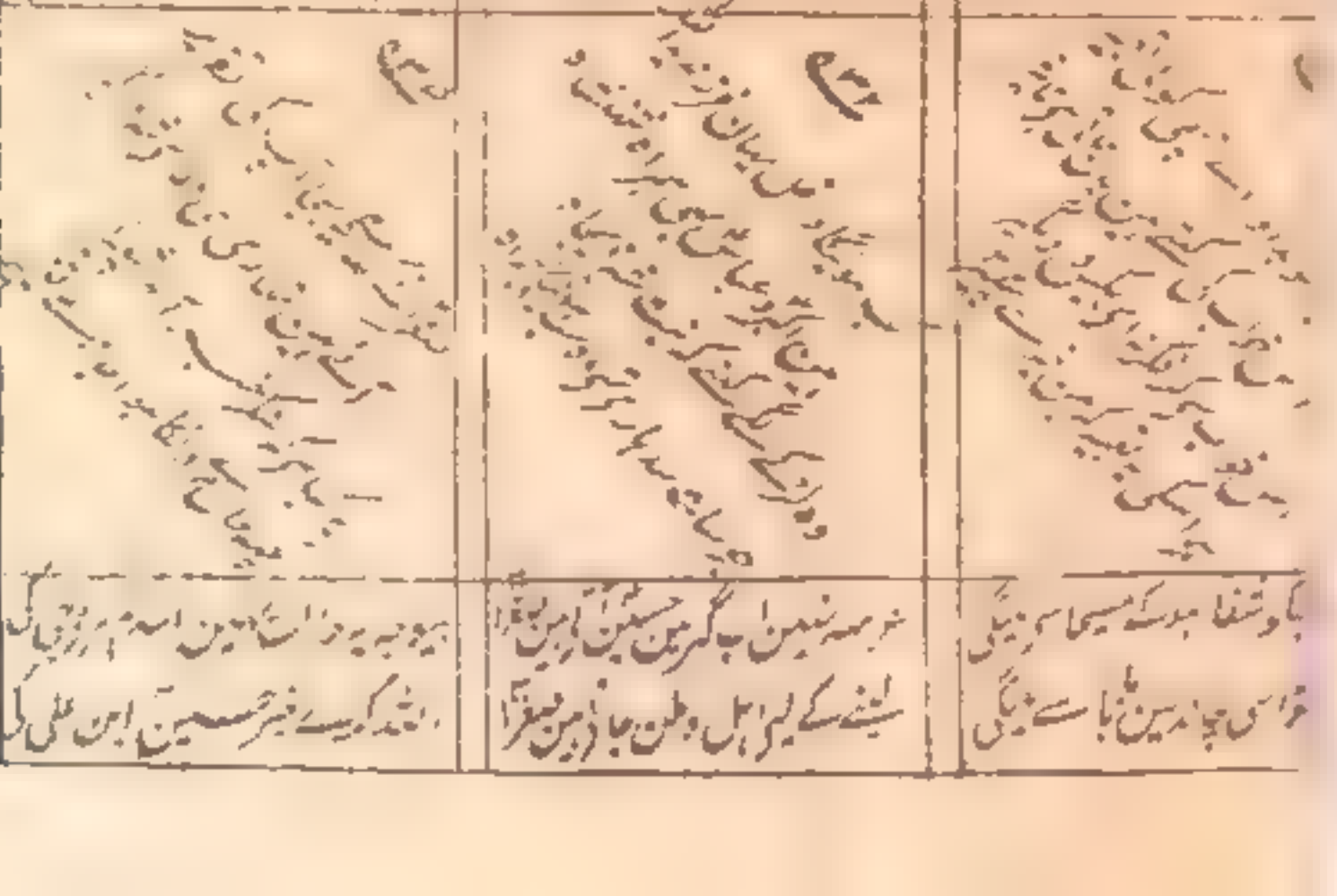

۴۹	۴۸	۴۷
بگاہ شفا ہو کہ مسیحا سے ہوگی	خوشہ نہیں ہے گھر میں حسین ابن مرتضیٰ	ہیہات یہ ہے ذات میں اسد ہے رضا کی
تو اسی چاند میں ہاسے ہوگی	لینے کے لیے اہل وطن جاؤ میں بھیجا	اللہ کرے غیر حسین ابن علی کی

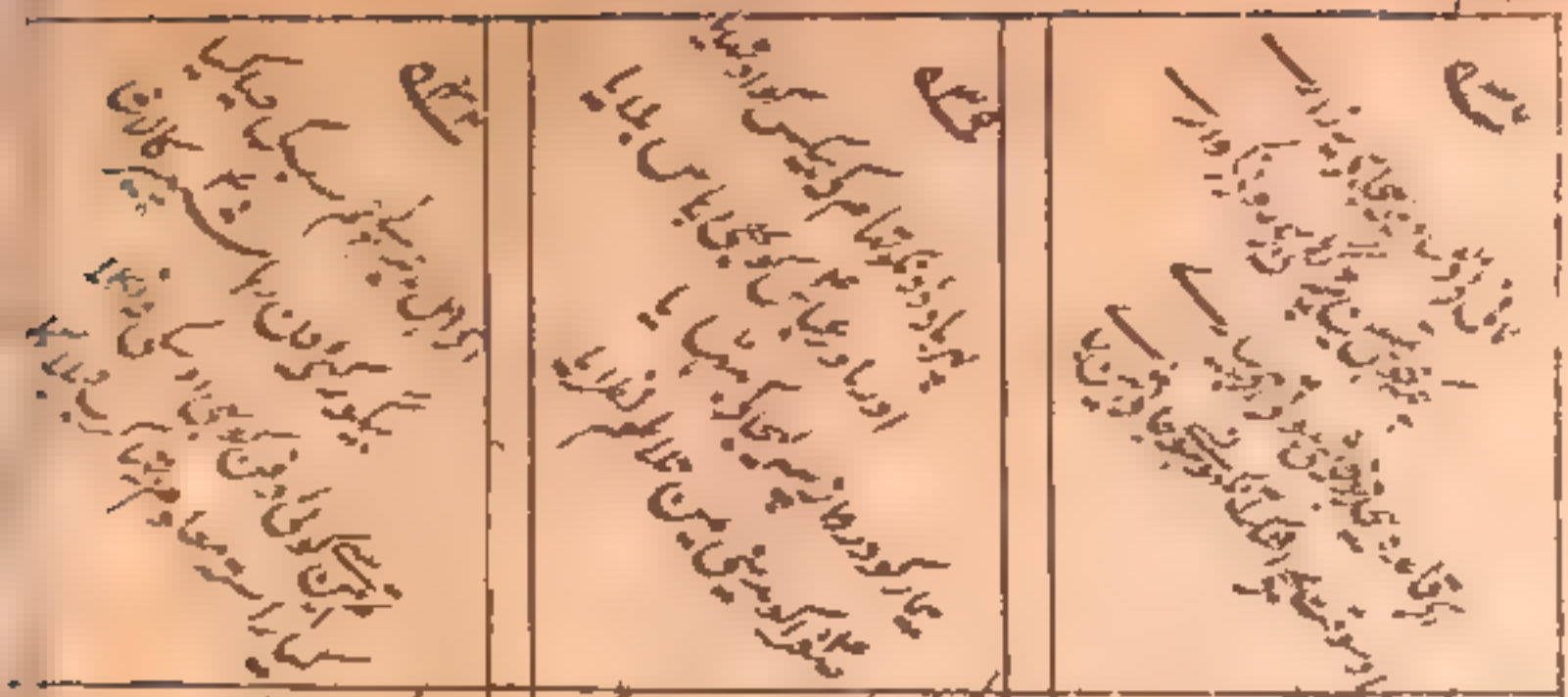

کیون اشک دشادیک بہین دیدہ تر سے
یہ تھوڑی خوشی ہی کہ حسین آئے سفر سے

دیکھا کہ بہم کو چونمین سب پھوپھیاں بیٹھی
مشتاق جمال شہ ابرار کھڑی ہین

پوچھا یا کلثوم بہی زینب حسین ابن علی سے
کیا دوگی بجواب اسکا تیا متین

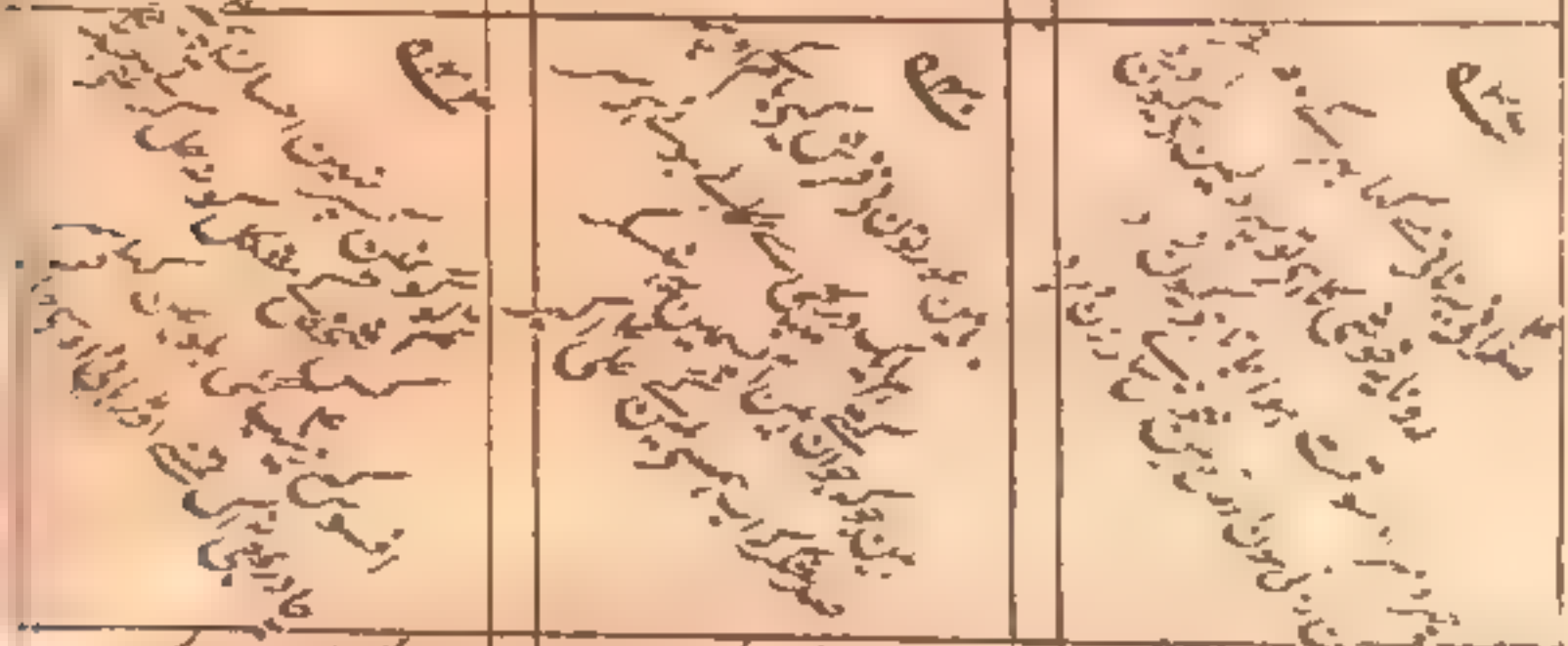

تم لاکہ کہو مین نہ تھیں ماتو نگی نانے
اب گھر مین پدر آئے تو ہے ماتو نگی نانے

کوئی مستبسر ہی کوئی خندہ زنان ہے
یہ سب ہی پہ چہر لیسی اودا سی گمان ہے

اب زینب غمدیدہ سے کیا بات کرے
سجاد کے کس منہ سے ملامی تات کرے

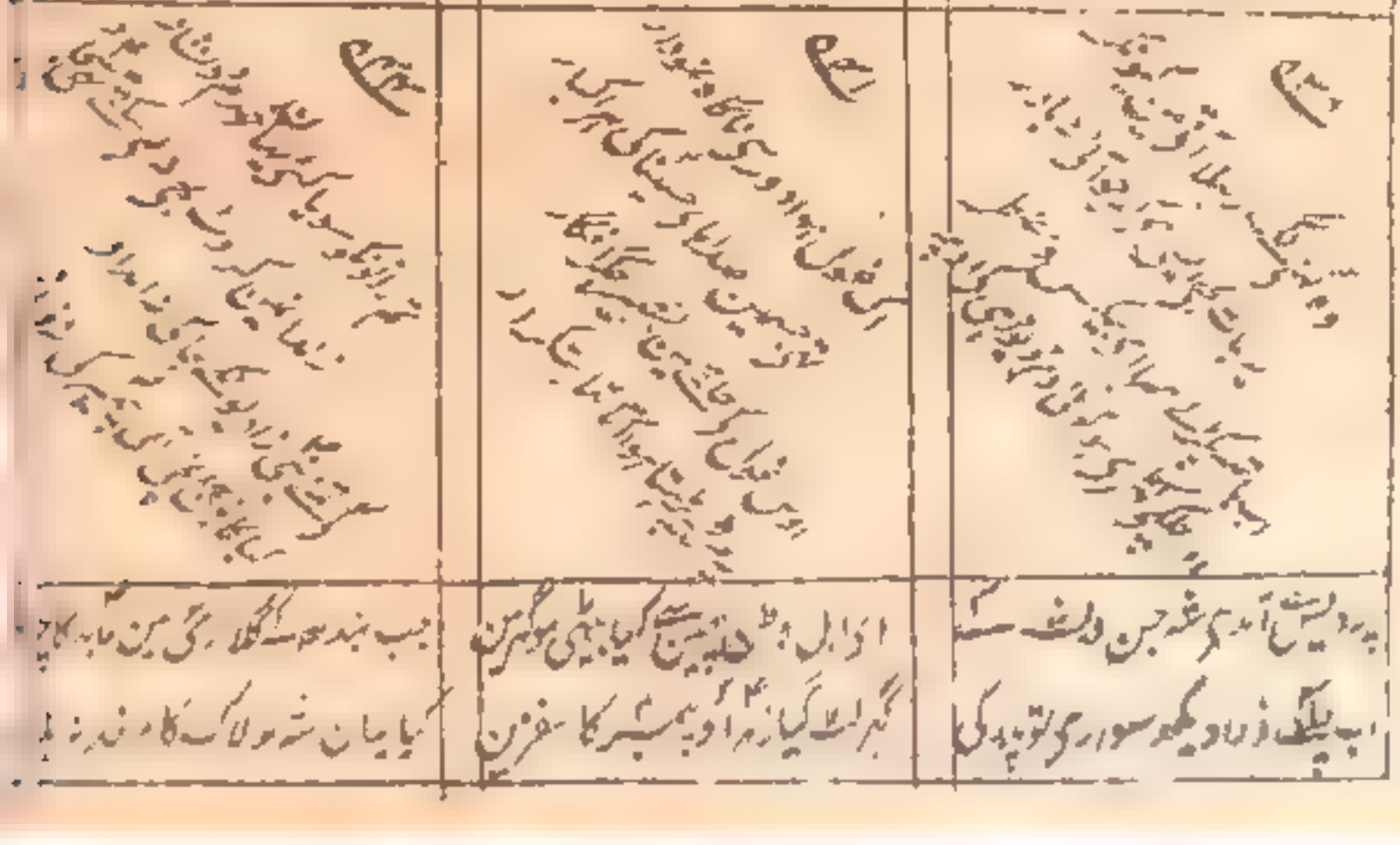

یہ دیس سے آمد ہی شہ جن و بشر سے
اب پیک ذرا دیکھو سوار ہی تو پدر کی

اذہال ہوئی زینب محزون کیا بیٹھی ہو گھر مین
گھر لٹ گیا زہرا و پیمبر کا سفر مین

کیا بیان شہ ولایت کا

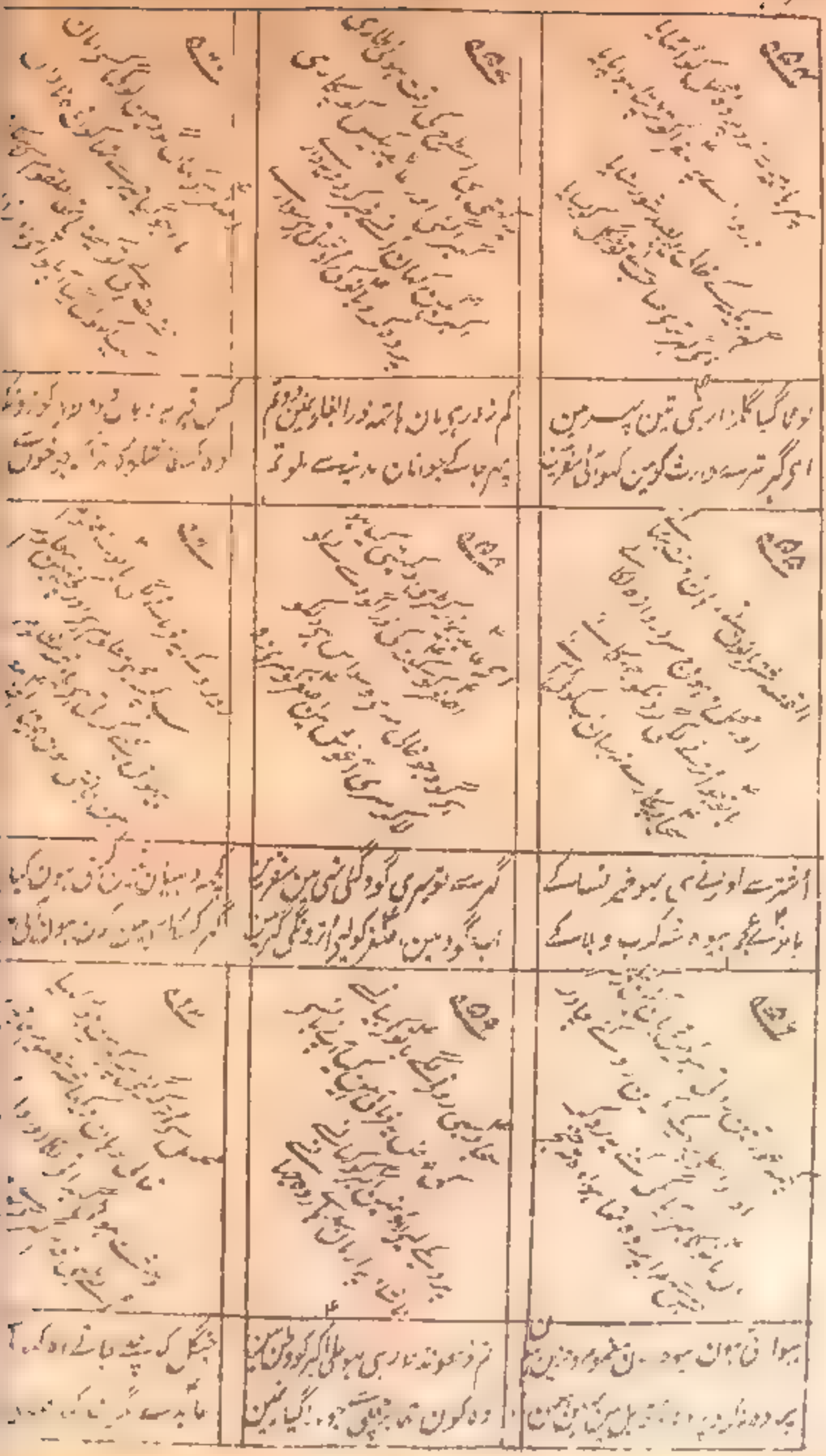

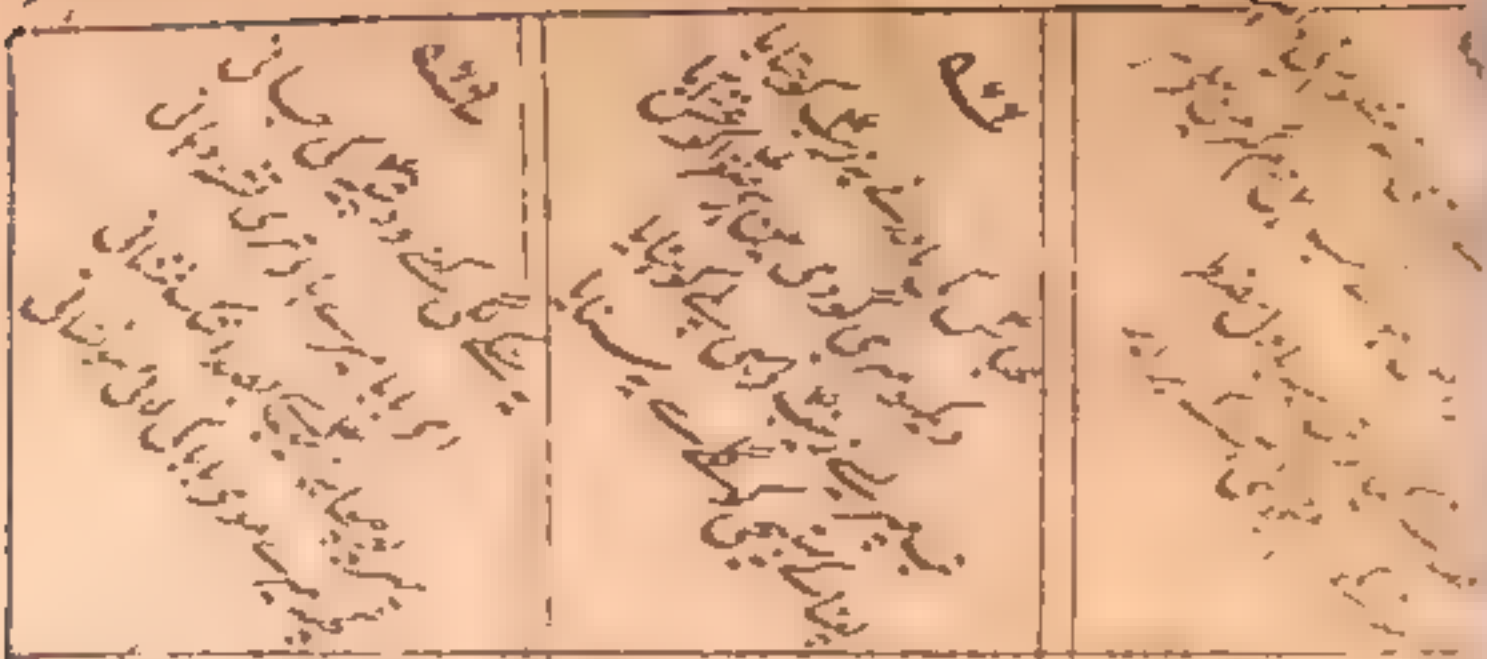

اس سن میں اُٹھا باپ کا سایہ بیرِ تشتر
ہر ہر نوبکیا کرتی ہے پنے پہ درست

وہ بولی نشانی کوئی مجھ پاس نہاں ہے
اپنے میں فقط داغ امام دوجہاں کی

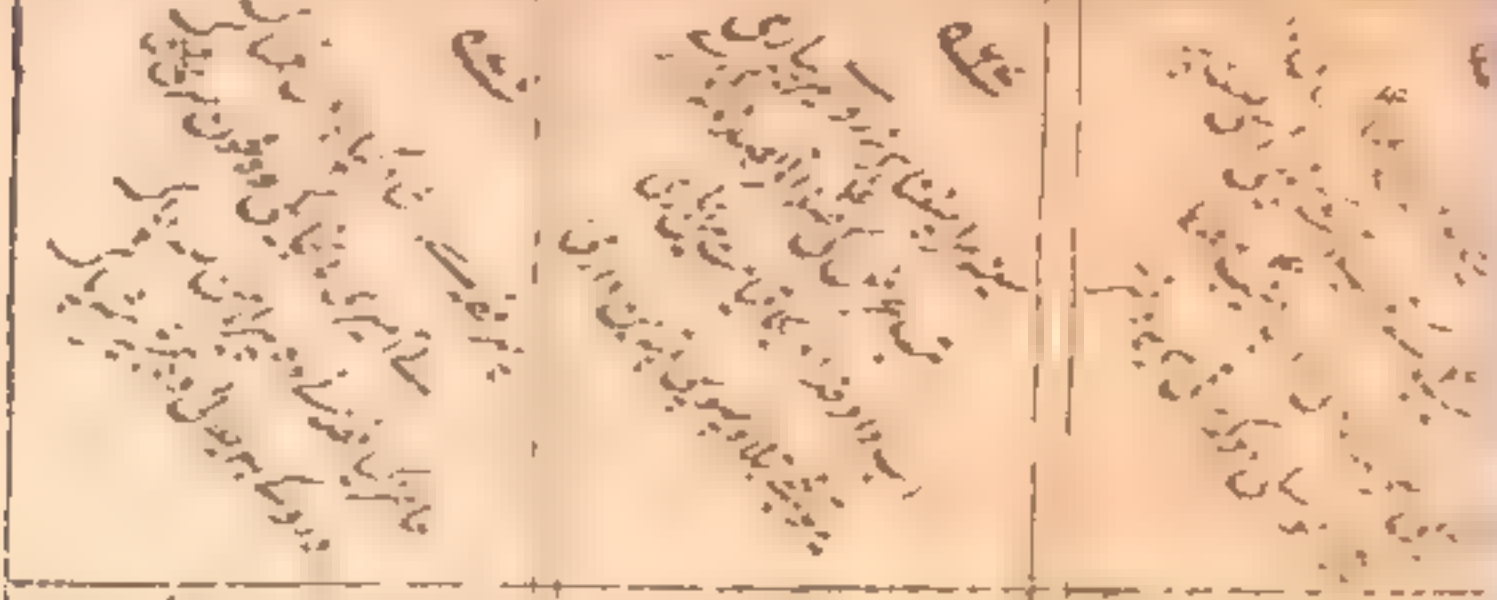

پہنچی جو وہ کہ باپ نے پیغام یہ بھیجا

تب پیاس لگی شوق کہ تم جیو صغرا

تب جیو تو باد مجھ کو کہیو صغرا

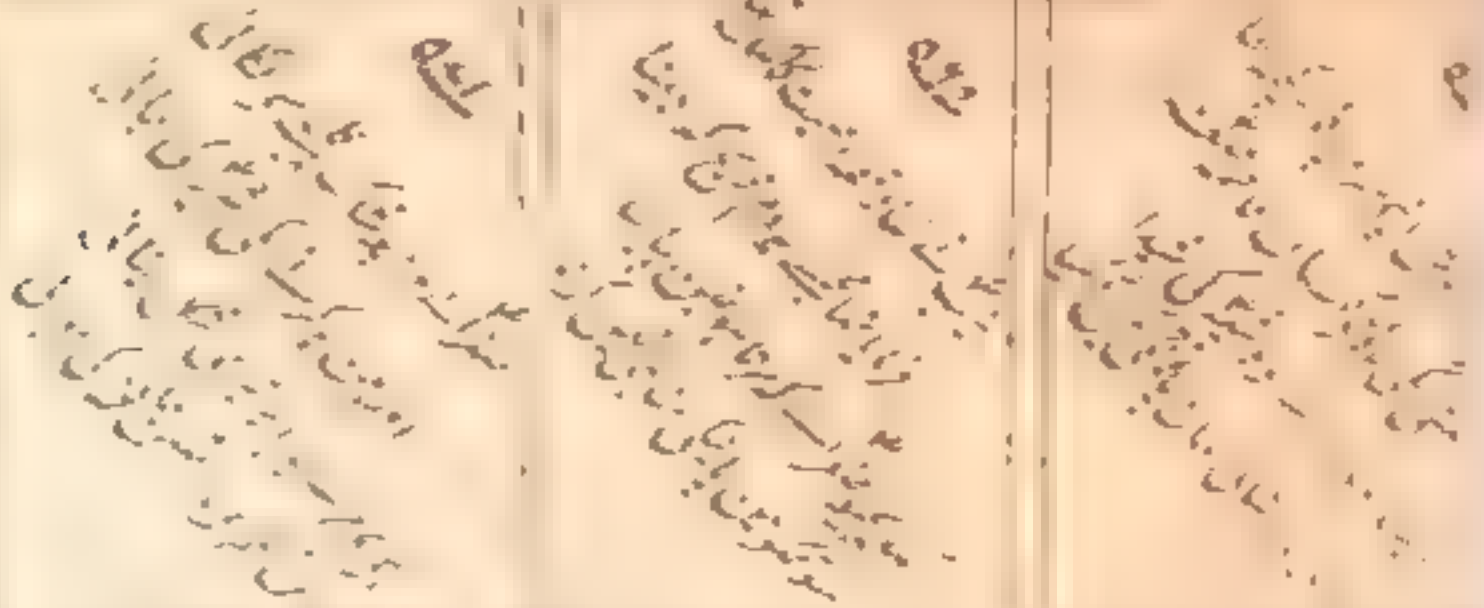

سو بات سفر کی برسے سنبھال ہر تو بہت

تم مت ہو فرہ ہو جو نشانی کہ تو ہے بہت

تب جیو تو باد مجھ کو کہیو صغرا

تب پیاس لگی شوق کہ تم جیو صغرا

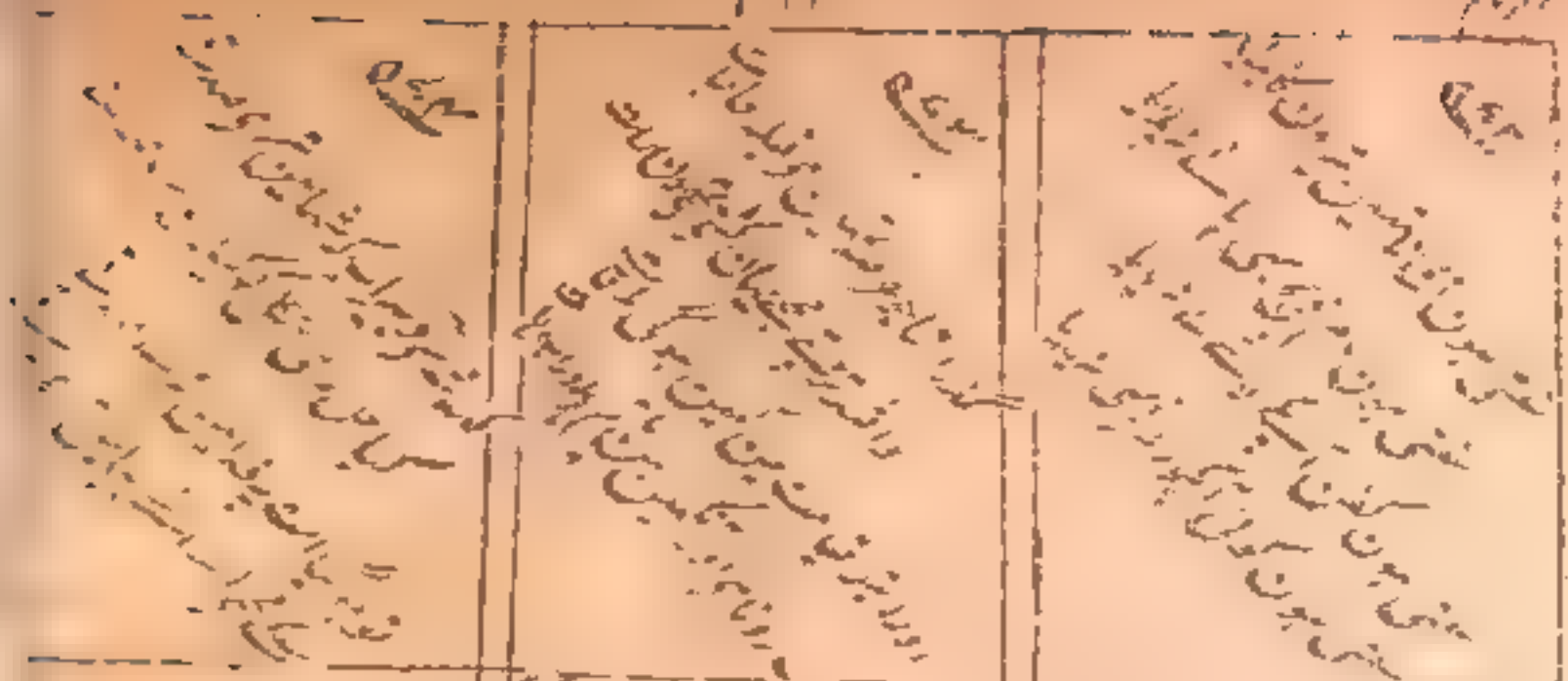

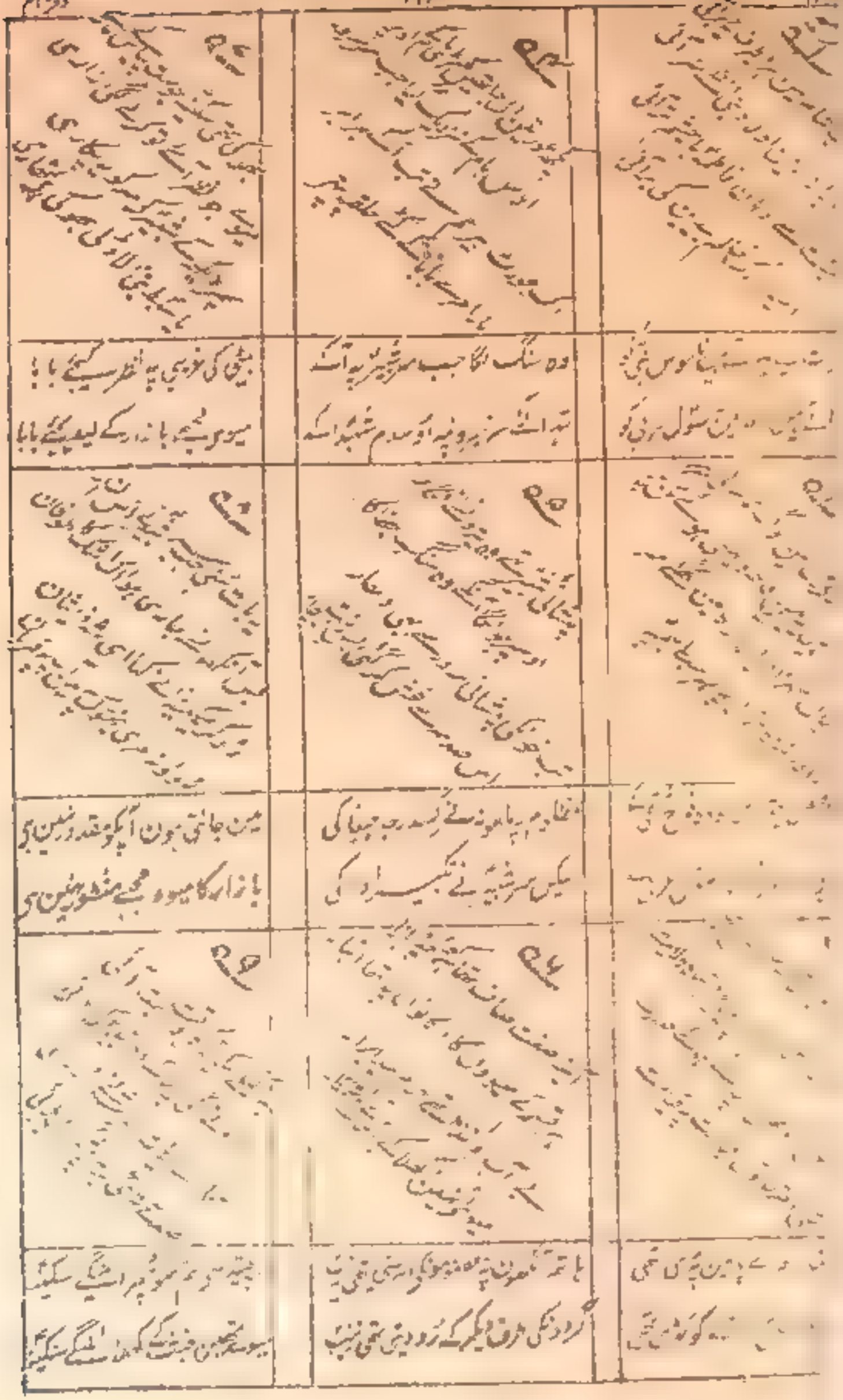

۴۱		
ن کاش کے ذات سے سبط نبی کو وتا ہوا چھوڑا آمین تھی پیمبر کی کو	ہر فخر و نخصب تخت پہ تو جلوہ نما ہے اور تخت پہ پوشاک شہ ہدا ہے	آفاق مین تھی دھوم حسین ابن علی کی ثابت نہین پوشاک تھی فرزند نبی کی
۴۲		
ل نبی ان ابو جہل کی بیٹی تھی ینب کا پیارا تھا بچپن سے	تو تخت پہ سبط خاتم النبیین جلوہ نما ہے اور تخت کے فاختہ سر پیٹ رہی ہے	ہر لیتے پیارے حسین ابن علی کا لیکن یہ ترک ہے رسول عربی کا
۴۳		
ا ان کی خواہش پہ تو لے زینب علی کے	کہنے لگے لبوس تبدیل تو یہان سے اے لوگو کہو صاحب شاکر کہان ہے	

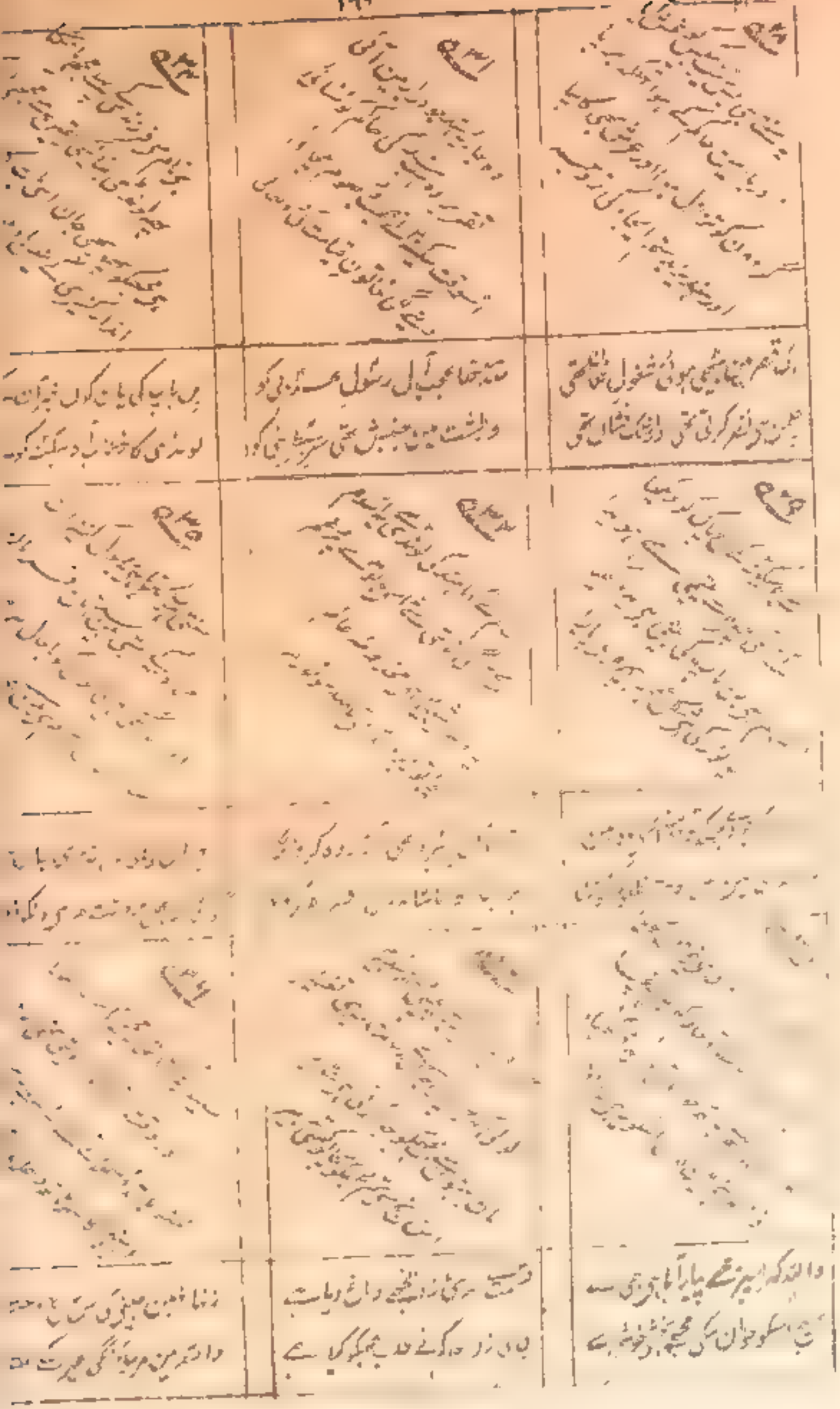

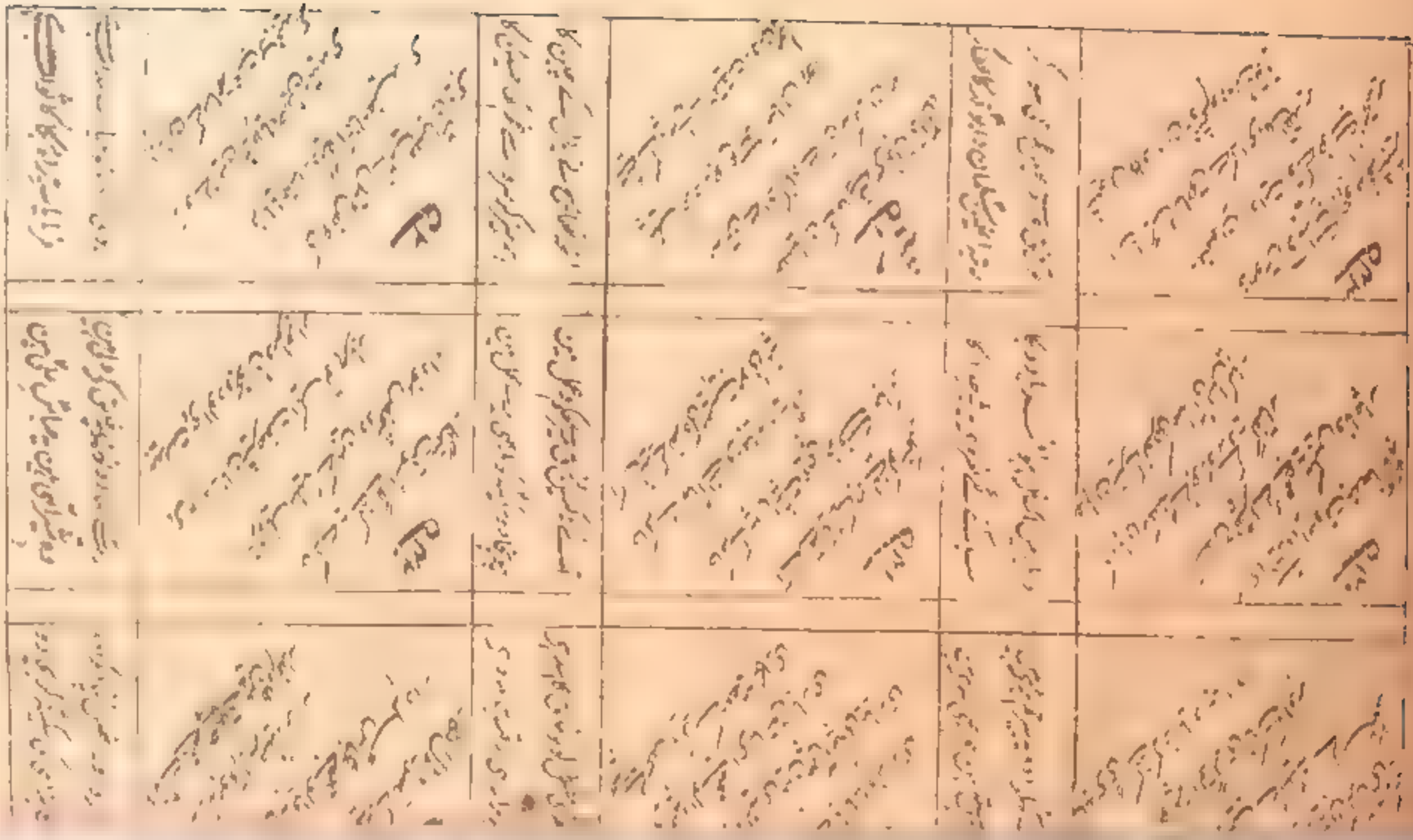

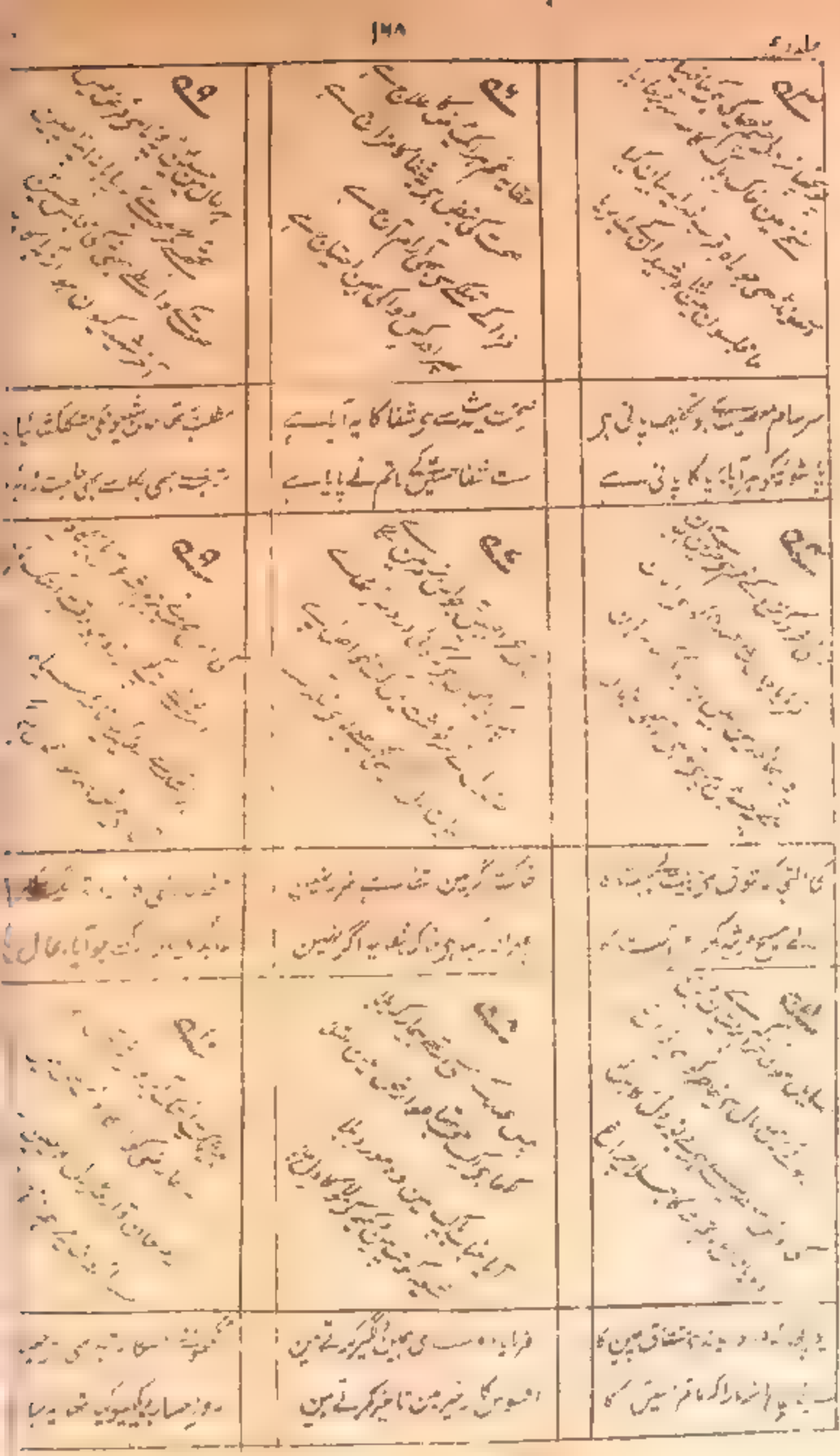

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

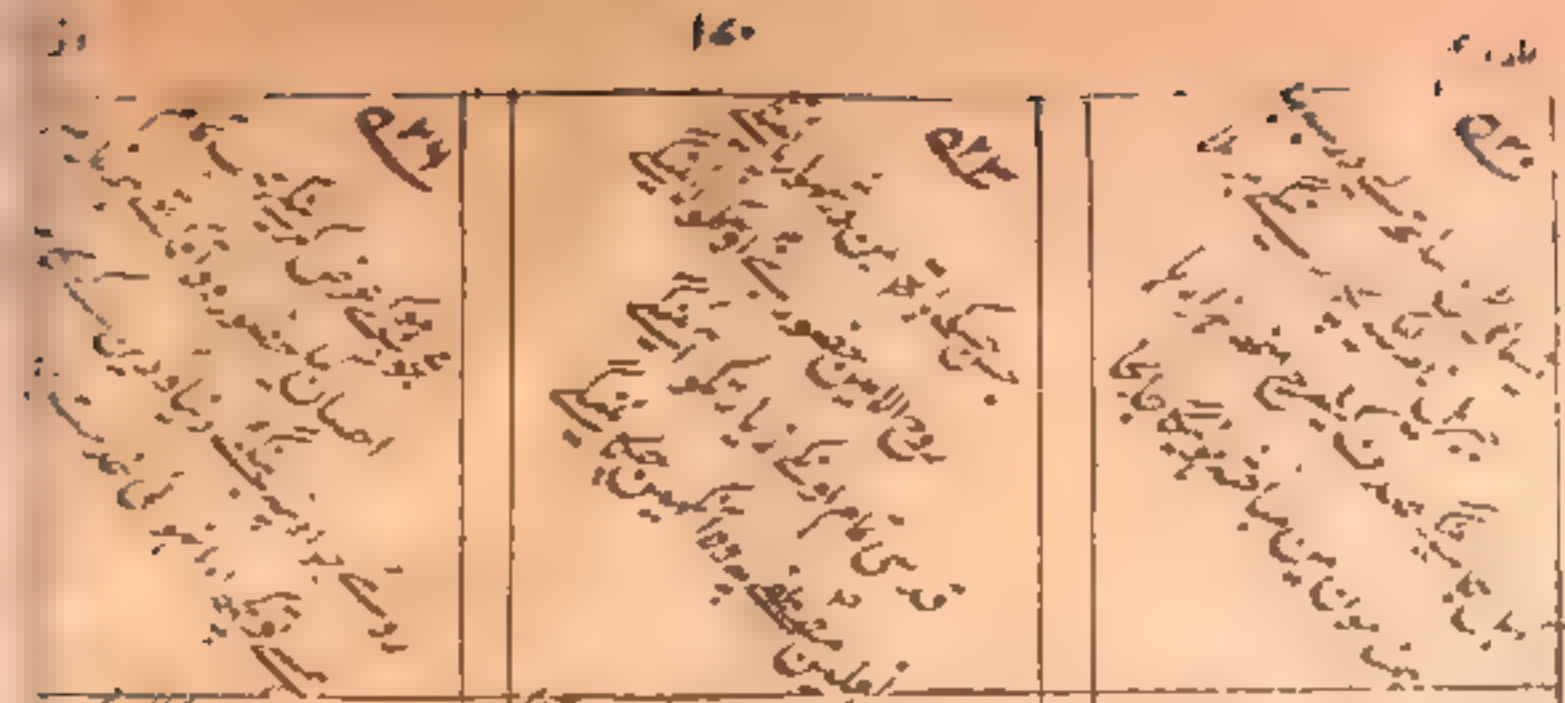

۴۱	۴۲	۴۳
یہ اک بڑا بھی صاحب زر ثابت ہون	پونچھین گے صدقے ہوکے رسول خدا	آنسو کی قدر کیا ہے کہ کرکے
فضل کا ہاتھ ہے کہ کانین مین ہون	احسان ہم غلاموں کا کیا ہے حضور پر	وزنظر فدا کیے ہیہ نام
۴۴	۴۵	۴۶
روشن ہے خوب آئینہ جنکے ستارے	رونق دی تم نے ماتم سبط رسول کو	امت کے بانی و منقوش بعد
یہ جنکے آئین و حسن ہمارے دین	راضی کیا خدا کو علے کتوں کو	ہر طرح ست غلامون کی سکتا
۴۷	۴۸	۴۹
ہاتھ ہے دست شوق لو ہر کو بڑھا یگا	نے تم رہے نہ غم رہا وہ سامان رہ گیا	انکے چمک سے دل منعب جمار
موتی ہے گا در ہتھیلی پہ آئیگا	باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا	حضرت کہینگے یہ ہی آنسو تھا

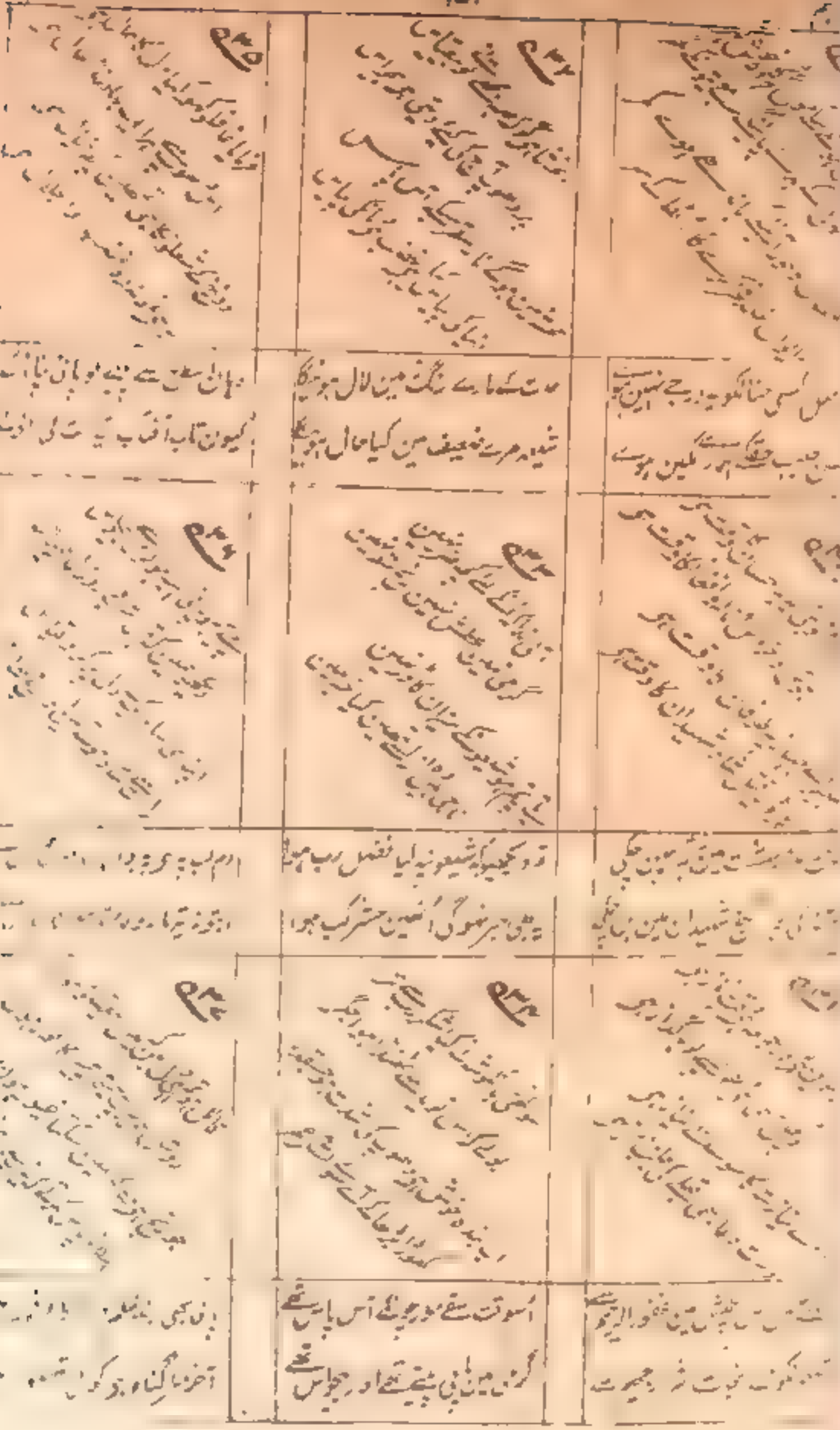

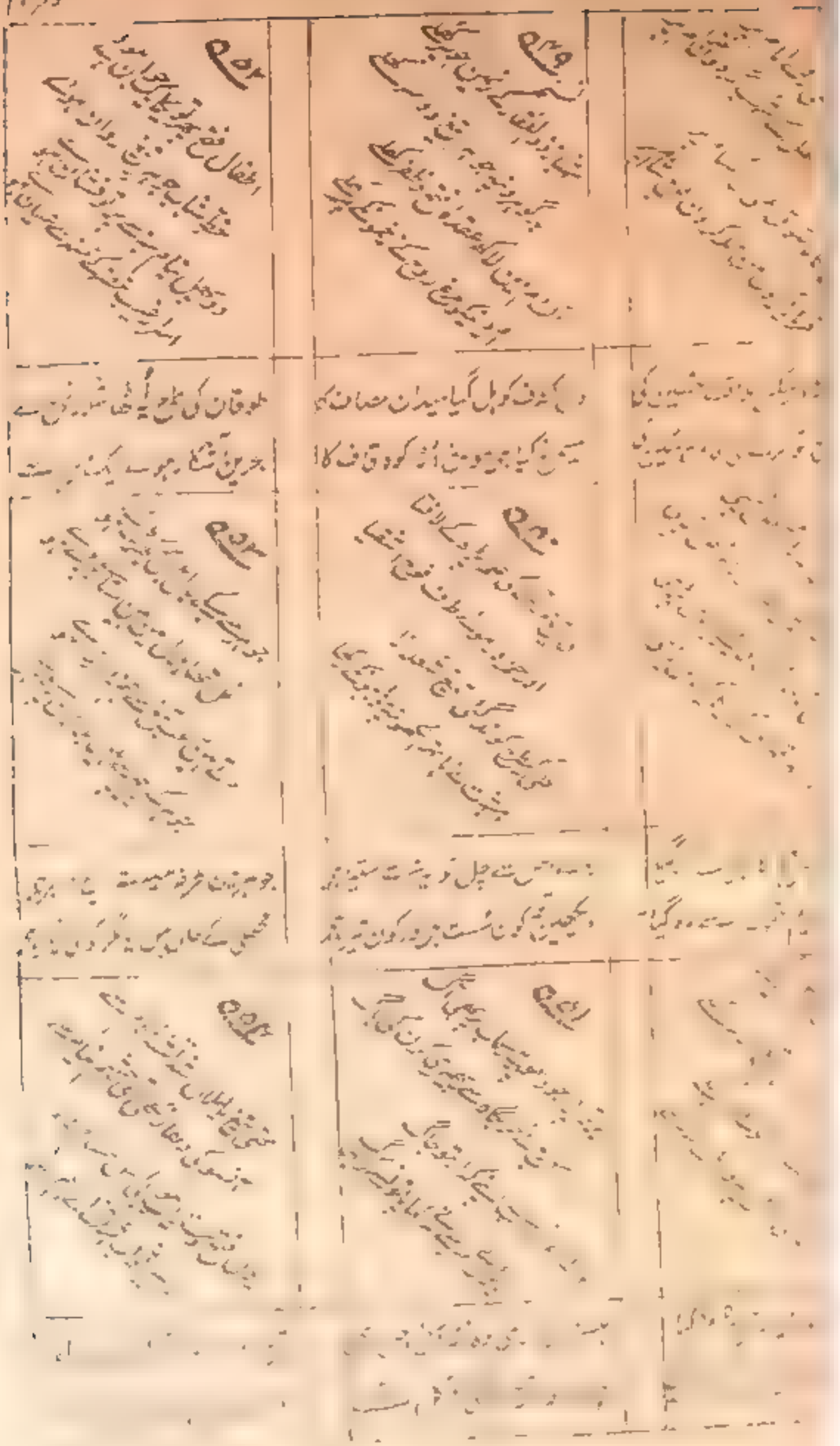

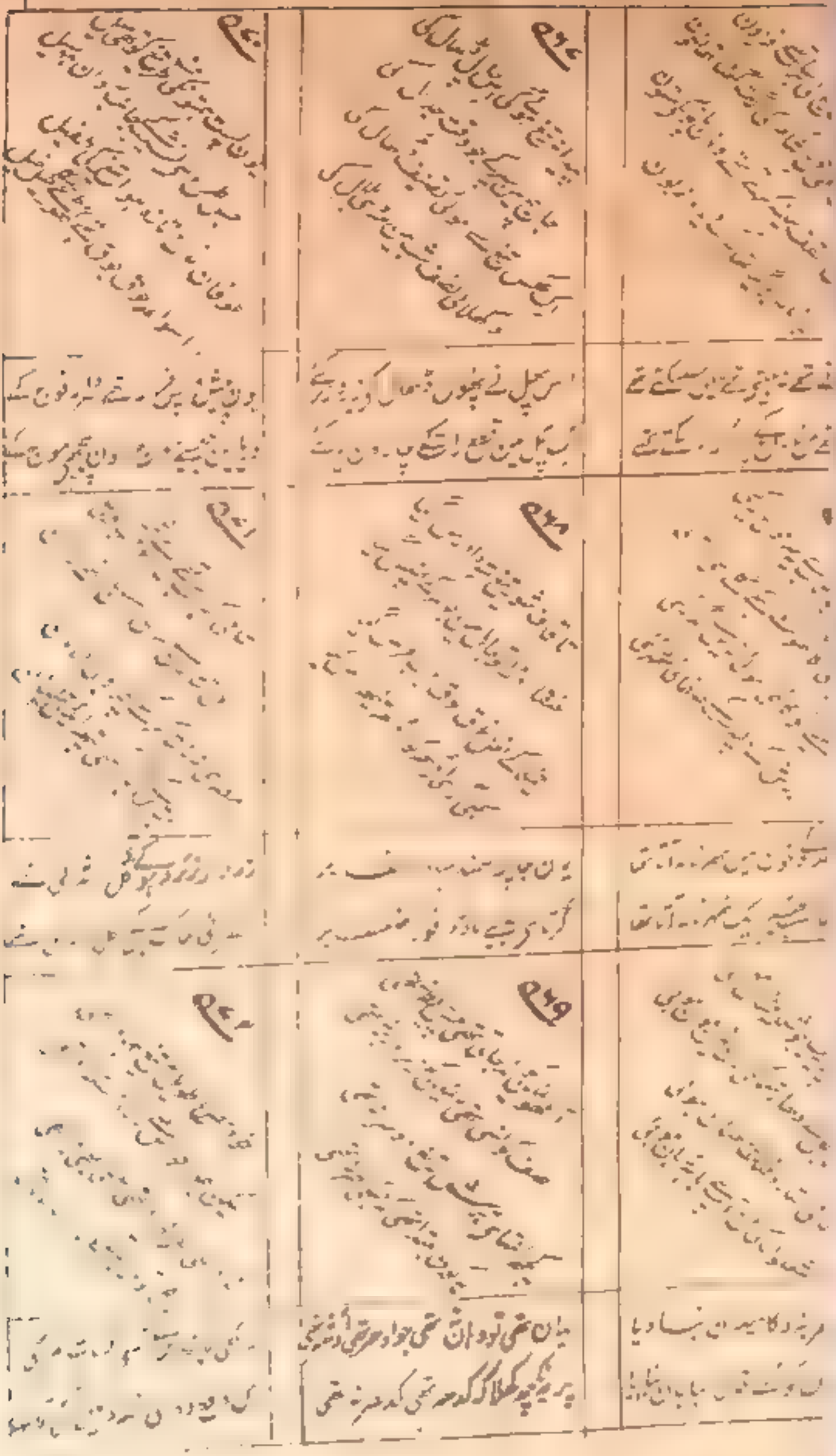

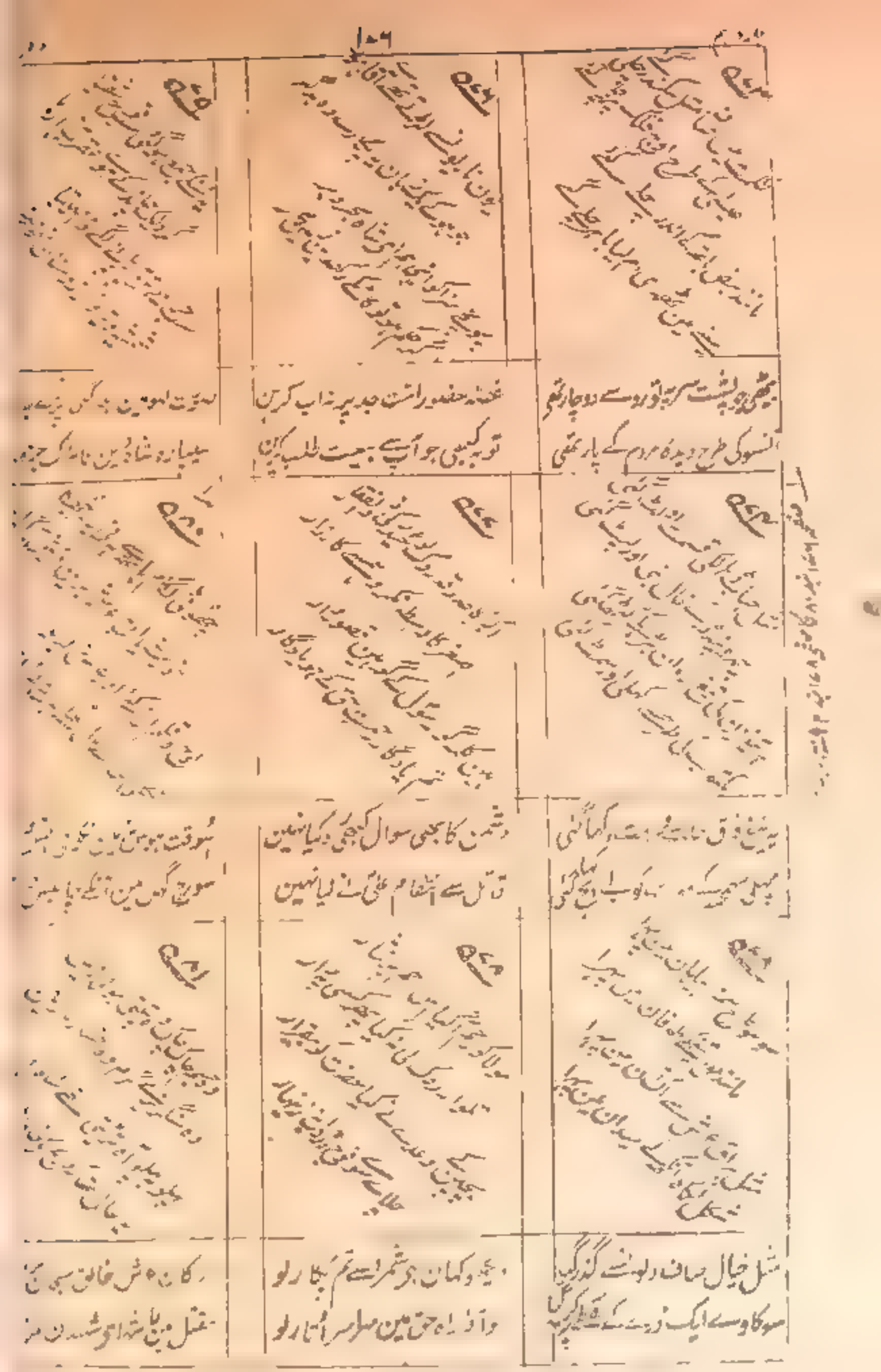

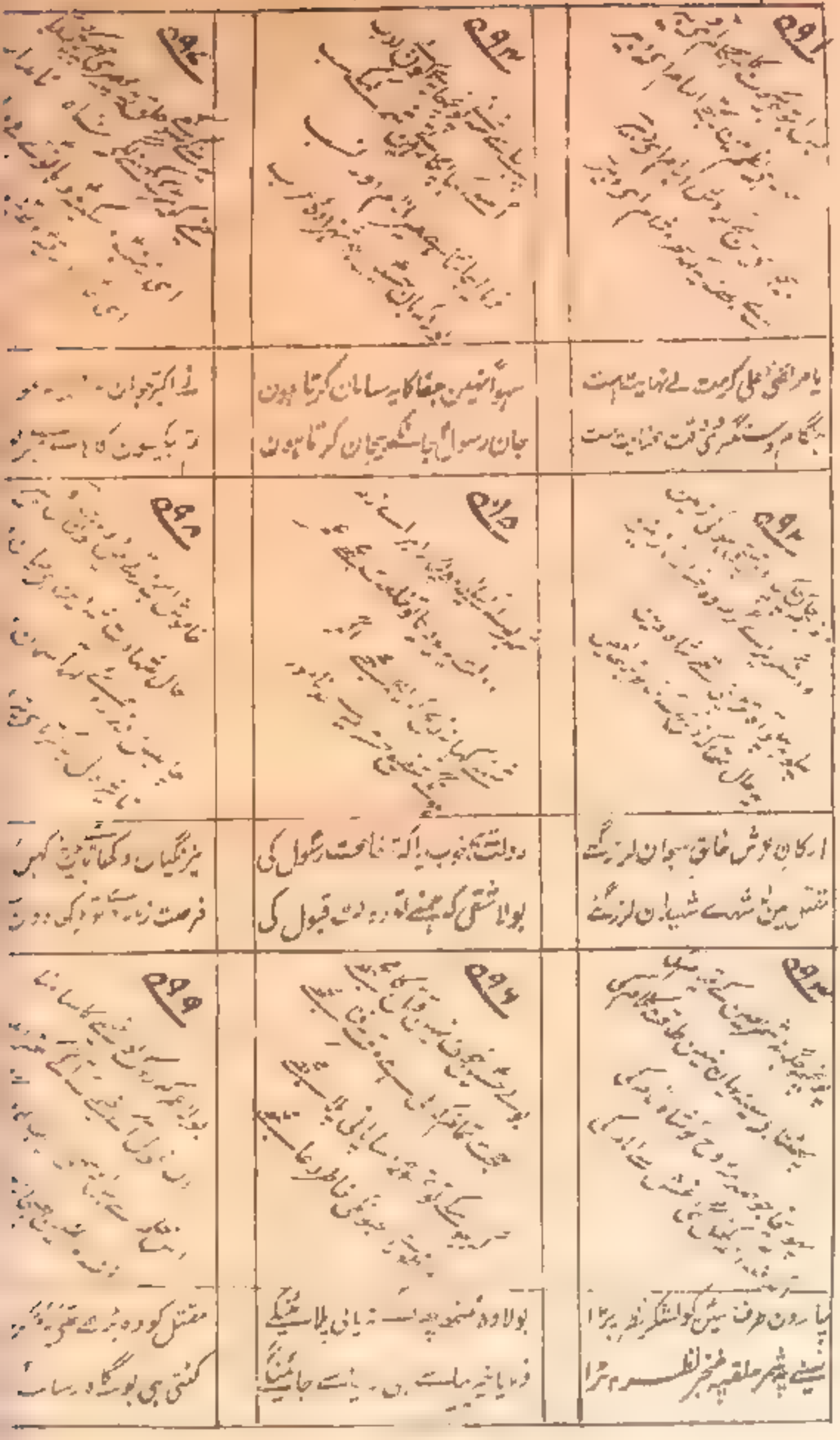

یا مرتضیٰ علی کرمت بے نہایتست
ہنگام دست گیری و قت حمایتست

سہو انہیں جفا کا یہ سامان کرتا ہوں
جاں نثار سوا اپنا شکر جان کرتا ہوں

نے اکبر جوان
نے بکیون کا ہاتھ

ارکانِ عرش خلق سبھی لرز گئے
قتل میں شہ شہیداں لرزگئے

دولت ہے جو یہ اکہ خاصت رسول کی
بولا شقی کہ ہمنے تو دولت قبول کی

یہ رنگیاں دکھاتا ہے کہیں
فرصت زمانہ سے تو ذکی ہو

پیاروں طرف سے گھر گیا لشکر ستم پرا
سینے پہ حلقہ خنجر لفسر ستم پرا

بولا وہ منہ پھیر کے تو یاں بلا سے میرے
فرمایئے مدعا تمہارا جائے

مقتل کو وہ بڑھے تھے یہ
کٹتی ہی بوسگاہ رسالت

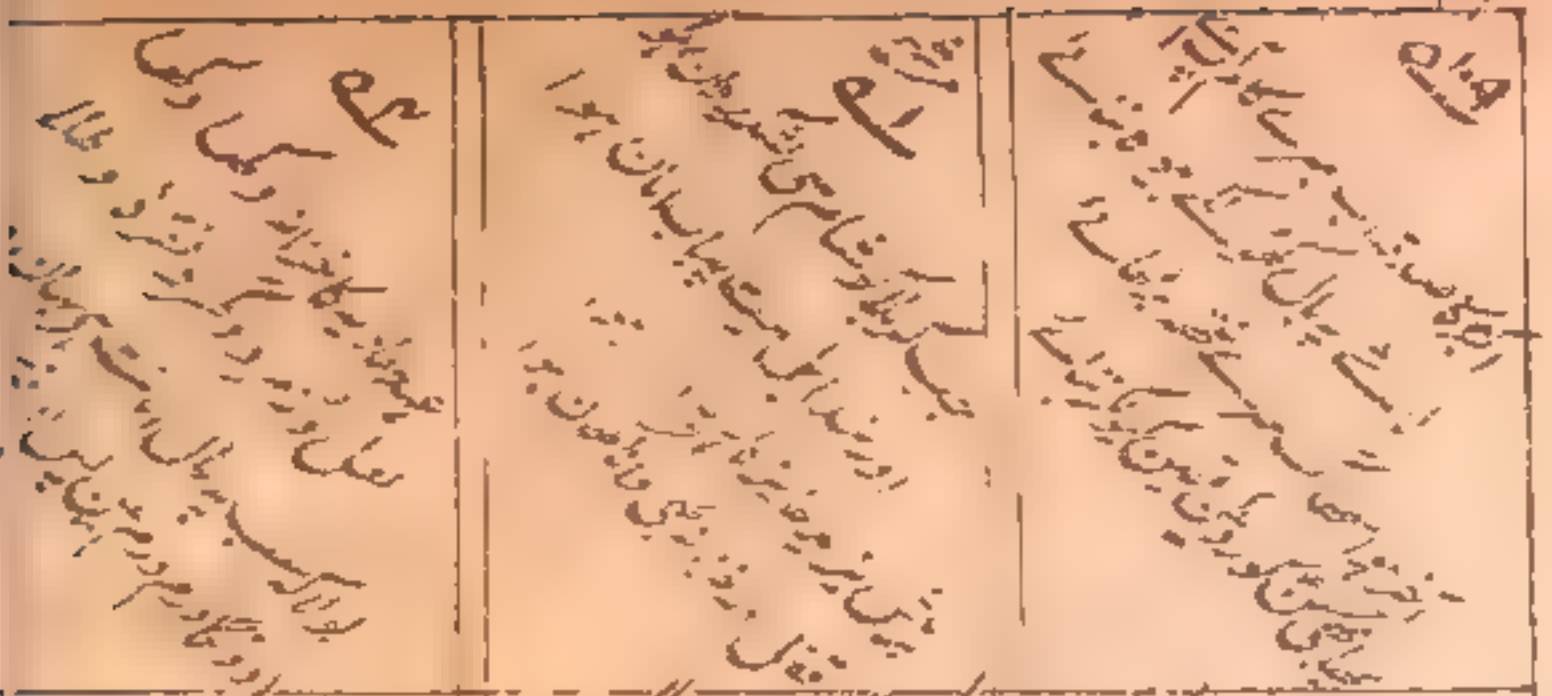

رند مسالہ مین طلب مین کرتی جناب سے
ہر ایک پچہ تیش زر وحہ گیر ہوگی
ایمان جاندہ خاک مین پیدم وز
تقسیم قیمت سر رشتہ ہوگی
پر فخر انبیا کی نواسی کا سر

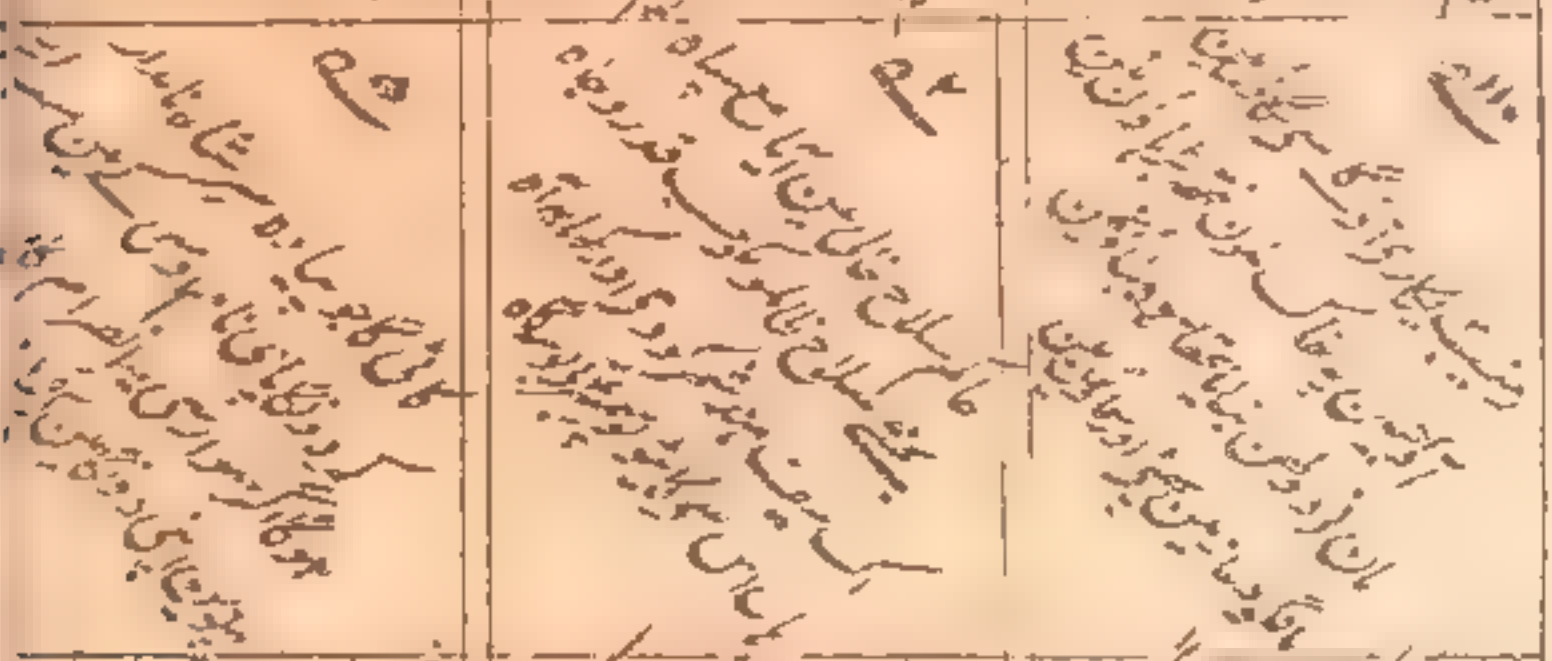

ہی پچہ کا ٹور کند رہے گے حسین
شوق فضا و جذبہ تقدیر دیکھنا
زخمی زیادہ جس مین شاہ ہو
جیتی ہیون اور زیستی ہیون مار گی حسین
حلق حسین و جذبہ کے شمشیر دیکھنا
سرکار سی اضافہ تنخواہ ہو

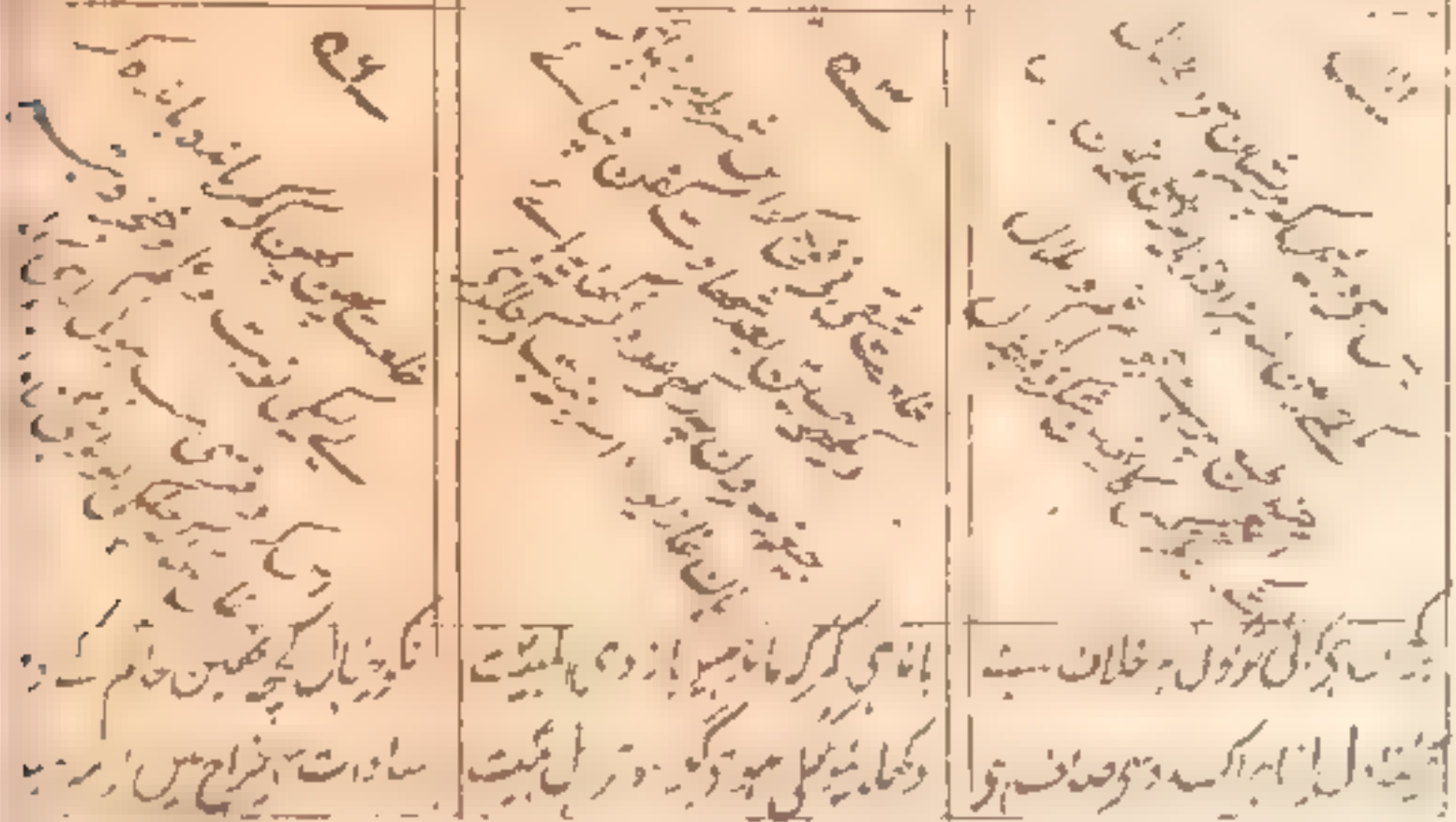

ہی ہر کہ کل سوال بہ خلاف سنت
بانامی کر کر ماتم سیہ پارہ دی ماتمیت
ایمان دل ایا ہر اک سہ وہی صاف ہو
دکھانیہ کل ہوگی وہ تر ہل مگیت

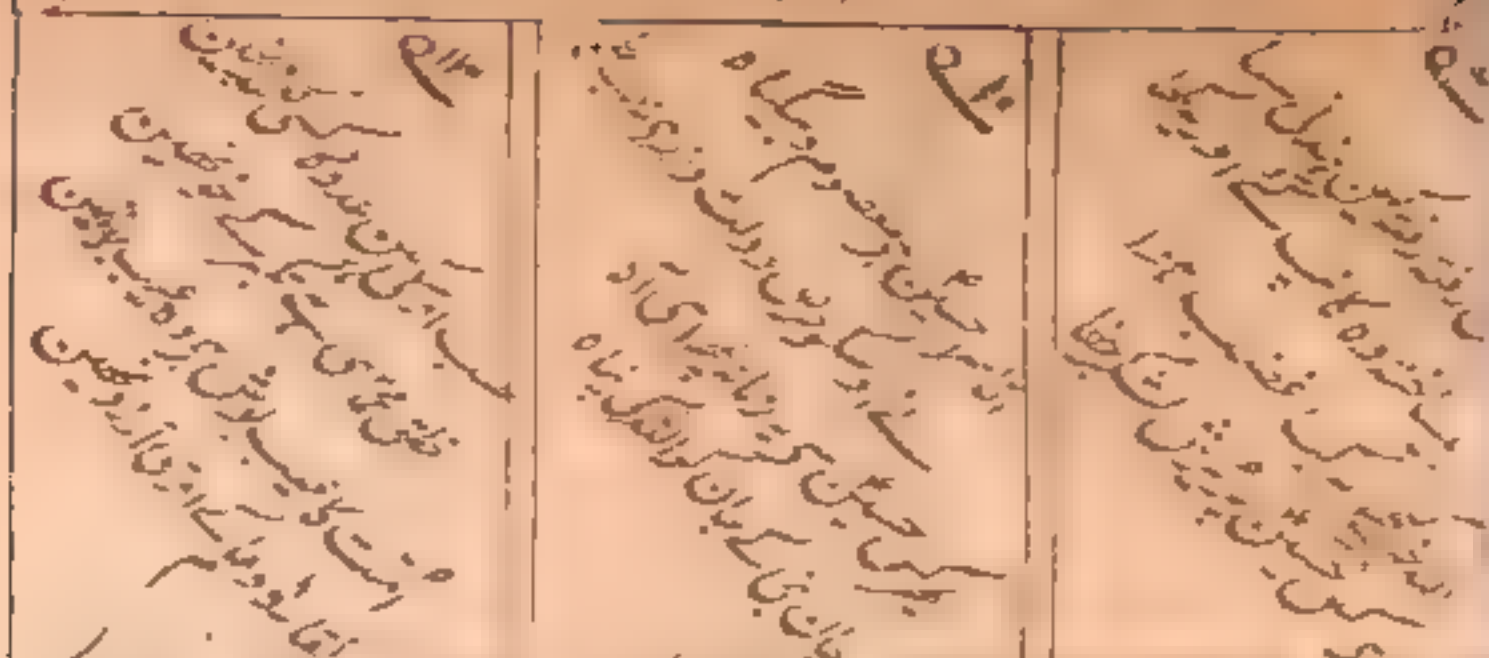

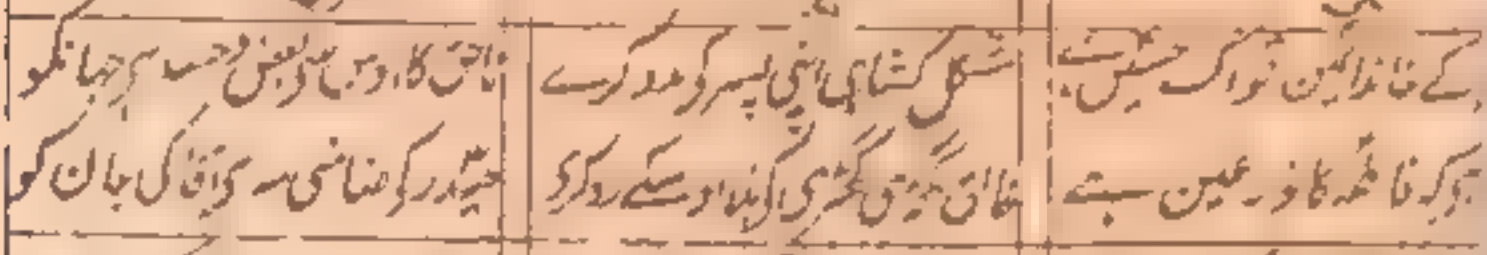

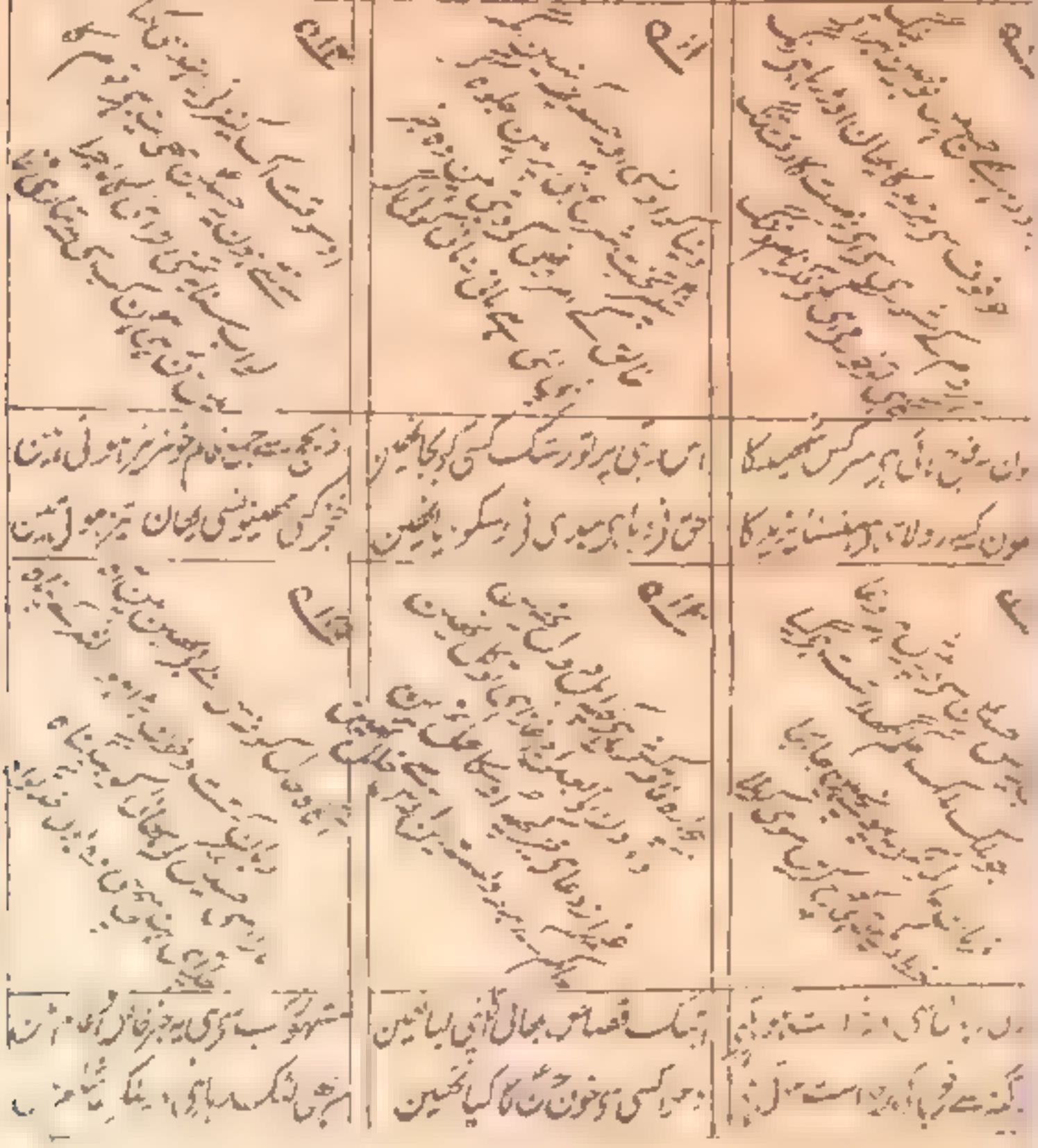

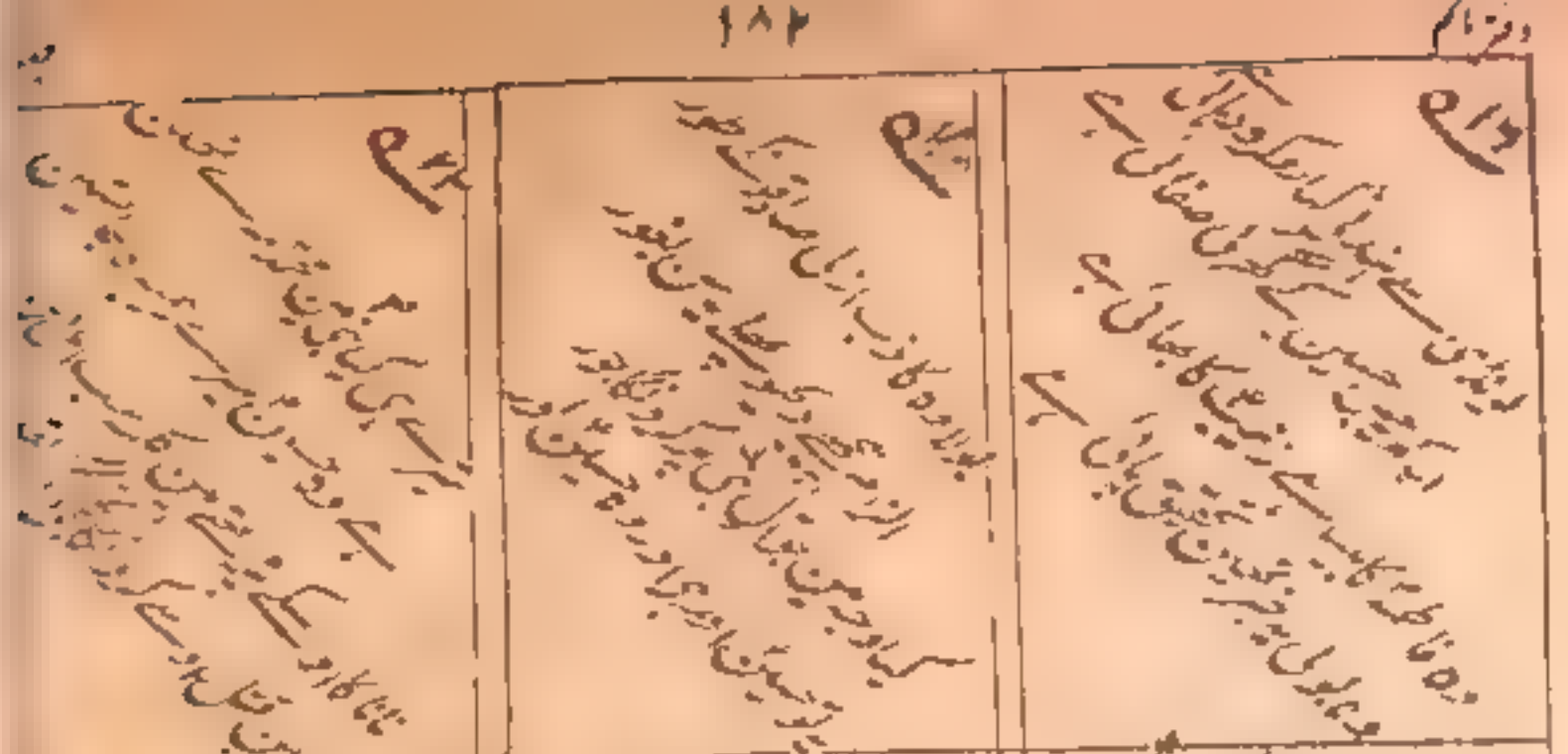

زینبؑ کا ہے وہ بھائی کہ ابن بتولؑ ہے
پرستی ہوں مجاور قبر رسولؐ ہے

وہ نورِ چشمِ فاطمہؑ ہی اور یہ غیر ہے
میں دیں سے سر کروں گا جدا کچھ ذہے

کیا تو بھی فاطمہؑ کی بڑی دوست ہے
میرا تو ملک و مال سب اوسپر نثار ہے

کیا میرا حشر تو بھی سوگوار ہوگا
جب مقتلے میں تو سے کے ہاتھ پہ ہوگا

دو تخت سلطنت ہو جہاں تو بھی ہوں
منت ہی مانتا ہوں اور سکو خراج ہوں

ثابت حضور ہو تو نہ
ناحق نہ اس حسینؑ کو بھی قتل

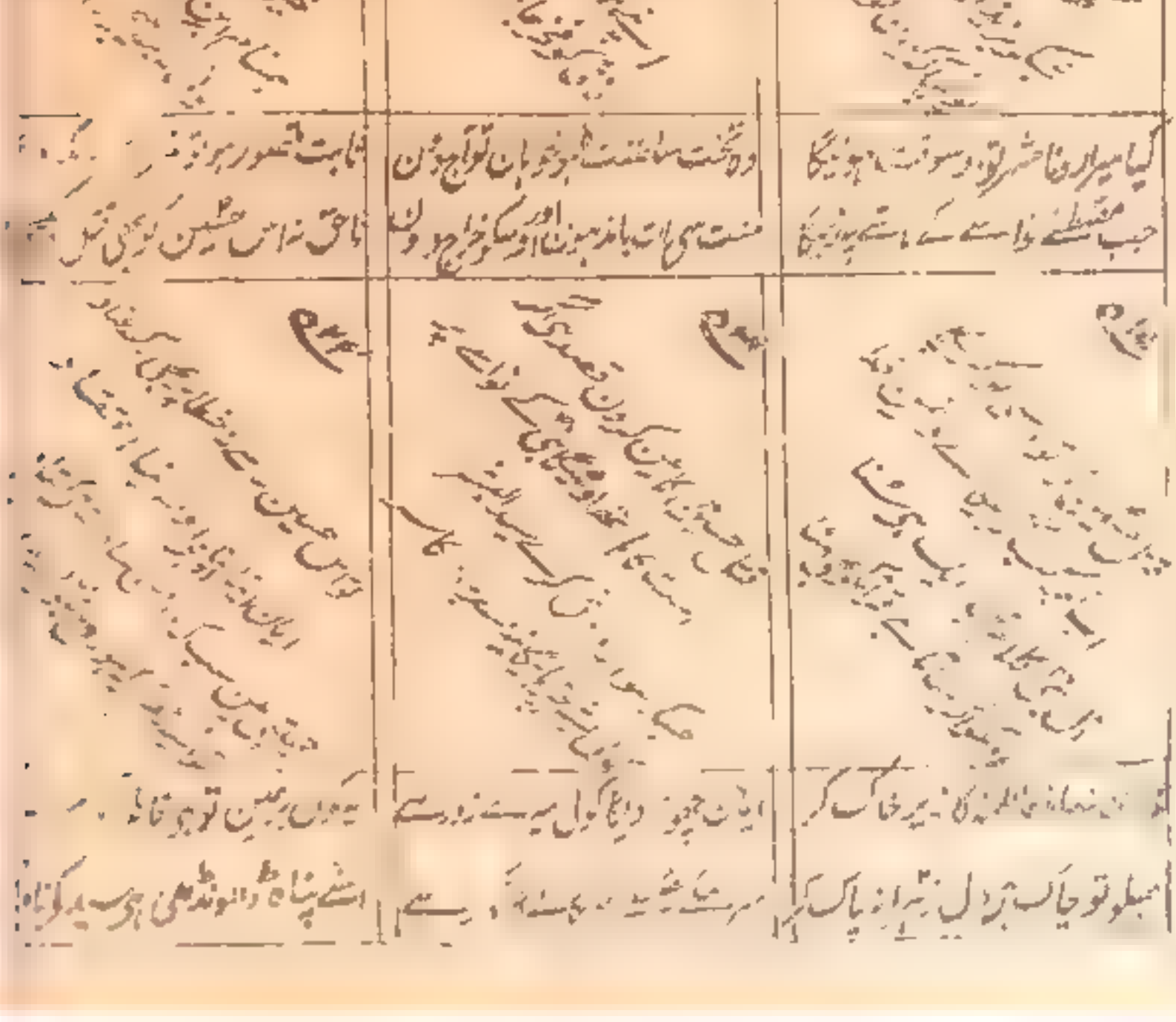

کیا میرا حشر تو بھی سوگوار ہوگا
جب مقتلے میں تو سے کے ہاتھ پہ ہوگا

دو تخت سلطنت ہو جہاں تو بھی ہوں
منت ہی مانتا ہوں اور سکو خراج ہوں

ثابت حضور ہو تو نہ
ناحق نہ اس حسینؑ کو بھی قتل

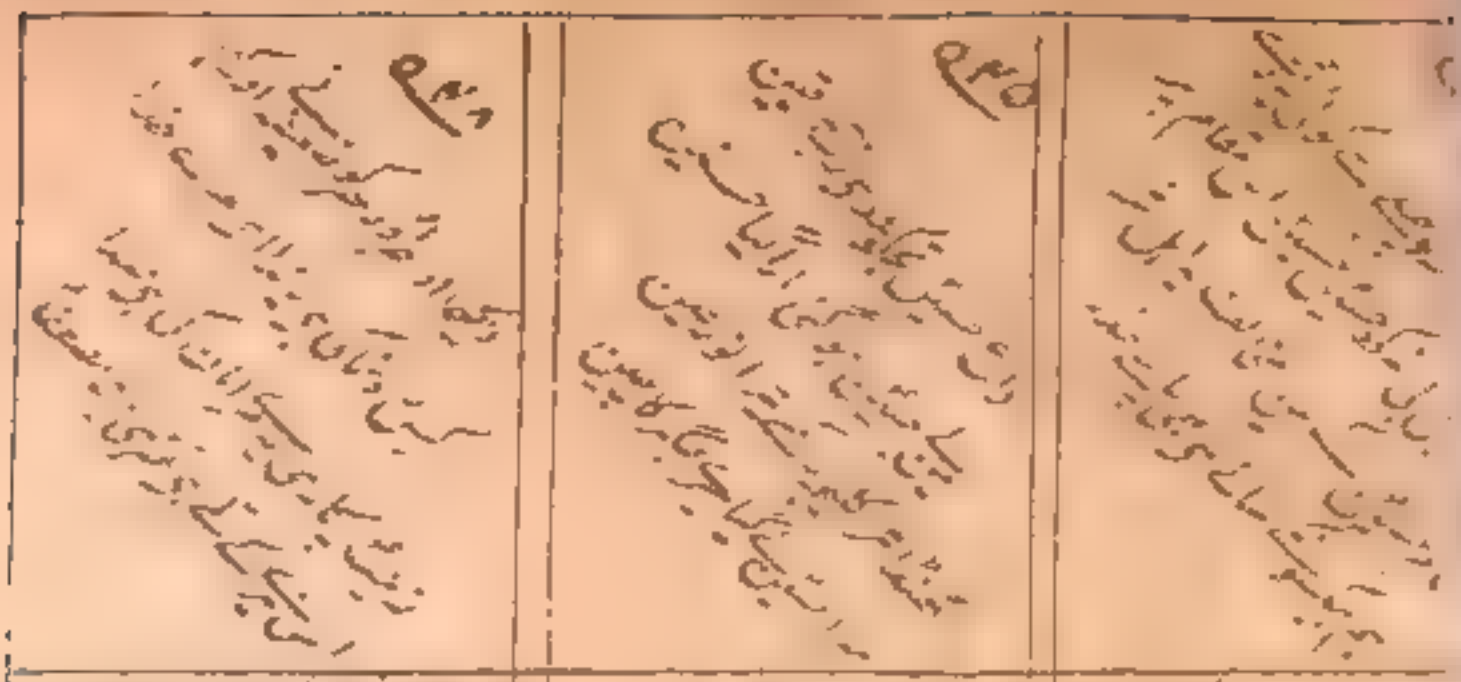

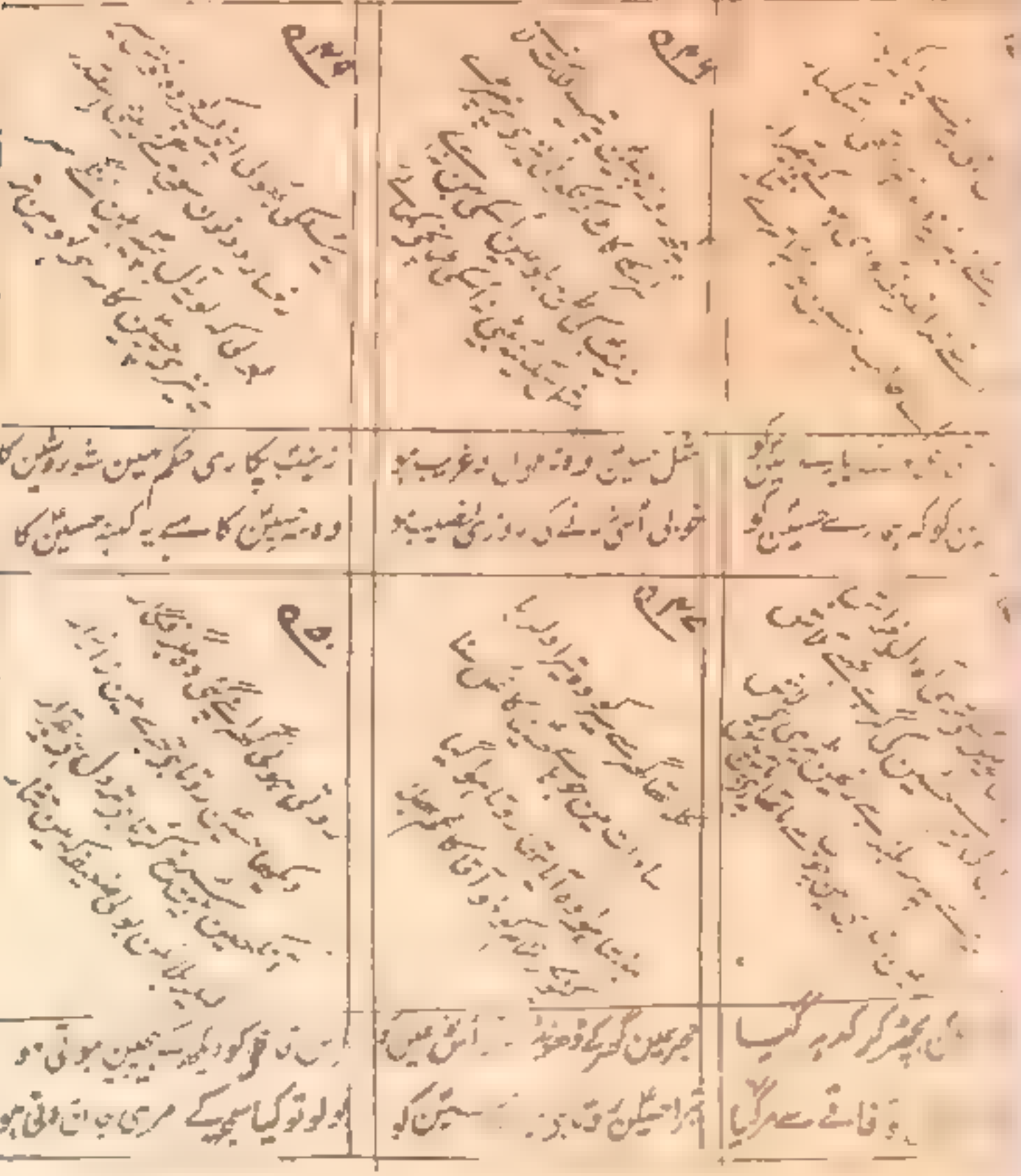

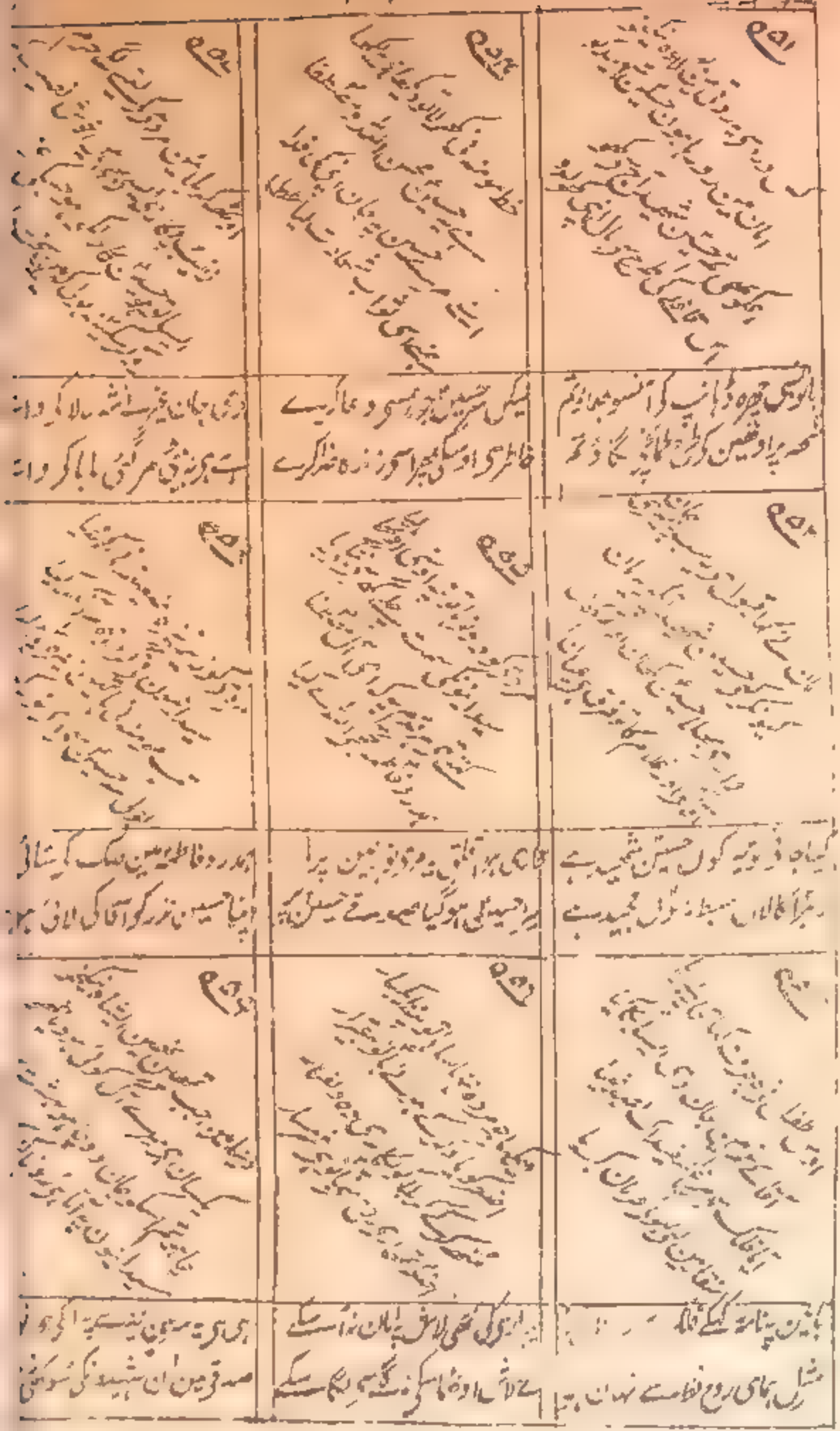

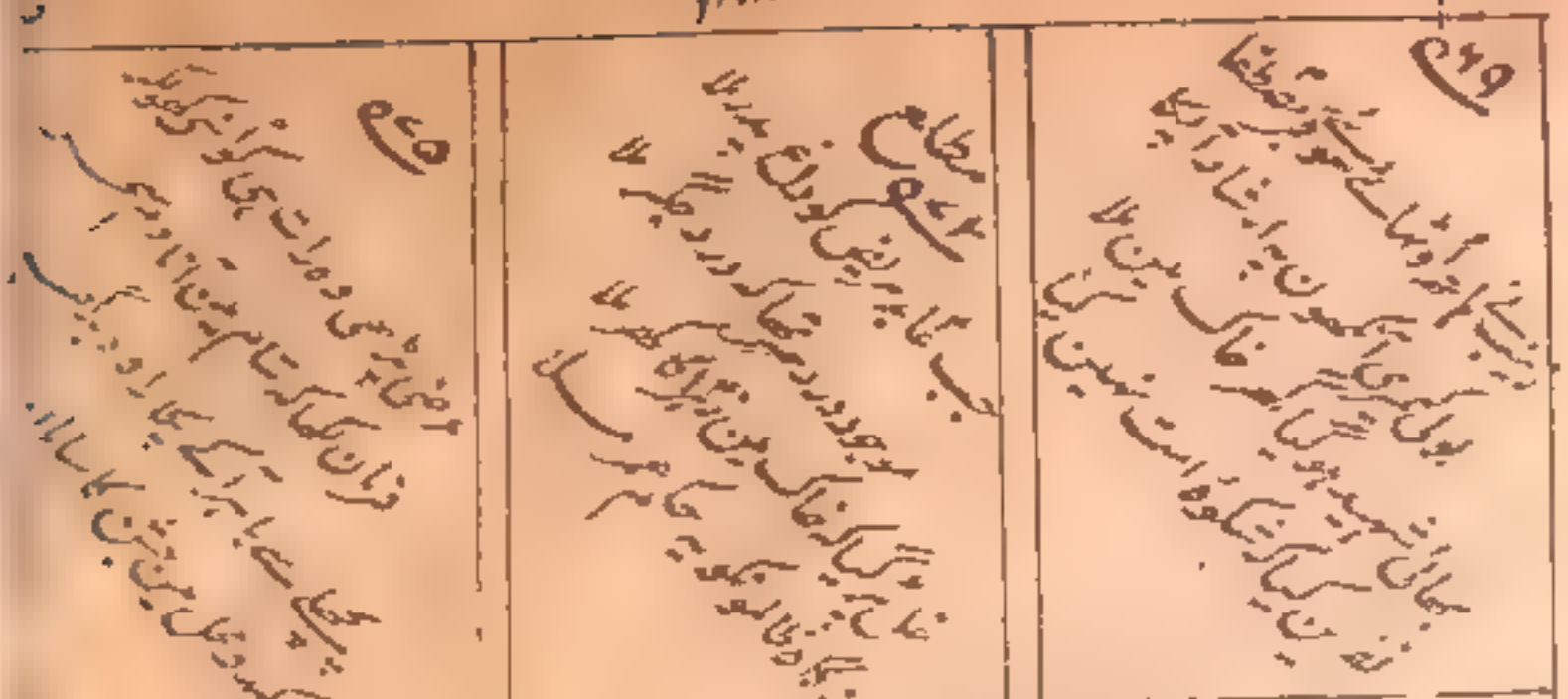

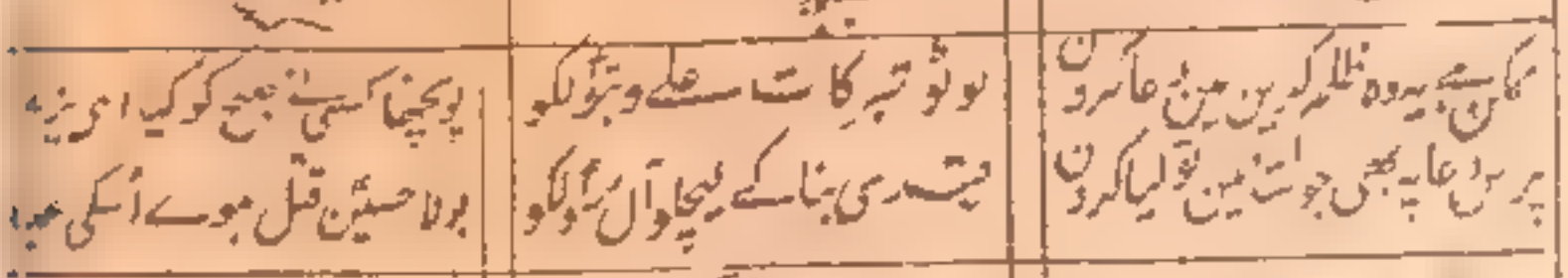

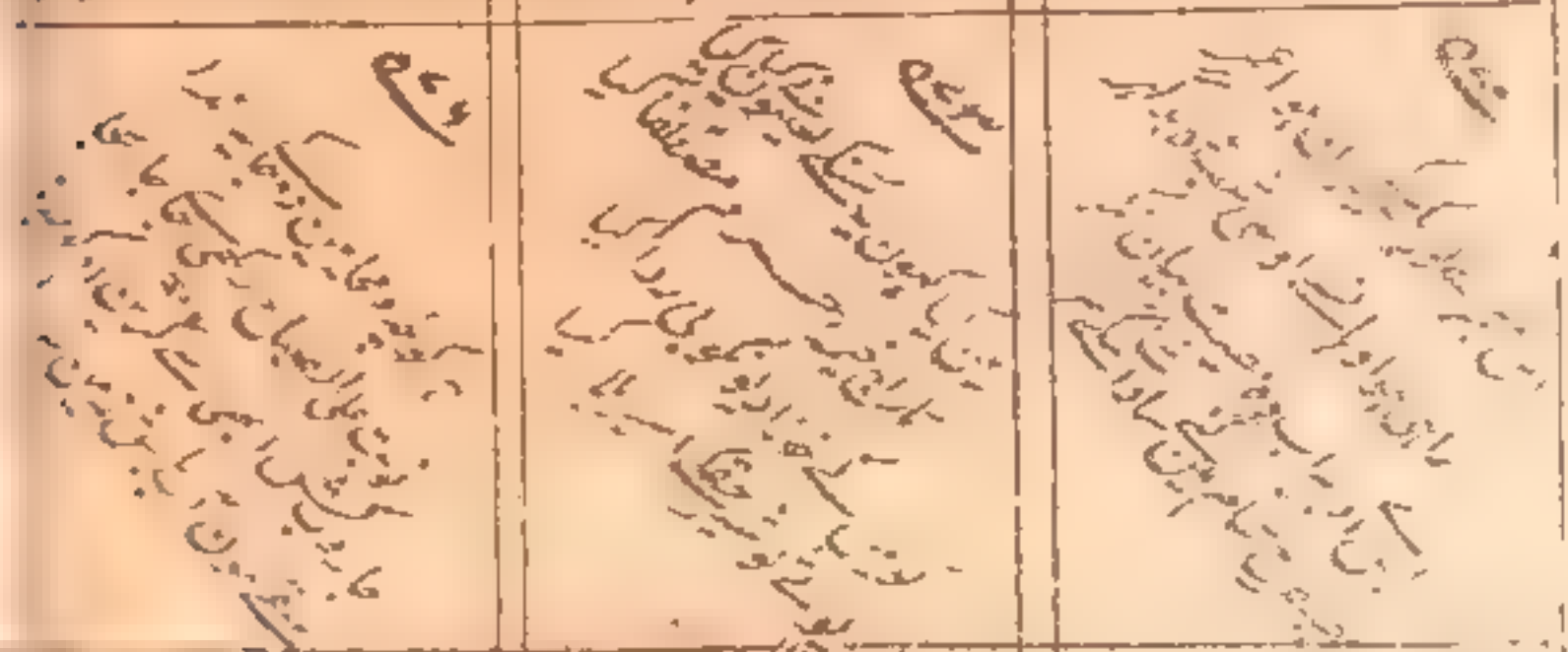

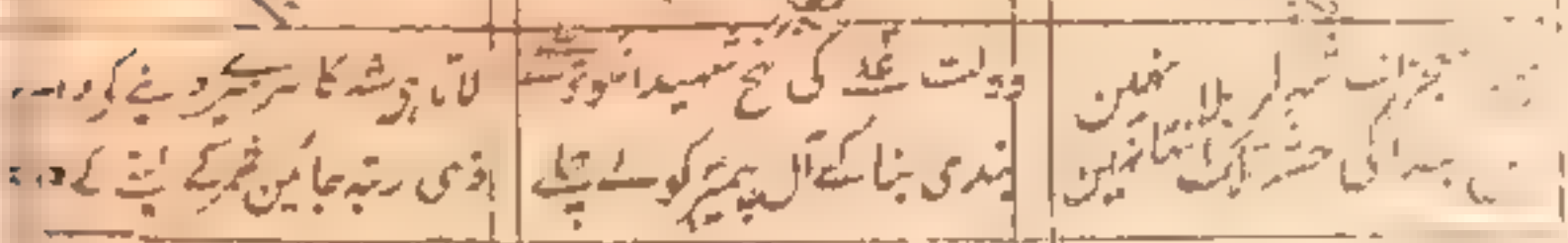

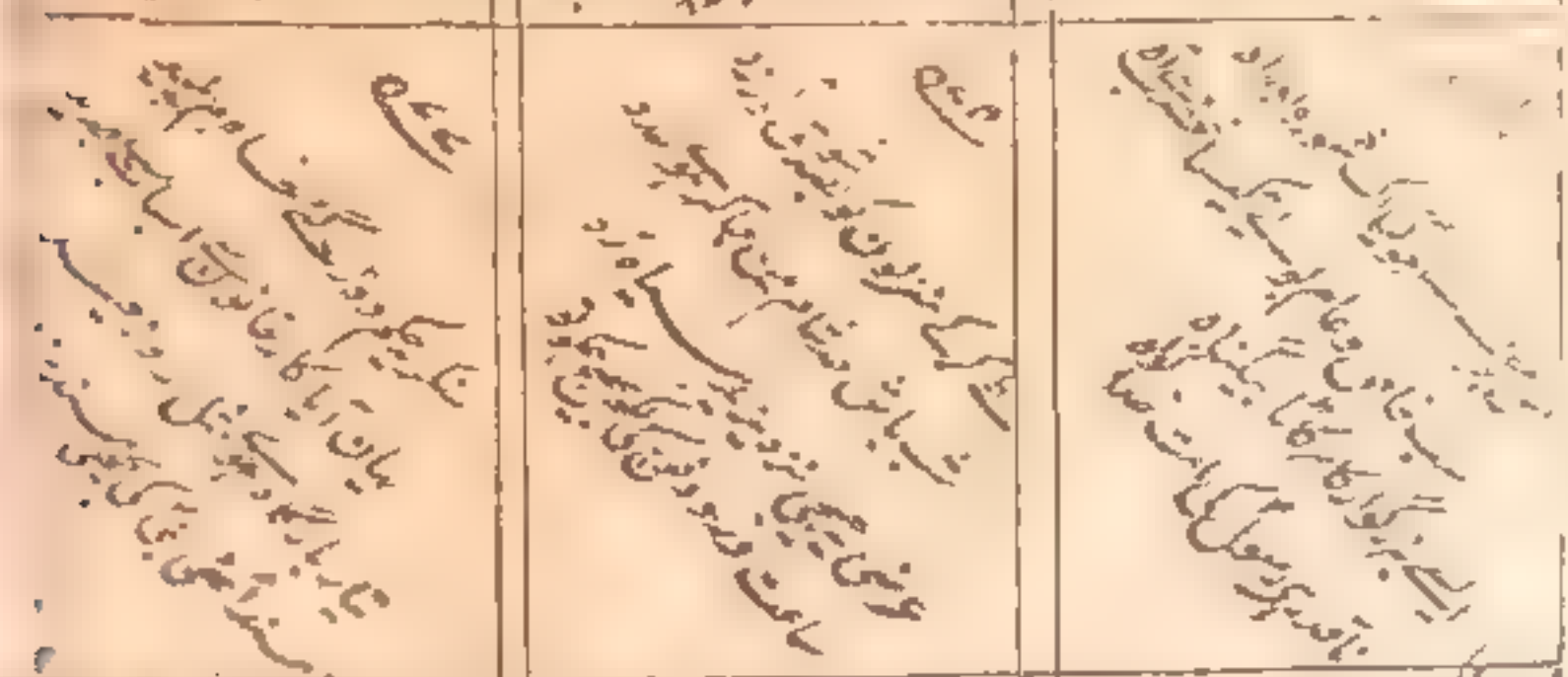

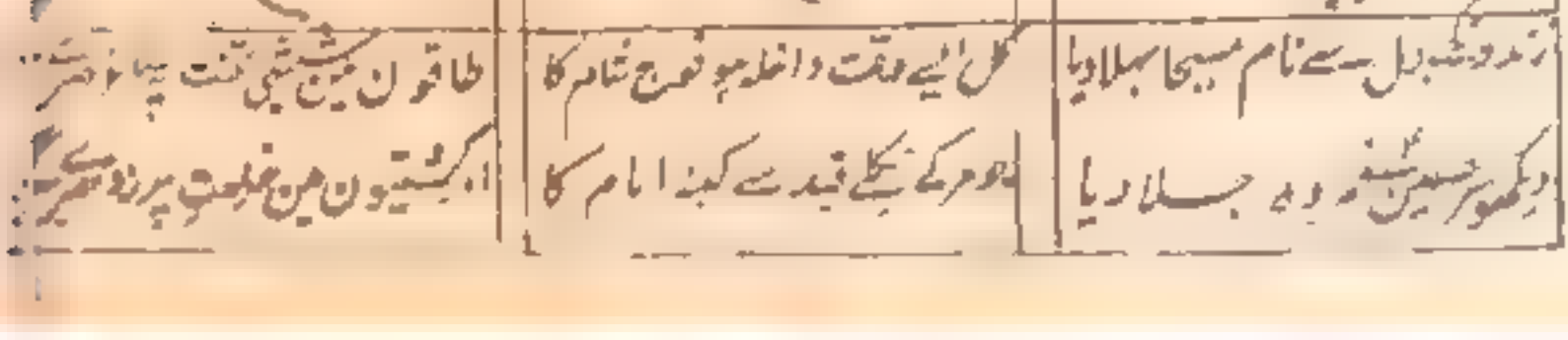

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

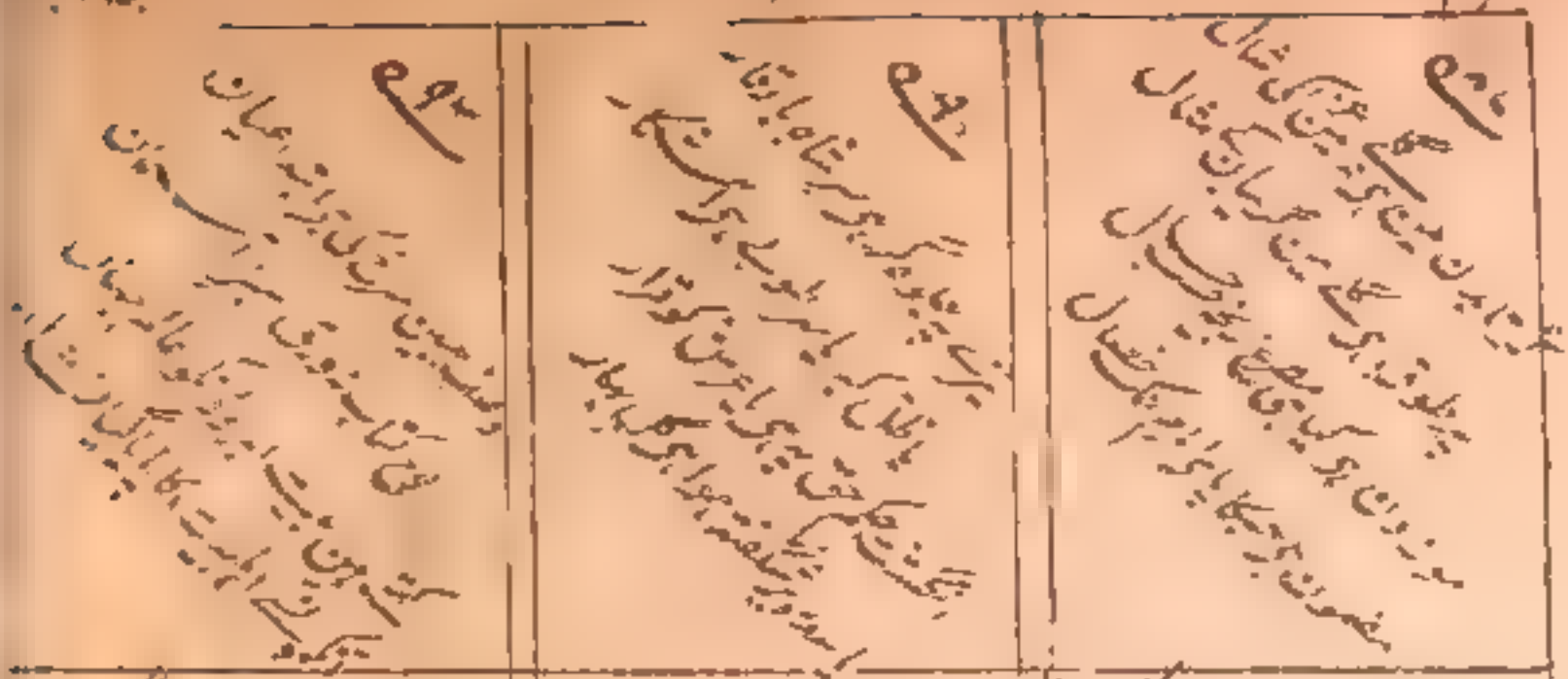

دو بیزبان جو یہ نہیں جزا سے کیا ہوئے
دونوں جہان دے کے وہ سمجھے کہ آمدہ

بالائے ہر خیال سے ہے کان فرقِ شاہ پر
حق جلوہ گر ہوا ہے ثنائے کمال پر

بس عجز و مدعا ہے یہ مردم گواہ ہے
یوسف کا اک خریدار ہے سیہ ہے

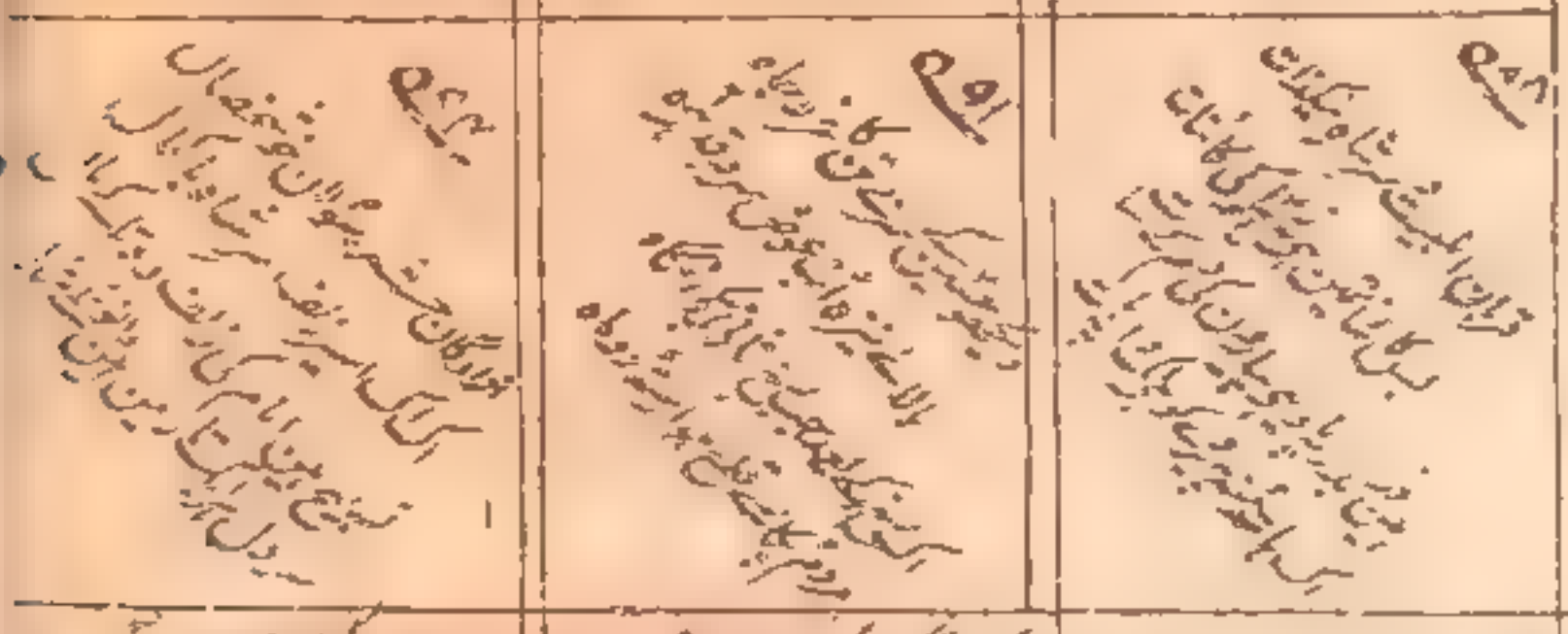

ہر لحظہ اس خبر سے قیامت بدوش ہے
بازارِ شہرِ شام کا اب دو قدم پہ ہے

ہر کب فرکو چرخ کی طلعت حصول ہے
وہ چشمِ آسمان ہے یہ چشمِ بتول ہے

مجموعہ اسکے عشق کا ہر دم شیخ ہے
یارا اسکے تار سوزن دست مسیح ہے

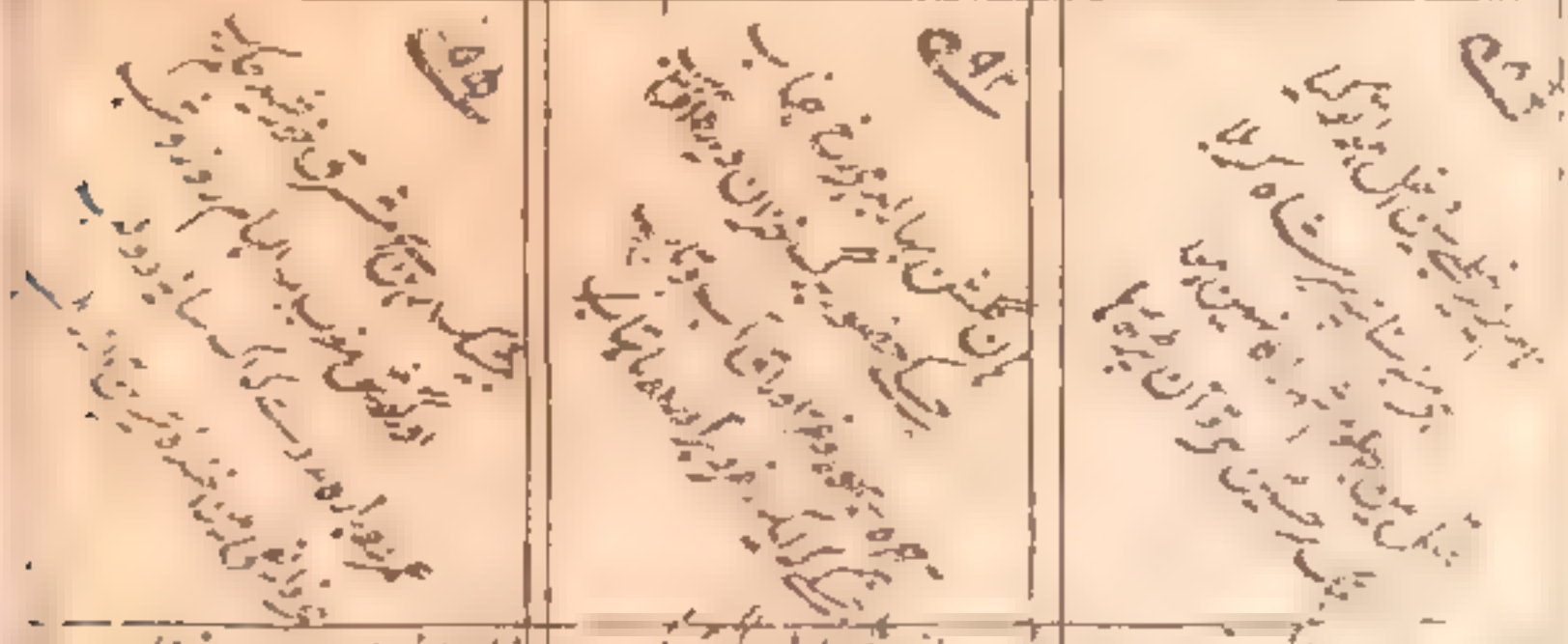

ہر لحظہ ہے بلند و نشیب آئینہ ہو

پایا ہی طرفہ جلوہ طلب سنج فار ہے
ہر لحظہ خون گرفتہ ہو دانگ

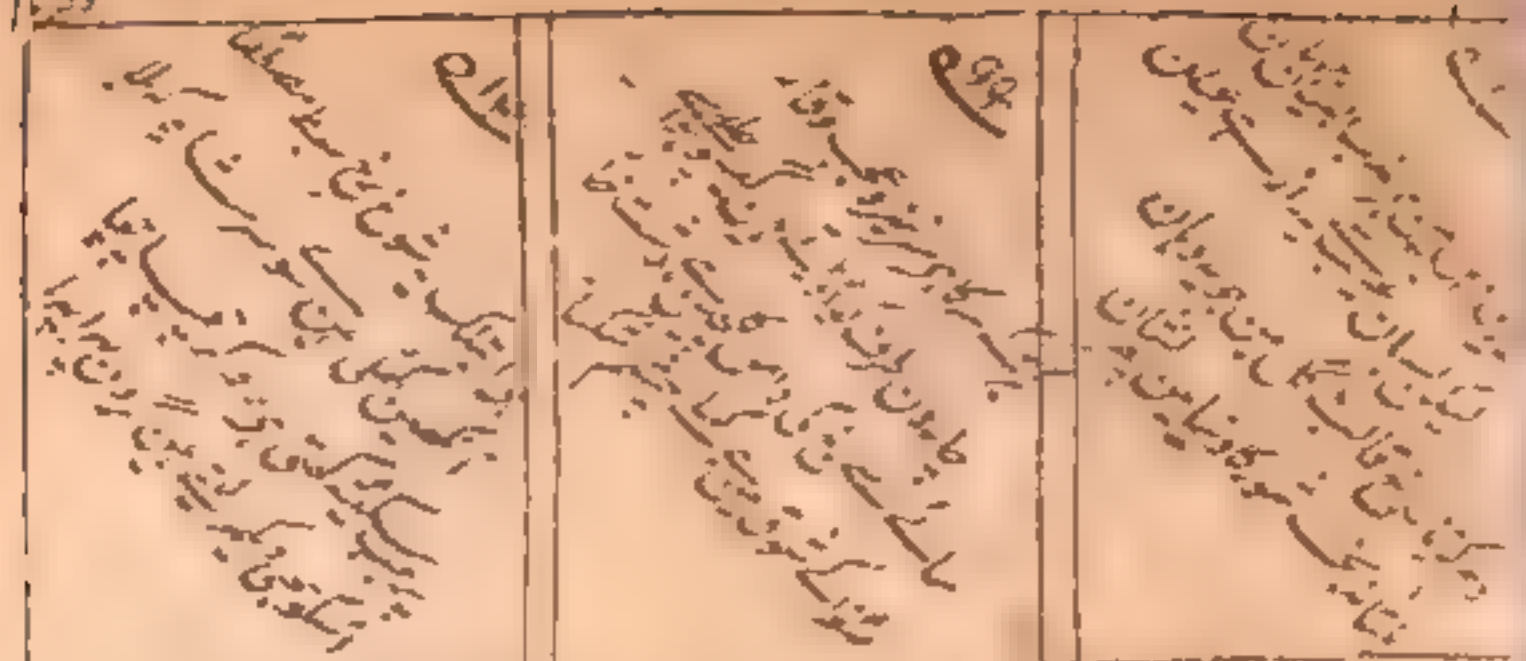

۱۱۵

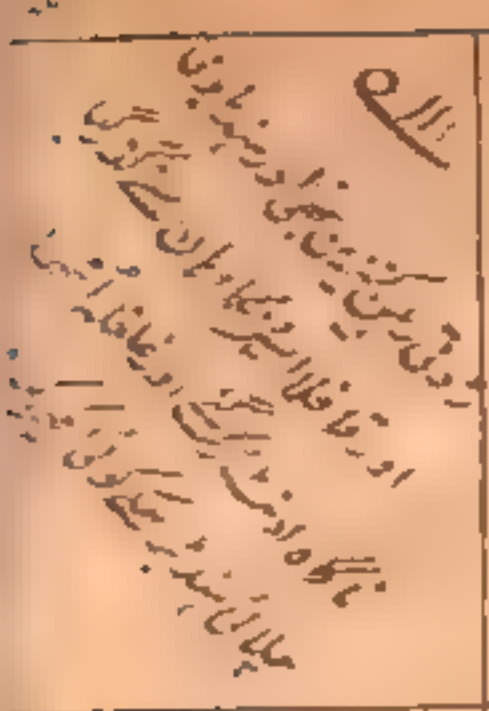

دیکھے جو ہندی آل سلامت بزاد کی
اسے پیکا سر پر کچھ پہاڑ ہے بنیوں سے آپ کی

۱۱۶

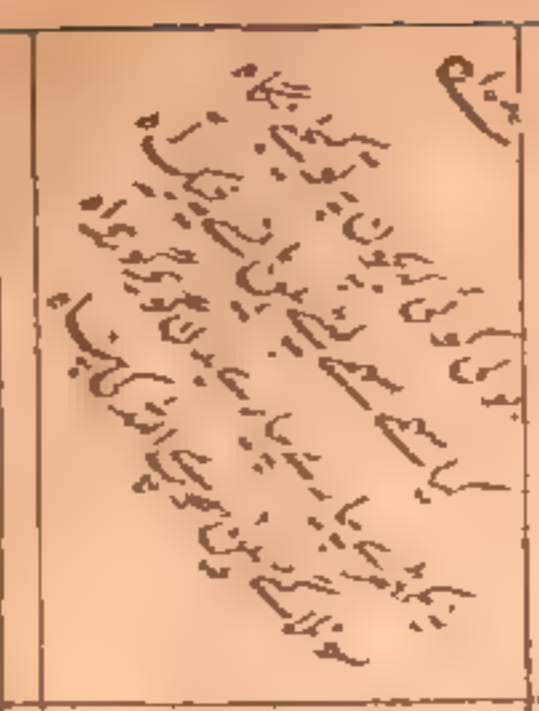

کیا ہے یہ حسین نصیب آپ فدا نصیب
کی ہے یہ عادشہ یہ سن و سال نصیب

۱۱۷

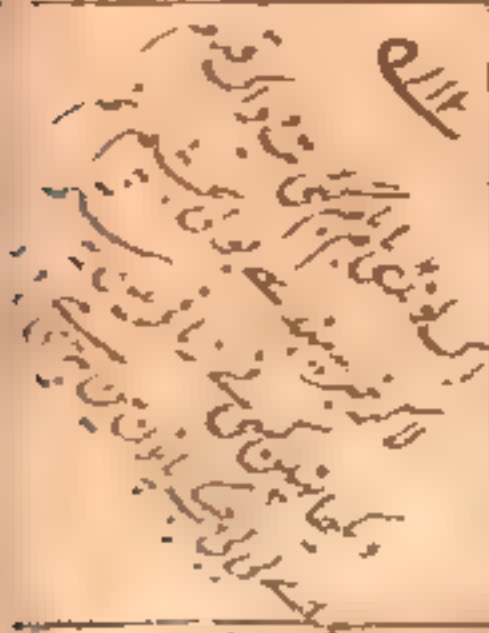

کیوں چلتے چلتے لشکر غارت پہ گر پڑے
کیا انتشار ترک کوئی بچہ کر پڑے

۱۱۸

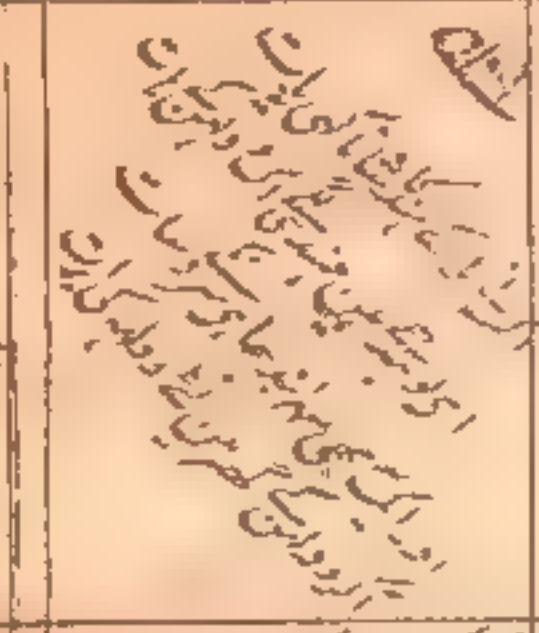

کاست، نہیں ہے آشکارا ہوئی تہیں دیا
سب انسان ہیں یہ قولِ یاترا ہزاریان

۱۱۹

اس کے اتفاق کی لیکن یہ بات ہے
سر جھکا دو ہوں کے ساتھ دولت کے ساتھ ہے

۱۲۰

ان قیدیوں کو دیکھ کے

۱۲۶

جو ہون حقیر انکا بھلا احترام کیا
رانڈون نکا بیکسون نکا ادب کیا سلام کیا

۱۲۷

یکسان کسیکا اوج ہمیشہ رہا نہین
آگے امیر انسا نہ تھا اب گدا نہین

۱۲۸

تم بھی امین کہلاؤ تو کھاتا ہو
بابا کا میرے فاتحہ ابتک ہوا نہ

۱۲۹

ہونا کنیز فاطمہ قسمت کے ہاتھ سے
برا لوان لٹی ہوئی رانڈون کا ساتھ ہے

۱۳۰

زینب دفور شرم سے یون تھرا گئے
آواز استخوان سے لرزنے آگئے

۱۳۱

پہلا ہو نام تھا وہی معلوم ابتر شہید کہتے ہین سب بیٹا

۱۳۲

ہوکا نہ کوئی رہتا ہے اسکے زمانے مین
اور ابتو خود یہ فاقے سے ہین خانہ

۱۳۳

ہوئے ہیمون ٹروت سے کئی قدم
یمین ہاتھ تھوٹ دیتے ہوئے

۱۳۴

ہے لو خیر ہوے بھی بھونکا
یہان اسیدن سے کہ

۱۳۳۶

۱۳۳۷

۱۳۳۸

۱۳۳۹

۱۳۴۰

۱۳۴۱

۱۳۴۲

۱۳۴۳

۱۳۴۴

۱۳۴۵

۱۳۴۶

۱۳۴۷

۱۳۴۸

۱۳۴۹

۱۳۵۰

۱۳۵۱ کس شہر میں تھی آپ کے وارث کی تختگاہ — کھڑی ہوں اسکے حال پہ میں سی خدا گواہ — بنیا تو ہم شبیہ پیمبر نہیں کوئی

لوگو مدینہ کا تو حسین ہے یہ بادشاہ — ہے ولولہ کہ صاحب ولا ہے یہ آہ — زینب تو اس حسین کی خواہر نہیں کوئی

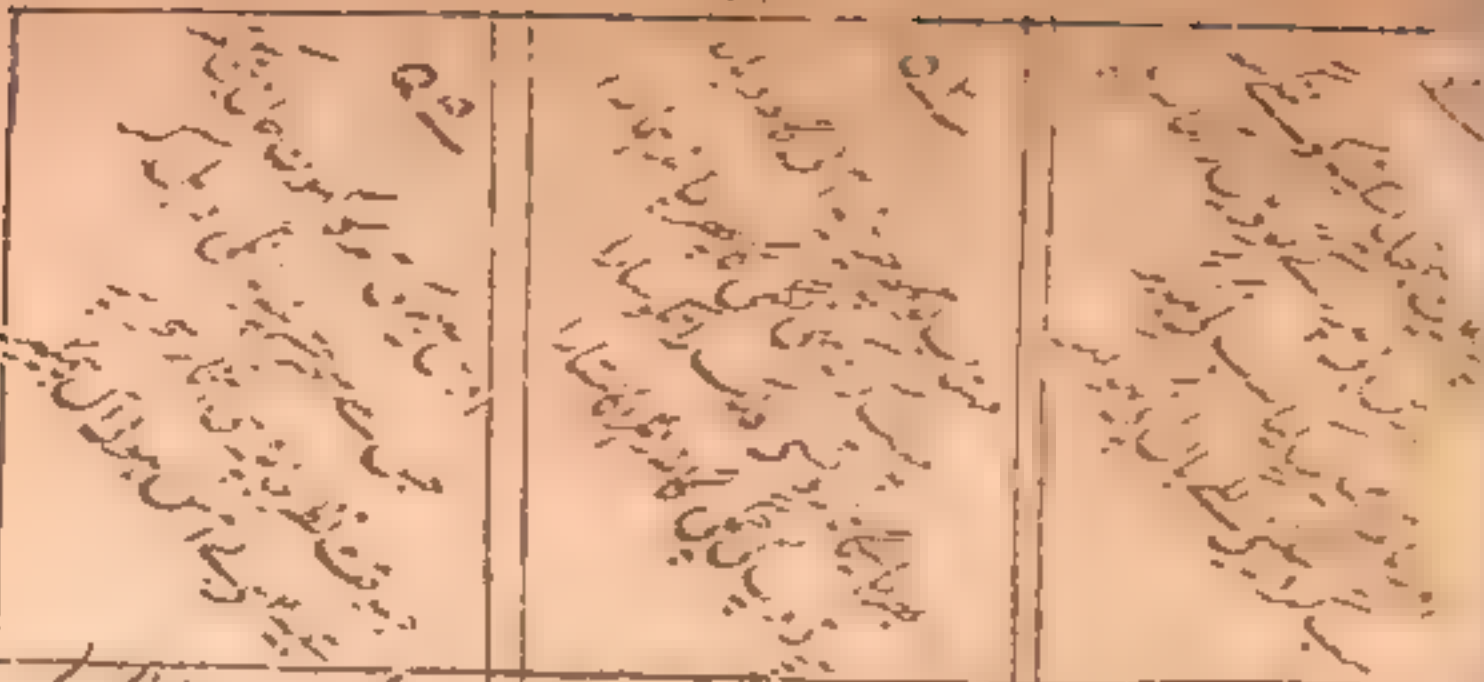

۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
[illegible]	صبح ہوا مسلمان تماشا ایک چرخ پر دیکھا	۱۲۷ و سو فتین حسینی رخ پر شیر کو دیکھا
[illegible]	خونریز دم چار گھڑی دن پہ گیا	خلقہ میں چلتی ہوا شمشیر کو دیکھا
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۰

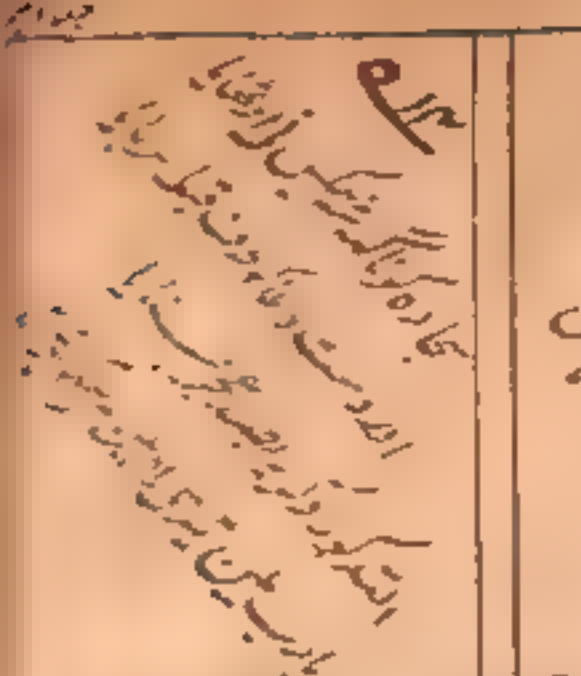

۱۱

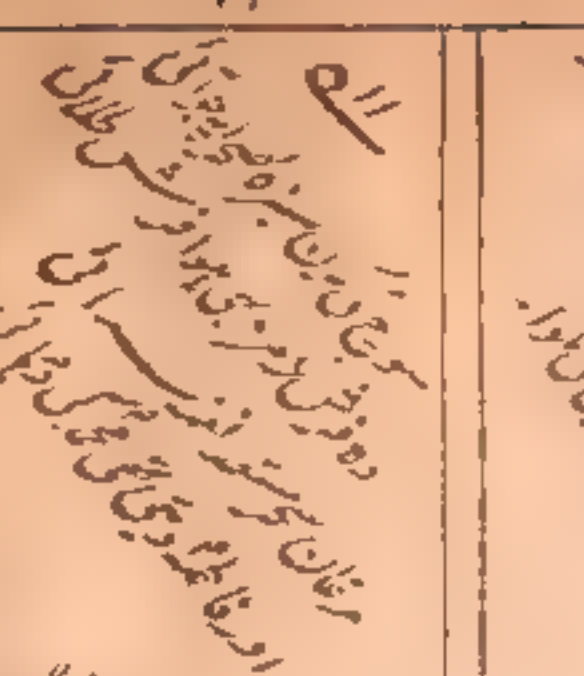

۱۲

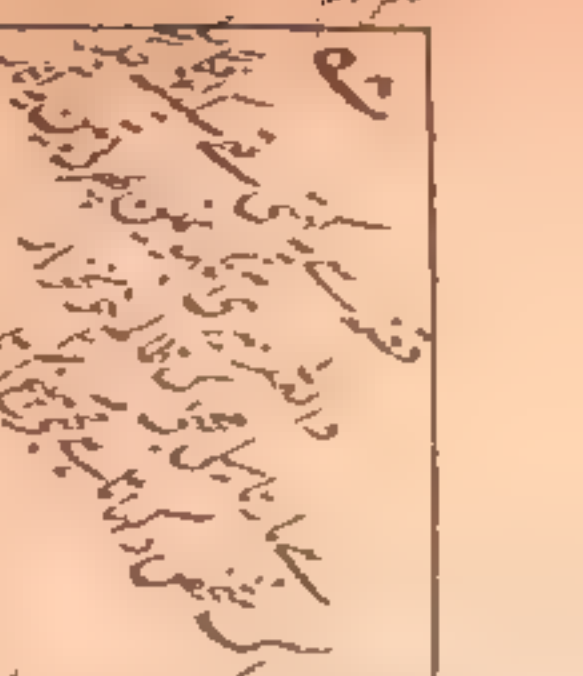

گھر کے کوئی دیتا ہی تو رلواتا ہے کوئی
سوئی مرے کانوں کے لیے جاتا ہے کوئی

سوزِ غمِ سرور سے قیامت کی گھڑی تھی
خورشید کی خرمن میں بھی اک آگ لگی تھی

اس رہ میں کٹی توشۂ تسلیم و رضا سے
منزل ہے مدینے کے مسافر کو بلا سے

۱۳

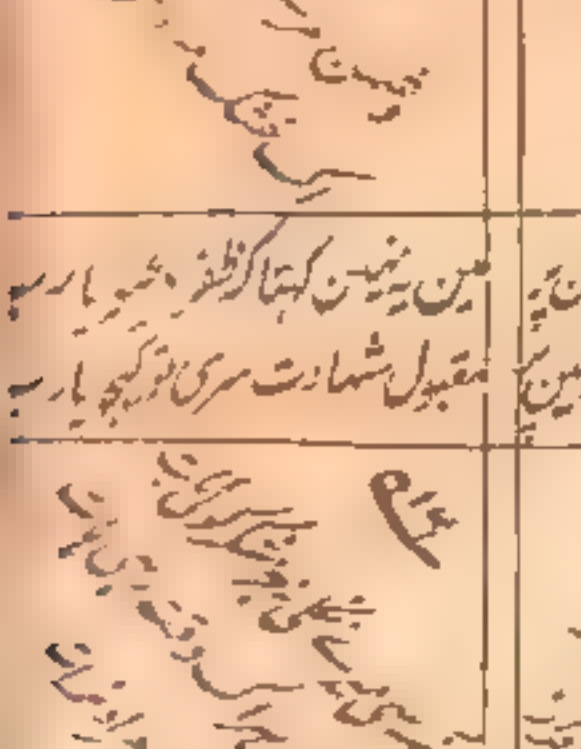

۱۴

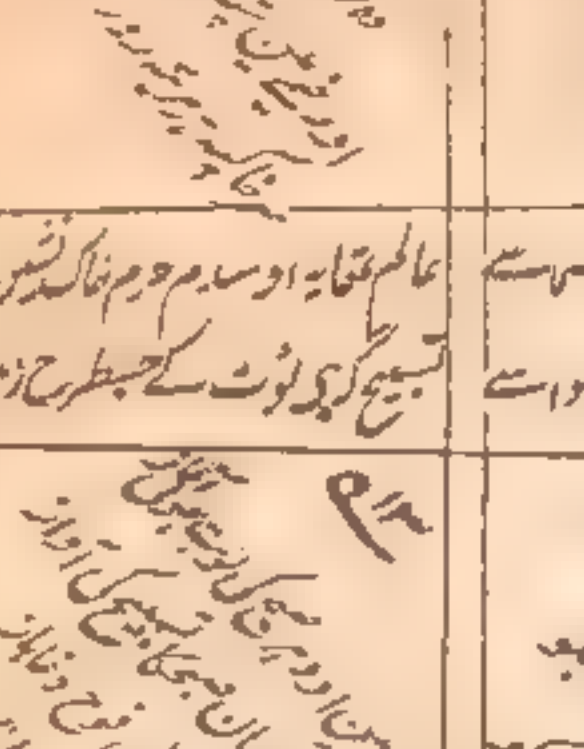

۱۵

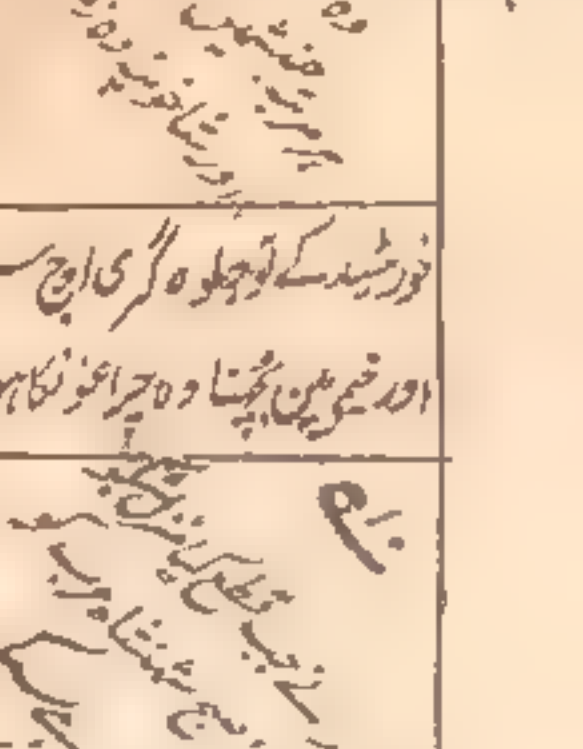

خورشید کے تو جلوہ گری اوج سما سے
اور خیمے میں بچھنا وہ چراغوں کا ہوا سے

عالم تھا یہ اور سادم و رم خاک نشین پہ
تسبیح کرے لوٹ کے جس طرح زمین پہ

مین یہ نہیں کہتا کہ ظفر شہِ یار ہے
مقبول شہادت سری تو کچھ یار ہے

۱۶

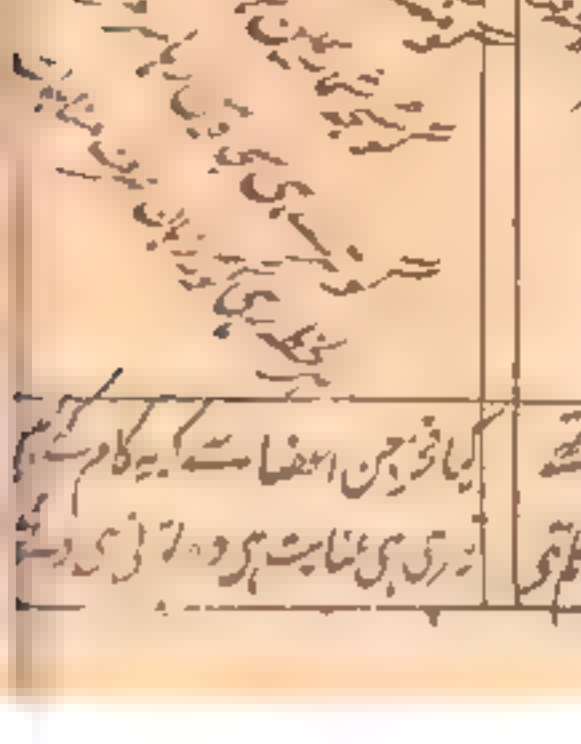

۱۷

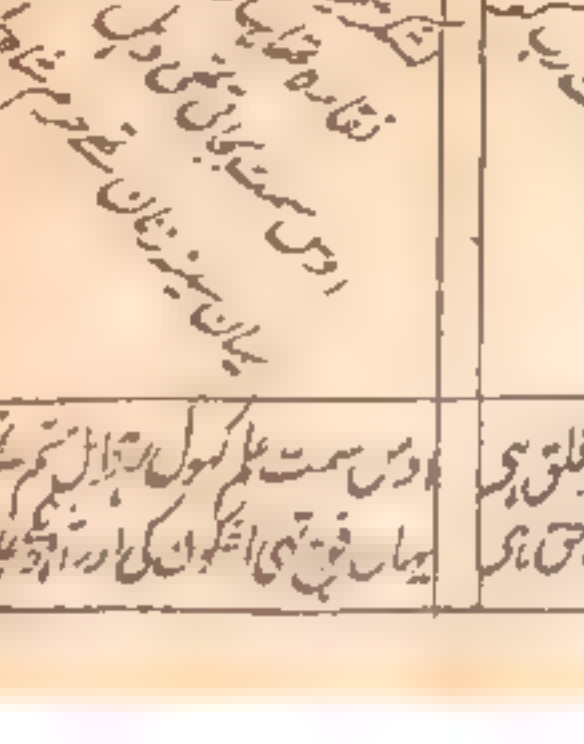

۱۸

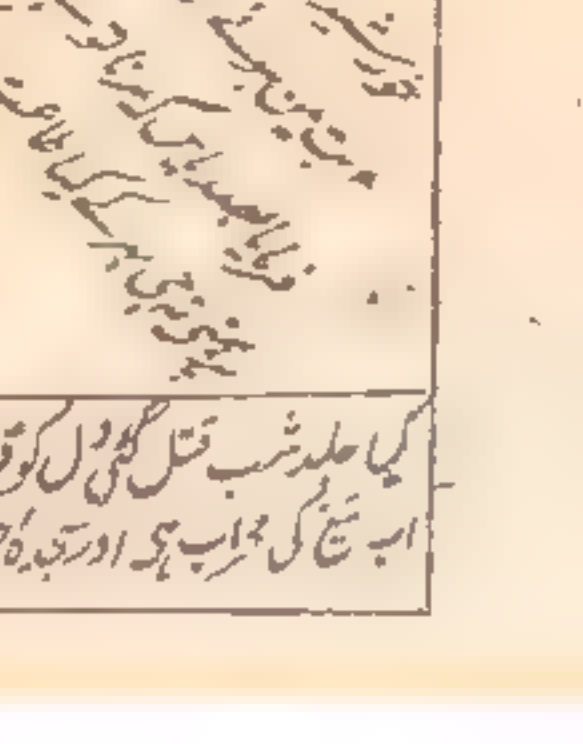

کیا جلد شبِ قتل گئی دل کو قلق ہے
اب تیغ کی جو آب ہے اور تشنہ حق ہے

اور سمت علم کھول رہا بابِ کرم تھے
یہاں فتح تھی انکھوں کی اور آنکھ علم تھی

کیا فخر جن اعضا سے کہ یہ کام کیے ہیں
نوری ہی عنایت ہے وہ لاتی ہی دیے ہیں

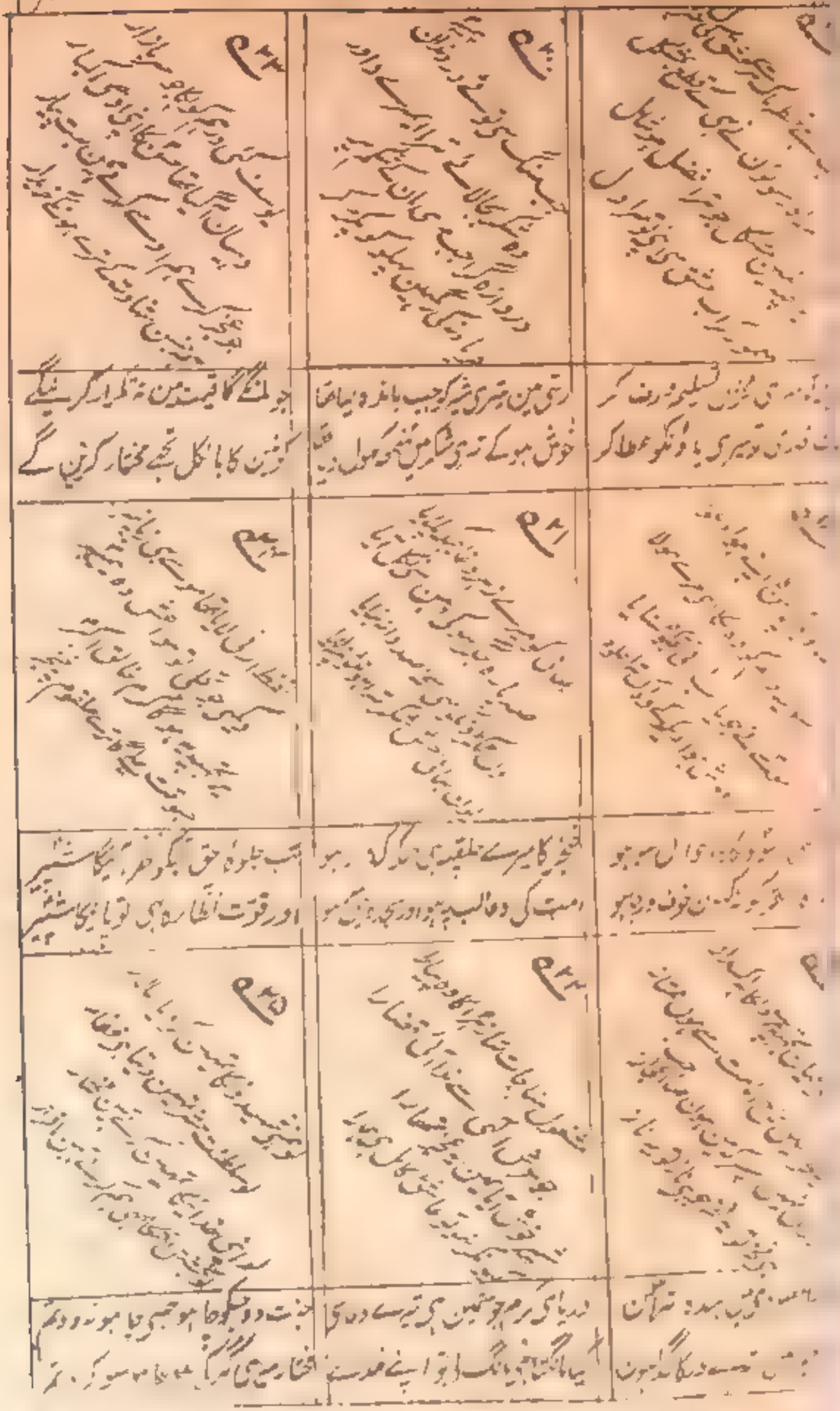

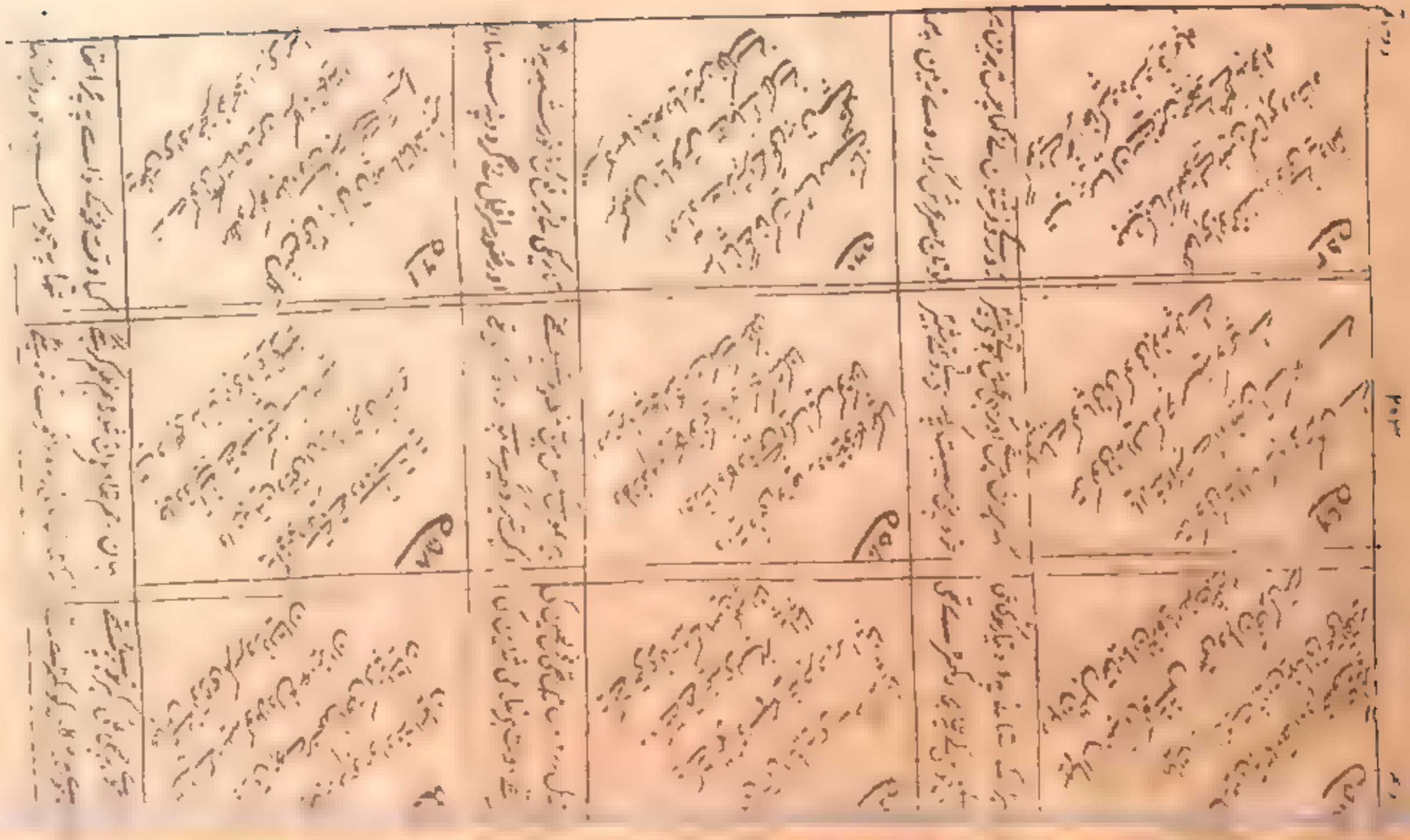

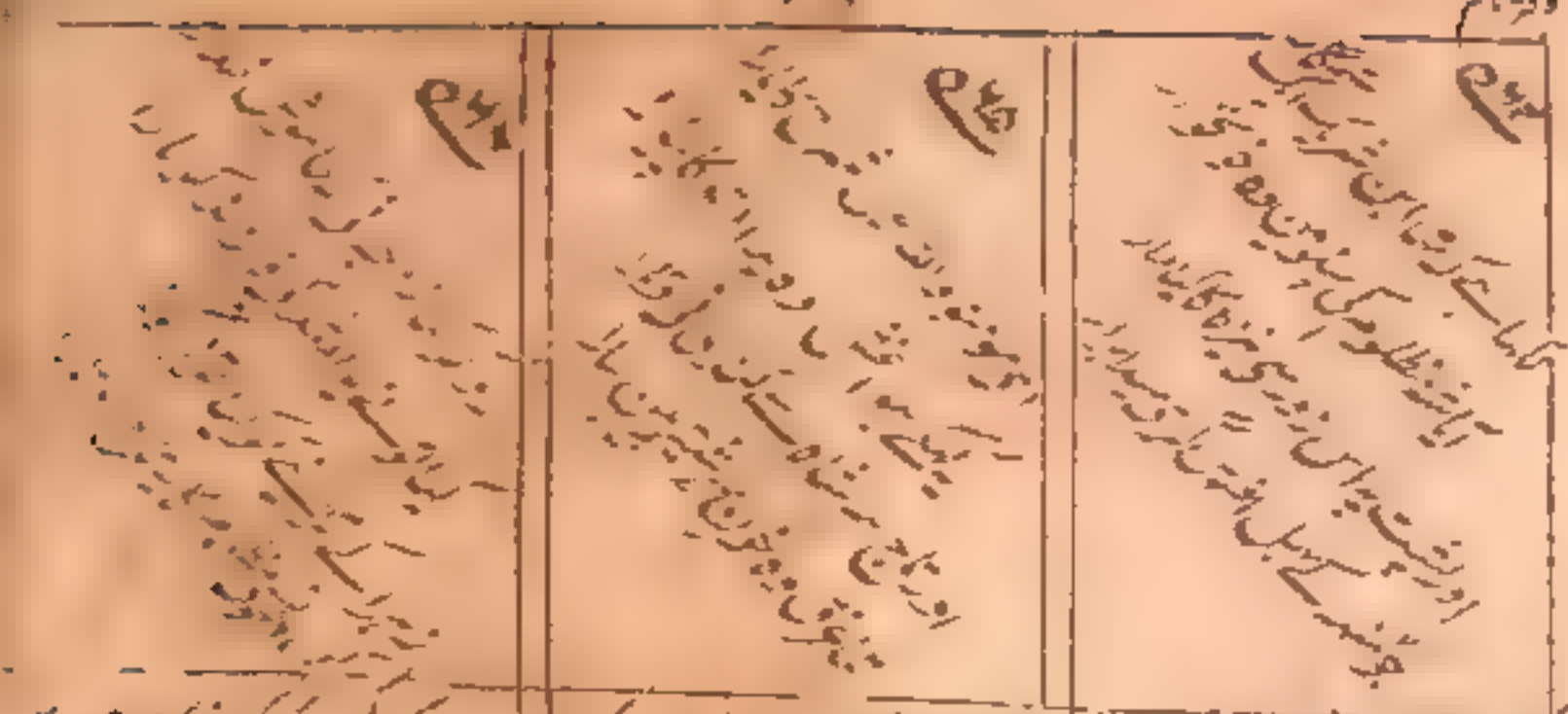

کی قبر پہ فریاد شہنشاہ نجف نے
مرہٹ لیا اپنا رسولان سلف سے

آیا نہ ذرا خوف مدینہ کا لعین کو
وہ لیکے روانہ ہوا تاج شہنشاہ

جب تک کہ جہنم میں نہ دنیا سے گیا وہ
راوی نے یہ لکھا کہ تڑپتا رہا وہ

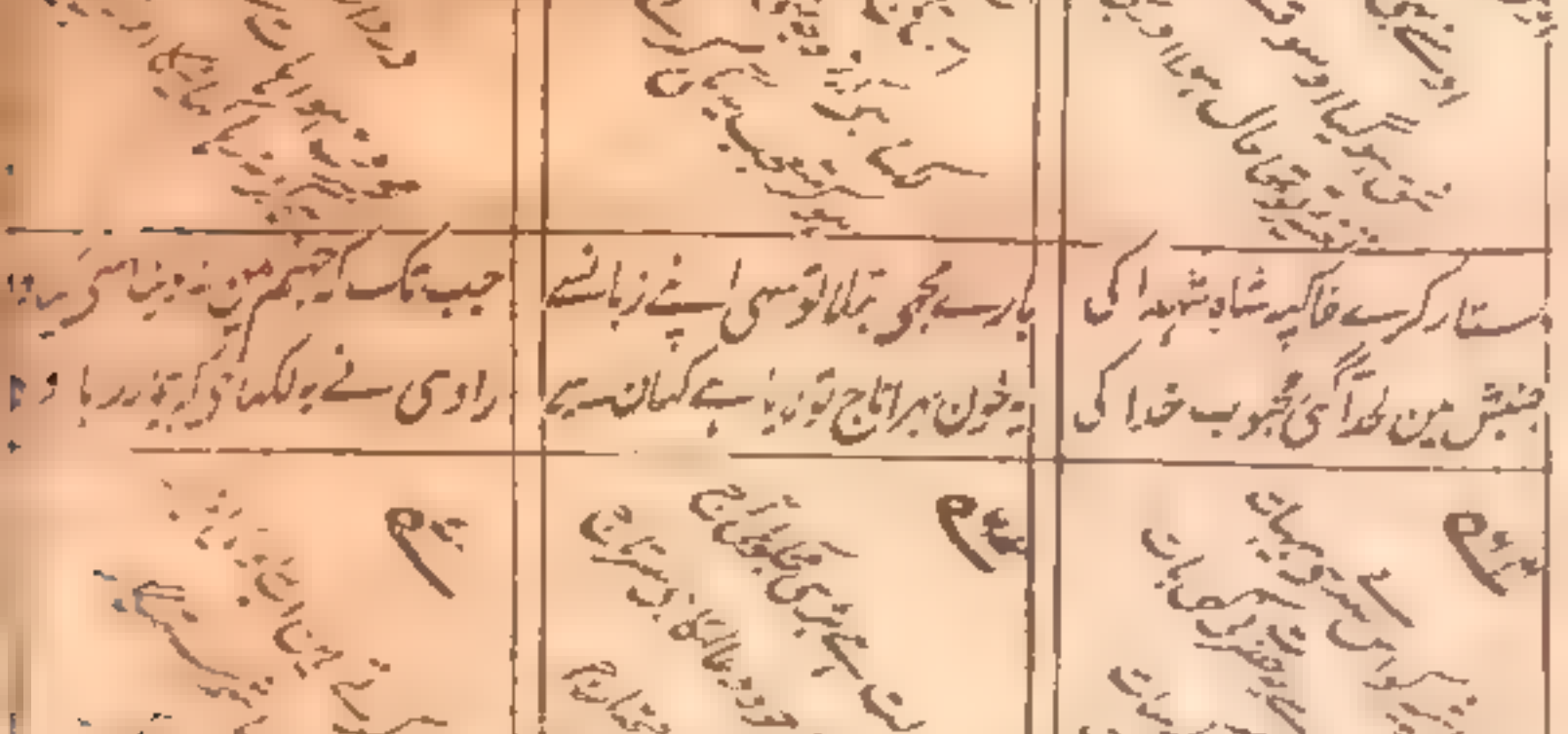

لیا تاج ہی اور سکا جو حسین ابن علی تھا
یہ خون ہر اتاج تو رہا ہے کہ ان سے

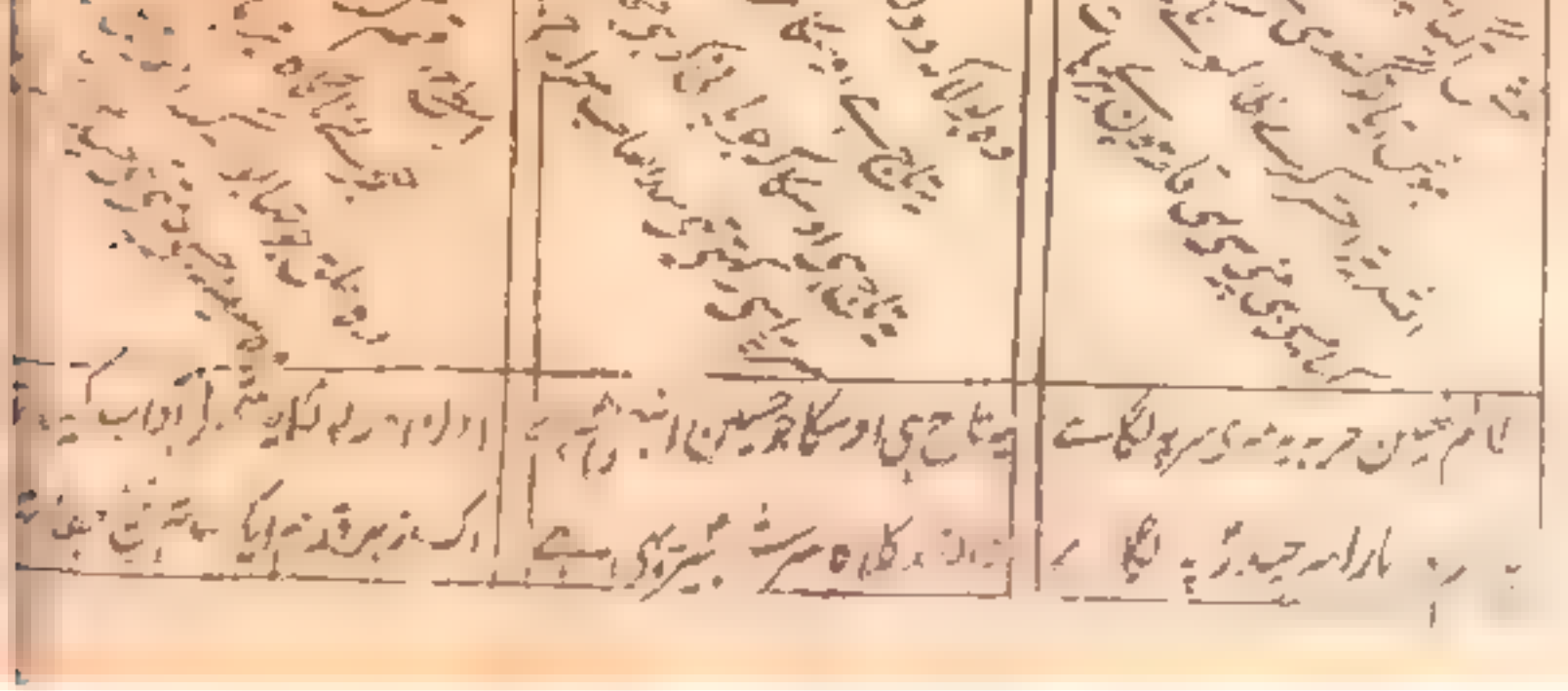

ستار کرے خاکپہ شاہ شہدا کی
جنبش میں لحد آگئی محبوب خدا کی

لیا تاج ہی اور سکا جو حسین ابن علی تھا
یہ خون ہر اتاج تو رہا ہے کہ ان سے

لیا تاج ہی اور سکا جو حسین ابن علی تھا
یہ خون ہر اتاج تو رہا ہے کہ ان سے

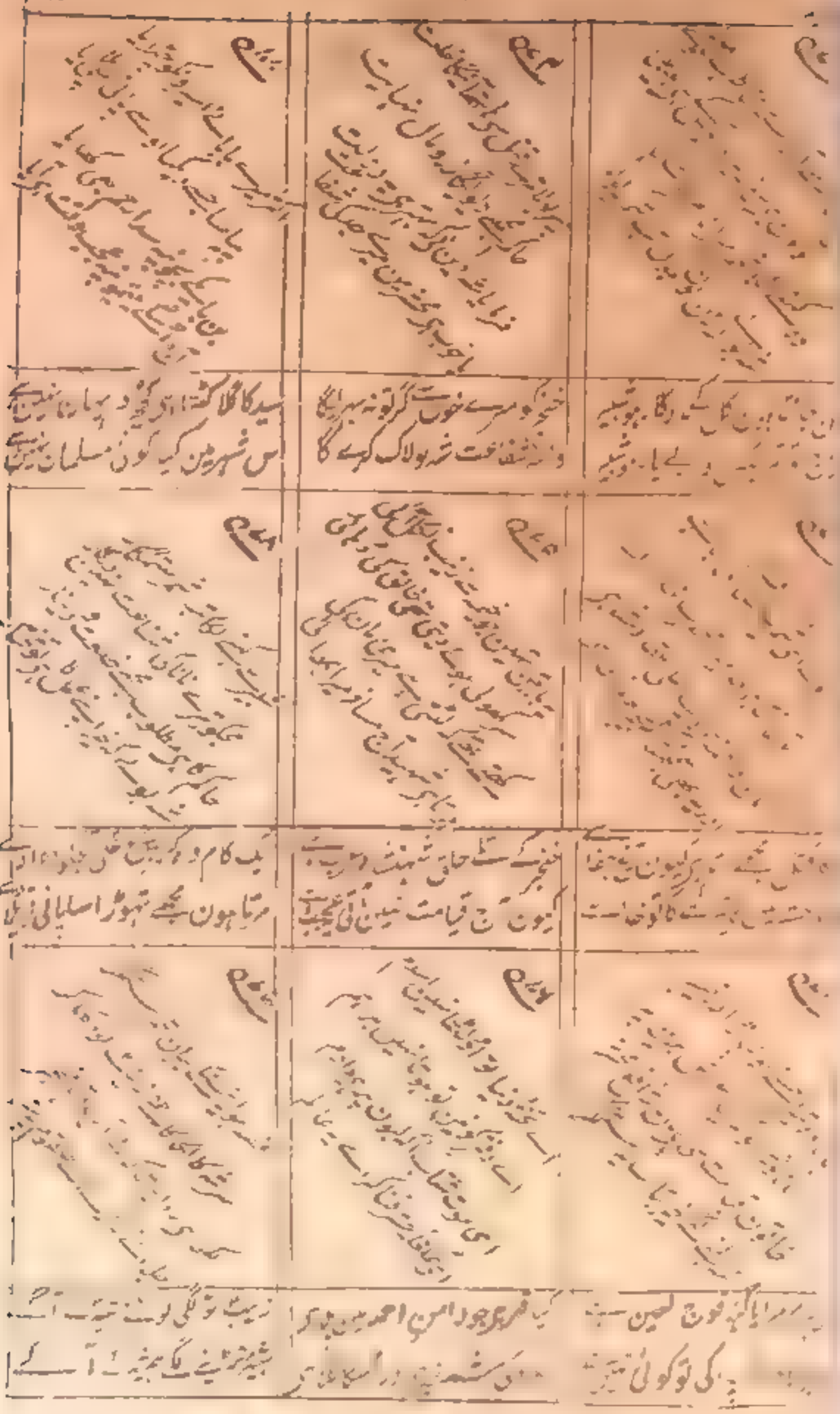

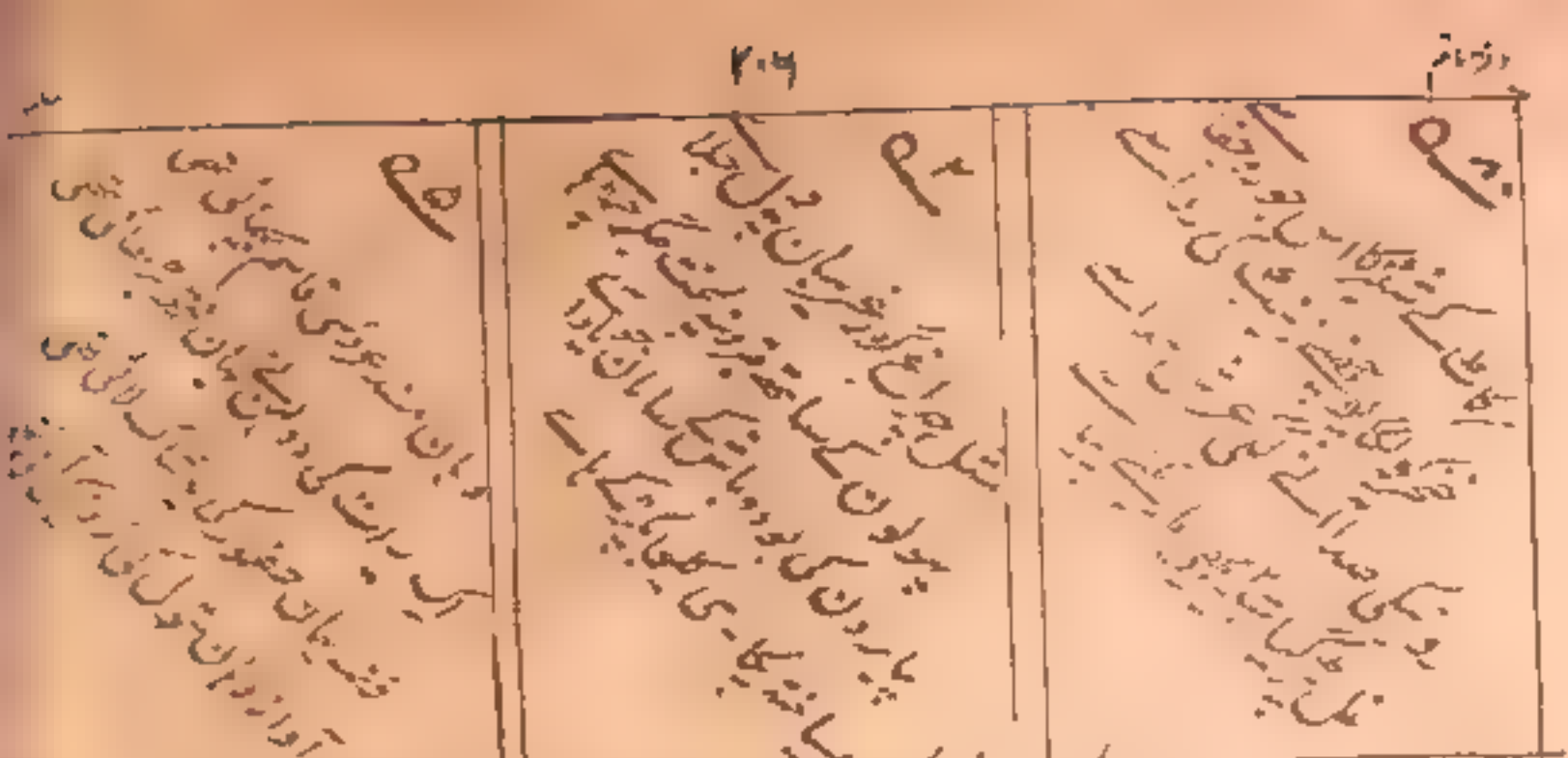

اس ظلم سے بھی جی نہ بھرا فوج لعین کا
پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہ دین کا

اب کس کے ساتھ داخلہ کربلا ہوا
لایا تھا جو مدینہ سے بمحمودہ کیا ہوا

اس بات برکات رسالت مآب تھا
زبان آبدار خانہ تھا یہ تھا آب

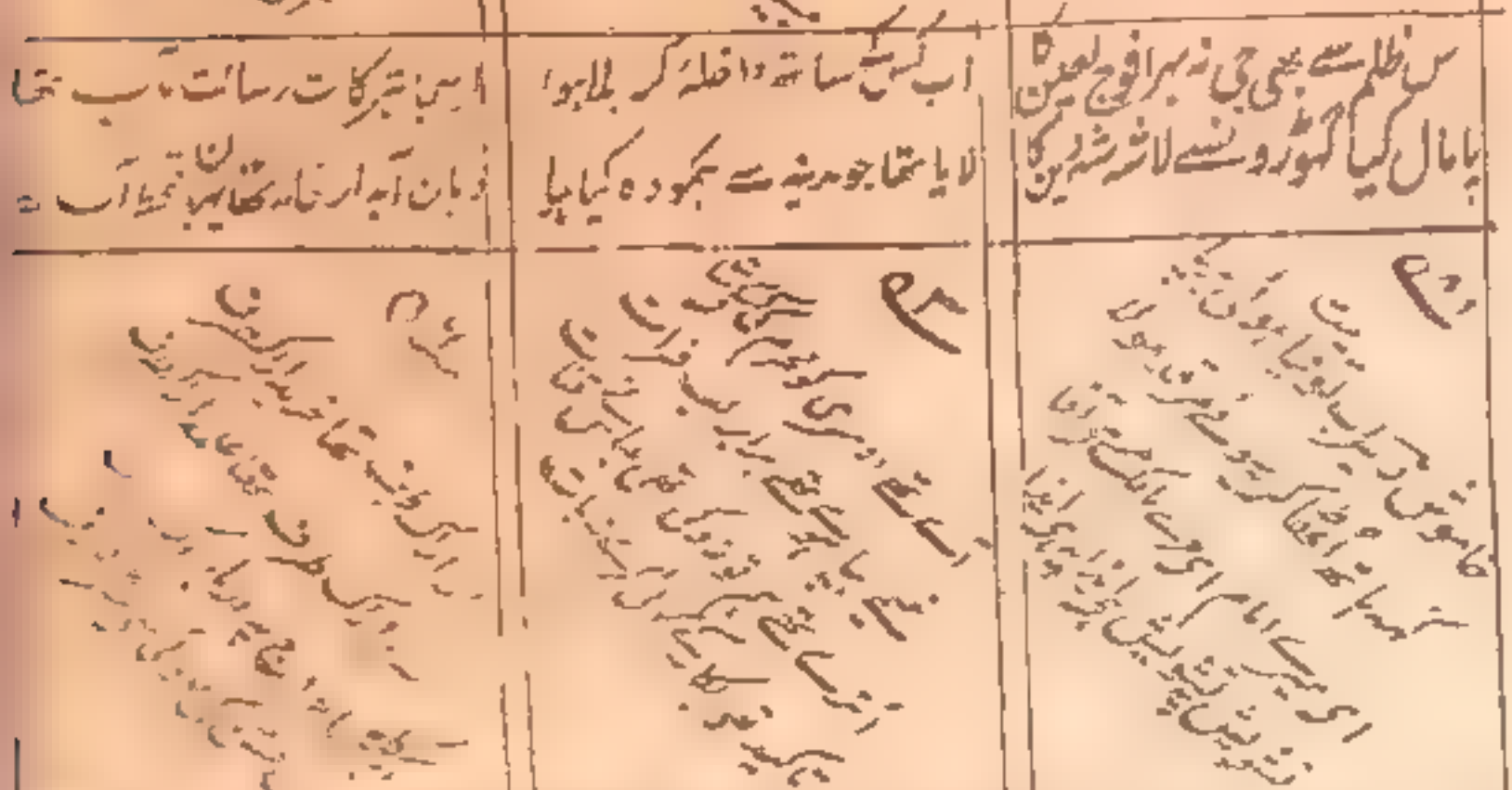

اے سرور دین اے شہ زیجاہ مدد کر
اللہ مدد کر مرے اللہ مدد کر

ہے ہے کہاں بچھڑ کے وہ آرام دل گئے
پروردہ تھا جن کا خاک کے بستر پہ میں لگے

اطفال وہاں تھے جو کہ
بہلا تا پڑا ہوا تھا

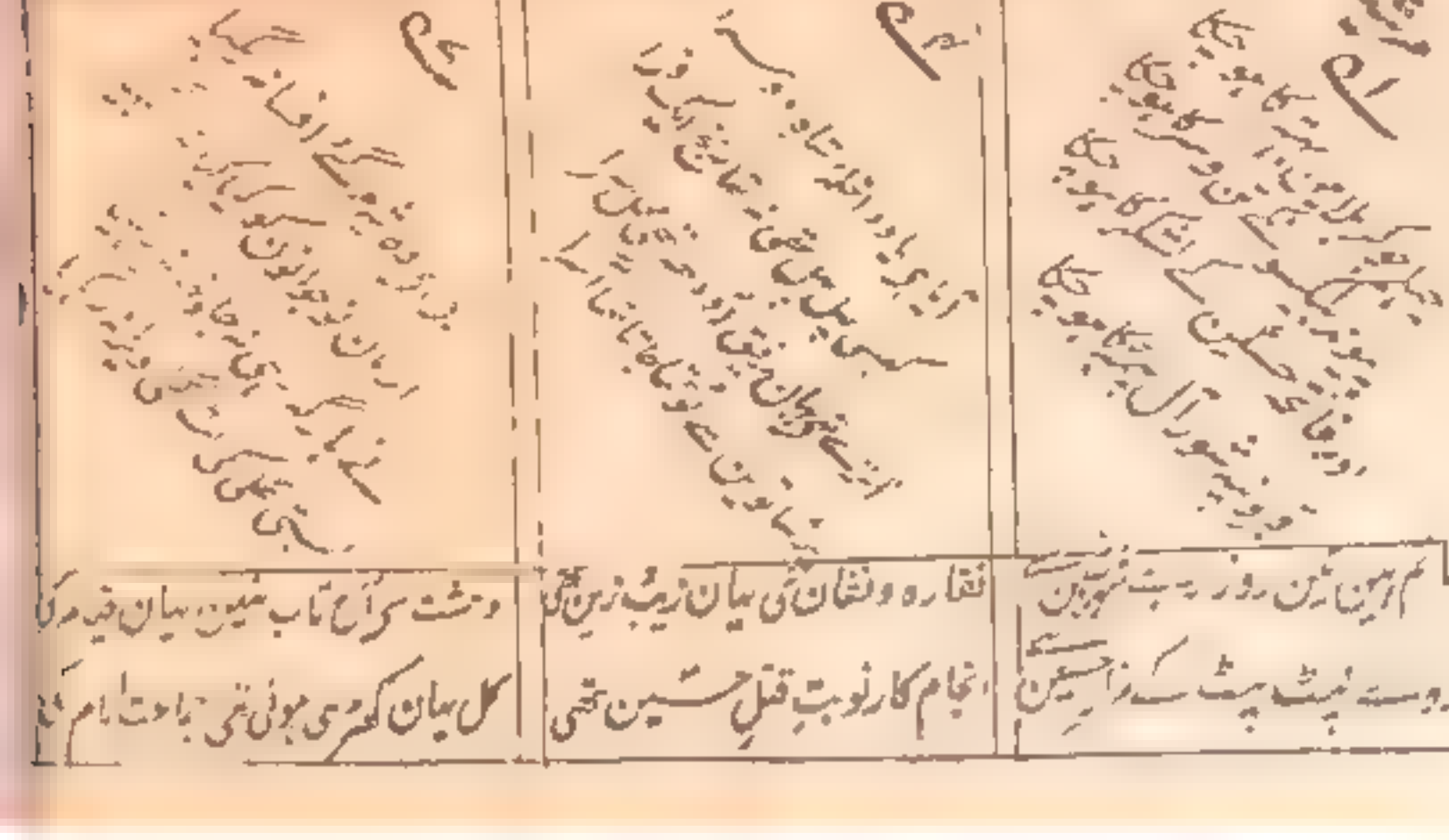

عالم ہے عین روز ہے شب ہو گئی عیاں
روسے لپٹ لپٹ کے زار حسین سے

نقارہ و نشان کی یہاں زیب زین تھی
انجام کار نوبت قتل حسین تھی

وحشت سے آج تاب حسین یہاں قدم کی
کل یہاں کھڑی ہوئی تھی جماعت امام کی

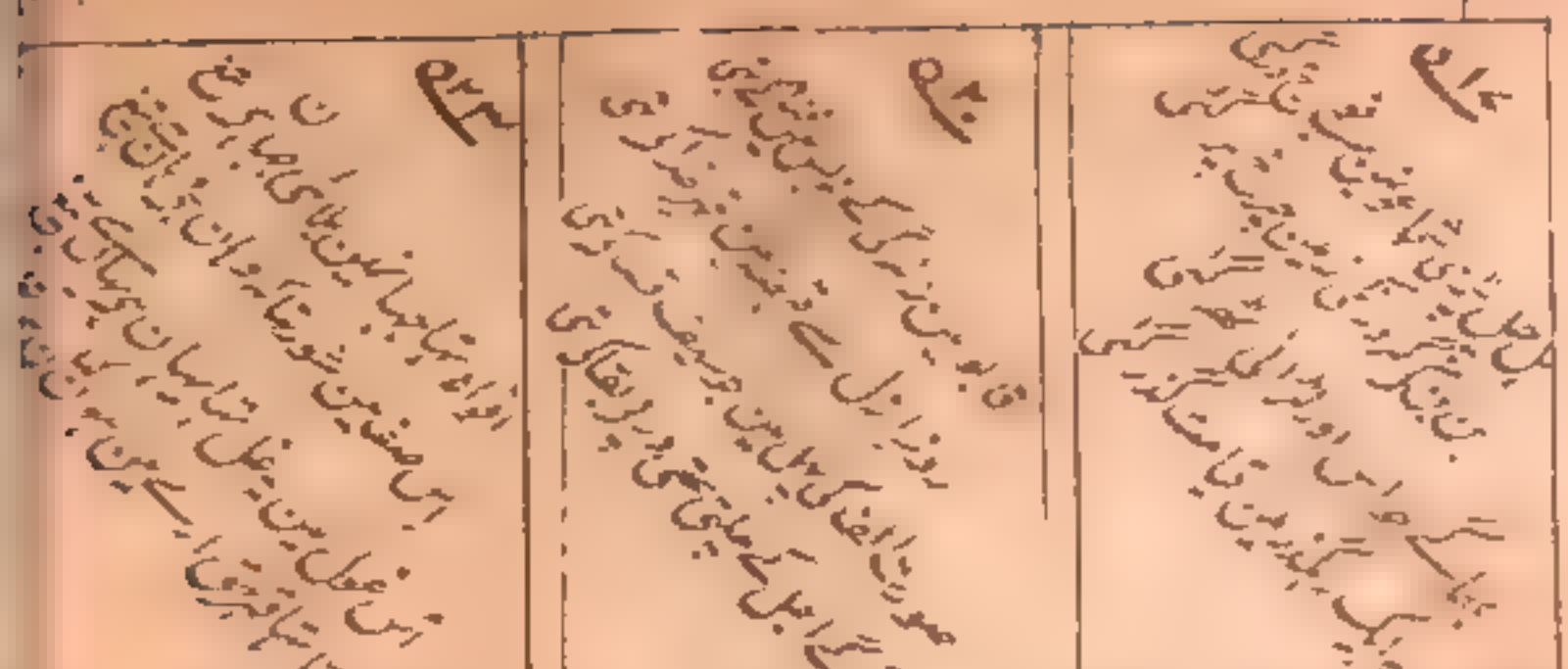

نظر تسکین دل ہی تھی سو اوسکو امان دی
حیدر نے جس طرح سے نصیری کو جان دی

آئینے میں شکل مہ وہ سر آسمان پہ تھی
باقی رہا تھا کون مکان لامکان تھی

بدنام تیغ کو نہ کرو بیخطا سے یہ
حیدر کے دشمنوں کی عمل کی سزا ہے یہ

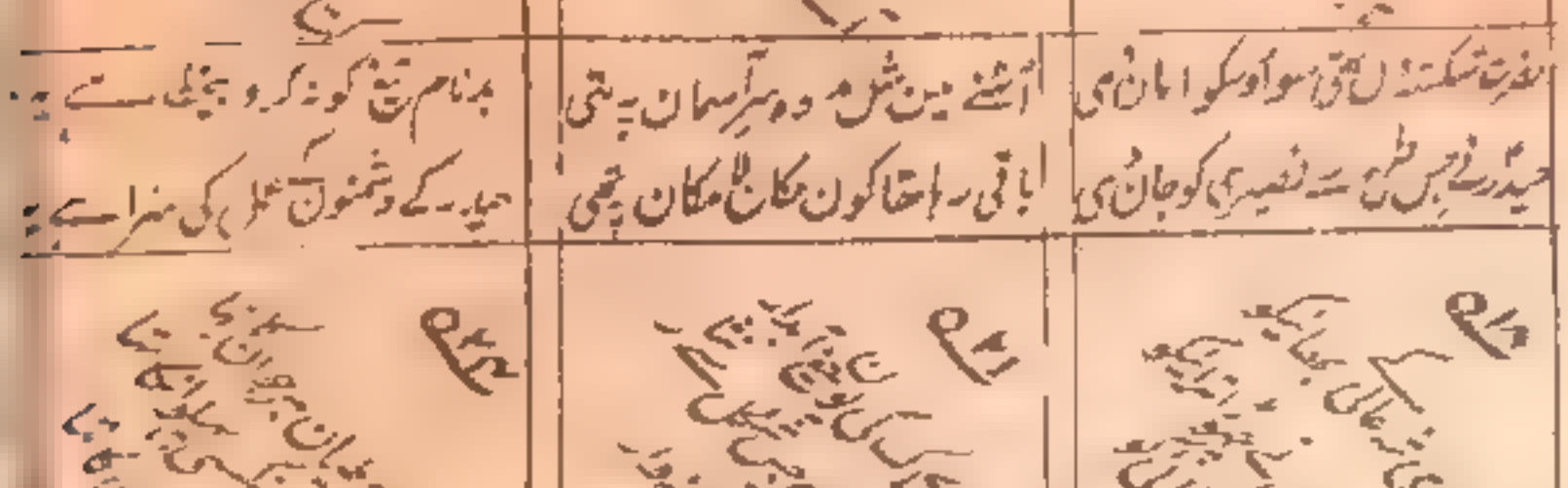

غیر از سکوت چیز جو سم زون نہ تھی
زخموں کے منھ کھلے تھے مجال سخن نہ تھی

جاجت نہ انکو ڈھال کی وقت جدال تھی
شمشیر آبدار کی کیا چال ڈھال تھی

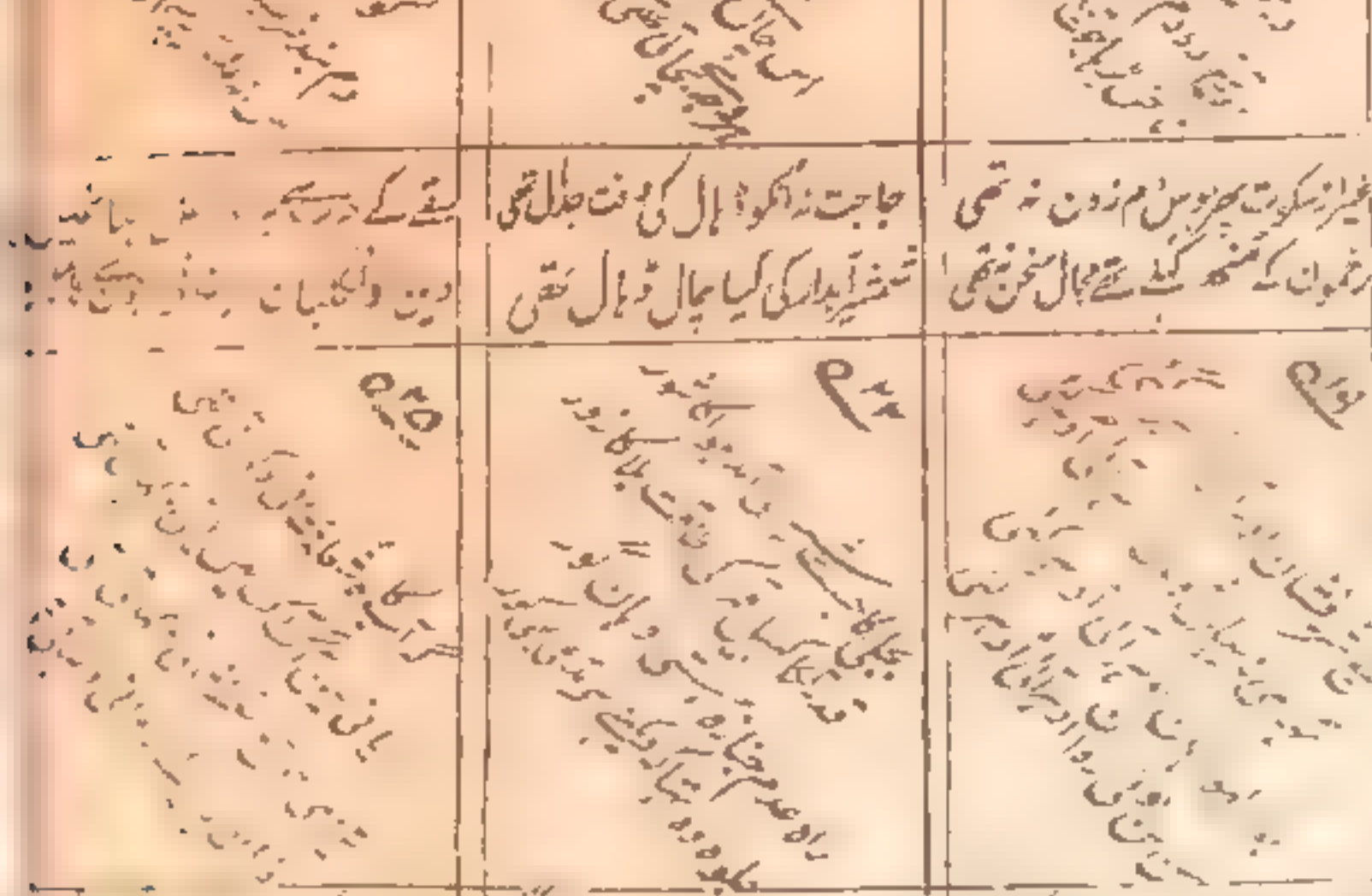

تو میں جو تھی تو زخم میں ہیرا بگھرتے تھے
چیتے ہوئے یہ خون کے ہیرے میں پہتے تھے

رنمیں جو ہر یہ پارۂ الماس مڑ گئے
مانند موج اہل جفا دھوپ اڑ گئے

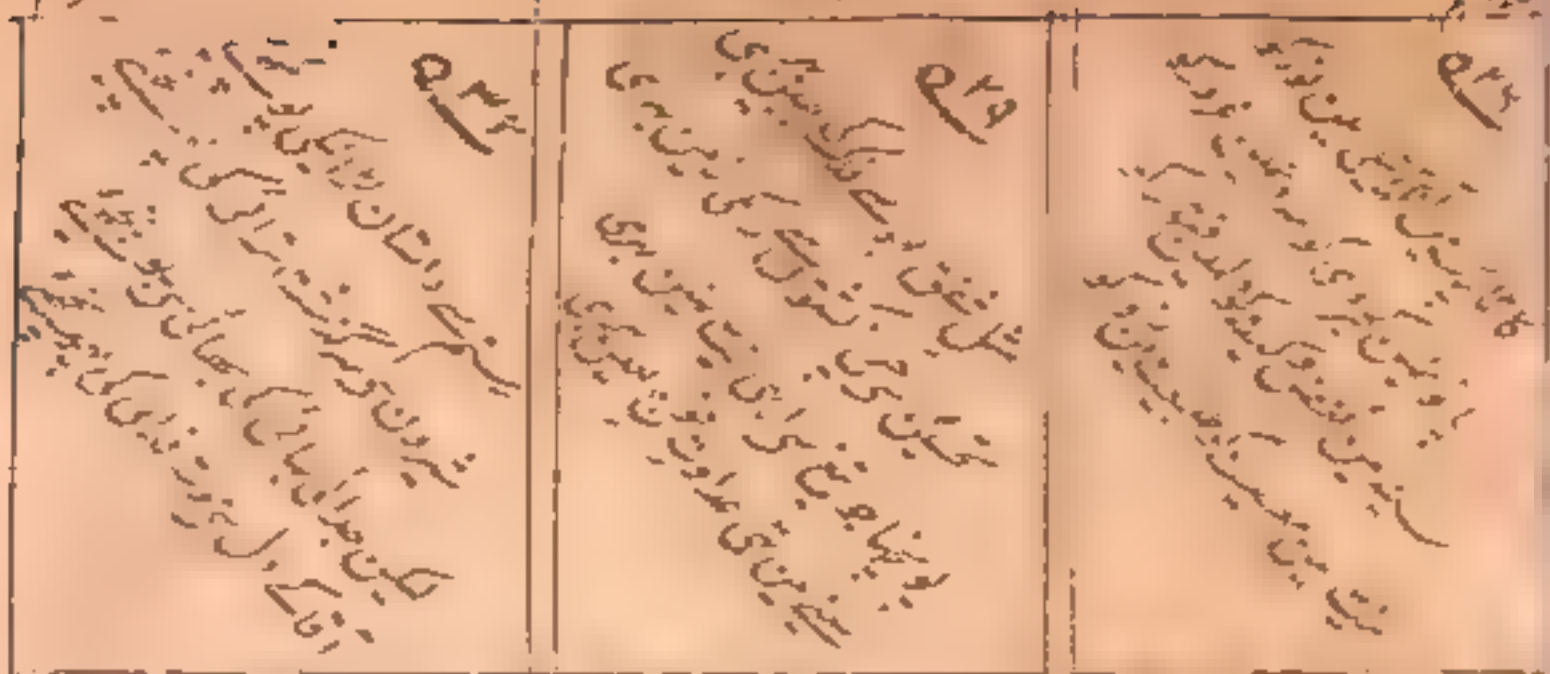

ذات اکبر ف ہمتا و یا ملکی صفات تو
کیسی بیان ذات میں تیغ کلک آتی ہے تو

ناکہوں کا خوں کرنے پہ ان کی تلی تھی
ہر جا تھی اور جو اکہو کہاں تی کہیں تھی

تکلیف اس طرح کی ہمیں کم میسر ہوئی
جبتک جئے حسین مزید ہی مر ہوئی

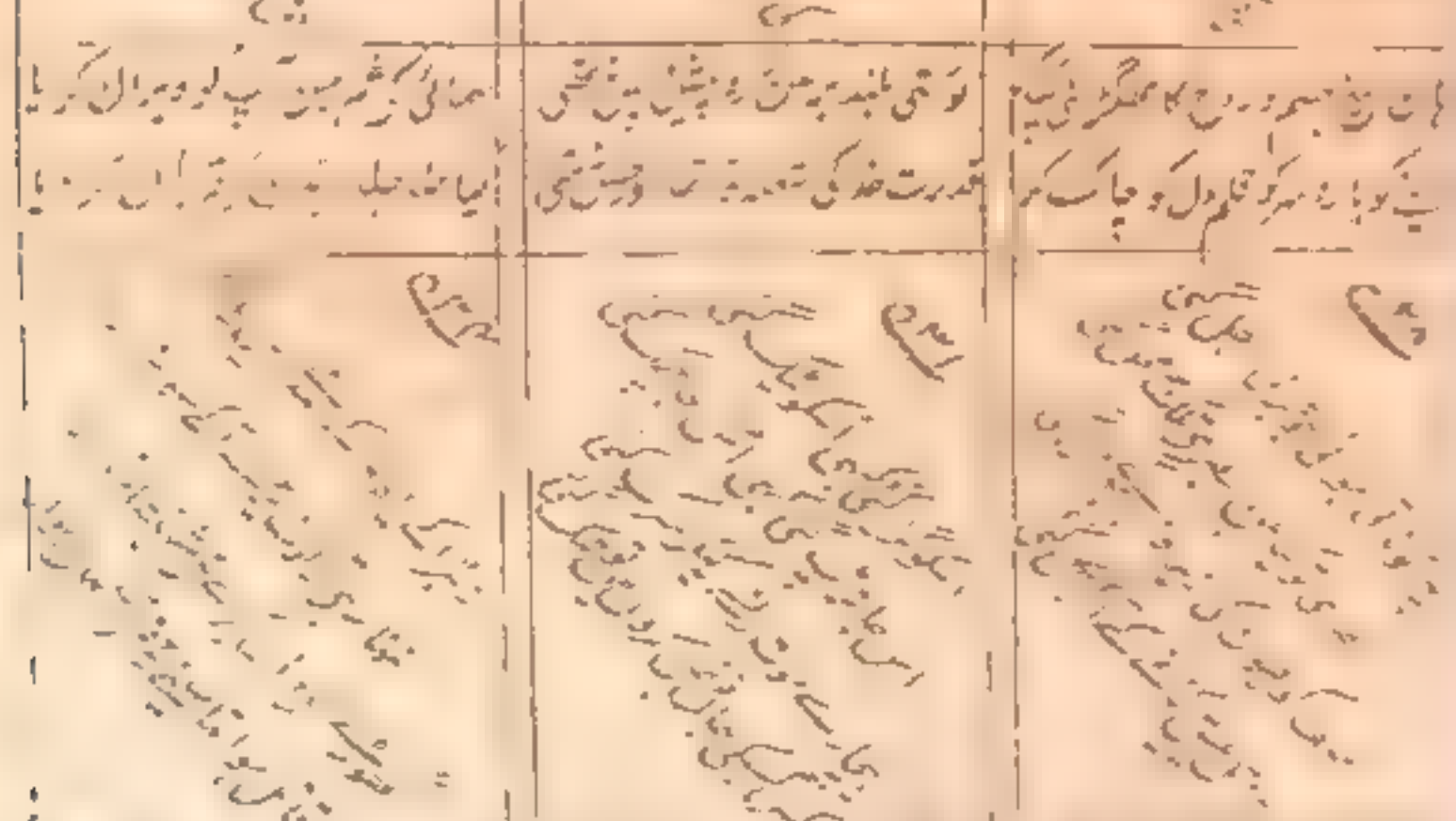

ہاں تیغ جسم و روح کا ہمگر نی ہے
سینے کو پارہ پارہ کر قلم دل کو چاک کر

تو تھی بلند ہمت و پیشانی پہ تھی
قدرت خدا کی شعلہ تھا اور چمک تھی

اسینے کا رد کرنا ما سے
ہمکو حسین دیکھے

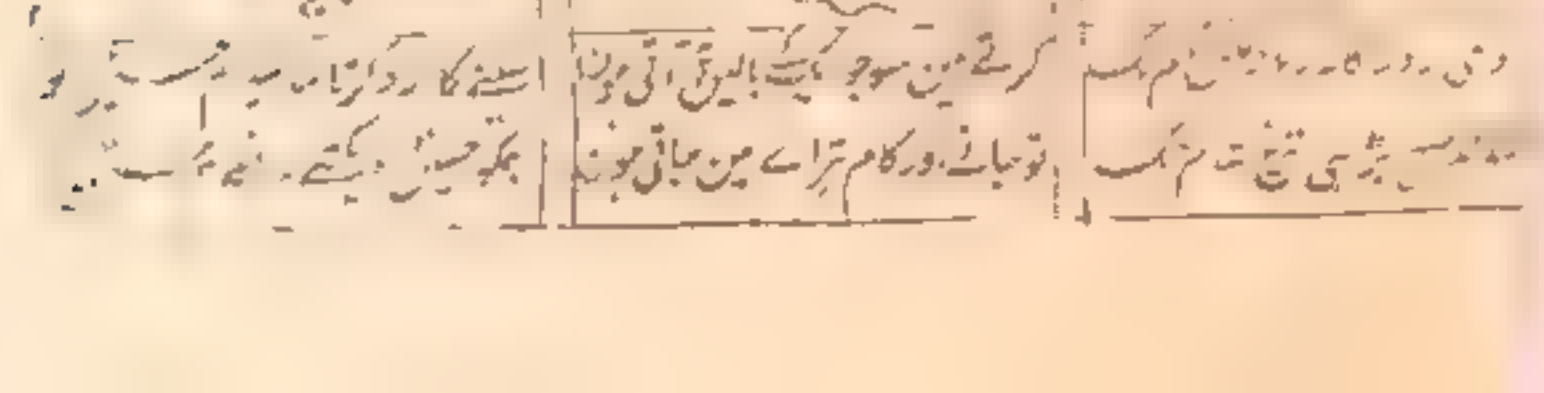

کرتے ہیں سوچ بات بالیق تی آتی ہوئی
تو جانے اور کام ترا ہے میں جانتی ہوں

۳۳۱

راضی ہوں دل جو رضا پر تیری
یا الٰہی تیرا بندہ تیرا
سر کو دیتا ہوں دم ذبح تو لیتا ہے تو
کیا ہی تسلیم میں ہے تیری مزا

۳۳۲

بیکسی پر مری دل سوختگاں رحم کرے
اب تو ہے قبر ہی اک میری پناہ
بیکسی اور وطن سے ہوں ہزاروں میل دور
آخری وقت ہے یارب تیری پناہ

۳۳۳

ہے دعا یہ کہ ہو دولت و عزت زیادہ
دولت و مال سے دولت ہے محبت زیادہ
دولت کو کھوا ف و دولت ہے صفا زیادہ
دولت ہے یہ دولت ہے یہ دولت ہے یہ

۳۳۴

پشت و پناہ اور ٹھکانا ہوئی
دلکشا یہ پشت و دلِ نوکِ سنان ہوئی

۳۳۵

بندہ ہی کارسازیٔ پروردگار پر
اے مدعی تو سامیاں بھی نہیں ہے مزار پر

۳۳۶

ہماری ستے تمام سب شہیدانِ زباں پر
سلام شور السلام علیک آسمان پر

۳۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

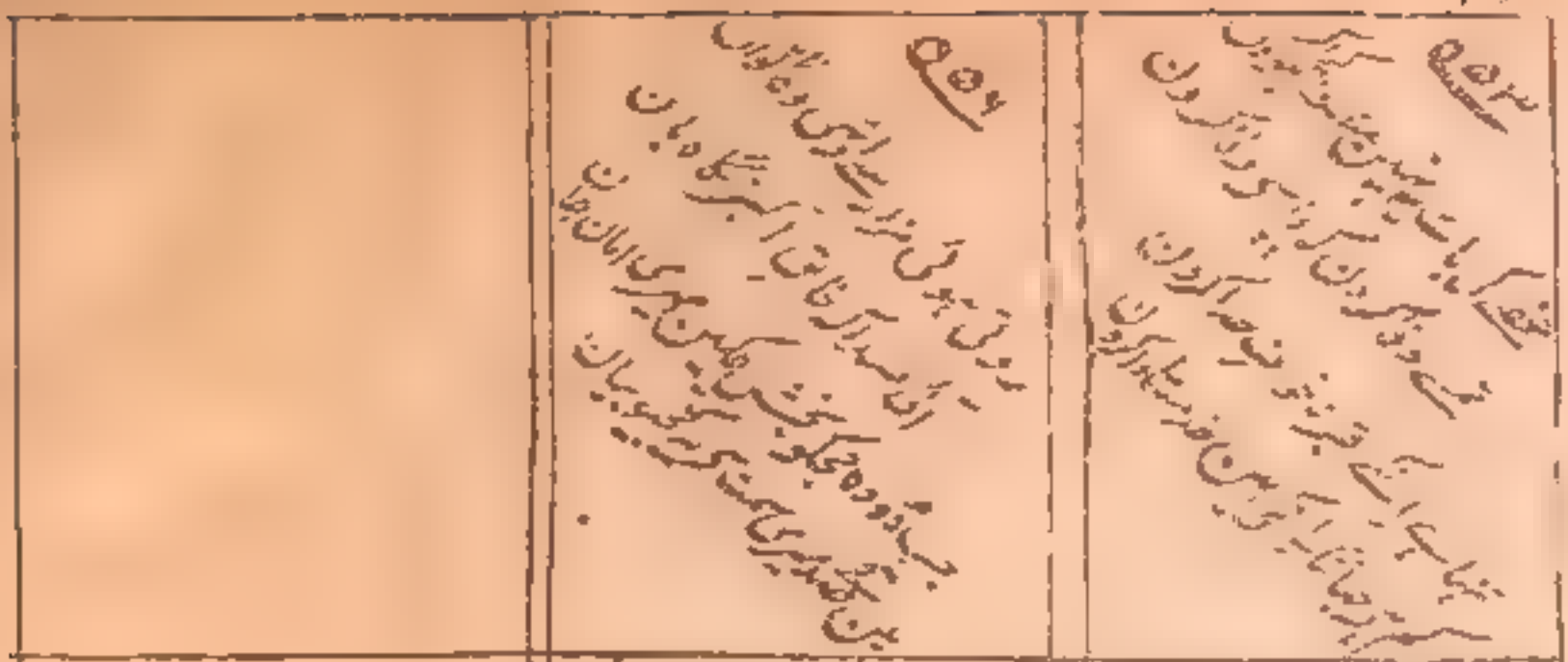

پلا سے مجکو گود مین شاہ مدینہ کے
روسے تمین آکے قبر پہ ہزار غلام کو
آخر تمہارا دودہ پیا ہے سکینہ نے
اب آپ رو دیجے گا تو میرے امام کو

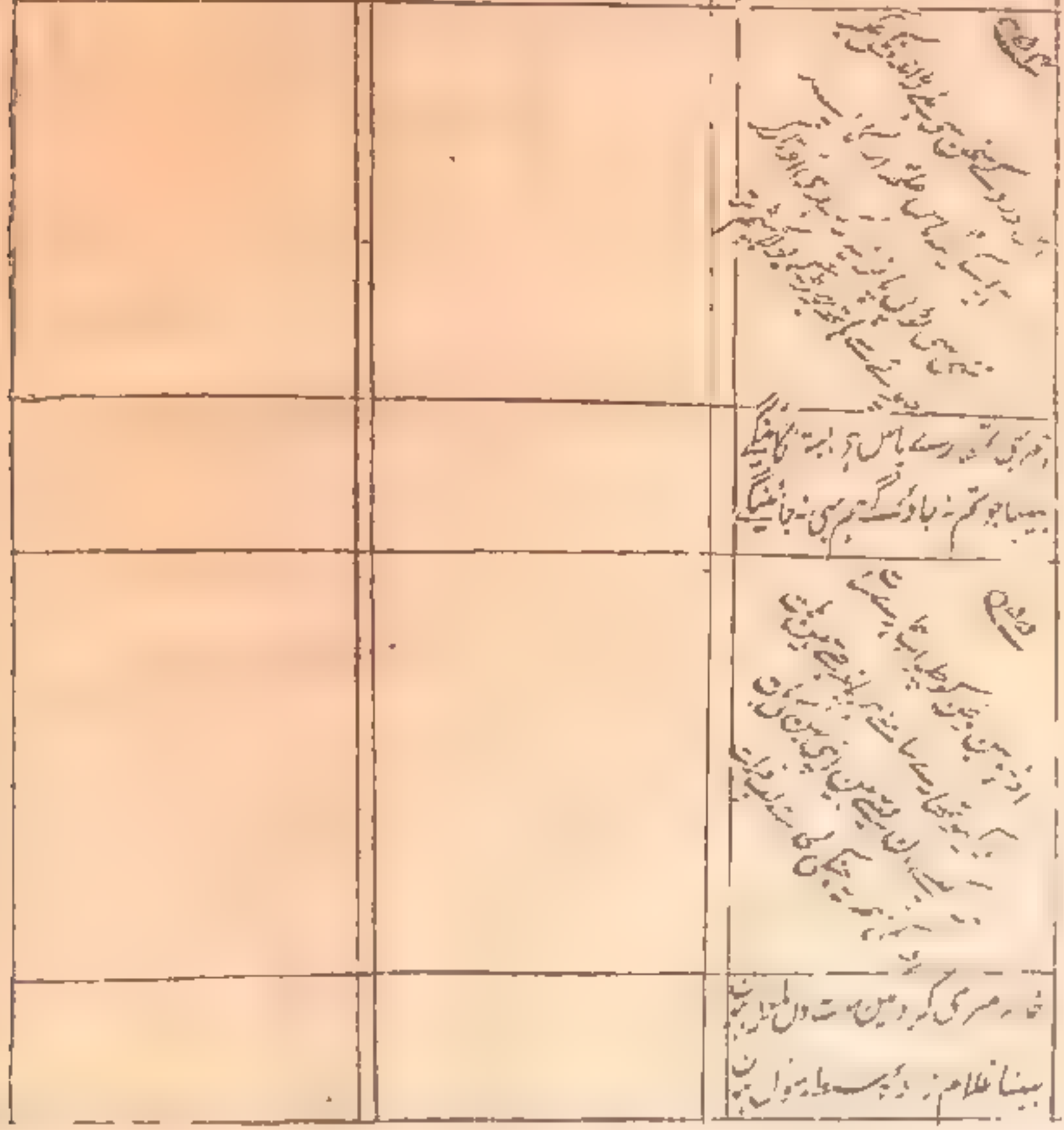

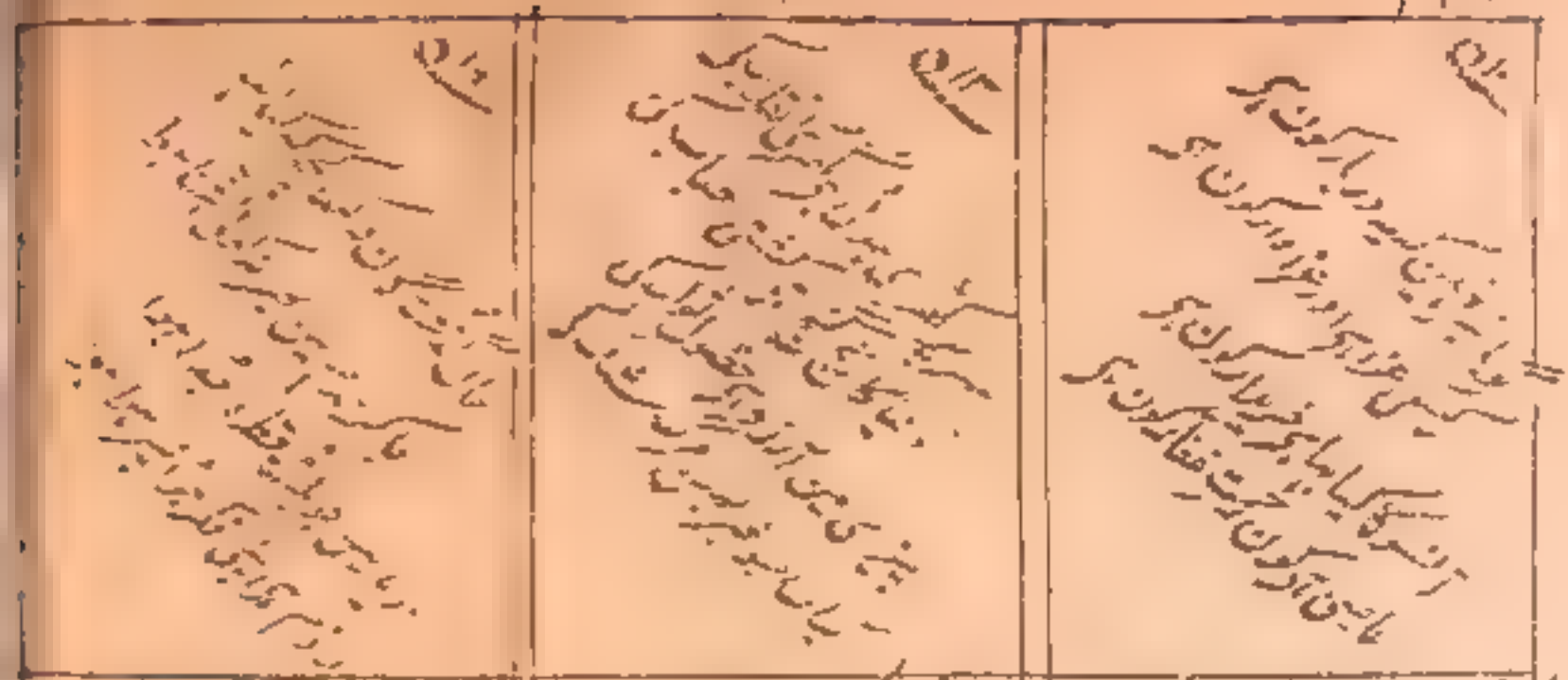

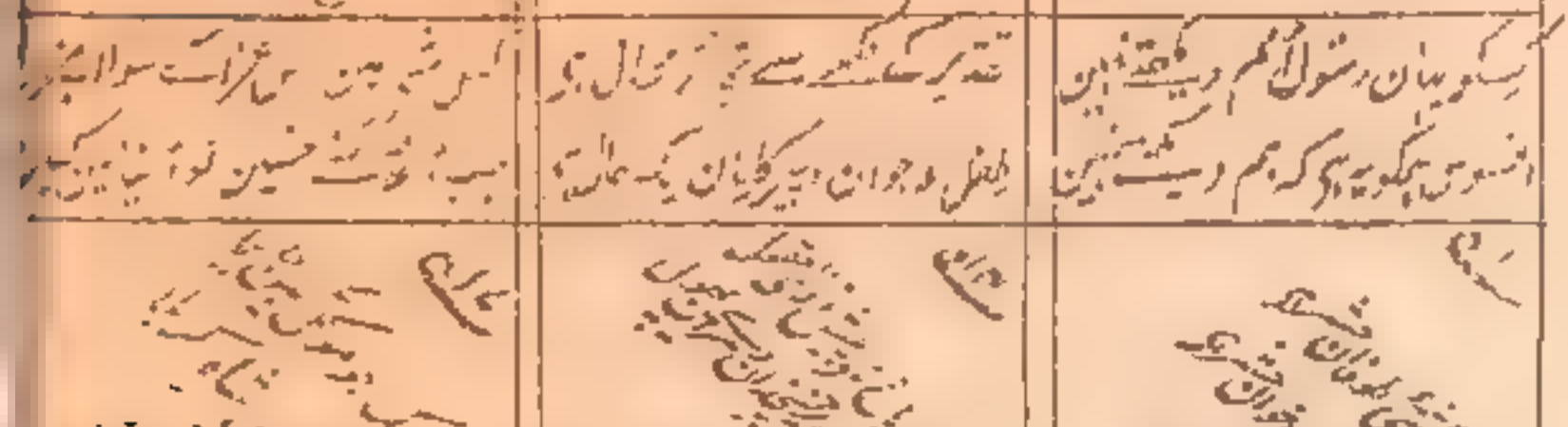

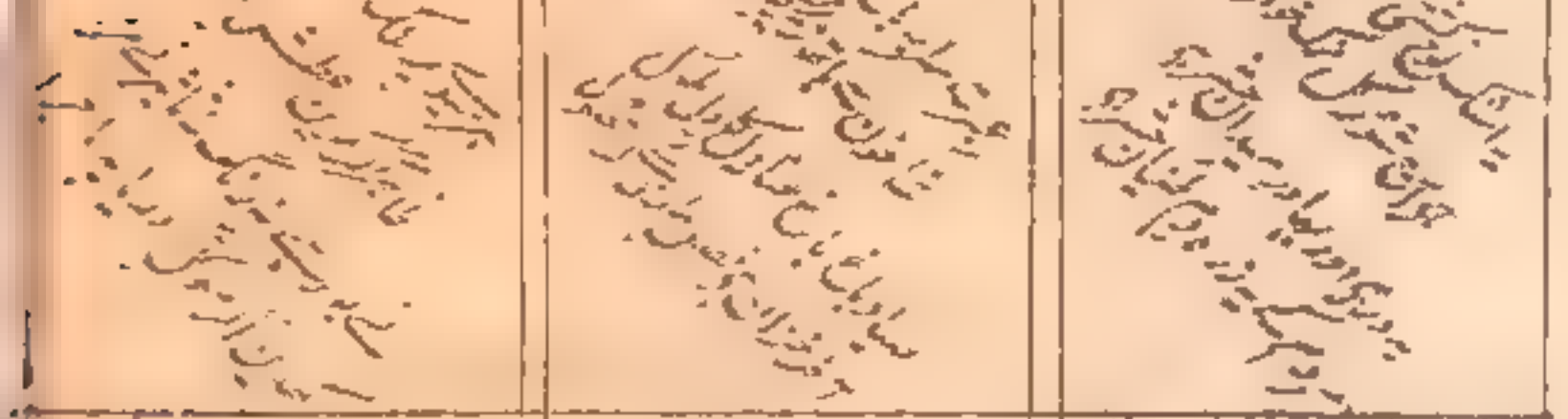

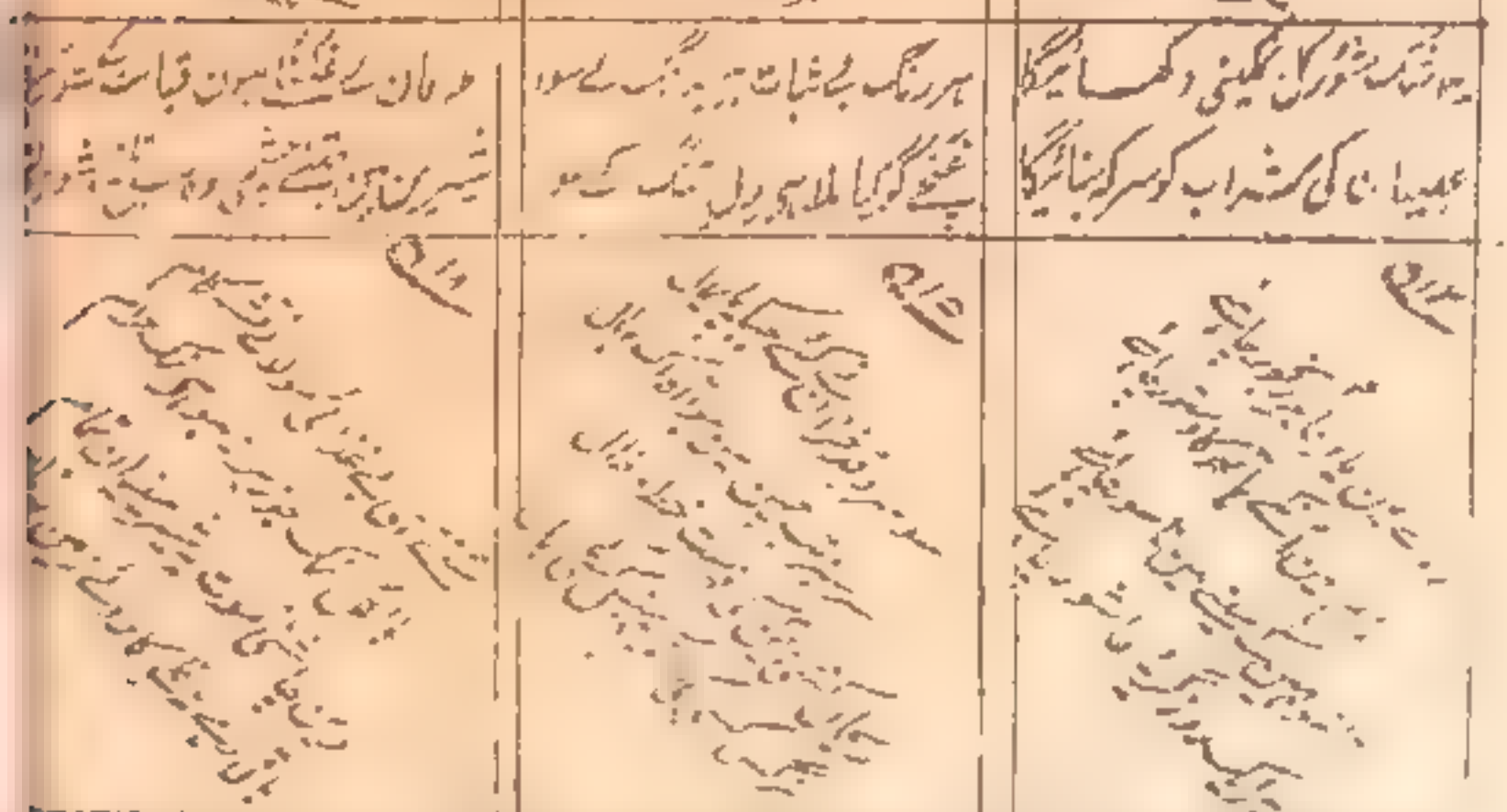

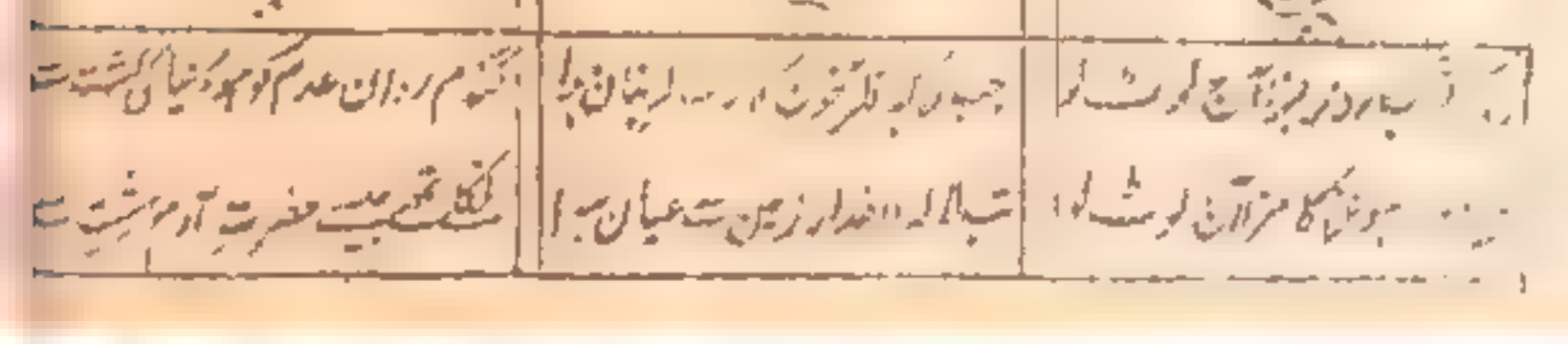

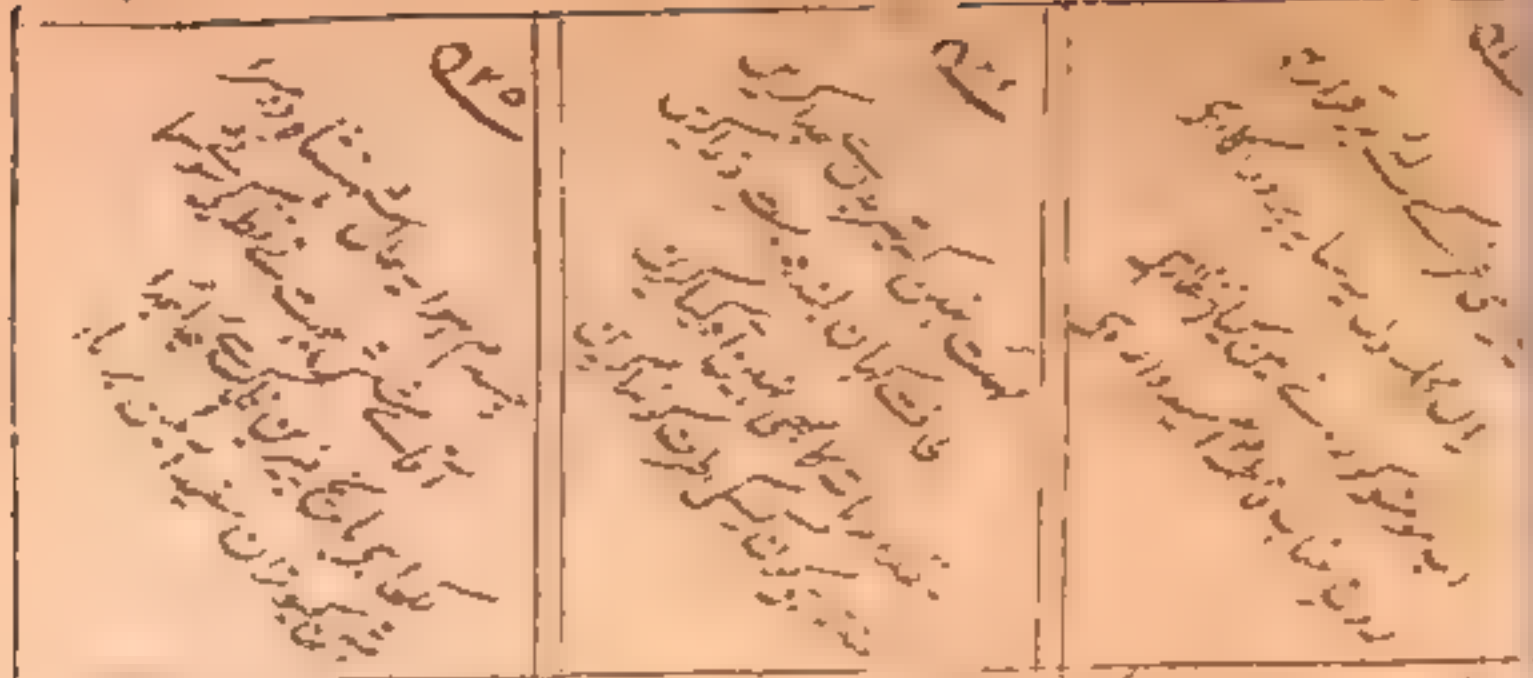

۳۲۸

فرمایا کب مجھے ترا احسان پسند ہے
ہر نعت سے تو آپکی کا رتبہ بلند ہے

۳۲۹

مجھپر جو کچھ گذرے مقابان وہ گذر گیا
میں کیا جیون مرا تو علمدار مر گیا

۳۳۰

تسلیم کر کے شکر گذاری قبول کی
بھائی نے بے روائی تمہاری قبول کی

۳۳۱

مکہ و مدینہ سے یہ وصیت نہ بھولنا
مسیلگ تو بخشش امت نہ بھولنا

۳۳۲

نکو گواہ زور خدا داد ہے تجھے
پھر صبر سے کٹا کے گلا داد لیجئے

۳۳۳

تم نیک ہو کے واہ بدی سے کرتے ہو
اٹھو گے کس کے دین میں دنیا پہ مرتے ہو

۳۳۴

پھروں میں سوچتا ہوں کہ تقدیر کیا ہے
پڑے ہوئے ہوں کے نہ ثابت رسا ہوئی

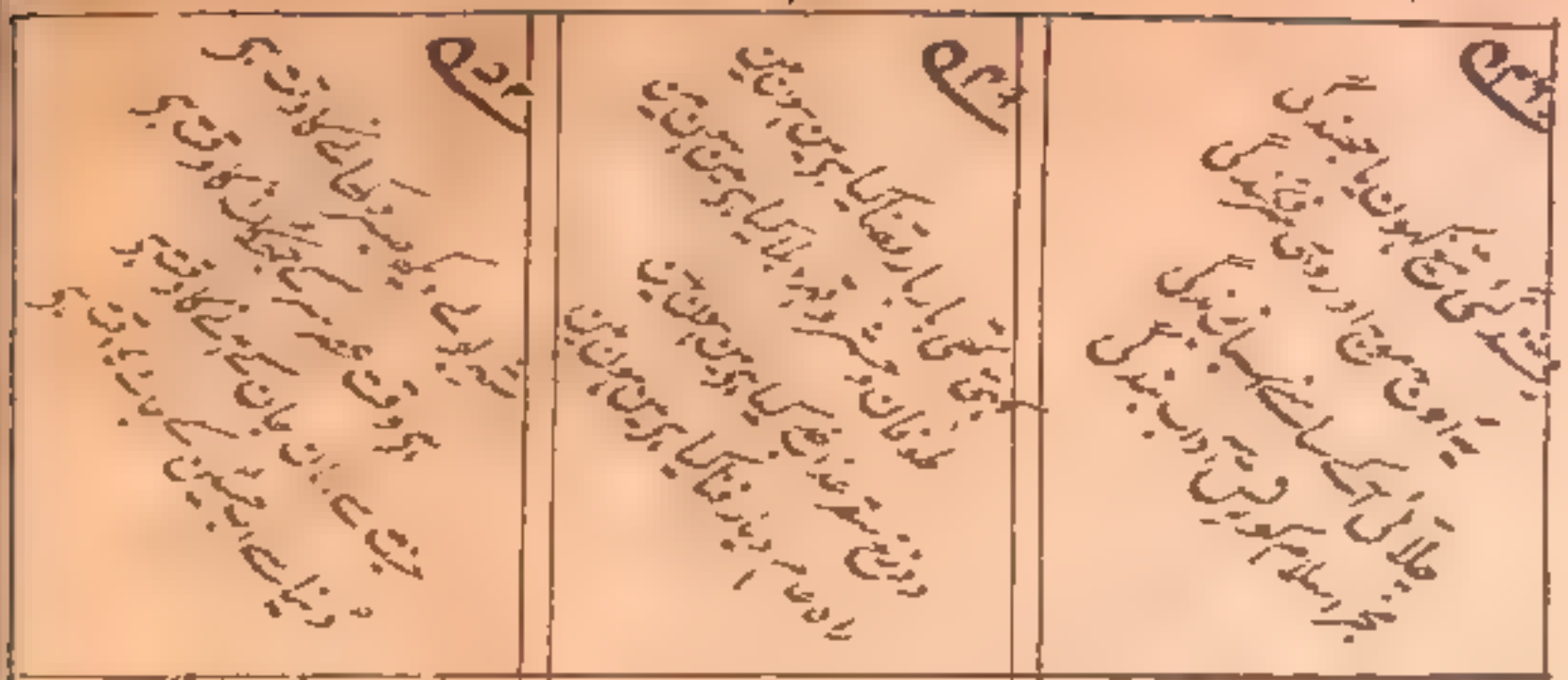

اٹھکر زمین بیکاری کہ تعظیم کرتی ہون — حق سے ڈر رہو مژدہ افضل آلہ ہی — پیاسے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی جا دہی
بولی اجل حضور مین تسلیم کرتی ہون — توبہ کرو تو قبضے مین میری پناہ ہی — لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہی

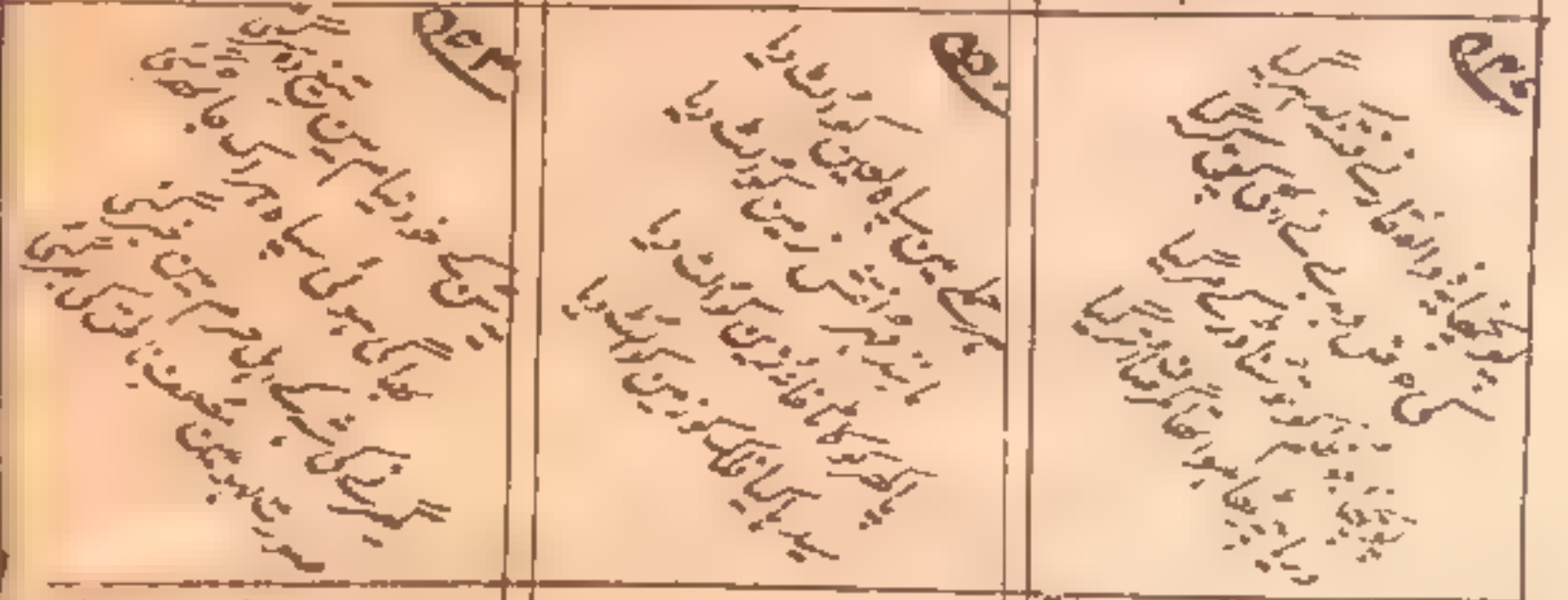

موجون کے بیچ دھیان مین ہر گز نہ لائی تھی — اثبات لاے نفی کے سب معترف ہوئے — تن بیکسون کے پرزے ہو گیا اور خون بہ گیا
اپنے ہی بیل بیٹے تھے نیند آتی جاتی تھی — اسوار لام بن گئے گھوڑے الف ہوئے — باقی خداے پاک کا اخلاص رہ گیا

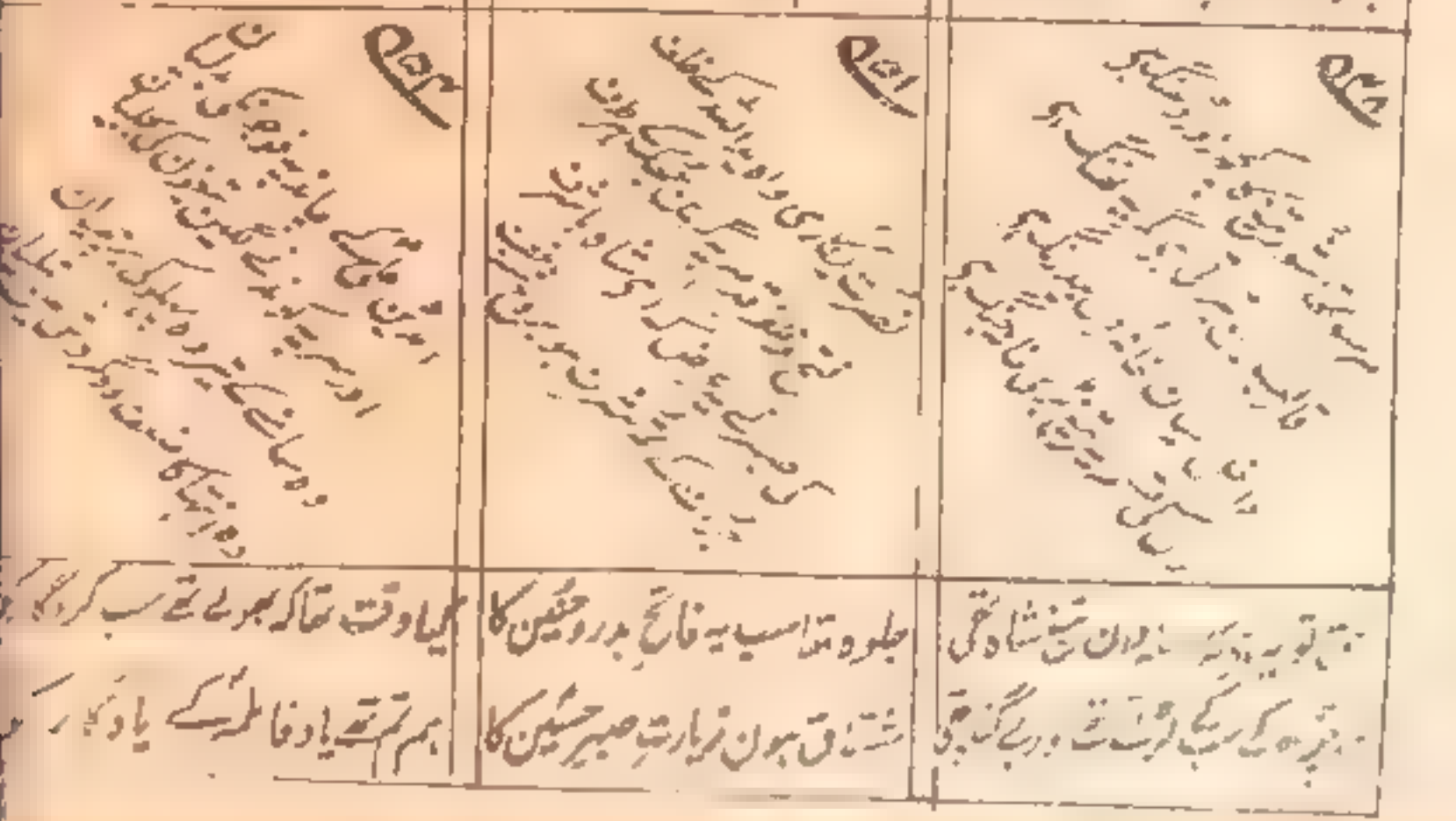

ہے تو یہ ہے کہ [illegible] تھی — جلوہ متاسب یہ فاتح بدر و حنین کا — کیا وقت تھا کہ بھولے تھے سب کرد گار کے
[illegible] گئے — مشتاق ہون زیارت صبر حسین کا — ہم تم تھے یاد فاطمہ کے یادگار کے

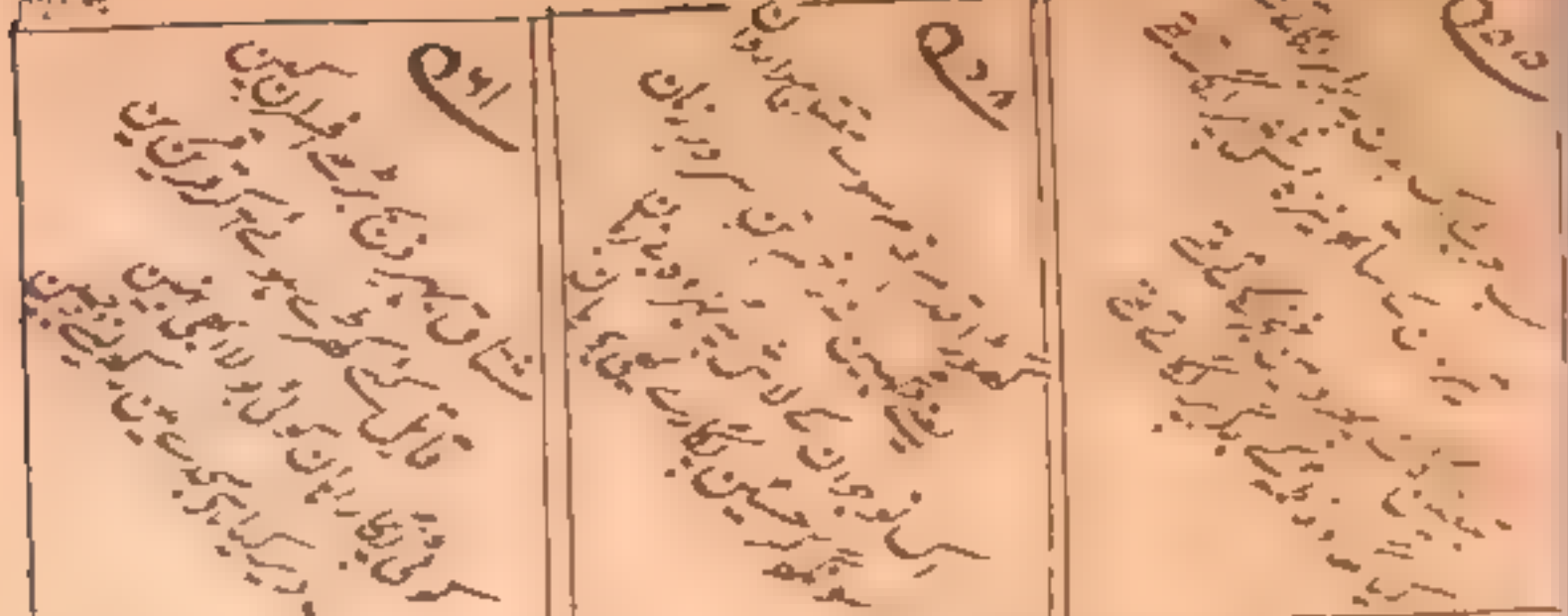

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۱۴۱

ہے یہ کہاں آ کے یہ مرنے کی خبر آتی ہے
ہاتھ ملتے ہوئے ہر سمت سے لشکر آتی ہے
ہے یہ کہاں آ کے یہ مرنے کی خبر آتی ہے

۱۴۲

سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے
میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے

۱۴۳

قاتل پکارتا رہا گھر بھی باہر یہ آتی تھی
شہ بولے جب سنان علی اکبر نے لی تھی

۱۴۴

ناحق مسلمان کا دعویٰ ہے پر دستا کا ہے
یہ سب نہوں کا بوجھ ہے غفلت کا ہے

۱۴۵

پانی تو بان ملیگا نہ زینب کے واسطے
لو تم ٹھہرک کے ہوش میں آؤ میں لاتا ہوں

۱۴۶

ہلتا تھا عرش زلزلہ تھا محشر بپا
لشکر جو ہم پکار رہے تھے حسین

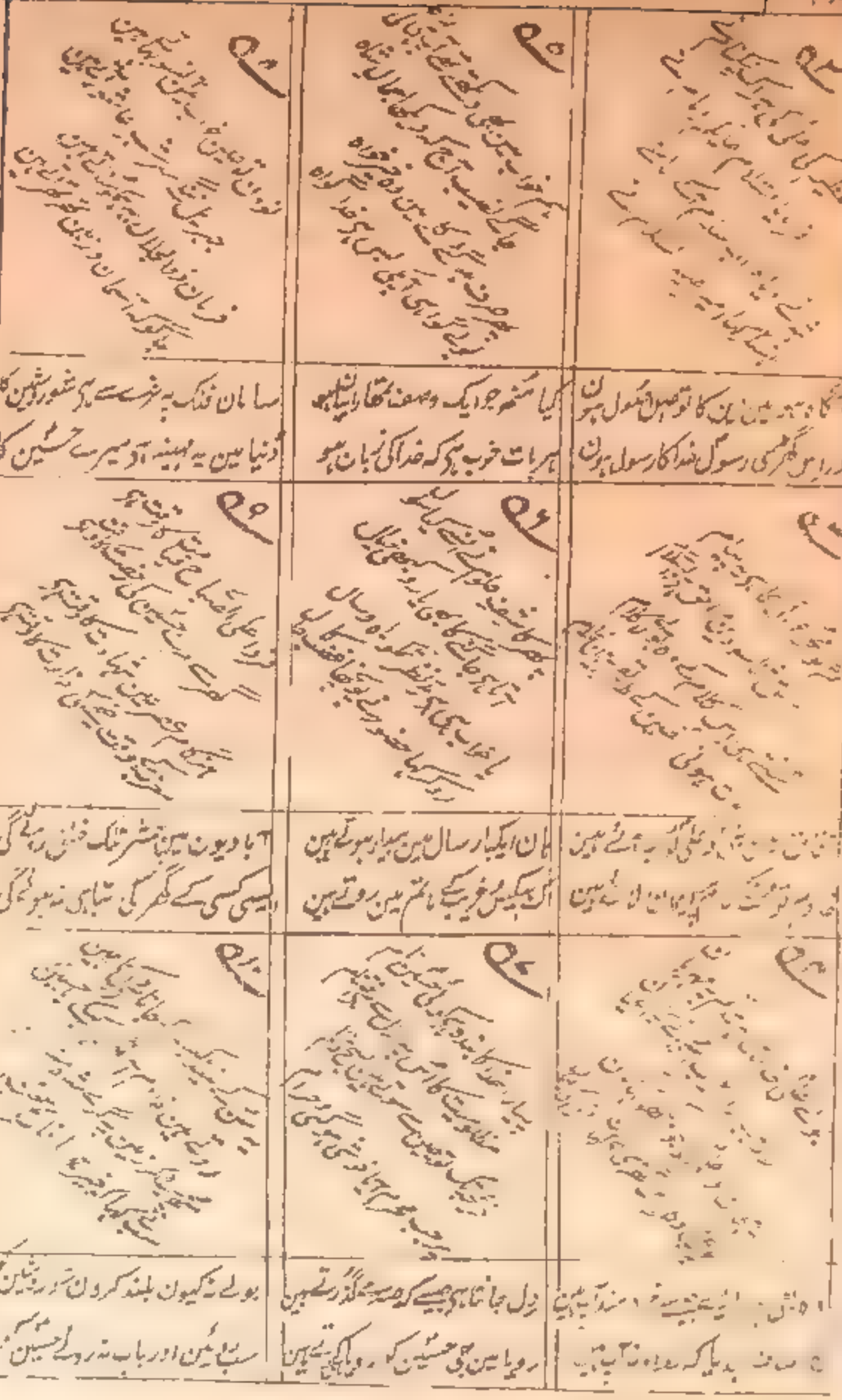

۱۱

بیوا رانی حسین کو مر کر وہ روئے گی
جو قبر میں تڑپ کے مری روح روئے گی

۱۲

یوں گنبد استبار تھا اُس نور عین پر
اب جیسے روگ روتے ہیں قبر حسین پر

۱۳

واللہ اپنے شیعوں کے ہم کام آئیں گے
سر دیں گے جان دیں گے اِلٰہی نجف میں گے

۱۴

سنکر یہ حال سننے میں ناسور ہو گیا
مردود ان رسول کے لئے عاشور ہو گیا

۱۵

ہوں گے کبھی ابھی تو نہیں فتح ہو نہیں
نانا اسی گھڑی سے نواسے کو روتے ہیں

۱۶

سنکر نے کچھ سے مذہب مشرقین تھے
اصحاب کہف تشنہ دار حسین تھے

۱۷

راہ خدا میں سر بھی ہے حاضر گلا بھی ہے
پر یہ تو کہیے اس میں کسی کا بھلا بھی ہے

۱۸

سن تو دراز ہیں پہ مثل کب وہ ہوتے ہیں
فردوس کے جوانوں کے سید کو روتے ہیں

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

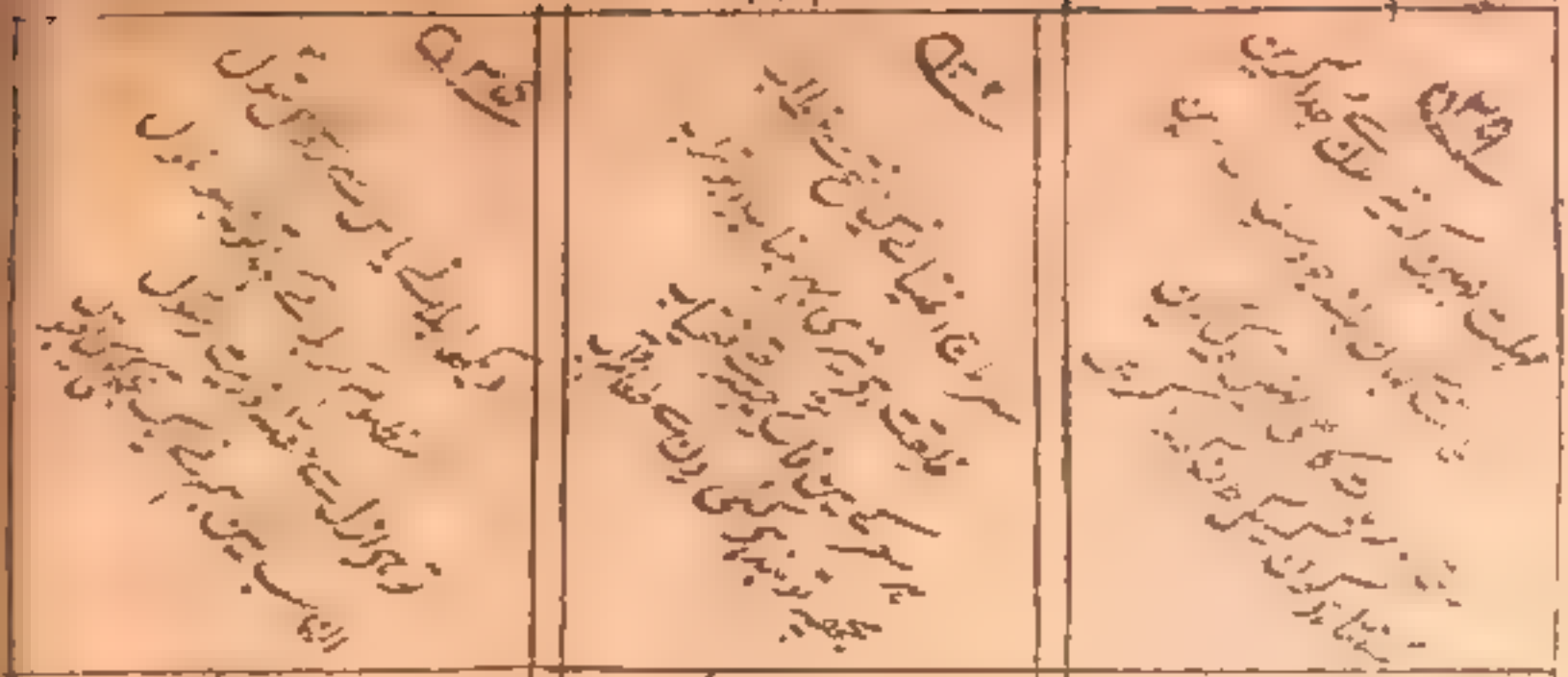

روشن جبیں پہ خامۂ مشکیں آیہ عجب ہوا
ہر حرف دیکھ کر فرو دیں تحسیں عجب ہوا

فرمایا کب مجھے ترا احسان پسند ہے
ہر حرف دیکھ کر آنکھ کا رتبہ بلند ہے

تسلیم کر کے شکر گذاری کو قبول کی
بھائی نے بے ردائی کی تھی رد قبول کی

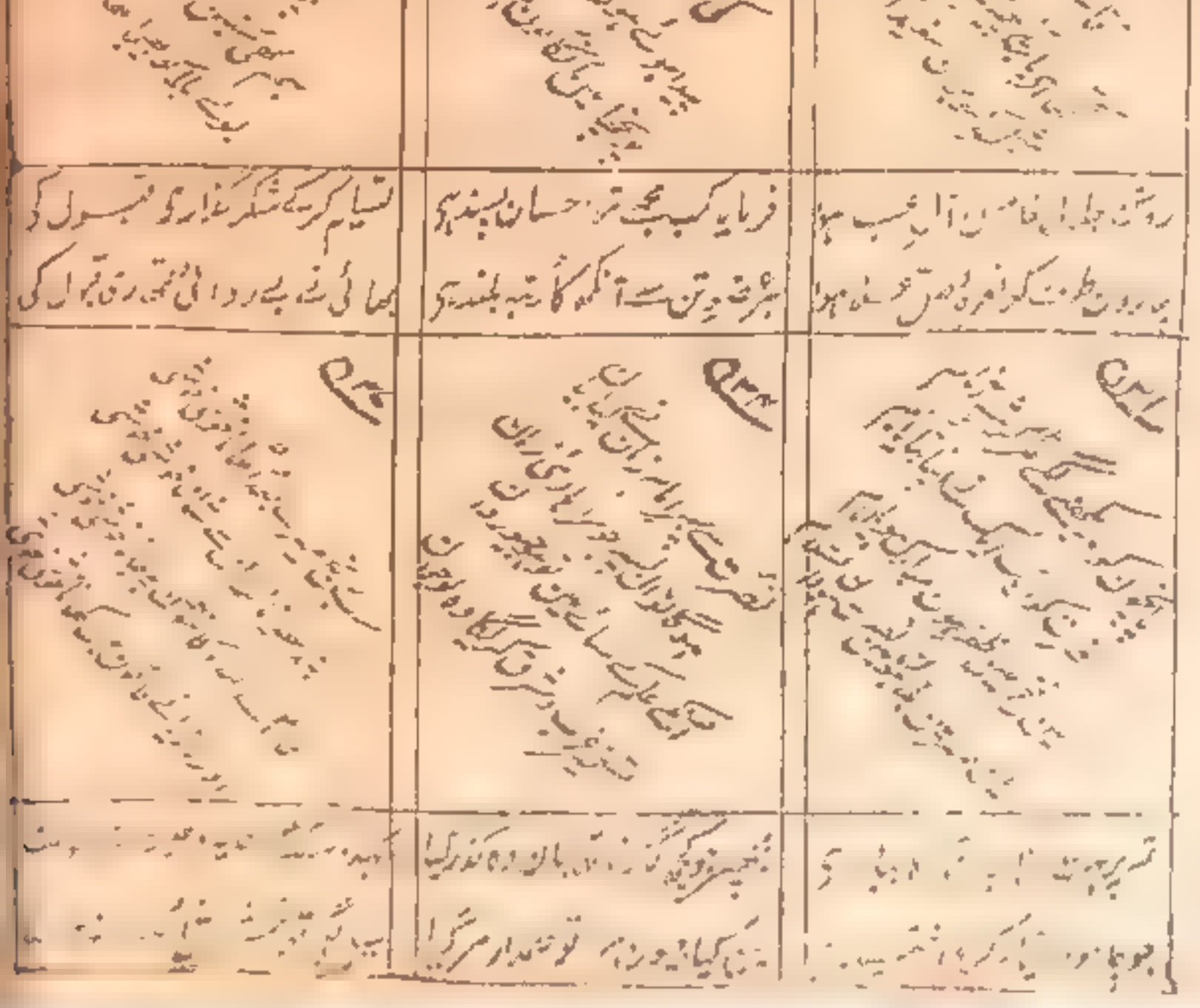

تم پر ہمیشہ ایسا ہی لطف و کرم رہے
جو ہاتھ دیکھ کر یہ کہے محترم رہے

بنجارہ کہہ کے گھر کو چلا بان دے کے کیا
بنجارہ کیا ہے تو ہے تو سردار مر گیا

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۵۲

کرتے ہیں جب سے دعوے ہمارا ہر ہے
سینہ پہ ہر کا خلا صہ سینہ ہمارا ہر ہے

۵۳

ہاں سوتے سوتے جاگ اٹھا ہون میں بخت خفتہ کی
ہے ہے خبر گئی شب فرقت کے سیر کی

۵۴

دختر رز کو مرے عقد مین لاوے واعظ
ہاں مگر طلاق دو بار دی ہے بعد کی

۵۵

پڑتے ہی کان مین صدا ہو گئے بیخود اسکی
ہے ہے کیا چیز ہے آواز دہل جانان کی

۵۶

ہے ہے کیا چیز ہے آواز دہل جانان کی
ہے ہے کیا چیز ہے آواز دہل جانان کی

۵۷

اکبر سا نامراد نہین نوجوانون مین
اصغر کا بھی جواب نہین شیر خوارہین

۵۸

عقرب کے نیش کو شرر شعلہ تاب کہ
دوزخ مین زہر مار کیا ہر عذاب کو

۵۹

طاعت کرو خدا کی نبی کے امام کی
اتباع چاہیے ہر کوئی بات کا رک

۶۰

جلالی کیفیت مین رہون کس طرح نہین
مضطر ہو تیغ ہو کی جو پہلو مین جا نہین

۶۱

اٹھکر زمین پکاری کہ تعظیم کرتی ہون
بولی اہل حضور مین تسلیم کرتی ہون

۶۲

موجون کے بل کو طغیان مین ہر گز خلل نہ تھا
اپنے ہی بل مین آپ یہ تیغ اینٹھی جاتی تھی

۶۳

ضرب اک طرف کو سانے سے اسکے مفر نہ تھا
قہرون مین ایک مرد کی گردش مر

۵۹

ہے ہے کیا کیا دیکھی ہیں ہم نے بھی اس کی جفائیں
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم نے کہا تھا تم سے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم نے کہا تھا تم سے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی

۵۹

غالب کی ہے غزل یہ دوسری طرح کی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی

۶۲

غالب کی ہے غزل یہ دوسری طرح کی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی
ہم سے کہا تھا تم نے کہ ہم ہیں تمہارے بھائی

...ں گے ہو وہ کاہ خواب بہ الماس تولیے کر
...ں رہا تھا ارمی ہونی رنگت کا گھیر کر

حق تو یہ ہے ہو سلسلہ وان تیغ شاہ تھی
سر پھر ہو کے سب کے لڑتی تھی اور بیگناہ تھی

آیا نظر نہ رتبۂ مولا سپاہ کو
تیغ علی نے قتل کیا تھا نگاہ کو

۶۰

...ہ کی سب عزادم انتظارہ ہو گئی
...نتیجہ ہمت اختر سیارہ ہو گئی

حق سے ڈرو تو مژدہ فضل الٰہ ہے
توبہ کرو تو قبضے میں میرے پناہ ہے

کھولی زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند
کاٹے ہزار طرح مناصر کے پار بند

۶۱

...حایا تھی دسلاح بھی تو جسم جوان تھا
ہو بجلیوں کی طرح مات بھی دو دو ان تھا

...ہر ست برق زد افق رزمگہ جلے کہاں تھے
...ون تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان تھے

...ایا نظر نہ رتبۂ مولا سپاہ کو
...یا علی نے قتل کیا تھا نگاہ کو

۶۲

...ہ کی سب عزادم انتظارہ ہو گئی
...نتیجہ ہمت اختر سیارہ ہو گئی

...ہر ست برق زد افق رزمگہ جلے کہاں تھے
...ون تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان تھے

...ایا نظر نہ رتبۂ مولا سپاہ کو
...یا علی نے قتل کیا تھا نگاہ کو

۲۵

جی پر بنی زرہ کے جو صورت بگڑ گئی
کیا دن دہاڑے باغیون پر اوس گئی

۲۶

ثابت رائے نفی کے سب معترف ہوئے
اسوا بلام بن گئے گھوڑے الف ہوئے

۲۷

رہنیں تھیں کی لگائی تھی تیغ بلند نے
باندھے تھے منھ کے کھلتے تو تار عنکبوت نے

۲۸

صدقہ تھا سب یہ فاتح بدر و حنین کا
مشتاق ہون زیارت صبر حسین کا

۲۹

آنرہی نے زلزلے کو مجسم دکھا دیا
داغون کو زخم زخمون کو ناسور کر دیا

۳۰

ہر گز نہ ہوگا کبھی یہ ہمارے کی چاہ ہے
ایماں یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے

۳۱

نیزہ تھا ہاتھ میں کہ علم تھا بلند تھا
ہر ایک ان میں شیر تھا ہر ایک ارجمند تھا

۳۲

ہر ایک جری سے ایک بہادر لڑتا تھا
اوون کی طرح دھوپ میں تپتے تڑپتے تھے

۳۳

ہر ایک جری کو آ کے ظالمون نے جو کر دیا
ناسور کر دیا

۳۴

نیزہ کل ہلا کے رستے کو رخشہ سکھا دیا
زخمون کو زخم زخمون کو ناسور کر دیا

۳۵

ہر ایک جری سے ایک بہادر لڑتا تھا
اوون کی طرح دھوپ میں تپتے تڑپتے تھے

۳۶

ہر ایک جری کو آ کے ظالمون نے جو کر دیا
ناسور کر دیا

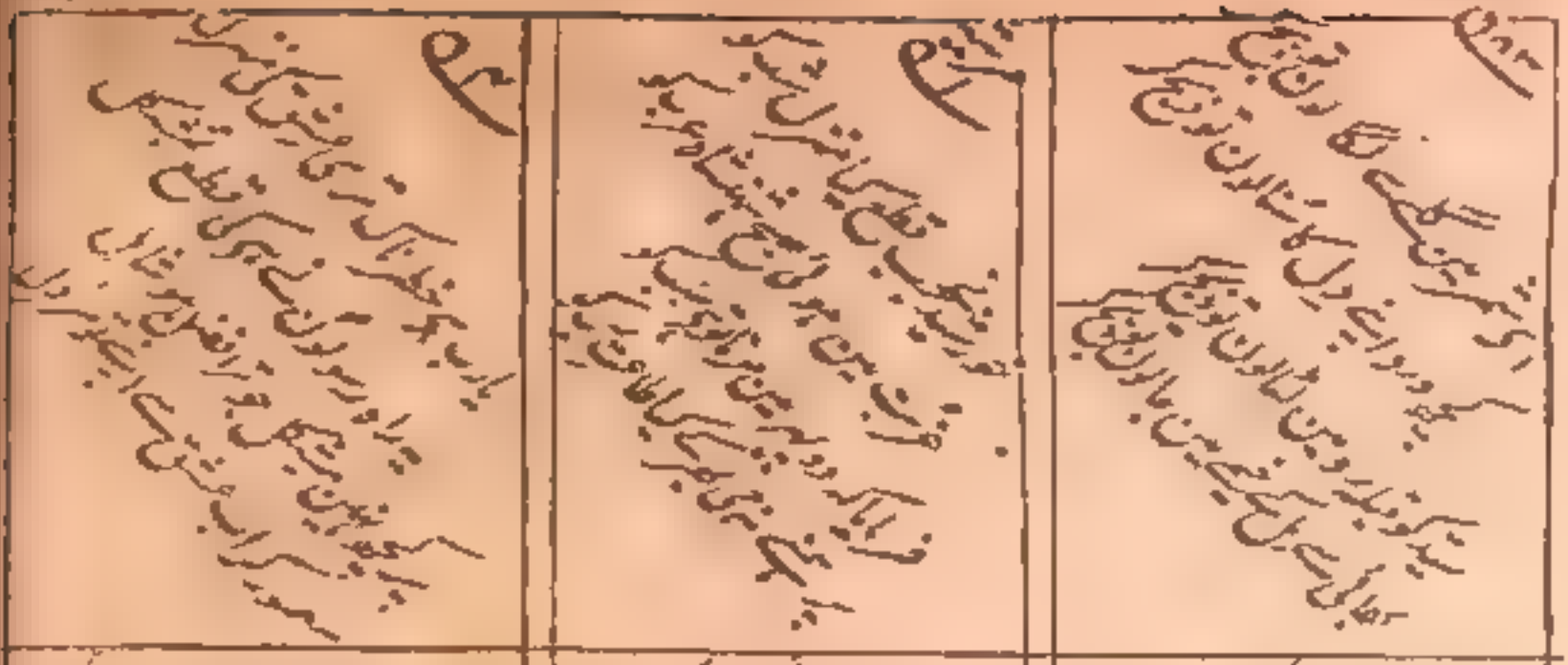

پانی نہ بھر کے پیاسے کوا ہر جھال سے
کیا جلد شب قتل کئے دل کو تلخ ہے
سینہ کو مرے مخزنِ تسلیم و رضا کر

پر وقت نیچ آنکھوں پہ کپڑا تو ڈال دے
اب تیغ کی محراب ہے اور سجدۂ حق ہے
ثابت قدمی تو مرے پانوں کو عطا کر

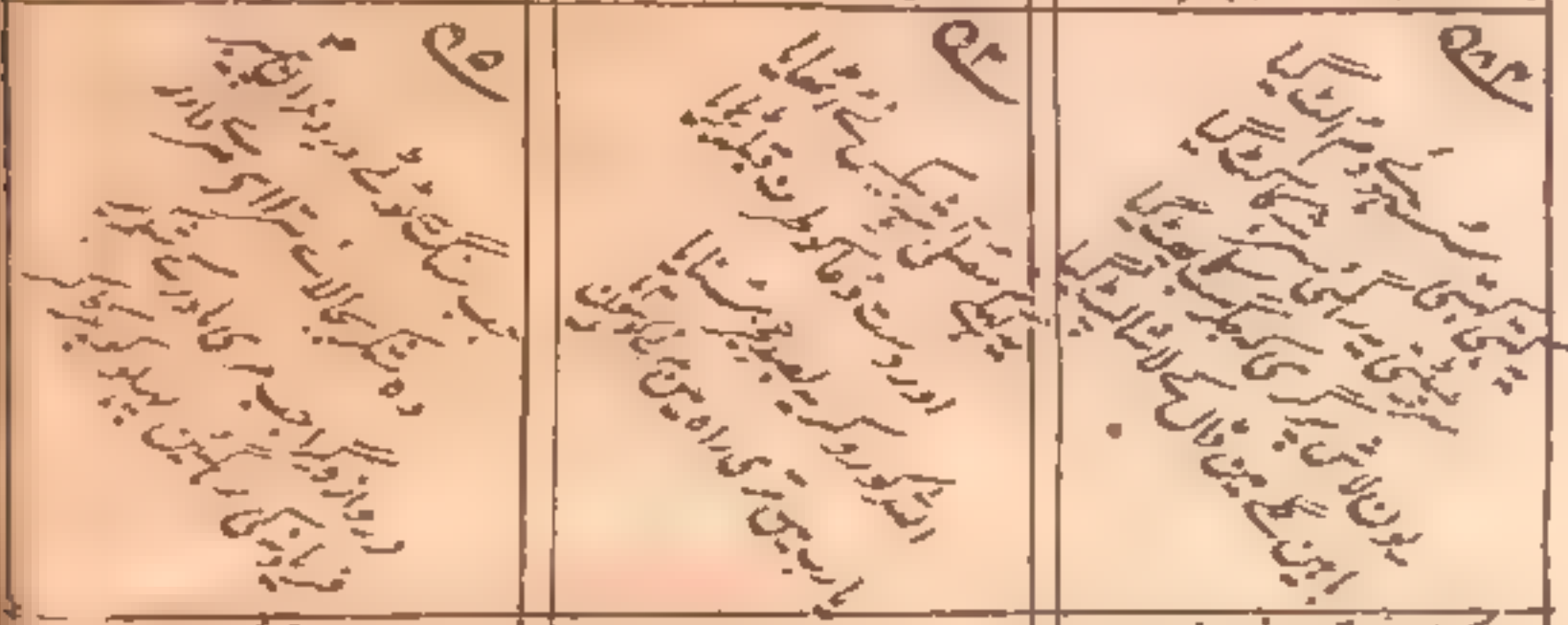

مان کی طرح تھی عاشقِ شاہِ زمن بہن
اس رہ میں مجھے تو شہِ تسلیم و رضا دے
رستی میں ترے شیر کو جب پا نہ سکا تھا

یہ بھائی بھائی کہتی کہتی لاشا بہن بہن
منزل سے مدینہ کے مسافر کو لگا دے
خوش ہو کے تری راہ میں سر کو جھکا تھا

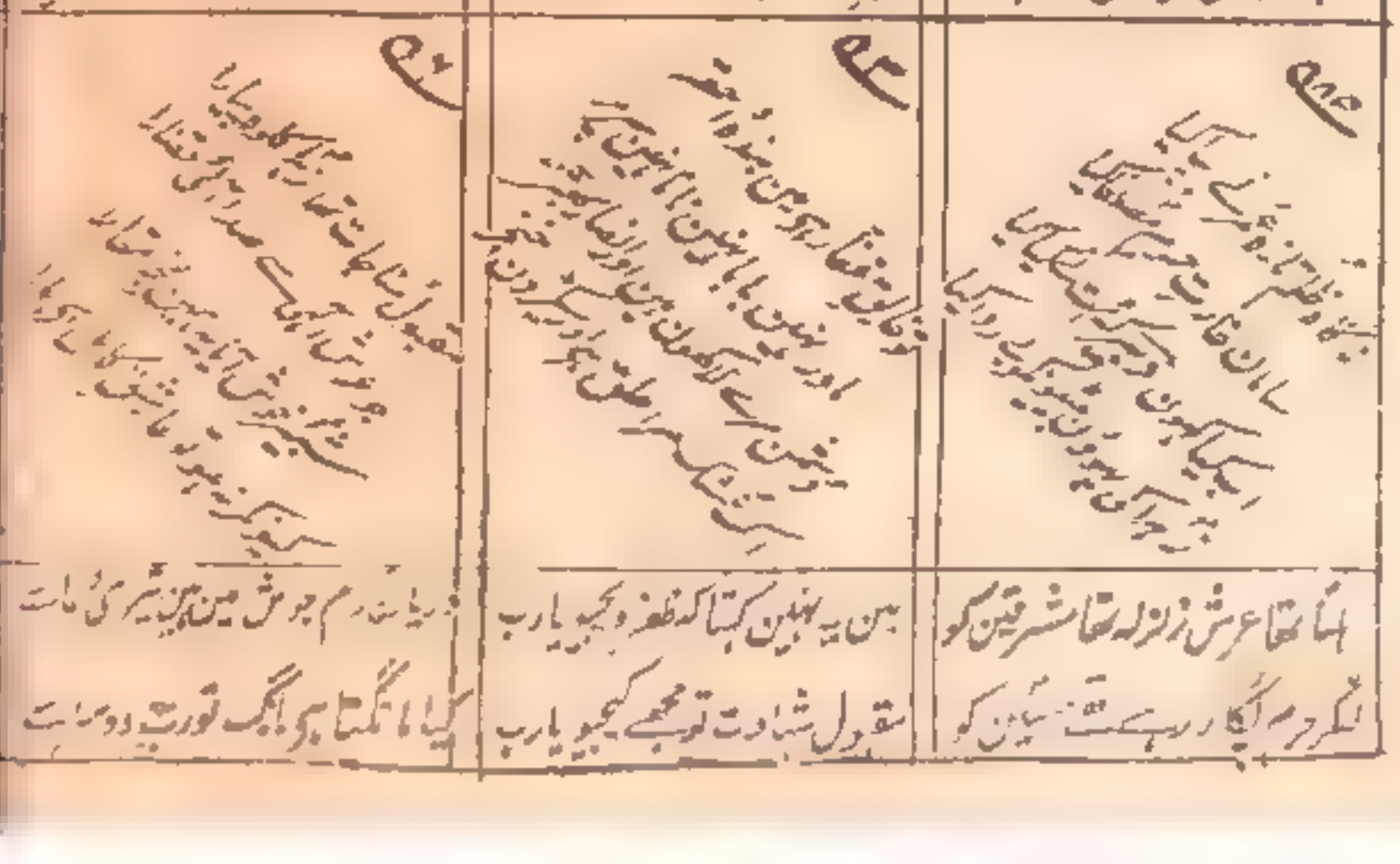

ہلتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین کو
ہیں یہ نہیں کہتا کہ ظفر دیجیو یارب
کیا مانگتا ہے مانگ تو رتبہ دوسا ہے

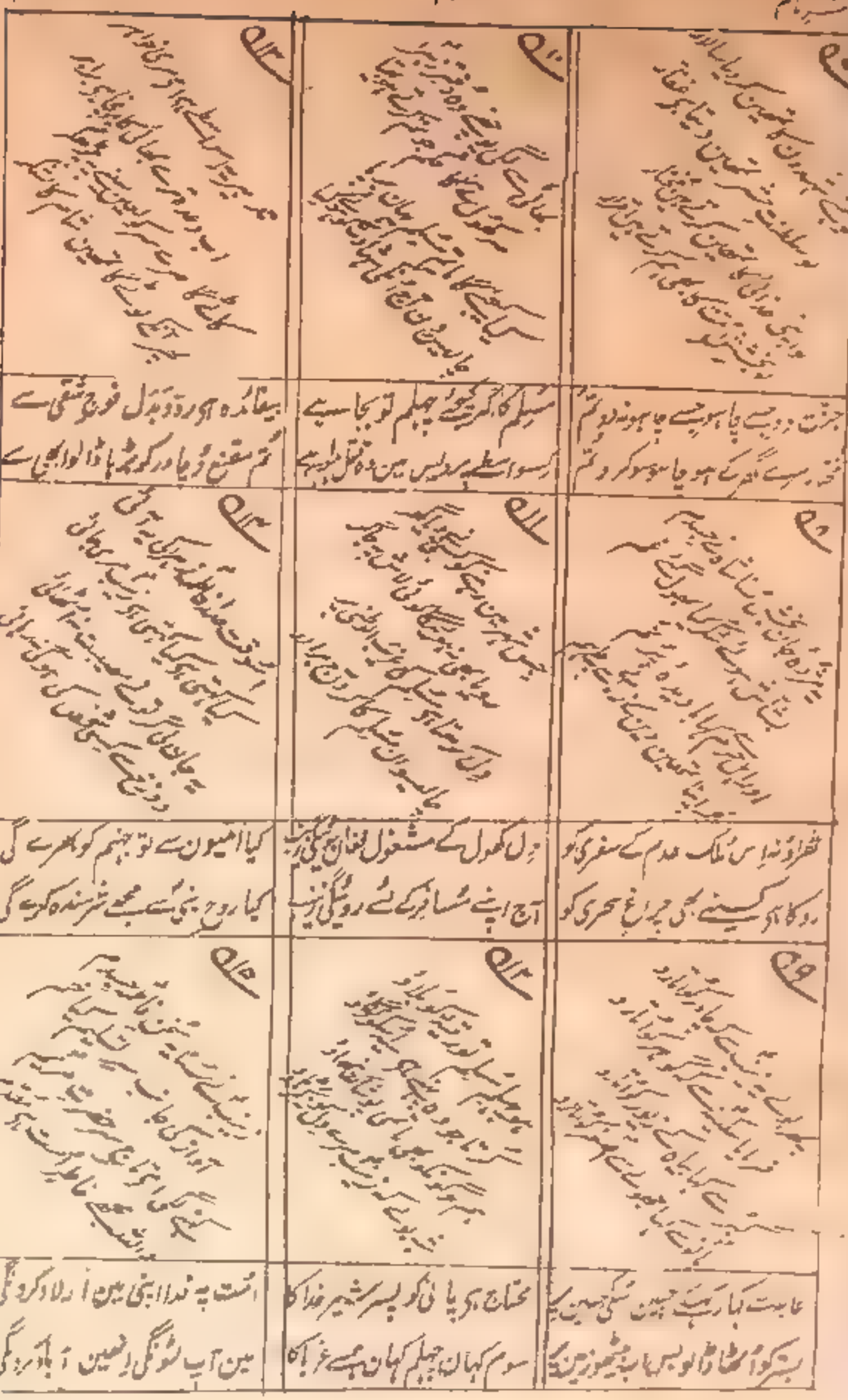

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

فرزندوں کا مرنا دیکھا زینب
امت سے گر بھائی دیکھا زینب

زینب نے عجب حال کیا غیب سے آکر
رونے لگے سینے سے سکینہ کو لگا کر

ہیں کے علمدار ہو لشکر کا علمبردار
عباس علی آؤ پیمبر کا علم لو

۴۲۵

۴۲۸

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۵

۴۳۸

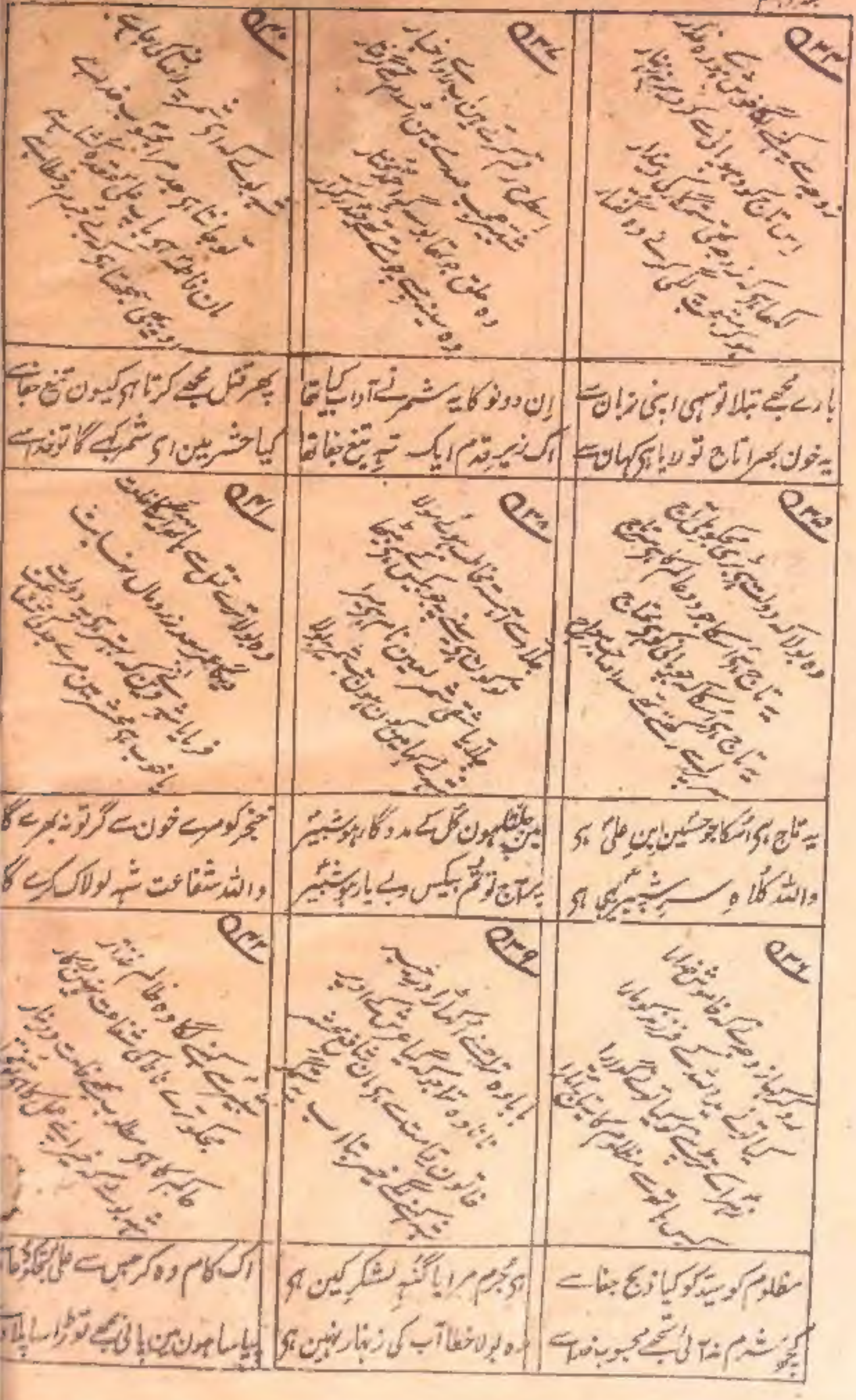

بارے مجھے تبلا تو سہی اپنی زبان سے
یہ خون بھرا تاج تو لایا ہی کہان سے

اِن دونو کا یہ شمر نے آداب کیا تھا
اک زیرِ قدم ایک تہِ تیغ جفا تھا

پھر قتل مجھے کرتا ہی کیون تیغ جفا سے
کیا حشر مین ای شمر کہے گا تو خدا سے

مظلوم کو سید کو کیا ذبح جفا سے
کچھ شرم نہ آئی تجھے محبوبِ خدا سے

یہ تاج ہی اُسکا جو حسین ابنِ علی ہی
واللہ کلاہِ سرِ شبیر یہی ہی

مین جانتا ہون کل کے مددگار ہو شبیر
پر آج تو تم بیکس و بے یار ہو شبیر

خنجر کو مرے خون سے گر تو نہ بھرے گا
واللہ شفاعت شہ لولاک کرے گا

مین بھی تو ہون اک بندہ عاصی ترے در کا
کیا تجھ سے کہون شمر ہی کیا نام ہنر کا

مین بھی تو ہون اک بندہ عاصی ترے در کا
کیا تجھ سے کہون شمر ہی کیا نام ہنر کا

مین بھی تو ہون اک بندہ عاصی ترے در کا
کیا تجھ سے کہون شمر ہی کیا نام ہنر کا

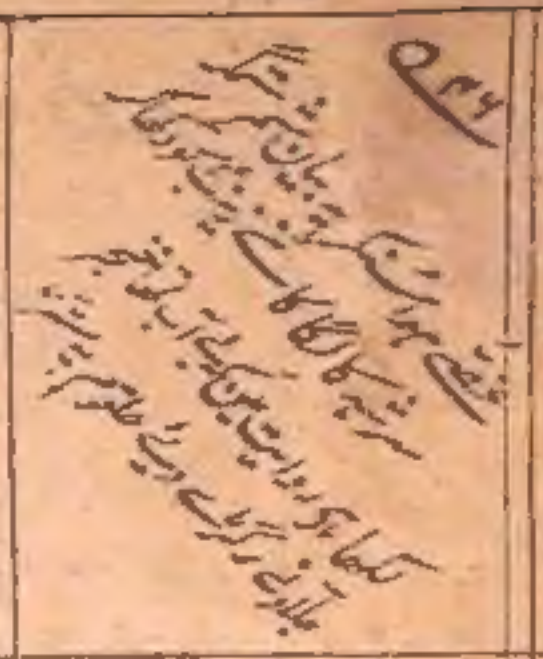

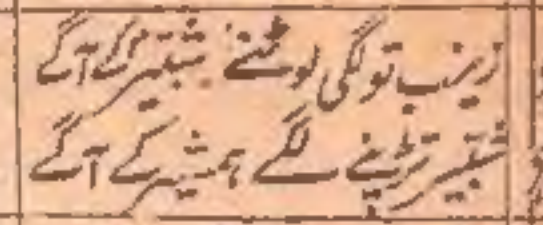

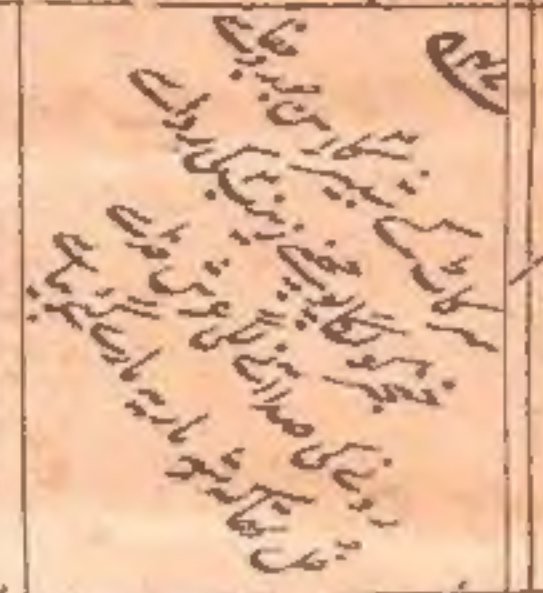

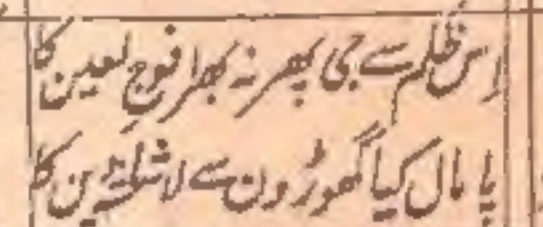

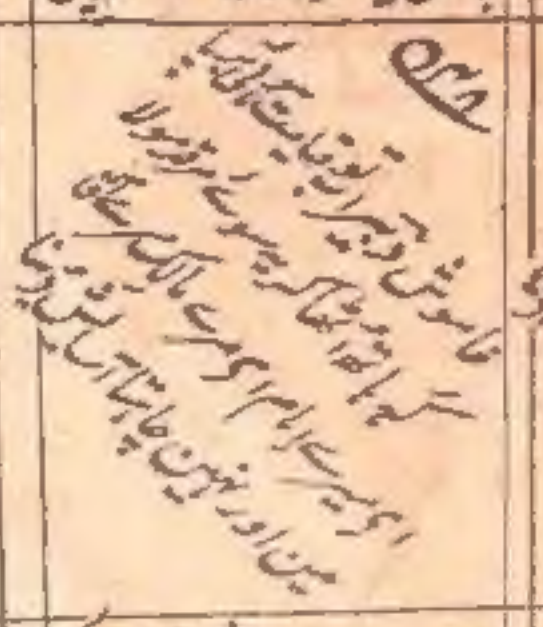

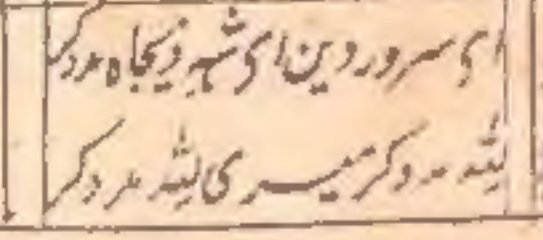

خاتمۃ الطبع

بلله الحمد والمنه کہ جلد دہم

دفتر ماتم مجموعۂ

مرثیہ ہائے افصح الفصحا

ابلغ البلغا فخر المتقدمین

استاد المتاخرین برگزیدۂ حضرت

رب قدیر جناب میر زا سلامت علی صاحب

دبیر اعلی اللہ درجاتہ فی الجنان

بماہ دسمبر سنہ ۹۶ ۱۸ ع

چھپکر مقبول طباع مومنین ہوئی

فقط

فہرست مرثیہ ہائی جلد دہم دفتر ماتم

نمبر شمار	مطلع
۱	کیا شاہ خراسان کی زیارت کا سفر ہے
۲	کعبہ صدف گوہر یکتائے علیؑ ہے
۳	مومنو احمدؐ مرسل پہ نبوت ہے ختم
۴	زینب کے پسر سے کہ آرائے وغا ہیں
۵	اے مومنو کہتے ہیں جسے عشق وہ کیا ہے
۶	آج آفاق سے حیدرؑ کا نشان اٹھتا ہے
۷	جس روز سے ہے ایک خضاب بقا پر
۸	حرز علم احمد مختار ہے عباس
۹	اکبرؑ کو اجازت جو ملی شہ سے رن کی
۱۰	جب تھمی خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا لہو
۱۱	جب دن ہیں ہوئے فدیہ داور علی اکبرؑ
۱۲	شیرب سے شہ صابر و شاکر کا سفر ہے
۱۳	جب فوج حسینی گئی گلزار ارم کو

نمبر شمار	مطلع
۱۴	اے مومنو یعقوب کے بارہ جو پسر
۱۵	منبر نشین انجمن شاہ دین ہوا
۱۶	جب متصل مسجد کوفہ حرم
۱۷	یا فاطمہ فریاد کر و شیر خدا
۱۸	صفر اکو عجب فرقت شبیرؑ کا غم
۱۹	جب شام میں ہر ایک طرف
۲۰	عصیاں کے عارضے سے جو دل
۲۱	جب کربلا کو شام سے لشکر روا
۲۲	جب ختم کیا سورۂ واللیل تمر
۲۳	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہے
۲۴	اے منبر حسین نیا اوج آج
۲۵	کوہ رقیم پر جو علیؑ کا گذر
۲۶	خورشید نے جب قطع کیا

۲۷ جب تر ستم آگے لشکر

اطلاع

اہل مطابع کو اطلاع دیجاتی ہے کہ دفتر ماتم بیس جلد کا حق تصنیف بنام راقم ہے بہی لہذا صاحب بغیر اجازت راقم قصد طبع نکریں۔ اور علیحدہ علیحدہ خواہ انتخاب کر کے بھی کسی مرثیہ کو نہ چھاپیں عرض نفع کے نقصان اٹھائینگے فقط

بنده

راقم

سید عبد الحسین تاجر کتب لکھنؤ محلہ یحییٰ گنج عقب بزاز ۰۰+